گلگامش
اسلم راہی ایم اے
KitabPK.Com

KitabPK.Com

اٹھائیسویں صدی قبل مسیح کی وہ ایک انتہائی تاریک رات تھی ایک مسافر اپنے گھوڑے کو بڑی تیزی سے ہانکتا ہوا دریائے فرات کے کنارے کنارے عراق کے قدیم شہر اریک کے رخ پر جارہا تھا رات آدھی سے زیادہ جا چکی تھی فضائے بسیط میں کسی طلسم جہاں نما، کسی گرد کارواں جیسی خاموشی اور چپ تھی خواب گین نیلا لگن شفق کی خوں فشاں سرخیوں کا منتظر تھا بڑھتی ہوئی عمر کے دائم عذاب اور گمشدہ زمانوں کی صداؤں میں لپٹی زمین آسمان شب پر بکھری کہکشاں کی طرح روتی ہوئی نور صبح کے ازلی جلووں کی منتظر تھی۔ سرما اپنے عروج پر تھا۔ صحرا میں چلنے والی تیز کرلاتی ہوائیں اپنے دوش پر ریگزاروں کو پے رگ رگ میں لہراتے لہو کے نغموں کو منجمد کرنے کے عمل میں مصروف تھیں۔ ہر شے ہر خیال نیند کے دھندلے غبار اور خوابوں کے جلتے اسرار میں کھو چکا تھا۔

رات کی گہری تاریکی میں دریائے فرات کے کنارے سفر کرنے والے اس مسافر نے اپنے آپ کو ایک اونی کمبل میں خوب اچھی طرح لپیٹ رکھا تھا رات کے وقت تیز ہواؤں کے باعث صحرا کے اندر جو ریت اڑ رہی تھی اس سے بچنے کے لئے اس نے اپنے منہ پر ڈھاٹہ بھی چڑھایا ہوا تھا اپنے گھوڑے کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لئے جیسا کمبل اس نے خود اوڑھ رکھا تھا ایسا ہی اس نے موٹا اونی کمبل گھوڑے پر بھی ڈال رکھا تھا۔

تھوڑا سا آگے جا کر سوار نے اپنے گھوڑے کی رفتار کچھ کم کر دی تھی اپنے چہرے کے اوپر ڈالا ہو نقاب بھی اس نے اتار دیا اس لمحہ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس لیے کہ رات کی تاریکی میں اس نے اپنے سامنے دیکھا اسے دریائے فرات کے کنارے کھڑی چند کشتیاں دکھائی دی تھیں کنارے پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے درمیان آگ کا ایک بہت بڑا آلاؤ گرم کر رکھا تھا اور آلاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کچھ ساز بجاتے ہوئے انجانا گیت گا رہے تھے دائیں جانب دریا کے کنارے سے ہٹ کر جھونپڑیوں پر مشتمل ایک بستی بھی دکھائی دے رہی تھی جو کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی یہ سارا سماں دیکھتے ہوئے سوار کے چہرے پر اطمینان کی لہریں بکھر گئیں تھیں شاید سردی اور رات کی تلخی سے بچنے کے لیے اسے کسی ٹھکانے کی تلاش تھی اور اپنے سامنے ساحل پر جلتے آلاؤ کو دیکھ کر اسے کچھ اطمینان اور تسلی ہوئی تھی۔

تھوڑا سا آگے جا کر اس سوار نے اپنے گھوڑے کو روک لیا تھا اس لیے کہ وہ ان لوگوں کے بالکل قریب جا چکا تھا جو ساحل کے کنارے آگ کے جلتے آلاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اس سوار کو آلاؤ کے گرد بیٹھے لوگوں میں سے کسی کے ساز بجانے کسی کے گانے کی آوازیں صاف سنائی دینے لگی تھیں اپنے گھوڑے کو روکنے کے بعد وہ سوار سازوں اور گانے والے کی آواز میں کھو گیا تھا گانے والا رات کی گہری تاریکی میں کہہ رہا تھا۔

ہم رت جگوں کی رت میں ستاروں کا شمار
صحرا میں سے گزرنے والے کاروانوں کا انتظار کرنے والے لوگ ہیں
ہم بکھرے ناآشنا چہروں کے خواب
شوخ شاہراہ پر سسکتی زندگی اور
خواہشوں کے کسب کمال میں ایک بے بس ولاچار آرزو جیسے ہیں
اونچی پھنگوں پر گنگناتی ہوائیں
بارش میں جھولتے اشجار
چمکتے ستارے، اجلے مناظر

لہلہاتے کھیت، خوشبو رنگ آوازیں
زمانے اور تہذیبیں
تمدن اور انسانی انبوہ
ہمارا ٹھٹھہ اور مذاق اڑاتے ہیں
بے نصیبی کے سوا کوئی ہمارا زادسفر نہیں ہے
دریائے فرات کی سرمست ہوتی لہریں
علم و دانش کی دیوانی اس کی موجیں
ہماری آخری آرامگاہ ہیں
بے اماں برکھا رتوں میں
فاقوں کے بدترین عذاب میں
دریائے فرات ہی ہمارے لیے روزی کا سامان کرتا ہے
دریائے فرات کے کنارے ہم ملاح و ماہی گیر ویرانوں میں کھڑے بوڑھے پیڑ کی مانند ہیں
دریائے فرات اس کا پانی، اس کی لہریں اس کی موجیں ہمارے لیے بھوکی مایوسیوں کی ڈھول
کروٹ لیتے موسموں میں
طوفانی منجدھاروں میں
دھرتی کی بینائی خوابوں کے گلدستوں کی مانند ہیں
دریائے فرات اور اس کی لہریں ہمارے لیے چاہت کے پوشاک قوس قزح کی باہوں میں
خوابوں کی خوشنما الفت کی طرح ہیں
جب تک فرات رواں دواں ہے ہماری روزی ہمارے رزق کا سامان بھی رواں دواں ہے۔

○○○

یہاں تک کہنے کے بعد گانے والا خاموش ہو گیا تھا ساز بجنے بند ہو گئے تھے سوار

KitabPK.Com

جو تھوڑے فاصلے پر رک گیا تھا اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور پھر وہ ان کے قریب آیا اسے دیکھتے ہی آگ کے آلاؤ کے گرد جو لوگ بیٹھے تھے وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے شاید وہ اس کی طرف سے اپنے لیے کوئی خطرہ محسوس کر رہے تھے سوار اپنے گھوڑے سے اتر گیا وہ ڈھلی ہوئی عمر کا ایک شخص تھا اس کی حالت دیکھتے ہوئے آلاؤ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگ کسی قدر مطمئن ہو گئے تھے پھر قبل اس کے کہ ان لوگوں میں سے کوئی آنے والے سوار کو مخاطب کرتا وہ سوار اپنے گھوڑے سے اتر کر خود ہی ان کے قریب آیا اور بڑی عاجزی، بڑی انکساری، بڑی دھیمی سی آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

صاحبو! کیا میں تمہارے آگ کے اس آلاؤ کے قریب تھوڑی دیر سستا سکتا ہوں میں مسافر ہوں بعلبک شہر کی طرف سے لگاتار سفر کرتا ہوا آرہا ہوں سردی اور ٹھٹھرے جاڑے میں سفر کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ میرے اعضاء جواب دے چکے ہیں بلکہ میرا گھوڑا بھی سردی کی وجہ سے سفر کرنے کے قابل نہیں رہا اگر تم اجازت دو میں خود بھی تمہارے آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھ جاؤں اس کے قریب ہی اپنے گھوڑے کو کھڑا کر کے سردی کی اس طوفانی رات میں گھوڑے کی جان بچا سکوں۔

آنے والے بوڑھے گھڑ سوار کی گفتگو سے آگ کے آلاؤ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے اسے بڑی نرمی اور ہمدردی سے دیکھنے لگے تھے ان میں سے ایک جو کہ ان کا سرکردہ اور سردار لگتا تھا آنے والے اس بوڑھے کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اجنبی تمہیں اس عاجزی اور لجاجت سے گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم نے سمجھا شاید تم کوئی دشمن ہو اس لیے تمہیں دیکھتے ہی ہم کھڑے ہو گئے تھے لیکن تمہاری گفتگو نے ہمیں تمہارے ساتھ ہمدردی کرنے پر مجبور کر دیا ہے آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھو اپنے گھوڑے کو کو بھی آگ کے قریب کر لو اور بتاؤ تم کون ہو بعلبک کے دور دراز شہر سے یہاں آنے کی تم نے زحمت کیوں کی کیا کوئی مصیبت، کوئی افتاد ٹوٹ پڑی ہے۔ جو تم یوں دور کے شہر سے رات کے وقت سفر کرتے ہوئے یہاں دریائے فرات کے کنارے آن پہنچے ہو۔ کیا تم یہ بھی بتاؤ گے کہ دریائے فرات کے کنارے سفر کرتے ہوئے تمہاری منزل کس جانب ہے۔

آنے والا وہ بوڑھا اجنبی تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ دیر سوچتا رہا اس نے اپنے گھوڑے کی لگام کھینچتے ہوئے اسے آگ کے بالکل قریب کر لیا خود بھی وہ ان لوگوں کے درمیان بیٹھ گیا تھوڑی دیر تک وہ اپنے ہاتھ آگ پر پھیلائے اپنے آپ کو گرم کرتا رہا اس کے بعد اس نے اس شخص کی طرف دیکھا جس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

اجنبی میں نہیں جانتا تم کون ہو تمہارا کیا نام ہے اور ان لوگوں میں تمہاری کیا حیثیت ہے اگر تم برا نہ مانو تو میں تم سے گزارش کروں گا پہلے تم لوگ مجھے اپنا تعارف کراؤ تم کون ہو۔ یہ جو تمہارے دائیں جانب بستی دکھائی دے رہی ہے یہ بستی کس کی ہے اور کون سی ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں اپنا نام اور ان سرزمینوں کی طرف اپنے آنے کا مقصد بیان کروں گا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد پھر وہی شخص جس نے پہلے گفتگو کی تھی آنے والے اس اجنبی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اجنبی میرا نام "تموز" ہے میں ان سب لوگوں کا سردار ہوں یہ جو سامنے بستی تمہیں دائیں جانب دکھائی دے رہی ہے یہ بستی میرے ہی لوگوں کی ہے اس بستی کے کچھ لوگ ماہی گیری اور ملاحی کا پیشہ کرتے ہیں لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو ریوڑ پال کر اپنی گزر بسر کرتے ہیں میں ان کا سردار ہوں تھوڑا سا آگے جا کے ہمارا مرکزی شہر اریک پڑتا ہے شاید تم جانتے ہو گے اریک عراق کا مرکزی شہر ہے آج کل ہمارا بادشاہ "گلگامش" ہے جو انتہا درجہ کا ظالم انتہا درجہ کا جابر اور انتہا درجہ کا بے انصاف شخص ہے اب تم اپنے متعلق کہو کہ تم کون ہو کدھر کا رخ کر رہے ہو بعلبک سے کیوں آئے ہو۔

سردار تموز کی اس گفتگو نے آنے والے اس اجنبی کو کسی قدر افسردہ اور پریشان کر دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ گہری سوچوں میں غرق رہا پھر دھیمے لہجے میں بول پڑا۔

سردار تموز تم نے اپنے بادشاہ گلگامش کے متعلق یہ الفاظ استعمال کر کے میری ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیا ہے میں گلگامش کی طرف ہی جا رہا ہوں اور اس سے مدد کی درخواست لے کر آیا ہوں سنو پہلے یں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں اس کے بعد میں تم سے وجہ پوچھوں گا کہ تم لوگ کیوں اور کن وجوہات کی بنا پر اپنے حکمران

KitabPK.Com

گلگامش کو ظالم اور جابر خیال کرتے ہو۔

سنو صاحبو! میرا نام " اشلات " ہے میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں میرا تعلق بعلبک شہر سے ہے۔ کبھی میں بعلبک کے حکمران " لوگل باندہ " کا وزیر اور مشیر ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب میں انتہائی کسمپرسی کی حالت میں اپنی زندگی کے دن گزارتا ہوا اس سمت آیا ہوں۔ بعلبک پر کیا گزری، بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر کیا بیتی۔ پہلے میں تمہیں اس کی تفصیل بتاتا ہوں۔

میرے عزیزو سنو لبنان کے عربی حصے میں اس وقت دو بڑے حکمران ہیں۔ جنوبی حصے کا حکمران " حمبابا " ہا اور اس کا مرکزی شہر " چندن " ہے۔ چندن کے آس پاس بے شمار جنگلات ہیں جو چندن کے جنگلات بھی کہلاتے ہیں۔ لبنان کے شمالی حصے کا حکمران ایک شخص " اتانا " ہے اس کا مرکزی شہر " کیش " ہے یہ بادشاہ بڑا صاحب ثروت اور امیر ہے۔ اور اس کے علاقے اپنی پیداوار میں اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔

لبنان کے شرقی حصے میں جس کا مرکزی شہر بعلبک ہے لوگل باندہ حکمران ہوا کرتا تھا۔ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی بدقسمتی کہ اس کی ایک بیٹی ہے نام اس کا " ایلیم " ہے۔ یہ ایلیم اپنی خوبصورتی، اپنے حسن و جمال میں ایسی ہے کہ کوئی بھی شخص زیادہ دیر تک اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسا سحر ہے۔ اس کے حسن میں ایسا جمال ایسی کشش ہے کہ جو کہیں اور نہیں دیکھی گئی۔ کیش کے حکمران اتانا نے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ سے اس کی بیٹی ایلیم کا رشتہ مانگا۔ بعلبک کے حکمران نے انکار کر دیا۔ کیش کے حکمران اتانا نے اسے اپنی بے عزتی سمجھا پہلے وہ لوگل باندہ کو دھمکیاں دیتا رہا جب اس کی کوئی دھمکی کارگر نہ ہوئی تب کیش کا حکمران اتانا بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہوا۔ بعلبک کے مغرب میں ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں لوگل باندہ کی بیوی نے بھی حصہ لیا۔ لیکن وہ بیچاری اس جنگ میں کام آگئی۔ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم اس کا بھائی اریش، اور اریش کی منگیتر اراتا تینوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

جس وقت بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی حسین و جمیل بیٹی کو گرفتار کیا گیا تو اسے کیش کے فرمانروا اتانا کے سامنے پیش کیا گیا۔ اتانا نے اسے شادی کا پیغام دیا

اور اسے ہر طرح کی ترغیب دی کہ وہ شادی پر رضامند ہو جائے۔ لیکن ایلیم نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ کیش کے فرمانروا اتانا نے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہوئے ایلیم کو رضامند کرنا چاہا لیکن ایلیم ذرا برابر نہ جھکی اس پر کیش کا فرمانروا اتانا انتہائی غضبناک ہوا اور اس نے ایلیم ہی نہیں اس کے بھائی اریش اور اس کی منگیتر اراتا تینوں کو لبنان کے بدنام زمانہ ساحر انو کے حوالے کر دیا۔

یہ انو شمالی اور جنوبی لبنان کے سنگم پر واقع سمندر کے کنارے ایک کوہستانی سلسلے کے اوپر رہتا ہے اس کی رہائش عجیب و غریب ہے۔ اس وقت انو دنیا بھر کا سب سے بڑا ساحر اور جادوگر خیال کیا جاتا ہے۔ جبل لکلام پر اس نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔

ایلیم کو جب انو کے پاس بھیجا گیا تو انو نے بھی ایلیم کو پہلے اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ ایلیم شمالی لبنان کے حکمران اتانا سے شادی کر لے۔ جب ایلیم نے انکار کر دیا تب انو نے اس پر ایسا سحر کیا کہ صرف ایلیم ہی نہیں اس کے بھائی اریش اور اریش کی منگیتر اراتا تینوں کی زندگیاں شفق سے منسلک ہو کر رہ گئیں اور ان تینوں کی زندگی کو ساحر انو نے دو حصوں میں بانٹ کر رکھ دیا۔ ایک حصہ انسانی زندگی کا دوسرا حصہ حیوانی زندگی کا تینوں کی زندگیوں کو اس طرح سے شفق سے منسلک کر دیا گیا کہ جب صبح کی شفق نمودار ہوتی ہے تو ایلیم، اس کا بھائی اریش اور اس کی منگیتر تینوں جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور جب شام کی شفق اپنا رنگ جماتی ہے تو تینوں اپنے اصلی انسانی روپ میں ڈھل جاتے ہیں۔ (انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا یہ سحر اور جادو انتہائی قدیم زمانے سے چلا آرہا تھا اس سحر کو بابل سے منسوب کیا جاتا تھا۔ آشوریوں کی ایک ملکہ بھی اس جادو میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھی اس کے پاس بھی انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا سحر تھا وہ ملکہ بڑے شاندار طریقے سے اپنی آشوری رعایا پر حکمرانی کرتی رہی جب اسے احساس ہوا کہ اس کی رعایا اس سے تنگ آچکی ہے تب اسی سحر کو استعمال کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو فاختہ میں تبدیل کر لیا اور فاختہ بننے کے بعد وہ نامعلوم منزلوں کی طرف پرواز کر گئی۔ تب سے آشوریوں نے فاختہ کو اپنا قومی نشان بنا لیا تھا)

یہاں تک کہنے کے بعد وہ بوڑھا تھوڑی دیر تک رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری

KitabPK.Com

رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اس بدنام زمانہ ساحر انو نے ایلم، اریش اور اراتا تینوں کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی زندگی کے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ان کی زندگیوں کو صبح و شام کی شفق سے منسلک کر کے رکھ دیا۔

اس وقت ایلم، اریش اور اراتا تینوں ساحر انو کی قید میں ہیں۔ جب کہ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو کیش کے حکمران اتانا نے بعلبک شہر کے زندان میں ڈال رکھا ہے۔ اب میں فریاد لے کر تمہارے بادشاہ گگامش کی طرف آیا ہوں۔ گگامش سے یہ فریاد کروں گا کہ کیش کے فرماں روا اتانا کو یہ بھی کہے کو وہ انو ساحر سے کہے کہ وہ ایلم، اریش اور اراتا تینوں کی زندگیوں کو محفوظ کرتے ہوئے ان کی زندگیوں سے شفق کی وابستگی کو ہٹا دے اور انہیں آزاد کر دے اور بعلبک کی طرف روانہ کر دے۔ میں تمہارے بادشاہ گگامش کے پاس یہی فریاد لے کر آیا ہوں اب جو تم نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ گگامش بڑا ظالم بڑا جابر انسان ہے۔ سنو صاحبو ایسے الفاظ استعمال کر کے تم نے تو مجھے بالکل ہی مایوس کر دیا ہے کیا تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ گگامش کیوں ظالم ہے۔ وہ کس طرح کا ظلم اور ناانصافی اپنی رعایا سے روا رکھتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ بوڑھا اجنبی اشلات خاموش ہوا تب دریائے فرات کے کنارے کی اس بستی کے سردار تموز نے کہنا شروع کیا۔

اجنبی جو حالات تم نے بیان کیے ہیں وہ انتہا درجہ کے افسوسناک ہیں جہاں تک تمہارا یہ کہنا ہے کہ ان علاقوں میں گگامش ہی سب سے بڑا اور طاقتور بادشاہ ہے یہ بات حقیقت پر مبنی ہے۔ دیکھ میرے عزیز گگامش نہ صرف تیری مدد کیش کے فرماں روا اتانا کے خلاف کر سکتا ہے بلکہ گگامش اگر تمہارا کہا مان لے تب وہ کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف لشکر کشی کر سکتا ہے اور اسے اس بات پر مجبور کر سکتا ہے کہ وہ بعلبک کے زندان سے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو رہا کر دے۔ جہاں تک بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی بیٹی ایلم، اس کے بیٹے اریش، اس کی منگیتر اراتا کا تعلق ہے تو ان تینوں کی گگامش کوئی مدد نہیں کر سکے گا۔

میرے عزیز جہاں تک لبنان کے ساحر انو کا تعلق ہے تو انو کو دور و نزدیک کے سبھی لوگ جانتے ہیں ان علاقوں میں وہ سب سے بڑا جادوگر اور سیاہ علوم کا ماہر اور استاد مانا جاتا ہے یہ انو ہمارے ایک دیوتا کا بھی نام ہے اور اس دیوتا کے نام پر ہی انو نے اپنا نام رکھا ہوا ہے لہذا ان علاقوں میں کچھ لوگ ساحر انو کو انو دیوتا ہی تسلیم کر رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ انو دیوتا اس ساحر کی تجسیم میں داخل ہو چکا ہے اس بناء پر انو نام کا وہ ساحر اس قدر طاقت اور قوت حاصل کر چکا ہے۔

میرے عزیز ساحر انو کے خلاف گگامش کوئی کارروائی نہیں کر سکتا اس لیے کہ میرا اندازہ ہے کہ اگر گل گامش نے انو کے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو انو اپنے سحری علوم کو حرکت میں لاتے ہوئے گگامش کو بھی نقصان پہچا سکتا ہے جیسا کہ میں کہہ چکا ہے گگامش صرف کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے اسے مجبور کر سکتا ہے کہ بعلبک کے حکمران کو زندان سے رہا کر دے۔ جہاں تک بعلبک کے حکمران کی بیٹی ایلم، اس کے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کا تعلق ہے تو ان تینوں کی رہائی کے لئے ایک اور مناسب آدمی ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں تمہیں ہمارے مرکزی شہر جا کر دو آدمیوں سے اپنے حالات بیان کرنے پڑیں گے کیش کے سلسلے میں ہمارے بادشاہ گگامش سے اور ایلم، اریش اور اراتا کے سلسلے میں تمہیں " سموقان " سے گفتگو کرنی پڑے گی۔

سردار تموز کے اس انکشاف سے اشلات تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا اس نے دوبارہ اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

سردار تموز جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو جس نئے شخص کا نام تم نے مجھے سموقان بتایا ہے اس کے پاس کیا قوت ہے کہ وہ ساحر انو کے خلاف حرکت میں آکر اس سے ایلم، اریش اور اراتا کی رہائی کا سامان کر سکتا ہے۔

اشلات کے اس استفسار پر سردار تموز تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا کچھ سوچا اس کے بعد بوڑھے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

سن اجنبی! سموقان نامی جس اجنبی جوان کا ذکر میں نے کیا ہے۔ وہ بے انتہا اور بلا کی قوتوں کا مالک ہے اس میں پہلی صفت یہ ہے کہ وہ گگامش کی سلطنت کا

سب سے طاقتور جوان ہے۔ میں نے اسے خود دیکھ رکھا ہے۔ بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ سموقان اس وقت دنیا کا طاقت ور ترین انسان ہے یہ تو اس کی ایک صفت ہے اس کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا بھی مالک ہے اور کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس کے پاس "اسم اعظم" ہے ہم لوگ اسم اعظم کو نہیں مانتے لیکن جو لوگ ہمارے بتوں کی تکفیر کرتے ہیں اور صرف ایک خدا کی عبادت اور بندگی کرتے ہیں۔ وہ اسم اعظم کو مانتے ہیں اور یہاں کے لوگوں کا جو صرف ایک الہ کو مانتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ سموقان کے پاس اسم اعظم ہے۔

اجنبی! اسی اسم اعظم سے اور سموقان کے پاس جو دوسرے علوم ہیں سموقان ساحروں اور ایسے لوگوں کا بڑی آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ سموقان انتہا درجہ کا ہمدرد انتہا درجہ کا فراخ دل اور دردمندی رکھنے والا انسان ہے۔ اگر تم اس سے جا کر ملاقات کرو گے تو وہ فوراً تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا میں تم پر یہ بھی انکشاف کر دوں کہ ہماری سلطنت میں سموقان سب سے زیادہ طاقت ور شخص ہے۔ اس کے بعد سب سے زیادہ طاقتور شخص گلگامش ہے۔ گو ان لوگوں میں بہت سی صفات ہیں لیکن ان میں ایک ایسی بدصفتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم ان دونوں کو ہی ظالم اور جابر کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ گو یہ اپنی رعایا پر ظلم و جبر نہیں کرتے لیکن ان کی ایک حرکت کی وجہ سے ہم لوگ انہیں ظالم اور ستم گر کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

محترم اجنبی اس وقت دریائے فرات کے کنارے بسنے والی ہماری قوم کے چار بڑے دیوتا ہیں ایک "سین" دیوتا جس کو ہم چاند دیوتا کہتے ہیں، ایک "انو" جو موت کا دیوتا ہے، تیسرا "ان لیل" جسے دیوتاؤں کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے، چوتھا "انکی" جو زمین اور زرخیزی کا دیوتا تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہم لوگ انہی دیوتاؤں کو تسلیم کرتے ہیں، ان کے آگے دست طلب دراز کرتے ہیں اور مشکل کے وقت ان ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ لیکن یہ گلگامش اور سموقان ایسے ظالم ہیں کہ ہمیں ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں۔

گو اس ممانعت میں وہ کسی قسم کا جبر یا ستم نہیں کرتے لیکن ان کا ہمارے دیوتاؤں کے خلاف بولنا یا ان کا ہمارے قدیم اور پرانے دیوتاؤں کی پرستش سے روکنا

ہماری نگاہوں میں بڑا ظلم بڑا ستم ہے۔ اس بنا پر ہم سموقان کو ہی نہیں گلگامش کو بھی ظالم اور جابر خیال کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ دونوں ہمارے دیوتاؤں کو نہیں مانتے۔ وہ ہمارے دیوتاؤں کو باغی ہیں اور اکثر و بیشتر ان کے خلاف بدزبانی بھی کرتے رہتے ہیں۔

میرے عزیز اس وقت گلگامش کی سلطنت میں دو طرح کے آدمی ہیں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو ہمارے ان چار بتوں کو ماننے والے ہیں ان کی پوجا پاٹ اور پرستش کرنے والے ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو بتوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں۔

اب تم سوچو گے کہ جب گلگامش کے حمایتی ایک خدا کو ماننے والے کم ہیں تو گلگامش ہم پر حکومت کیسے کر رہا ہے اگر تمہارے ذہن میں یہ سوال اٹھے تو میں اس کا جواب کچھ یوں دے سکتا ہوں کہ

گلگامش اور سموقان ہماری سلطنت کے اس وقت طاقت ور ترین انسان ہیں۔ گلگامش کا یہ اعلان ہے کہ جب بھی اسے کسی طاقتور شخص نے پچھاڑ دیا وہ بادشاہت ترک کر دے گا اب ہم لوگ بھی کسی ایسے سورما جوان کی تلاش میں ہیں جو طاقت اور قوت میں گلگامش سے مقابلہ کرے، اسے نیچا دکھائے تا کہ گل گامش سے ہماری جان چھوٹ جائے اس لیے کہ یہ لوگ ہمارے بتوں کے خلاف بولنے والے ہیں اسی بنا پر ہم انہیں ظالم اور ستمگر کہتے ہیں۔

سردار تموز کے اس انکشاف پر اشلات کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سردار تموز تو نے اپنے الفاظ سے میری ساری غلط فہمیاں اور میرے دل میں اٹھنے والے سارے فریب ہی رفع کر دیے ہیں۔ تمہاری گفتگو کے شروع میں میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ شاید گل گامش اپنی رعایا پر ظلم و ستم رکھتا ہو گا۔ لوگوں کو ناجائز تنگ کرتا ہو گا۔ منصف مزاج نہیں ہو گا۔ لوگوں کی عزتیں محفوظ نہیں ہوں گی۔ اسی بنا پر تم اسے ظالم اور ستمگر کہتے ہو۔

پر تموز جو وضاحت تم نے پیش کی ہے اس میں اتنی بڑی قباحت تو نہیں گو

ہمارے ہاں بعلبلک شہر میں بھی بعل دیوتا کو سب سے بڑا دیوتا تسلیم کیا جاتا ہے لیکن جو لوگ ہمارے دیوتاؤں کو تسلیم نہیں کرتے یا ان کے خلاف زبان کھولتے ہیں ہم انہیں ظالم اور ستمگر نہیں کہتے۔ ہمارے ہاں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کے پیروکار ہیں پر ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں نہ ان کے خلاف ہماری کوئی نفرت ہے۔

اشلات یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سردار تموز نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اشلات تم نے خوب انکشاف کیا، یہ گل گامش اور اس کے ساتھی بھی اسی قسم کے لوگ ہیں۔ اسی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہی ماننے والے ہیں لیکن یہ صرف اپنے مالک کو الہ مانتے ہیں جسے یہ اللہ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں بہرحال تم اس قضیئے اس جھگڑے اس تکرار کو چھوڑو تم جو شکایت لے کر آئے ہو میرے خیال میں اس سلسلے میں تمہیں ہمارے مرکزی شہر اریک جانا چاہئے اور گل گامش کے علاوہ اپنی داستان سموقان سے بھی کہنی چاہیے۔

اجنبی شمالی لبنان کے حکمران کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف یقیناً گل گامش تمہاری مدد کر سکتا ہے لیکن دنیا کے مانے ہوئے ساحر انو کے خلاف گل گامش تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا لہٰذا اس سلسلے میں سموقان ہی تمہاری مدد کر سکتا ہے لیکن سموقان کے لیے بھی میں بتاؤں کہ یہ بہت مشکل بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ ناقابل حل معرکہ ہوگا اگر سموقان تمہاری شہزادی ایلیم اس کے بھائی اریش اور اس کی منگیتر اراتا کو چھڑوانے میں کامیاب ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ یہ سموقان کا بہت بڑا معرکہ ہوگا اس لیے کہ ساحر انو کے ساتھ اسی جیسی اور بھی قوتیں ہیں۔

اس پر اشلات نے چونک جانے کے انداز میں سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز تمہارا کن قوتوں کی طرف اشارہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے ساحر انو کے متعلق بہت کچھ سن رکھا ہے وہ بڑے پائے کا بلکہ دنیا کا مانا ہوا ساحر ہے؟ اور اس سے ٹکرانا ہر کسی کے بس کا روگ نہیں ہے پر مزید کون سی قوتیں ہیں جو اس

ساحر انو کے ساتھ ہیں۔

اشلات کے استفسار پر سردار تموز نے کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔

اشلات میرے عزیز ساحر انو کے ساتھ سب سے بڑی قوت تو "ارکالا" ہے۔ اور دوسرا انو کا محافظ "ثور فلک" ہے یہ ثور فلک بھی بے پناہ قوتوں کا حامل ہے کہتے ہیں ثور فلک جہاں جسمانی قوتوں میں اپنا جواب نہیں رکھتا وہاں یہ بے شمار سحری اور دوسری خفی اور سری قوتوں کا مالک بھی ہے۔ چوتھے نمبر پر انو کی بیٹی آتی ہے جس کا نام "عشتار" ہے۔ یہ جہاں اپنے حسن اپنی خوبصورتی میں جواب نہیں رکھتی وہاں عشتار بھی اپنے باپ انو کے دست راست ثور فلک کی طرح بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اس کے پاس بھی سحری قوتوں کے علاوہ بہت کچھ ہے۔ میرے عزیز ثور فلک نہ صرف ساحر انو کا شاگرد ہے اس کا دست راست، اس کا محافظ بھی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے لیے رکا دوبارہ وہ اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اس ثور فلک کا مقابلہ ہمارا بادشاہ گل گامش بھی نہیں کر سکتا حالانکہ ہماری سلطنت میں سموقان کے بعد گل گامش طاقتور اور پرقوت انسان خیال کیا جاتا ہے لیکن ثور فلک، گل گامش سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ہے ان قوتوں کا اگر کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو ہمارے ہاں صرف سموقان ہی ہے جو نہ صرف ہمارے بادشاہ کا دوست، رفیق اور مشیر ہے بلکہ یوں جانو کہ گل گامش نے اسے اپنا چھوٹا بھائی بنا رکھا ہے۔

سردار تموز کی اس گفتگو نے بوڑھے اشلات کو فکر مند کر دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا اپنے ہاتھ اس نے آگ کے الاؤ کے سامنے پھیلائے رکھے پھر اس نے گہری نگاہ سردار تموز پر ڈالی اور انتہائی فکر گیر آواز میں کہنے لگا۔

سردار تموز اگر ساحر انو کے پاس اس قدر قوتیں ہیں جو بے پناہ سری طاقتوں سے مسلح ہیں۔ میرے عزیز پھر کیسے سموقان اکیلا ان کا مقابلہ کر سکے گا تم نے مجھے ثور فلک اور انو کی بیٹی عشتار کے متعلق تو تفصیل بتا دی مگر تم نے یہ نہیں بتایا کہ ملکۂ ظلمات ارکالا کون ہے، کہاں رہتی ہے۔ کیا اس کی رہائش بھی ساحر انو کے پاس

ہے۔

اشلات کے اس استفسار پر سردار تموز نے تھوڑی دیر تک ہلکے ہلکے، دھیمی دھیمی مسکراہٹ سے اشلات کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

سن اشلات جس جگہ ساحر انو کا مسکن ہے اس سے آگے گہرے سمندر میں قریب ترین دو جزیرے ہیں۔ایک جزیرے کا نام "دلمون" ہے اس کے سامنے ایک اور ایسا ہی بڑا جزیرہ ہے۔یہی جزیرہ ملکہ ظلمات کی آماجگاہ ہے کہتے ہیں ملکہ ظلمات ارکالا بے پناہ قوتوں کی مالک ہے یہ نہ صرف ساحرہ بلکہ اس کے علاوہ بھی اپنے دشمنوں کے بے بس کرنے والے علوم رکھتی ہے۔ملکہ ظلمات ارکالا کے سامنے جو جزیرہ دلمون ہے اس میں اللہ کا ایک بندہ "پشمیتم" رہتا ہے یہ پشمیتم سموقان' کا استاد، اس کا ہمدرد اور اس کا نگاہ دار اور راہنما بھی ہے۔

اشلات! جس طرح گگامش اور اس کا دست راست سموقان دین ابراہیمی کا پیروکار ہیں اس طرح دلمون نام کے جزیرے میں رہائش رکھنے والا پشمیتم بھی دین ابراہیمی کا پیروکار ہے اس پشمیتم کے ساتھ اس کے ساتھی اور شاگرد بھی رہتے ہیں جو اس کے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے محافظ بھی ہیں کہتے ہیں پشمیتم بڑا ہمدرد اور بنی نوع انسان کے لیے فلاحی کام کرنے والا ہے۔لیکن اس پشمیتم سے ہر کوئی نہیں مل سکتا اس لیے کہا جاتا ہے کہ پشمیتم نیکی کے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔جبکہ انو گمراہی کی دلالت کرتا ہے لہذا پشمیتم اور انو کے درمیان دشمنی اور عداوت چلی آرہی ہے۔انو کی حمایت کرتے ہوئے ثور فلک، انو کی بیٹی عشتار اور ملکہ ظلمات ارکالا بھی پشمیتم کے بدترین دشمن ہیں لہذا جو کوئی بھی پشمیتم سے ہمدردی اور ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے اور دلمون کے جزیرے کا رخ کرتا ہے۔انو اور اس کے حواری اسے سمندر ہی میں فنا کر دیتے ہیں۔صرف دو افراد ایسے ہیں جن سے ملنے کے بعد جزیرہ دلمون میں پشمیتم سے ملاقات کی جا سکتی ہے۔ان میں سے ایک "سدوری" نام کی عورت ہے۔ جس کے بحر روم کے کنارے باغات ہیں اور وہ باغات کے پھلوں کا رس نکال کر بیچتی ہے۔دوسرا ایک ملاح ہے۔جس کو پشمیتم کا ملاح کہا جاتا ہے۔اس کا نام "ارشا بنی" ہے۔سموقان کے علاوہ کوئی اللہ کا بندہ پشمیتم سے ملنا چاہے تو وہ پہلے پھلوں کا رس بیچنے

والی سدوری سے رابطہ کرتا ہے۔پھر سدوری اس کی ملاقات ارشا بنی سے کرواتی ہے۔ارشا بنی پھر اپنی کشتی میں ملاقات کرنے والے کو جزیرہ دلمون کی طرف لے جا سکتا ہے۔اس لیے کہ کہا جاتا ہے کہ پشمیتم بھی بے پناہ سحری اور روحانی قوتوں کا مالک ہے اور اس نے رس بیچنے والی عورت سدوری اور اپنے ملاح ارشا بنی پر ایسا عمل کر رکھا ہے کہ انو یا اس کے حواری ان دونوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

میرے عزیز صرف سموقان ایسا جوان ہے جو ارشا بنی اور سدوری کے بغیر اپنے استاد پشمیتم سے ملاقات کر سکتا ہے۔اس لیے کہ سموقان خود پشمیتم کی طرح بے پناہ قوتوں کا مالک ہے۔وہ جس کشتی میں چاہے جزیرہ دلمون کا رخ کر سکتا ہے۔ساحر انو اور اس کے حواری اپنی بے پناہ قوتوں کے باوجود سموقان کو جزیرہ دلمون کی طرف جاتے ہوئے نہ روک سکتے ہیں نہ اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایک بار پھر سردار تموز رکا اس کے بعد اس نے آگ کے جلتے آلاؤ کی روشنی میں ایک گہری نگاہ اشلات پر ڈالی اور گفتگو کا سلسلہ اس نے دوبارہ شروع کیا۔اجنبی جو تفصیل میں جانتا تھا وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے انو اس کے حواری، ملکہ ظلمات ارکالا کے متعلق بھی تفصیل بتا دی ہے۔جہاں تک جزیرہ دلمون کے نیک دل شخص پشمیتم کا تعلق ہے تو اس کے متعلق یہ ساری اطلاعات جو میں نے تم سے بیان کی ہیں یہ ہمیں سموقان نے بتائی ہیں۔

سردار تموز کی اس ساری گفتگو سے اشلات کی آنکھوں میں امید کی کرنیں اور آس کی روشنی پیدا ہوئی پھر اس نے بڑی تیزی سے سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز تیری بڑی مہربانی کہ تو نے مجھے اس قدر تفصیل سے آگاہ کیا۔کیا تو مجھے یہ نہیں بتائے گا کہ سموقان کہاں رہتا ہے تاکہ میں اس سے ملاقات کر سکوں۔جواب میں ہلکے تبسم سے سردار تموز پھر کہہ رہا تھا۔

میرے عزیز یہاں سے اٹھنے کے بعد تو سیدھا اریک شہر کا رخ کرنا وہاں گگامش کے محل میں جانا سموقان، گگامش کے محل ہی میں رہتا ہے اس کے ماں باپ فوت ہو چکے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی واحد اولاد ہے۔اس کے ماں باپ بھی گگامش کے خوب

جاننے والے تھے۔ گلگامش نے اسے چونکہ اپنا بھائی بنا رکھا ہے لہذا سموقان، گلگامش کے محل ہی میں قیام کرتا ہے جہاں تم گلگامش سے ملوگے وہاں تم سموقان سے بھی مل سکو گے۔ اس لیے کہ گلگامش اور سموقان عموماً دونوں اکھٹے رہتے ہیں۔ گلگامش کی ماں بھی انتہا درجہ کی مہربان عورت ہے اور وہ بھی گلگامش کی طرح دین ابراہیمی کی پیروکار ہے۔ گلگامش کی ماں کا نام نن سون ہے۔

تموز کے خاموش ہونے پر اشلات کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے تموز کی طرف دیکھا۔

سردار تموز اگر تم اجازت دو تو میں رات کا باقی حصہ یہاں تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر گزار لوں اس لیے کہ میں اور میرا گھوڑا سردی کے مارے ہوئے ہیں۔ میرا گھوڑا آگ کے پاس کھڑا ہو کر سستا لے گا میں بھی تم لوگوں کے پاس بیٹھ کر بہترین وقت گزار سکوں گا۔ صبح سورج طلوع ہونے کے بعد میں تمہارے مرکزی شہر اریک کا رخ کروں گا۔

اجنبی تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ تم آرام سے یہاں بیٹھو پوری رات یہاں بسر کرو۔ اگلے روز جب سورج طلوع ہوگا تو صبح کا کھانا ہمارے ساتھ کھانے کے بعد پھر تم اریک شہر کا رخ کرنا اشلات نے سردار تموز کا شکریہ ادا کیا پھر اسے کچھ یاد آیا۔ دوبارہ وہ تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے گا۔

تموز اس وقت میرے ذہن میں دو سوال ایسے ہیں جن کے تم سے جواب چاہوں گا اگر تم برا نہ مانو تو وہ سوال میں تم سے کہوں۔

جواب میں سردار تموز کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ بول اٹھا۔

اجنبی تم میری ناراضی کا کوئی خیال نہ کرو۔ تم کیسا ہی ٹیڑھا یا ناپسندیدہ سوال کرو میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔ کہو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو جواب میں اشلات پھر بول پڑا۔

سردار تموز میرا پہلا سوال یہ ہے۔ جیسا کہ تم نے اپنی گفتگو کے درمیان بتایا کہ تمہارا بادشاہ گلگامش بڑا طاقتور انسان ہے اور تم نے باتوں ہی باتوں میں مجھے یہ اشارہ

دیا کہ تمہاری سلطنت میں سموقان کے علاوہ کوئی بھی طاقت اور قوت میں گلگامش کے برابر نہیں اور تمہارے بادشاہ کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اگر کوئی اسے طاقت میں پچھاڑ دے گا تو وہ بادشاہت سے دست براد ہو جائے گا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تمہارے ہاں یہ اصول ہے کہ سب سے طاقتور ہی تمہارا بادشاہ ہوگا۔

جواب میں تموز تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر اشلات کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

اشلات تمہارا اندازہ درست ہے ہمارے ہاں جو سب سے طاقتور ہے وہی بادشاہ بن سکتا ہے۔ تموز کی بات کاٹتے ہوئے اشلات پھر بول پڑا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر تمہارا بادشاہ سموقان کو ہونا چاہیئے تھا کیونکہ تم خود بتا چکے ہو کہ سموقان، گلگامش سے زیادہ طاقتور ہے۔

تموز نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر بڑی خوش دلی سے کہنے لگا۔

اشلات تمہارا سوال بڑا دلچسپ ہے جہاں تک سموقان کی طاقت اور قوت کا سوال ہے تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر گلگامش جیسے دو جوان ایک طرف ہوں اور اکیلا سموقان ایک طرف ہو تو میرا اندازہ ہے کہ طاقت کا پلڑا پھر بھی سموقان کا بھاری رہے گا۔ تمہارا یہ اندازہ بھی درست ہے طاقت اور قوت کو دیکھتے ہوئے ہمارا بادشاہ سموقان کو ہی ہونا چاہیئے تھا لیکن سموقان بادشاہت سے دست بردار ہوا تب ہی گلگامش کو ہمارے لوگوں نے اپنا بادشاہ چنا۔ اب ہماری سلطنت میں اگر کوئی ایسا شخص اٹھتا ہے جو گلگامش کو طاقت اور قوت میں پچھاڑ دے تو پھر گلگامش کو بادشاہت سے ہٹنا پڑے گا۔ اور وہ شخص بادشاہ ہوگا جو گلگامش کو پچھاڑ دے گا اس میں سموقان سے کشتی نہیں ہو گی کیونکہ سموقان اپنے آپ کو بادشاہت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار کر چکا ہے تاہم ہمارے لوگوں کا یہ فیصلہ ہے کہ سموقان ہمارے مرکزی شہر ہی میں رہے گا میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں گا کہ گل گامش کے ہاں سموقان کی حیثیت ہمارے ملک کے سپہ سالار اعلیٰ کی سی ہے اور گل گامش اس کی کسی بات یا اس کے کسی فیصلے کو ٹالتا نہیں ہے اس لیے کہ وہ اس سے طاقت اور قوت میں بھی زیادہ ہے اور پھر ہمارے ملک کے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ بھی ہے ویسے ہم لوگ جو اپنے چار دیوتاؤں کو ماننے

والے ہیں وہ اس فکر میں ضرور ہیں کہ گل گامش کو شکست دینے والا کوئی مل جائے جو ہمارے بتوں کو ماننے والا ہو تو گل گامش کو ہٹا کر اس شخص کو بادشاہ بنایا جائے تا کہ اس سلطنت میں ہمارے بتوں کا بول بالا ہو۔

تموز کے خاموش ہونے پر اشلات پھر بول پڑا۔

تموز تم نے میرے ایک سوال کا تسلی بخش جواب دے دیا ہے اب میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کل جب میں یہاں سے کوچ کرنے کے بعد تمہارے مرکزی شہر اریک میں داخل ہوتا ہوں تو میں کس طرح گل گامش، سموقان اور گل گامش کی ماں نن سون سے ملاقات کر سکتا ہوں۔

سردار تموز تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے اشلات کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

سن اشلات! اریک شہر میں داخل ہونے کے بعد تو سیدھا گل گامش کے محل کی طرف جانا۔ محل کے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی ہے۔ جو کوئی بھی کسی بھی قسم کی شکایت گل گامش سے کرنا چاہتا ہے وہ اس نوبت پر ضرب لگاتا ہے۔ نوبت پر ضرب لگانے کے لیے اس کے قریب ہی مضارب رکھے ہوئے ہیں۔ نوبت کی آواز سنتے ہی گل گامش کے محافظ نوبت پر پہنچتے ہیں اور ضرب لگانے والے کو پکڑ کر محل کے اس کمرے میں لے جاتے ہیں جو اس کام کے لیے مختص ہے۔ وہاں گل گامش اور اس کی ماں نن سون اور سموقان سے ملاقات کی جا سکتی ہے۔ میرے عزیز جو کچھ تم نے پوچھا میں نے اس کا جواب دے دیا پر دیکھ سموقان سے گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہنا۔ ایک تو وہ سنجیدہ ہے دوسرا اس کی عزت گل گامش کی طرح ہی کرنا اس لیے کہ گل گامش کی ماں نن سون صرف گل گامش کو ہی نہیں سموقان کو بھی اپنا بیٹا ہی خیال کرتی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتی ہے کہ میرا ایک ہی بیٹا گل گامش ہے بلکہ وہ لوگوں سے یہی کہتی ہے کہ میرے دو بیٹے ہیں۔ بڑا گل گامش اور چھوٹا سموقان ہے۔ اجنبی جو کچھ تم نے پوچھا میں نے بتا دیا اب کچھ مزید پوچھنا چاہتا ہے تو کہہ۔

جواب میں اشلات نے سردار تموز کا شکریہ ادا کیا پھر اشلات صبح تک آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھا رہا۔ اس کا گھوڑا اس کے قریب کھڑا رہا۔ صبح کا ناشتہ اشلات نے انہی

ملاحوں اور ریوڑ چرانے والوں کے ساتھ کیا پھر وہ وہاں سے دریائے فرات کے کنارے کنارے گل گامش کے مرکزی شہر اریک کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد بوڑھا اشلات عراق کے حکمران گل گامش کے مرکزی شہر اریک میں داخل ہوا لوگوں سے پوچھتے ہوئے اس نے گل گامش کے قصر کا رخ کیا جب وہ قصر کے سامنے آیا تو اس نے دیکھا۔ قصر کے باہر ایک بہت بڑی نوبت رکھی ہوئی تھی اور نوبت پر ضرب لگانے کے لیے چند مضراب بھی اس اس کے قریب رکھے ہوئے تھے اپنے گھوڑے سے اتر کر اشلات نے ایک مضراب اٹھایا پھر اس نے نوبت پر ضرب لگانی شروع کر دی تھی۔ چند ضربیں لگانے کے بعد اشلات رک گیا اور رد عمل کا انتظار کرنے لگا۔ اسے کچھ زیادہ دیر تک انتظار نہ کرنا پڑا تھا۔ اس لیے کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے دو محافظ بھاگتے ہوئے قصر کے اندرونی حصے سے نکلے نوبت کے قریب آئے پھر ان میں سے ایک نے اشلات کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

اجنبی تم نے جو نوبت پر ضرب لگائی ہے تو کیا تم کسی کے خلاف کوئی نالش لے کر آئے ہو۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر اشلات نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ نوبت کے جواب میں تم نے میرا احوال پوچھا تم مجھے اپنے بادشاہ گل گامش کے پاس لے کر چلو میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں گل گامش اور اس کے دست راست سموقان کی موجودگی میں کہوں گا۔

اشلات کے ان الفاظ کے جواب میں ایک محافظ نے دوسرے کے کان میں

سرگوشی کی جسے سنتے ہی وہ بھاگتا ہوا چلا گیا تھا۔ پھر اس محافظ نے اشلات کو مخاطب کیا۔

عزیز اجنبی اگر تم کسی کے خلاف نالش یا شکایت لے کر آئے ہو اور تم یہ شکایت صرف ہمارے بادشاہ گل گامش سے کہنا چاہتے ہو تو اس کا اہتمام کیا جاتا ہے تم میرے پاس آؤ۔

اس کے ساتھ ہی اس محافظ نے آواز دے کر کسی کو بلایا اس پر ایک دربان بھاگا بھاگا آیا۔ اس محافظ نے اسے اشلات کا گھوڑا لے جانے کو کہا اور آنے والا جوان اشلات کے گھوڑے کے لے کر ایک طرف چلا گیا تھا۔ اشلات بیچارہ چپ چاپ اس محافظ کے ساتھ ہولیا تھا۔

اس محافظ نے اشلات کو قصر کے ایک کمرے میں لا بٹھایا۔ پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا میرے عزیز تم یہاں بیٹھو ہم گل گامش سے تمہاری ملاقات کا اہتمام کرتے ہیں اسکے ساتھ ہی محافظ باہر نکل گیا تھا۔ اس کمرے میں اشلات بڑی بے چینی سے گل گامش اور سموقان کا انتظار کرنے لگا تھا۔

اچانک بوڑھا اشلات اپنی جگہ پر اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ تین افراد اس کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ایک بوڑھی خاتون تھی اس کے پیچھے پیچھے دو جوان تھے وہ دونوں
خاتون آگے بڑھ
، ہی جوان اپنی تجسیم ، اپنی جسمانی ساخت میں دیو ہیکل اور کوہ پیکر با
کر ایک نشست پر بیٹھ گئی تھی۔ اس سے پیچھے آنے والے دو جوانوں نے باری باری اشلات سے پرجوش مصافحہ کیا اور اشلات کے سامنے ایک نشست پر بیٹھ گئے پھر ان میں سے ایک جو بڑی عمر کا تھا اس نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اجنبی میں نہیں جانتا تو کون ہے۔ تیرا نام کیا ہے کن سرزمینوں سے آیا ہے میں پہلے تم سے اپنا تعارف کہوں۔ میرا نام گل گامش ہے میں عراق کا بادشاہ ہوں۔ میرے ساتھ میرا بھائی سموقان بیٹھا ہوا ہے اور یہ جو خاتون بیٹھی ہوئی ہے یہ ہماری ماں نن سون ہے۔ اب تم کہو تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس کے خلاف شکایت رکھتے ہو۔ اشلات فوراً بول اٹھا۔

عزیز گل گامش میرا نام اشلات ہے۔ میرا تعلق بعلبک کی سلطنت سے ہے اس

کے بعد اشلات نے پورے حالات گل گامش، سموقان، اور گل گامش کی ماں نن سون سے کہہ دئے تھے۔

اشلات جب اپنے سارے حالات تفصیل سے کہہ چکا تب تھوڑی دیر تک کھسر پھسر کرتے ہوئے گل گامش اور سموقان دونوں آپس میں صلاح و مشورہ کرتے رہے اس دوران اشلات بڑے غور سے ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا کچھ دیر تک محل کے اس کمرے میں خاموشی رہی اس کے بعد گل گامش نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز جو حالات تم نے بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کے بیان کئے ہیں انہیں سن کر مجھے اور میرے بھائی سموقان کو سخت دکھ اور صدمہ ہوا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کے ساتھ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے زیادتی کی ہے۔ سن اشلات اس وقت کئی اندھی قوتیں آپس میں ملاپ کر رہی ہیں۔ کیش کے فرماں روا اتانا کا ساتھ نہ صرف یہ کہ ملکہ ظلمات ارکالا اور دنیا کا مانا ہوا ساحر انو، اس کا سپہ سالار ثور فلک، اس کی بیٹی عشتار دے رہے ہیں بلکہ میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا بھی اس میں ملوث ہو گا اس لئے کہ جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا اور اتانا کے نہ صرف قریبی تعلقات اور روابط ہیں بلکہ ان میں ایک طرح سے دور کا رشتہ بھی ہے لہذا میرے بھائی اگر ہم شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے خلاف تمہاری شکایت کے بعد حرکت میں آتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا ہو گی کہ ہمیں چار بڑی قوتوں سے ٹکرانا ہو گا ایک شمالی لبنان کا حکمران اتانا دوسرا جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا، تیسری ملکہ ظلمات ارکالا اور چوتھی سب سے بھیانک قوت ساحر انو کی ہے جو اپنی ذات میں انتہا درجہ کا مافوق الفطرت انسان ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گل گامش تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر سوچا اس کے بعد اس نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

بزرگ اشلات یہ مت سوچنا کہ ہم تمہاری نالش سننے کے بعد تمہاری مدد سے پہلو تہی کریں گے۔ نہیں تمہارے بتائے ہوئے حالات غور سے سننے کے بعد میں نے

بھائی سموقان سے بھی مشورہ کیا ہے اور جو فیصلہ ہم دونوں بھائیوں نے کیا ہے وہ یہ کہ تمہاری اس نالش کے خلاف ہم خاموشی اختیار نہیں کریں گے بلکہ تمہاری مدد ہم دونوں بھائی ضرور کریں گے۔ سب سے پہلے جو معاملہ میرے اور سموقان کے درمیان طے پایا ہے وہ یہ کہ ہم دو تیز رفتار قاصد آج ہی شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے مرکزی شہر کیش کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔ میں شمالی لبنان کے حکمران اتانا کو یہ پیغام پہنچا رہا ہوں کہ اس نے جو بعلبک کے حکمران کی سلطنت پر حملہ کر کے اسے تہس نہس کر دیا ہے اور بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو زندان میں ڈال دیا ہے اور اس کی خوبصورت بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساحر انو کے حوالے کیا ہے تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

محترم اشلات میں اس پر یہ بھی واضح کر دوں گا کہ ان علاقوں میں وہ لوگ اگر امن دیکھنا چاہتے ہیں تو بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو آزاد کر دیں اس کے علاقوں پر اس کی حکمرانی تسلیم کریں۔ ایلیم، اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا پر ساحر انو نے سحر کر کے ان کی زندگیوں کو جو دو حصوں یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تبدیل کیا ہے تو ان پر یہ سحر بھی ختم کرتے ہوئے انہیں باعزت اور بحفاظت بعلبک پہنچایا جائے۔

میرے عزیز اپنے قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کرنے کے بعد میں اس کے جواب کا انتظار کروں گا۔ اگر شمالی لبنان کا حکمران اتانا میری بات مان جاتا ہے بعلبک کا علاقہ خالی کر کے لوگل باندہ کو دیتا ہے۔ ایلیم، اریش اور اراتا کو بھی ساحر انو کی اسیری سے رہائی دلاتا ہے تو یوں جانو کو معاملہ رفع دفع ہو گا ہمیں کیش کے فرمانروا اتانا کے خلاف کوئی تگ و دو نہیں کرنی پڑے گی۔

سن عزیز اگر کیش کا فرمانروا اتانا ہماری بات ماننے سے انکار کر دیتا ہے تو پھر ہم نے کیا قدم اٹھانا ہے یہ میں اور میرا بھائی سموقان آپس میں صلاح مشورہ کے بعد عمل کریں گے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کیش کا فرمانروا بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو رہا کر دے گا۔ اور ہماری بات ماننے کے لیے تیار ہو جائے گا اگر اس نے ایسا نہ کیا تو یقین رکھو میں اور میرا بھائی سموقان اس کے خلاف حرکت میں ضرور آئیں گے اب تم مزید کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔

اشلات تھوڑی دیر تک بڑی ممونیت سے گل گامش کی طرف دیکھتا رہا پھر بول اٹھا۔

عزیز گل گامش آپ نے جو میری التماس کا جواب دیا ہے اور میری نالش کے خلاف جو قدم آپ نے اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے لیے میں آپ کا انتہا درجہ کا شکر گزار ہوں۔ اب میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جو قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کریں گے۔ اتانا نہ جانے کیا جواب دیتا ہے۔ آپ کے قاصد کب کیش سے آپ کے شہر اریک میں داخل ہوتے ہیں تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں واپس اپنے شہر بعلبک کی طرف چلا جاؤں اور وہاں جا کر اپنے بادشاہ لوگل باندہ سے ملوں اور اسے اس سلسلے میں ڈھارس دوں۔

جواب میں گل گامش نے ایک بار پھر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے سموقان سے مشورہ کیا پھر اس نے اشلات کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

اشلات میں اور سموقان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم واپس نہیں جاؤ گے اور ایک معزز مہمان کی طرح یہیں اریک شہر کے شاہی مہمان خانے میں قیام کرو گے اور تم اس وقت تک یہاں ٹھہرو گے جب تک میرے بھیجے ہوئے قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کے شہر سے میرے مرکزی شہر اریک میں نہیں آجاتے۔ اگر کیش کا حکمران ہماری بات مان گیا تو یہ تمہاری، تمہارے بادشاہ لوگل باندہ کی خوش قسمتی ہے۔ اگر اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تو ہمارا اگلا قدم کیا ہو گا اس کا فیصلہ وقت آنے پر ہی ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی گل گامش نے اپنے ایک محافظ کو آواز دی۔ اس پکار پر ایک محافظ تقریباً بھاگتا بھاگتا اندر آیا اس کو مخاطب کرتے ہوئے گل گامش کہنے لگا۔

میرے عزیز بعلبک سے آنے والے اس اشلات نام کے بوڑھے کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اس کا قیام ہمارے شاہی مہمان خانے میں ہو گا اس کی حیثیت ایک معزز مہمان کی سی ہو گی اس کی نالش کے جواب میں میں اپنے دو قاصد کیش کے فرمانروا اتانا کی طرف روانہ کر رہا ہوں۔ جب تک وہ قاصد واپس نہیں آتے یہ یہیں رہے گا۔ اب تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔

گل گامش کا یہ حکم سن کر اشلات اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چپ چاپ اس

محافظ کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اس محافظ اور اشلات کے جانے کے بعد قصر کے اس کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد گل گامش کی ماں نن سون بول پڑی اس نے گل گامش اور سموقان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گل گامش اور سموقان میرے بیٹو، میرے بچو! بعلبک سے آنے والے اشلات نام کے اس بوڑھے کے سامنے میں نے تم دونوں سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھی۔ تم نے اس سے نامکمل معلومات اور تفصیلات حاصل کی ہیں جس وقت وہ اپنے بادشاہ لوگل باندہ، اس کی بیٹی ایلم، اس کے بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کے متعلق تفصیل بتا رہا تھا تو کم از کم تم دونوں میں سے کسی کو تو یہ سوال کرنا چاہیئے تھا کہ ساحر انو نے ان تینوں پر کس قسم کا سحر کر رکھا ہے۔ اگر اس نے ان تینوں کی زندگیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے اور یہ دو حصے انسانی اور حیوانی ہیں اور ان تینوں کی زندگیاں صبح وشام کی شفق سے منسلک کر رکھی ہیں تو کم از کم تمہیں اشلات سے یہ تو پوچھنا چاہیئے تھا کہ بعلبک کی شہزادی ایلم، اس کا بھائی اریش اور اراتا آخر جب صبح کی شفق پھوٹتی ہے تو ساحر انو کے سحر سے وہ کس طرح کے جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ میرے بچو جب کسی کی شکایت کسی کی نالش سنتے ہو تو پوری تفصیل اس سے جانا کرو تا کہ تم اس کی بہتر انداز میں مدد کر سکو۔

اپنی ماں نن سون کی اس گفتگو کے جواب میں گل گامش نے سوالیہ انداز میں اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا۔ سموقان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے گل گامش کی بجائے نن سون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے مادر محترم! آپ کا کہنا اپنی جگہ بجا ہے واقعی ہم دونوں سے بھول ہوئی۔ ہمیں اس سے یہ پوچھنا چاہیئے تھا کہ جب صبح کی شفق پھوٹتی ہے تو ساحر انو کے سحر کی وجہ سے وہ تینوں کون سے جانوروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بہر حال مادر محترم آپ فکر نہ کریں ابھی تو ایک مہمان کی حیثیت سے اشلات یہیں قیام کرے گا اس وقت تک جب تک ہمارے قاصد واپس نہیں لوٹ آتے اس دوران اس سے ہم آپ کے سوالات کا جواب بھی حاصل کریں گے اس کے علاوہ دوسری ضروری تفصیلات بھی حاصل کرنے

کی کوشش کریں گے پھر سموقان نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی اب میرے خیال میں اٹھیں اور جن دو قاصدوں کو ہم نے شمالی لبنان کے حکمران اتانا کی طرف بھیجنا ہے ان کا انتظام کریں۔

گل گامش نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا۔ پھر گل گامش، اس کی ماں نن سون اور سموقان تینوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے دو بہترین اور بے باک قاصد اپنے مرکزی شہر اریک سے شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے شہر کیش کی طرف روانہ کر دیئے تھے۔

سورج آرزؤں کے آئینوں کو زنگ خوردہ کرتا، کریم شاموں اور ندیم صبحوں کو ایک نہ ختم ہونے والی کشمکش میں مبتلا کرتا ہوا مغرب کی انجانی منزلوں کے گمنام بھنور کی طرف جھک گیا تھا۔ چرواہے اپنے اپنے ریوڑوں کو لے کر اونچے اور نشیبی رستوں پر تلملاتی پیاس اور بھوک کی طرح اپنی اپنی بستیوں کی طرف کوچ کرنے لگے تھے۔ کبوتر افسردہ مزاروں کا رخ کر رہے تھے دن بھر خاک چھانتے طیور اپنی پناہ گاہوں، اپنی فصیلوں اپنے اپنے حصاروں کی طرف پرواز کرنے لگے تھے۔ سورج کے گمشدہ پانیوں کے اس پار غروب ہوتے ہی راستے اور بدلیاں، خاک اور تتلیاں دور تک پھیلے بے کراں اندھیروں میں اونگھ گئے تھے۔ ہر شئے اپنے ہونے نہ ہونے کی سرحد پر کھڑی ہو گئی تھی۔

سردار تموز اپنی بستی کے باہر چند لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ کہ کچھ چرواہے بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر سردار تموز جن لوگوں کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا ان سے توجہ ہٹاتے ہوئے ان چرواہوں کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ آنے والے بدحواس اور فکر مند سے لگتے تھے۔ تموز کے پاس آکر وہ سارے چرواہے رک گئے تھے۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ان میں سے ایک نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے کئی مہینوں سے اکثر و بیشتر چرواہے آپ

کو یہ اطلاع دیتے رہے ہیں کہ جن جنگلوں میں ہم اپنے ریوڑ چراتے ہیں ان جنگلوں میں ایک جنگلی انسان رہتا ہے جو کہ جنگلی جانوروں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا، کھاتا پیتا اور جانوروں کی ہی طرح بڑی تیزی سے بھاگتا دوڑتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ چرواہا تھوڑی دیر کے لیئے رکا، دم لیا اس کے بعد اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

سردار تموز آپکو یہ بھی یاد ہوگا کہ چرواہوں کی ان باتوں پر نہ ہماری بستی کے لوگ اعتبار کرتے تھے نہ آپ ہماری بات مانتے تھے آج ہم سب چرواہوں نے اسے دیکھا ہے اسے جب ہم نے پیار سے اپنے پاس بلایا تو وہ ہمارے پاس آیا وہ ہماری زبان بہترین طور پر جانتا ہے لگتا ہے اس کے ماں باپ کہیں جنگل میں رہتے تھے وہ مر گئے جس کے بعد اس نے جنگلی جانوروں میں ہی زندگی بسر کرنی شروع کر دی ہم نے اس کا نام بھی پوچھا اس نے ہمیں اپنا نام "ان کدو" بتایا۔ سردار ہم نے اسے اپنی بستی کی طرف آنے کی پیشکش کی لیکن اس نے ہماری اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اگر میری باتوں پر آپ کو اعتبار نہ ہو تو یہ جو میرے ساتھی ہیں ان سے آپ پوچھ لیں ان سب نے ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو دیکھا ہے وہ جانوروں کی طرح انتہائی توانا، انتہا درجہ کا طاقتور ہے اور مختصر سے لباس میں جنگلی جانوروں کے اندر رہتا ہے۔

سردار اگر آپ کو میری اور میرے ساتھیوں کی باتوں پر بھی اعتبار نہ ہو تو پھر کل آپ ہمارے ساتھ جنگل کی طرف چلیں آپ اپنی آنکھوں سے ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو دیکھیں پھر آپ کو اعتبار آجائے گا۔ ہم آپ سے یہ بھی کہنے حاضر ہوئے تھے کہ وہ شخص جنگلی جانوروں کی طرح ہی طاقتور اور توانا ہے اگر ہم اسے کسی طرح رام کر کے اپنے سے مانوس کر لیں اور پھر ہم اس کا مقابلہ گل گامش سے کروائیں تو مجھے امید ہے کہ یہ ان کدو گل گامش کو طاقت اور قوت کے مقابلے میں زیر کرے گا۔ ان کدو کو ہم اپنے مذہب پر لگا لیں گے اور مجھے امید ہے کہ اگر ان کدو نے گل گامش کو زیر کر لیا تو گل گامش اور اس کے حواریوں سے ہماری جان چھوٹ جائے گی اس کے بعد ہمارے دیوتاؤں کو کوئی برا بھلا کہنے والا نہ ہوگا۔ سردار تموز میں سمجھتا ہوں گل گامش اس کے حواریوں، اس کے ساتھیوں اور اس کے عقیدت مندوں سے چھٹکارا حاصل

کرنے کا یہ بہترین موقع ہے میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ ہمارے لیے آخری موقع ہے کہ ان کدو سے طاقتور کوئی شخص ملے گا ہی نہیں اور اگر ہم نے ان کدو سے فائدہ نہ اٹھایا تو یاد رکھئے گا آپ لوگ گل گامش کے خلاف باتیں کرنا ترک کر دیں اس کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں یا تو اس کے دین کو قبول کر لیں یا پھر ان باتوں کو پسند کریں جو گل گامش اور اس کے ماننے والے ہمارے بتوں کے خلاف کرتے ہیں ویسے سردار تموز سچی بات تو یہ کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کدو ہمارے لئے دیوتاؤں کا تحفہ ثابت ہوگا اس کے ذریعے ہم گل گامش سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔

جواب میں سردار تموز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر سارے چرواہوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تم جانتے ہو گل گامش دل کا برا نہیں ہے اس میں اور اس کے ماننے والوں میں سب سے بڑی برائی یہی ہے کہ وہ ہمیں صرف اپنے ایک خدا، ایک اللہ کی طرف پکارتے ہیں اور ہمارے دیوتاؤں کے خلاف بولتے ہیں اس کے علاوہ نہ گل گامش میں کوئی عیب ہے نہ اس کے ماننے والوں میں کوئی نقص ہے وہ ہمارے لئے مہربان ہیں وہ ہمارے لئے ہمدرد ہیں وہ ہمارے بھائی بند ہیں ہماری قوم کا ایک حصہ ہے۔ میرے عزیزو اگر ہم نے ان کدو کو بلا لیا اسے اپنے ساتھ مانوس کر لیا اس کے بعد اگر اس نے گل گامش کو پچھاڑ دیا تو ہمارے پاس کیا ضمانت ہے کہ یہ ان کدو گل گامش سے زیادہ ہمارے لئے مہربان ہوگا یا اس سے بھی کہیں زیادہ ظالم اور ستم گر ثابت ہوگا جو شخص جانوروں میں زندگی بسر کرتا رہا ہو میرے خیال میں جس شخص نے اپنی زندگی کا سارا حصہ ہی جانوروں کے ساتھ بسر کیا ہو تو وہ ہمیں کہیں جانوروں کی طرح ہی ہانکنا نہ شروع کر دے دیکھو آخری فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لو۔

سردار تموز جب خاموش ہوا تو لوگوں میں سے ایک شخص بول پڑا جو چرواہوں کی آمد سے پہلے سردار تموز سے گفتگو کر رہے تھے۔

سردار تموز اس سلسلے میں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہمیں ان کدو کو یہاں اپنی بستی میں لانا چاہیے۔ اگر وہ گل گامش کو طاقت اور قوت میں زیر کر لیتا ہے اور ہمارا بادشاہ بن جاتا ہے۔ ہمارا بادشاہ بننے کے بعد اگر وہ انصاف سے کام لیتا

ہے ہمارے بتوں کا ہمارے دیوتاؤں کا پیروکار بن کے رہتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ گل گامش سے ہماری جان چھوٹ گئی اور اگر وہ ظالم ثابت ہوتا ہے انسانوں کو جانوروں کی طرح ہانکتا ہے تو پھر گل گامش تو کہیں نہیں گیا ہم گل گامش سے ساز باز کریں گے اور ان کدو کو قتل کروا دیں گے اس لیے کہ ان کدو کے پیچھے کوئی نہیں ہوگا ایسا ہم گل گامش کے ساتھ اس لیے نہیں کر سکتے کہ اگر ہم گل گامش کو قتل کریں تو اس کے حواری اس کے عقیدتمند اس کے ماننے والے بے شمار ہیں وہ ہمارے خلاف برسرپیکار ہو جائیں گے اور نہ صرف ہمیں کاٹیں گے بلکہ ہمارے دیوتاؤں کو بھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیں گے۔ لہذا میں خیال کرتا ہوں کہ ان کدو کو ضرور اپنی بستی میں لانا چاہیے وہ ہر صورت میں ہمارے لیے فایدہ مند ہوگا گل گامش کو پچھاڑ گیا تو بہتری، نہ پچھاڑ سکا تب بھی وہ ہمارے لئے مضر ثابت تو نہیں ہوگا میرے خیال میں اب اسے اپنی بستی میں لانے کے لئے کچھ جتن کرنا چاہئے کہنے والا جب خاموش تو پھر وہی چرواہا بول پڑا جو دوسرے چرواہوں کی راہنمائی کرتے ہوئے وہاں تک آیا تھا جس نے پہلے سردار تموز کو مخاطب کیا تھا۔

سردار تموز ان کدو کو رام کرنے اور اسے اپنی بستی میں لانے کے لئے بھی میں اور میرے ساتھیوں نے ایک تجویز سوچ رکھی ہے میرے خیال میں ہماری یہ تجویز آپ لوگوں کو پسند آئے گی اس چرواہے کے ان الفاظ سے سردار تموز کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں اور پھر بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سردار تموز نے اس سے پوچھا۔

میرے عزیز تم لوگوں نے کیا تجویز سوچی ہے جس کی وجہ سے ہم ان کدو کو اپنی بستی کی طرف لا سکتے ہیں۔

چرواہا پھر بول پڑا۔

سردار تموز آپ جانتے ہیں کہ ہمارے مرکزی شہر اریک میں جو ان لیل دیوتا کا مندر ہے اس میں ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت دیوداسی ہے اگر آپ اس سلسلے میں دیوتا ان لیل کے بڑے پجاری سے رابطہ کریں اور اسے اس بات پر آمادہ کریں کہ ان لیل کے مندر میں جو سب سے حسین اور خوبصورت دیوداسی ہے وہ

ہمارے ساتھ بھیجے اس دیوداسی کو ہم جنگل میں لے جائیں گے ان کدو کو اپنے پاس بلائیں گے اور دیوداسی کو کہیں گے کہ وہ ان کدو کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے میرے خیال میں ان کدو ضرور جنس مخالف کی کشش اس کے حسن اس کی جسمانی ساخت سے متاثر ہوگا۔ میرے خیال میں جب دیوداسی اس سے پیار محبت اور چاہت کا اظہار کرے گی تو ان کدو ضرور اس کے ساتھ ہماری بستی میں آنا پسند کرے گا۔ دیکھ سردار تموز جنس مخالف کی کشش اپنے اندر بڑا زور بڑی قوت رکھتی ہے۔

اس چرواہے کی اس تجویز پر سردار تموز ہی نہیں اس کے ساتھ جو لوگ کھڑے تھے سب کے چہروں پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی پھر توصیفی انداز میں سردار تموز نے اس چرواہے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو تم لوگوں نے بہترین تجویز پیش کی ہے۔ میرے خیال میں اس سے بڑھ کر کوئی تجویز اچھی ہو ہی نہیں سکتی۔ کل دن کے وقت جب تم اپنے ریوڑ چرانے جاؤ تو اس دیوداسی کو اپنے ساتھ لے جاؤ جب ان کدو کو دیکھو تو اس دیوداسی کو ان کدو کے سامنے کرو۔ میرے خیال میں جب حسین و خوبصورت دیوداسی اسکے ساتھ محو گفتگو ہوگی تو ضرور اسے اپنے حسن اپنی جسمانی ساخت سے لبھانے میں کامیاب ہو جائے گی اور اگر وہ ان کدو کو بستی میں لے ائی تو پھر میرا دل کہتا ہے کہ ہمارے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اب تم میں سے ایک جائے میرا گھوڑا لے کر آئے میں ابھی اور اسی وقت دیوتا ان لیل کے مندر کی طرف جاتا ہوں اور اس سلسلے میں مندر کے بڑے پجاری سے بات کرتا ہوں میرے خیال میں وہ مندر کی سب سے حسین دیوداسی کو میرے ساتھ روانہ کر دے گا تا کہ وہ جنگلی انسان ان کدو کو لبھانے میں کامیاب ہو سکے۔

سردار تموز کے اس فیصلے پر سارے چرواہے اور دوسرے لوگ خوش ہو گئے تھے۔ ایک چرواہا بھاگا بھاگا گیا تھوڑی دیر بعد وہ سردار تموز کا گھوڑا لے آیا سردار تموز اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور سارے لوگوں کو اس نے الوداع کہا پھر اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑھ لگائی اور اپنے گھوڑے کو دریائے فرات کے کنارے کنارے اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف سرپٹ دوڑا رہا تھا۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد سردار تموز نے اپنے سب سے بڑے دیوتا ان لیل کے مندر کا رخ کیا مندر کی عمارت بہت بڑی تھی جس کے سامنے ایک کافی کھلا میدان بھی تھا جس میں داخل ہونے کے بعد ایک درخت کے ساتھ اس نے اپنے گھوڑے کو باندھ دیا پھر قریب ہی سے گزرنے والے ایک پجاری کو اس نے اپنے قریب بلایا وہ پجاری بڑی تیزی سے اس کے قریب آیا سردار تموز نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز! میں دریائے فرات کی ایک نواحی بستی سے آیا ہوں اس بستی کا میں سردار ہوں میرا نام تموز ہے میں ان لیل مندر کے بڑے پجاری "انوس" سے ملنا چاہتا ہوں تم ایسا کرو اسے میرے آنے کی اطلاع دو وہ میرا اچھا جاننے والا ہے اس سے پہلے بھی میں اس سے کئی ملاقاتیں کر چکا ہوں تم میرے آنے کی اسے اطلاع کرو مجھے امید ہے کہ میرا نام سنتے ہی وہ مجھے بلالے گا۔

سردار تموز کی اس گفتگو کے جواب میں وہ پجاری ایک طرف چل دیا تموز اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا تھا۔ ایک کمرے کے قریب جا کر تموز باہر رک گیا تھا جبکہ وہ پجاری اس کمرے کے اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ پجاری اس کمرے سے باہر آیا اور سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کسی قدر مسکرا کر کہنے لگا، بڑا پجاری انوس اندر ہے اس نے تمہیں اندر بلایا ہے اس کے ساتھ ہی وہ پجاری پھر ایک طرف نکل گیا تھا سردار تموز اس جواب پر خوش ہو گیا تھا پھر وہ اس کمرے میں داخل ہوا اس وقت دیوتا ان لیل کا بڑا پجاری انوس اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا جس وقت سردار تموز اس کمرے میں داخل ہوا تھا تو اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر تموز کا استقبال کیا پھر آگے بڑھ کر اس نے بڑے پرجوش انداز میں تموز سے مصافحہ کیا اور اپنے قریب ہی ایک خالی نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

تموز جب اس خالی نشست پر بیٹھ گیا تب اس کی طرف فکر مندی سے دیکھتے ہوئے انوس نے پوچھ لیا۔

تموز میرے عزیز میرے دوست تم نے اس وقت آنے کی کیوں زحمت کی تمہارا اس وقت آنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کسی اہم کام کے سلسلے میں آئے ہو

کہو کیا کام ہے اور اس سلسلے میں، میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔

انوس کے خاموش ہونے پر سردار تموز نے کہنا شروع کیا۔

تم جانتے ہو میں نے آج تک ہر وہ کام کیا جس میں دیوتاؤں کی خوشنودی تھی میں نے اپنے بادشاہ گل گامش کی اسی بناء پر مخالفت کی کہ وہ ہمارے دیوتاؤں کا مخالف ہے اور سارے دیوتاؤں کی مخالفت کرتے ہوئے وہ ایک ایسی ہستی اور ذات کی بندگی اور عبادت کرتا ہے جسے وہ اللہ کہہ کر پکارتا ہے کبھی کبھی وہ اسے الہ بھی کہتا ہے اب چونکہ گل گامش ہمارے بتوں کے خلاف ہے ہم بتوں کے عقیدت مندوں کو چاہئے کہ گل گامش سے چھٹکارا حاصل کریں اور اس سے چھٹکارا اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہمیں کوئی ایسا جوان ملے جو گل گامش کو طاقت اور قوت میں پچھاڑ کر رکھ دے آج تک ہمیں کوئی ایسا جوان ملا ہی نہیں جو گل گامش کو پچھاڑے پر اب میں نے ایک ایسے شخص کو تلاش کیا ہے جو یقیناً اپنی طاقت اور قوت میں گل گامش سے زیادہ ہو گا اور مجھے امید ہے کہ اگر گل گامش کا مقابلہ اس سے کروایا جائے تو وہ لمحوں کے اندر گل گامش کو زیر کر سکتا ہے پر ابھی تک وہ شخص یا یوں کہو کہ ابھی تک وہ جوان جس کی میں نشاندہی کر رہا ہوں وہ میرے قابو میں نہیں ہے۔ اگر اس سلسلے میں تم میرے ساتھ تعاون کرو تو اس پر قابو پا کر اسے گل گامش کے مقابل لایا جا سکتا ہے۔

سردار تموز کی اس گفتگو کے جواب میں دیوتا ان لیل کا بڑا پجاری انوس بڑے عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر کسی قدر خوش کن انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

سردار تموز جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی بساط سے بھی بڑھ کر اس سلسلے میں تمہاری مدد کروں گا۔ پہلے تم اس سلسلے میں تمام تفصیل بتاؤ۔

سردار تموز نے پھر کہنا شروع کیا۔

تم جانتے ہو کہ میری بستی اور قبیلے والے دو ہی کام کرتے ہیں یا تو ماہی گیری یا پھر چرواہوں کا کام کرتے ہیں۔ جو ماہی گیر ہیں وہ مچھلیاں پکڑتے ہیں اس سے اپنا بھی پیٹ پالتے ہیں اور فالتو مچھلیاں شہر میں جا کر بیچتے ہیں اس طرح انہیں معقول

رقم مل جاتی ہے۔ جو چرواہے ہیں وہ اپنے بڑے بڑے ریوڑ چراتے ہیں اس سے انہیں خاصی آمدنی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ دریائے فرات کے کنارے کنارے ہماری بستی کے آس پاس ان گنت چراگاہیں ہیں۔ میرے عزیز گذشتہ کئی دنوں سے میرے چرواہے اس بات کی نشاندہی کرتے رہے ہیں کہ جنگل میں انہوں نے کئی بار جنگلی جانوروں کے ساتھ ایک نوجوان کو بھاگتے دوڑتے دیکھا ہے وہ جنگلی جانوروں جیسا طاقتور ہے اور انہی کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا کھاتا پیتا ہے لیکن میں ان کی ان باتوں پر اعتبار نہیں کرتا رہا۔

پر آج ایسا ہوا کہ سارے چرواہے میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ انہوں نے آج اس جنگلی شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انہوں نے جب اس جنگلی شخص کو اپنے پاس بلایا تو وہ جنگلی جانوروں سے نکل کر ان کے پاس آیا ان کے ساتھ گفتگو کرتا رہا ان کا کہنا ہے کہ وہ ہماری زبان بولتا ہے شاید اس کے ماں باپ جنگل میں زندگی بسر کرتے رہے ہوں وہ وہیں پلا بڑھا ہو اس کے ماں باپ مر گئے ہوں اور اس نے اپنی زندگی کا وہ حصہ جنگل میں ہی گزارا۔ میرے چرواہوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ نوجوان جو جنگلی جانوروں کے درمیان رہتا ہے جانوروں جیسا ہی طاقتور اور پر قوت ہے انہوں نے مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا کہ جنگل میں رہنے والے اس نوجوان نے جو میرے چرواہوں کے بقول طاقت میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اپنا نام انہیں ان کدو بتایا ہے۔

میں اس لیے تمہارے پاس آیا ہوں کہ میری یہ خواہش میری یہ آرزو ہے کہ ان کدو کو اپنے ساتھ ملایا جائے میں چاہتا ہوں کہ میں اسے اپنی بستی میں لاؤں اس کے بعد اس کا مقابلہ گل گامش سے کراؤں۔ مجھے امید ہے کہ وہ جنگلی انسان گل گامش کو زیر کر لے گا جب وہ گل گامش کو زیر کر لے گا تو ہم اسے اپنا بادشاہ بنا لیں گے چونکہ ہم نے اس پر احسان کیا ہو گا جنگل سے بستی کی طرف لائے ہوں گے وہ ہمارا ممنون رہے گا اور جیسا ہم کہیں گے ویسا ہی کرے گا اگر ہم اسے بادشاہ بنانے میں کامیاب ہو گئے تو انوس یاد رکھنا ان علاقوں میں اس ان کدو کی وجہ سے ہمارے دیوی، دیوتاؤں کا بول بالا ہو گا۔ پر اسے اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس جنگلی انسان ان کدو کو اپنی بستی میں لانے کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

میرے جن چرواہوں نے ان کدو نام کے اس انسان کو دیکھا ہے انہوں نے اسے پیش کش کی وہ ان کے ساتھ ان کی بستی کی طرف جائے لیکن ان کدو نے جنگل سے بستی کی طرف آنے سے انکار کر دیا اب اسے جنگل سے بستی کی طرف لانے کے لئے میرے پاس ایک تجویز ہے اور اس تجویز کی تکمیل صرف تم کر سکتے ہو۔

سن انوس! عورت کا حسن و جمال اور اس کی جسمانی ساخت، اس کی جنسی کشش مرد کو کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے میرے نظریے کے مطابق ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں صرف ایک ہی حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ کل جب میرے چرواہے جنگل میں اپنے جانور چرانے کے لئے جائیں تو ان کے ساتھ ایک انتہائی حسین اور خوبصورت لڑکی کر دی جائے جب وہ جنگلی انسان جس کا نام ان کدو ہے انہیں دکھائی دے تو اسے اپنے پاس بلائیں اور اس لڑکی سے اس کا تعارف کروائیں۔ وہ لڑکی اس سے گفتگو کرے۔ میرے خیال میں اس لڑکی کی جنسی کشش ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف آنے پر مجبور کر دے گی مجھے امید ہے کہ ہم اس سلسلے میں کسی خوبصورت لڑکی کا انتخاب کریں تو وہ لڑکی ضرور ان کدو کو جنگل سے آبادی کی طرف لانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

میں تمہارے مندر میں اس لئے آیا ہوں کہ جو تمہارے مندر میں سب سے حسین اور خوبصورت دیوداسی ہے اس کا چناؤ کرو، اسے میرے ساتھ کر دو۔ میرے ہاں اس کی حیثیت ایک بیٹی کی سی ہو گی میں اسے اپنی بیٹی کی حیثیت سے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ کل صبح ہی اسے اپنے چرواہوں کے ساتھ روانہ کر دوں گا وہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو اپنی طرف مائل کرے گی اور اسے اپنے ساتھ بستی کی طرف لانے کی کوشش کرے گی۔ مجھے امید ہے کہ دیوداسی ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اگر وہ ایسا کر گئی تو یاد رکھنا ان سرزمینوں میں ہمارے ہی دیوی، دیوتاؤں کا بول بالا ہو گا۔ اب تم بتاؤ اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو۔

سردار تموز کی اس ساری گفتگو سے بڑا پجاری انوس تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں مسکراتا رہا ایسا لگتا تھا کہ تموز کی گفتگو نے اسے مطمئن اور خوش کر کے رکھ دیا ہو پھر اس کمرے میں بڑے پجاری انوس کی آواز سنائی دی تھی۔

سردار تموز تم بڑے کام کے آدمی ہو اس سلسلے میں، میں پوری طرح تمہاری مدد کروں گا میں سمجھتا ہوں اگر ان کدو نام کے اس جنگلی انسان کو گل گامش کے مقابل لانے میں کامیاب ہو جاؤ تو یہ تمہارا اپنے دیوی دیوتاؤں پر بہت بڑا احسان ہو گا اور اگر تم گل گامش کو ہٹا کر ان کدو کو اپنا حکمران بنانے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا ہماری آنے والی نسلیں ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں تمہیں اپنا محسن اپنا مربی خیال کرتی رہیں گی۔

سردار تموز جہاں تک میری طرف سے ردعمل کا تعلق ہے تو میں اپنے مندر کی جو سب سے حسین دیوداسی ہے وہ تمہارے ساتھ کرتا ہوں اسے سارا معاملہ سمجھا بھی دیتا ہوں میرے خیال میں وہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو لبھانے، اپنی طرف مائل کرنے اور تمہاری بستی میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے گی تم تھوڑی دیر بیٹھو میں ابھی آتا ہوں اس دیوداسی کو اپنے ساتھ لے کر آتا ہوں جو ہمارے لیے یہ کام سرانجام دے گی۔ پھر انوس اٹھ کر اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ان لیل دیوتا کا بڑا پجاری انوس لوٹا، اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ ہاتھ کے اشارے سے اس لڑکی کو اس نے نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس موقع پر سردار تموز نے بڑے غور سے اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا۔ اسے دیکھتے ہی سردار تموز خوش ہو گیا تھا۔ اس لیے کہ وہ لڑکی دوریوں میں بکھرتی صبح کی لالہ تاب لو اور سج دھج کے کھلتے غنچہ جمال جیسی خوبصورت تھی۔ وہ لڑکی ست رنگے موسموں میں تتلیوں کے شوخ رنگوں جیسی پرکشش اور دشت بے کنار کی چاندنی رات میں کہکشاں بن کر چمکتے جگنوؤں کی سی اپنے اندر کشش اور جذب رکھتی تھی سردار تموز ابھی اس لڑکی کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اس کے کانوں میں بڑے پجاری انوس کی آواز ٹکرائی۔

سردار تموز یہ جو لڑکی تمہارے سامنے بیٹھی ہے اس کا نام "زوستا" ہے اور یہ اس مندر کی سب سے حسین دیوداسی ہے میں نے سارا معاملہ اسے سمجھا دیا ہے یہ تمہارے ساتھ جانے کے لیے تیار ہے دیوتاؤں کی خوشنودی کے لئے یہ ان کدو کی رضامندی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر سکتی ہے اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ ہر صورت میں ان کدو کو لبھانے

اور اسے رام کرنے کی کوشش کرے گی۔ زوستا نام کی اس دیوداسی کے لئے میں نے انعام بھی رکھا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اگر یہ ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئی تو ان کدو جس وقت گل گامش کو اپنے سامنے زیر اور مفتوح کرنے کے بعد ہماری سرزمینوں کا بادشاہ بنے گا تو اس دیوداسی کی حیثیت ہمارے ہاں ملکہ کی سی ہو گی۔ سردار تموز کیا میں نے اس لڑکی کے ساتھ ٹھیک عہد کیا ہے۔

انوس کی اس گفتگو سے سردار تموز خوش ہو گیا تھا پھر وہ کہنے لگا۔

میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جو دیوداسی میرے ساتھ جائے گی اس کی حیثیت میرے ہاں تو میری بیٹی کی سی ہو گی۔ پر جس وقت وہ ان کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئی تو یقیناً اسے ان کدو سے بیاہ دیا جائے گا۔ ان کدو جب گل گامش کو زیر کرتا ہے تو نتیجتاً یہی دیوداسی ہماری ملکہ ہو گی پھر سردار تموز نے تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد زوستا نام کی اس دیوداسی کو براہ راست مخاطب کیا۔

میری بیٹی! سب سے پہلے تو میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو اس کام لے لئے تیار ہوئی اب تو میرے ساتھ چل یہ رات تو ہمارے ساتھ ہماری بستی میں گزارے گی صبح سویرے تو میرے چرواہوں کے ساتھ جائے گی اور اس کام کی ابتدا کرے گی جس کے لئے تمہیں وہاں تک لے جانے کی زحمت دی جا رہی ہے زوستا سردار تموز کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی بڑا پجاری انوس بول پڑا۔

سردار تموز میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ زوستا جہاں اس مندر کی حسین ترین دیوداسی ہے وہاں یہ سب سے بڑھ کر سب سے عمدہ رقاصہ ہے جب یہ رقص کرتی ہے تو دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں میرے عزیز مجھے امید ہے کہ انہی اوصاف کی بنا پر یہ زوستا ان کدو پر ہر صورت میں غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ یہ ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہے میں صرف تمہیں اسے دکھانے کے لیے لایا ہوں اب یہ جاتی ہے اپنا ضروری سامان اور اپنے فالتو لباس لے کر آتی ہے اس کے بعد یہ تمہارے ساتھ ہو لے گی پھر بڑے پجاری انوس کا اشارہ پا کر زوستا وہاں سے چلی گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹی اس نے اپنے ہاتھ میں ایک گٹھڑی اٹھا رکھی تھی جس میں شاید اس کے فالتو کپڑے اور ضروری سامان تھا پھر اس نے سردار تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز میں کوچ کرنے کے لئے تیار ہوں اس پر سردار تموز اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ بڑا پجاری بھی کھڑا ہو گیا دونوں اس کمرے سے باہر آئے سردار تموز نے دیکھا جہاں اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا وہاں اب ایک اور گھوڑا بھی تھا جو شاید اس دیوداسی کے لئے تیار کیا گیا تھا پھر بڑا پجاری ان دونوں کو لے کر گھوڑوں کے پاس آیا سردار تموز اپنے گھوڑے پر سوار ہوا بڑے پجاری انوس کے اشارہ کرنے پر دیوداسی بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی۔ پھر سردار تموز زوستا نام کی اس دیوداسی کو لے کر مندر سے نکلا۔ آگے دریائے فرات کا کنارہ تھا پھر دونوں دریا کے کنارے کنارے اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

OOO

زوستا نام کی اس دیوداسی نے دریائے فرات کے کنارے سردار تموز کی بستی مں رات بسر کی۔ بستی والوں نے دیوداسی کی بہترین مہمان نوازی کی۔ اس کے آنے کی خوشی میں لوگوں نے بے پناہ خوشی کا اظہار کیا وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ دیوداسی جنگلی انسان ان کدو کو ان کی بستی میں لانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گی۔

اگلے روز سردار تموز کی بستی کے چرواہے زوستا کو لے کر جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ دیوداسی نے اس وقت ایسا باریک اور جالی دار لباس پہنا ہوا تھا جس میں سے اس کا گلابی جسم جھلکیاں دیتا تھا۔ یہ سب کچھ اس نے جنگلی انسان ان کدو کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کیا تھا۔

بہر حال سردار تموز کے چرواہے جنگل میں گئے۔ دوپہر تک انہیں انتظار کرنا پڑا۔ دوپہر کے قریب انہیں ان کدو نام کا وہ جنگلی انسان نظر آیا اسے دیکھتے ہی آوازیں دیتے ہوئے چرواہوں نے اسے اپنے پاس بلایا چرواہوں کی آواز پر وہ ان کے قریب آیا جب اس نے وہاں انتہائی خوبصورت اور نیم عریاں لباس میں دیوداسی کو دیکھا۔ تب

اس نے دیوداسی میں دل چسپی لینا شروع کی۔ دیوداسی کا اصل مقصد اور مدعا بھی یہی تھا کہ ان کدو کو آبادی میں لایا جائے لہذا ان کدو جب چرواہوں کے پاس آیا تو بڑی بے باکی بڑی جراتمندی کا مظاہر کرتے ہوئے زوستا آگے بڑھی۔ نہایت نرمی سے اس نے ان کدو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا پھر بڑی شیریں آواز اور حلاوت بھرے لہجے میں اس نے، اس جنگلی انسان ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ان کدو دیوتاؤں نے انسان کی تخلیق اس لئے نہیں کی کہ وہ وحشی صبا کے طرح بے سہارا اڑتا پھرے اجنبی رویوں، انجان بام و در میں کھویا رہے دیوتاؤں نے تخلیق کائنات میں محبت جلوہ گر رکھی تھی اور پھر انسان دیوتاؤں کی قدرتوں کا شاہکار ہے اور اسے کھلکھلاتے قہقہوں۔ خوشی کے گیتوں، سرسبز جنگلوں کے جلو اور پہاڑی جھرنوں کی گنگناتی موجوں کی سی خوش کن زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ طوفانوں کی طرح وحشی بنتا پھرے۔ سرابوں کے بھنور میں کالی ردائیں اوڑھے ہواؤں میں بھٹکتا پھرے انسان تو اس عالم اسباب میں پھیلی سرحدات جمال کی بزم کا اک جام بقاء ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد دیوداسی زوستا رکی۔ اس کے بعد اس نے بڑے پیار سے ان کدو کا ہاتھ دباتے ہوئے محبت بھرے انداز میں دوبارہ کہنا شروع کیا۔

ان کدو جس طرح تم جنگل میں زندگی بسر کر رہے ہو اگر اسی طرح تم جنگل میں سرگرداں رہے تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں تمہارے ارادے زنگ آلود وسوسوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تمہارے ولولے راستوں کی خاک میں تمہارے گیت نوحوں میں بدل جائیں گے تمہاری خوش گمانیاں وقت کی گرد سے جدا ہو جائیں گی۔ تمہاری زندہ یادیں درد کی ساعتوں کی تہ تلے کسی روزن میں ٹھونس دی جائیں گی۔ پھر اس روز یاد رکھنا تمہاری حالت بدلتے موسم کی دور دراز مٹی میں صدیوں پرانے غبار کی ہو کر رہ جائیں گی یہ تنہائیاں تمہاری راتوں کو ہجر، تمہاری صبحوں کو زخم زخم کر دیں گی جس روز ایسا ہوا ان کدو یاد رکھنا سورج بھی تمہارے لئے شاموں کی غمزدہ دھول بن کے رہ جائے گا۔

ان کدو تو جنگل کی رات ہے میں آبادی کی صبح، تو ایک عجوبہ ہے میں ایک

قیامت، آؤ دونوں مل کر خوابوں کے دریچے سے جھانکتی تعبیروں سے ہمکنار ہوں آؤ روشنی کی آنکھوں سے دھیرے دھیرے اپنے پسندیدہ عکس تراشیں۔ آؤ سپنے کی الجھنوں کو خوش گوار دھڑکنوں میں تبدیل کریں۔ ان کدو میرا ساتھی بن کر میرے ساتھ میری بستی کی طرف چل۔ میں تمہیں ضمانت دیتی ہوں کہ میں تیری زیست تیری زندگی کو سنوار کر رکھ دوں گی۔

جواب میں ان کدو بڑے غور سے دیوداسی زوستا کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کے لئے زوستا کی گفتگو میں وفا کا راگ تھا۔ اس کے گدرائے جسم کی خوشبو، اس کی سانسوں کی گلابوں جیسی مہک نے جنگلی ان کدو کو پگھلا کر رکھ دیا تھا وہ اپنے تاثرات، اپنے ردعمل کا اظہار کرنا ہی چاہتا تھا کہ زوستا پھر بول پڑی۔

ان کدو اس جنگل میں زندگی بسر کرتے ہوئے تو ایک سادہ کاغذ ہے۔ میں اس سادہ کاغذ پر محبتوں کی خوشبو مہکا دوں گی۔ ان کدو تو ایک اداس انسان ہے میں تیرے لئے خوابوں کے بادلوں میں چاند کی طرح خوشیاں سجا دوں گی۔ ان کدو تو ایک خالی پن کی کہانی ہے میرے ساتھ مل میرے ساتھ ملنے ہی سے اس کہانی کی تکمیل پائے گی۔ ان کدو میں تمہیں جنگل سے نکال کر ہنستے گاتے شہروں اور بستیوں کی طرف لے جانا چاہتی ہوں۔ جہاں میں تیرے لئے محبتوں کی لطافتوں کی کہکشاں، طلسمات کے تجسس، بزم کے رنگوں کا ایک دھرم کھڑا کر دوں گی۔

زوستا کی گفتگو کا جواب دینے کی بجائے ان کدو سوالیہ سے انداز میں چرواہوں کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ چونکہ چرواہوں کو سارے معاملے کی نوعیت کا علم تھا لہذا ان میں سے ایک چرواہا بولا اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو میرے عزیز میرے بھائی زوستا نام کی یہ لڑکی ٹھیک ہی کہتی ہے اگر تو واقعی جنگل کی زندگی ترک کر کے اس کے ساتھ ہو لے۔ اس کے ساتھ آبادیوں میں زندگی بسر کرے تو میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں کہ زوستا تمہاری آگہی کی عذاب ساعتوں کو گلاب رتوں کے شباب، تمہاری رت جگوں کی اذیتوں کو رفاقت کے خوابوں میں اور تمہاری ہجر کی جلتی شاموں کو پھولوں کی بارش میں تبدیل کر کے رکھ دے گی۔

وہ چرواہا جب خاموش ہوا تب تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد ان کدو محبت بھرے انداز میں زوستا کی طرف دیکھتا رہا جس نے ان کدو کا ہاتھ اپنے نرم و گداز ہاتھ میں لیا ہوا تھا زوستا کے ہاتھ کی گرمی، حدت اور محبت کی جلن نے ان کدو کو ایک طرح سے پگھلا کر رکھ دیا تھا پھر ان کدو نے زوستا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

زوستا تمہاری گفتگو نے مجھے بڑی حد متاثر کیا ہے ایسی گفتگو میں نے آج تک سنی ہی نہیں تم مجھے کوئی دیوی لگتی ہو میں تمہارا کہا ٹالوں گا نہیں، تمہارے ساتھ تمہاری بستی کی طرف جانے کے لئے تیار ہوں، چلو تم مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہو۔

ان کدو کی اس گفتگو نے چرواہوں اور زوستا کی زندگیوں میں گویا ایک نئی لہر دوڑا کر رکھ دی تھی چرواہے بھاگ بھاگ کر اپنے جانوروں کو سمیٹنے لگے تھے پھر وہ اپنے جانوروں کو آگے آگے ہانکتے ہوئے ان کدو اور زوستا کو ساتھ لے کر خوشیوں اور مسرتوں کے گیت گاتے ہوئے اپنی بستی کی طرف چل دیئے تھے۔

بستی میں سردار تموز اور دوسرے سرکردہ لوگوں نے زوستا اور ان کدو کا بہترین استقبال کیا۔ آنے والی رات کو بستی کے اندر جشن کا سا سماں تھا۔ ساری رات دریائے فرات کے وہ ماہی گیر اور چرواہے جشن مناتے رہے اگلے روز بستی کے سارے لوگ اپنے سردار تموز اور دیوداسی زوستا اور ان کدو کو لے کر اپنی بستی سے اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ تاکہ اپنے بادشاہ گل گامش سے ان کدو کا مقابلہ کروائیں۔ گل گامش کو تخت و تاج سے محروم کر کے ان کدو کو اپنا بادشاہ بنائیں جسے وہ ماہی گیر اور چرواہے طاقت کا دیوتا تسلیم کرنے لگے تھے۔

○○○

سردار تموز اپنے لوگوں کے ساتھ اریک شہر میں داخل ہوا۔ اور گل گامش کے محل کے سامنے رکا اپنے گھوڑے سے اترا اور محل کے باہر جو بہت بڑی نوبت رکھ ہوئی تھی اس پر ضربیں لگانے لگا تھا نوبت کی آواز سنتے ہی محل کے اندر سے دو محافظ بھاگے بھاگے آئے وہ شاید سردار تموز کو جانتے تھے۔ اسے دیکھتے ہی ایک محافظ نے بڑے

مودبانہ انداز میں سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سردار تموز کیا تم کسی کے خلاف نالش لے کر آئے ہو اور اپنے بادشاہ گل گامش سے اس کی شکایت کرنا چاہتے ہو۔

جواب میں سردار تموز نے نوبت پر ضرب لگانا بند کر دی۔ آنے والے دونوں محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نہ کسی کے خلاف شکایت لے کر آیا ہوں نہ نالش۔ اپنے بادشاہ گل گامش کو میرے آنے کی خبر کرو اسے کہو اس سے مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے ایک جوان کا انتخاب کر لیا ہے۔ یہ نوجوان جو ہم لے کر آئے ہیں دیوتاؤں کا فرستادہ ہے۔ گل گامش اس سے مقابلہ کرے اگر گل گامش ہار گیا تو بادشاہت سے دستبردار ہو گا اور جو طاقت اور قوت میں اسے پچھاڑے گا وہی ہمارا بادشاہ ہو گا۔ میری ان باتوں کی خبر جا کر گل گامش سے کرو۔

اس پر وہ دونوں محافظ مڑے اور قصر کے اندر واپس چلے گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد عراق کا بادشاہ گل گامش، اس کا منہ بولا بھائی اور اس کا دست راست اور طاقت قوت کا شہسوار، سموقان اور گل گامش کی ماں نن سون نکلے تھے تینوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سردار تموز کے قریب آئے جو نوبت کے قریب کھڑا تھا پھر گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز! مجھے یہ اطلاع کی گئی ہے کہ مجھ سے مقابلہ کرنے کے لئے تو نے ایک نوجوان کا انتخاب کیا ہے اور تم مجھے بادشاہت سے سبکدوش کرنا چاہتے ہو یہ اس قصر کے سامنے جو کھلا میدان ہے، مقابلے کا اہتمام اسی میں کرایا جائے گا میں نے اپنے کچھ لوگوں کو بھجوایا ہے۔ جو شہر میں گھوم پھر کے منادی کرتے ہیں تاکہ سارے لوگ یہاں جمع ہوں جائیں، بس تھوڑی دیر تک انتظار کرو اس کے بعد اس مقابلے کا اہتمام کیا جائے گا۔

گل گامش کا یہ جواب سن کر تموز خوش ہو گیا تھا پھر محل کے اندر سے کچھ لوگ نکلے وہ ایک کافی مضبوط رسا اٹھائے ہوئے تھے۔ وہ رسا انہوں نے عین اس محل کے سامنے کھلے میدان میں پھیلا دیا تھا۔ اتنی دیر تک اریک شہر کے لوگ وہاں جمع ہونے

شروع ہو گئے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اریک کے قصر کے سامنے لوگوں کا ایک جم غفیر تھا جو وہاں آن جمع ہوا تھا۔ گل گامش نے جب اندازہ لگایا کہ اریک شہر کے لوگ وہاں جمع ہو گئے ہیں۔ تب وہ سردار تموز کے مزید قریب آیا۔ سموقان اس کے ساتھ تھا اس کی ماں نن سون اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ پھر گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز اب اس جوان کو سامنے لاؤ جس سے تم میرا مقابلہ کروانا چاہتے ہو گل گامش کی اس گفتگو سے تموز خوش ہوا پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہوا جو اس کے ساتھ آئے تھے۔ ان کدو کا بازو پکڑ کر وہ گل گامش کے سامنے لائے۔ ان کدو کے ساتھ زوستا بھی تھی۔ پھر سردار تموز نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گل گامش یہ جوان ہے جو تمہارا مقابلہ کرے گا اس کا نام ان کدو ہے اور یہ ہمارے ماہی گیروں اور چرواہوں کے لئے طاقت اور قوت کا دیوتا ہے۔ سن گل گامش میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کدو آج کے مقابلے میں تمہیں لمحوں کے اندر ڈھیر اور مغلوب کر کے رکھ دے گا۔ لہذا مقابلہ شروع کرنے سے پہلے ہی گل گامش اپنے ذہن میں یہ بات ٹھان رکھنا کہ آج کا دن تمہاری بادشاہت کا آخری دن ہو گا اس لئے کہ آنے والا دن اس ان کدو کو اریک کے تاج و تخت کا مالک بنتے ہوئے دیکھے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر اس کے بعد اس نے گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

گل گامش میرے ساتھ میرے چرواہے اور ماہی گیر بھی ہیں اریک شہر کے لوگ بھی یہاں جمع ہو گئے ہیں جو زیادہ تر تمہارے ہی ہمنوا ہیں تو کیوں نہ مقابلے کی ابتداء کریں۔

اس موقع پر گل گامش ہی نہیں اس کے دست راست اور طاقتور ترین انسان سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر گل گامش کی بجائے سموقان نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

سردار تموز کسی دھوکے، کسی فریب کسی غلط فہمی میں مت مبتلا ہونا یہ جو تم میرے بھائی گل گامش کو دھمکی دے رہے ہو کہ آج کا دن اس کی بادشاہت کا آخری

دن ہے اور آنے والا دن اور وقت گل گامش کو تخت و تاج سے محروم اور تمہارے ساتھ آنے والے جوان کو اس سلطنت کا بادشاہ دیکھے گا تموز اس قسم کی گفتگو کر کے میں سمجھتا ہوں کے تم اپنے فریب خوردہ عزائم کو تسلی اور ڈھارس دینے کی کوشش کر رہے ہو۔

تموز تمہیں یاد ہو گا میں اپنی اس مملکت کی حکمرانی اور اس کے تاج و تخت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار نہیں ہوا۔ میری یہ دست برداری اسی وقت تک ہے جب تک گل گامش ہماری سلطنت کا بادشاہ ہے اس لئے کہ گل گامش میرا بڑا بھائی ہے گو کہ میں نے اس کی ماں کی کوکھ سے جنم نہیں لیا۔ لیکن اب نن سون ہی میری ماں ہے۔ گل گامش ہی میرا بڑا بھائی ہے۔ بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے جس جوان کو تم اپنے ساتھ لے کر آئے ہو اگر اس نے میرے بڑے بھائی کو، طاقت اور قوت میں چت کر دیا تو یاد رکھنا اس سلطنت کا تاج و تخت حاصل کرنے کے لئے تم جس جوان کو اپنے ساتھ لے کر آئے ہو میرا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ مجھے بھی طاقت اور قوت میں زیر کر گیا تو پھر انصاف سے کام لیتے ہوئے اریک کا تاج و تخت بغیر کسی مزاحمت کے اس جوان کے حوالے کر دیا جائے گا جسے تم اپنے ساتھ لے کر آئے ہو اور جس کا نام تم ان کدو بتاتے ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس دوران وہ عجیب سے انداز میں سردار تموز کی طرف دیکھتا رہا اس موقع پر گل گامش اور اس کی ماں نن سون بھی بڑے توصیفی انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے جا رہے تھے اس کے بعد پھر سموقان نے سردار تموز کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز جو کچھ میں نے کہا ہے میرا اندازہ ہے میرا خیال ہے کہ وہ تمہاری سمجھ میں آگیا ہو گا تموز یہ بھی سوچ لو کہ کیا اس سلسلے میں، میں نے کوئی غلط بات کی ہے کیا میں نے بے انصافی پر مبنی فیصلہ کیا ہے۔ سن تموز میں اس آتش فشاں کی طرح ہوں جو وقتی طور پر لاوا اگلنے سے گریز کرتا ہے خاموش رہتا ہے سو میں بھی اس وقت تک چپ ہوں جب تک اس سلطنت کا حاکم میرا بھائی گل گامش ہے اگر کسی نے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنے کے لئے گل گامش کو مقابلے کی دعوت دی اور گل گامش سے کوئی مقابلہ جیت بھی جاتا ہے تو اس کے بعد اریک کا بادشاہ بننے کے لئے اسے طاقت

اور قوت میں مجھے بھی زیر کرنا ہو گا۔ سن یہی انصاف پر مبنی فیصلہ ہے اس لئے کہ میں بھی اس سلطنت کا ایک فرد ہوں اور حق رکھتا ہوں کہ اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ گل گامش کے بعد اگر کسی نے مجھے اس حق سے محروم کرنے کی کوشش کی تو وہ ان سرزمینوں پر زندہ نہ رہے گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سردار تموز کچھ دیر تک اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھتا رہا۔ پھر وہ اپنے پہلو میں کھڑے ان کدو اور بستی کے لوگوں سے صلاح مشورہ کرنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر تموز نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میں نے تمہاری گفتگو کو پسند کیا ہے اس سلسلے میں، میں نے اپنی بستی کے سرکردہ لوگوں کے علاوہ ان کدو سے بھی بات کی ہے ان کدو کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ گل گامش سے طاقت اور قوت کا مقابلہ کرنے کے بعد ہی تمہارے ساتھ مقابلہ کرے گا۔ اس لئے کہ ان کدو کا خیال ہے کہ گل گامش کو زیر کرنے کے بعد تمہیں بھی طاقت اور قوت میں مغلوب کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں آنے والے دور میں تم بادشاہت کا مطالبہ اور تقاضا نہ کر سکو۔

سردار تموز کی اس گفتگو سے سموقان خوش ہو گیا تھا اس موقع پر گل گامش جو اپنی ماں نن سون اور سموقان کے درمیان کھڑا تھا چند قدم آگے بڑھ کر سردار تموز کے قریب ہوا اس کے بعد بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی قدر مسکراہٹ میں گل گامش نے سردار تموز کو مخاطب کیا۔

تموز میرے اور ان کدو کے درمیان جو طاقت اور قوت کا مقابلہ ہونے لگا ہے اس کا منصف میں تمہیں ہی مقرر کرتا ہوں تاکہ تمہیں کوئی شک و شبہ نہ رہے کہ میں نے کوئی حیلے بہانے سے ان کدو کو اپنے سامنے زیر کر لیا ہے۔ اب تو ایک منصف کی حیثیت سے مقابلہ شروع کرنے کا اعلان کر۔

گل گامش کے اس فیصلے سے سردار تموز خوش ہو گیا تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو پیچھے ہٹنے کو کہا۔ یہ اشارہ ملتے ہی لوگ بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ پھر تموز اور ان کدو تموز کا اشارہ پا کر اس رسے کے قریب گئے تھے جو کھلے

میدان میں محل کے محافظوں نے بچھا دیا تھا پھر رسے کا ایک سرا گل گامش نے اور دوسرا سرا ان کدو نے پکڑ لیا تھا اس موقع پر بلند آواز سے گل گامش اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے تموز کہہ رہا تھا۔

میرے عزیزو تم دونوں مضبوطی سے رسے کو تھام لو جس وقت میں اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کروں گا۔ تم دونوں اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقابلے کی ابتداء کر دینا۔ اب تم میرے اشارے کے منتظر رہو۔

اس کے ساتھ ہی گل گامش اور ان کدو دونوں رسے پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بڑی بے چینی سے تموز کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اچانک اپنا ہاتھ تموز نے فضا میں بلند کیا اس کے ساتھ ہی دونوں قوت آزمائی کرنے لگے تھے۔ گل گامش رسے کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اپنی کامیابی کے دروازے کھولنا چاہتا تھا۔

تھوڑی دیر تک کشمکش جاری رہی پھر لوگوں نے دیکھا کہ ان کدو کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی اس کے بازو لرزنے لگے تھے جو اس بات کا اظہار تھا کہ گل گامش طاقت اور قوت میں اس پر غلبہ حاصل کرتا چلا جا رہا ہے ساتھ ہی ساتھ آہستہ آہستہ ان کدو کے پاؤں زمین سے بھی اکھڑنے لگے تھے پھر ایک جھٹکے کے ساتھ گل گامش نے رسے کو اپنی طرف زور سے کھینچا اس کا ایسا کرنا تھا کہ ان کدو لڑکھڑاتا ہوا اس کی چھاتی سے جا ٹکرایا تھا۔

جس وقت ان کدو ہار کھانے کے بعد گل گامش کی چھاتی سے جا لگا تھا۔ گل گامش نے اس موقع پر کسی تفاخر کسی گھمنڈ کا اظہار نہیں کیا بڑی فراخدلی اور عاجزی کا مظاہر کرتے ہوئے اس نے ان کدو کو اپنی چھاتی سے لگالیا۔ پھر اس کی پیٹھ، اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے گل گامش، ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو میرے عزیز، میرے بھائی سموقان کے بعد تم پہلے انسان ہو جسے میں نے ایسی واقت اور قوت کا مالک دیکھا ہے دیکھ طاقت اور قوت میں مجھ سے زیر ہونے کے بعد جی مت چھوڑنا اس لئے کہ.............۔

گل گامش یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ان کدو بول پڑا۔

گل گامش میں نے تمہاری طاقت اور قوت کا اندازہ کر لیا ہے میں اس

بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ قوت اور طاقت رکھتے ہو۔ میرے عزیز تم نے مجھے بھائی کہہ کر پکارا ہے کیا میں بھی تمہیں اپنا بھائی خیال کر سکتا ہوں تم جانتے ہو کہ میں اس دنیا میں تنہا اور اکیلا ہوں۔ یہ مقابلہ شروع کرنے سے پہلے میں نے دل ہی دل میں سارے بتوں کو اپنی مدد کے لئے پکارا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بت کسی کام کے نہیں، اگر یہ کام کے ہوتے تو اس موقع پر ضرور مدد کرتے۔

ان کدو کی بات کاٹتے ہوئے گل گامش بھی بول پڑا۔

ان کدو جس طرح تو نے مقابلہ کی ابتداء کرتے وقت اپنے سارے بتوں کو پکارا تھا کہ وہ تمہاری مدد کریں ایسے ہی میں نے رسے پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے اس اللہ، اپنے اس مالک، اپنے اس رب کو پکارا جو سارے جہانون کا پالنے والا ہے یاد رکھو میری یہ کامیابی میری یہ فوزمندی، میری یہ کامرانی میرے اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہے ورنہ میں اس کا عاجز بندہ بذات خود کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یہ میرا اللہ ہی ہے جو ضرورت کے وقت اپنے بندوں کی مدد اور نصرت کرتا ہے اور انہیں نوازتا ہے۔

گل گامش کی اس گفتگو سے ان کدو بڑا متاثر ہوا پھر گل گامش کو اپنے ساتھ لپٹائے ہی لپٹائے اپنا منہ گل گامش کے منہ کے قریب لے گیا پھر اس نے سرگوشی کی۔

گل گامش میرے عزیز بھائی میں اپنی سرزمین کے سارے بتوں پر لعنت بھیجتا ہوں تمہاری طرح میں بھی اسی مالک اور قوت پر یقین رکھتا ہوں جو سارے جہانوں کا خالق و مالک ہے جو طاقت اور قوت کا سرچشمہ ہے۔

ان کدو کی یہ ساری گفتگو گل گامش کی ماں نن سون اور سموقان بھی سن رہے تھے اس ساری گفتگو کے جواب میں نن سون آگے بڑھی، ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے ان کدو اور گل گامش کو علیحدہ کیا پھر ان کدو کی طرف دیکھتے ہیئے گل گامش کی ماں نن سون کہہ رہی تھی۔

ان کدو جو گفتگو تم نے میرے بیٹے گل گامش سے کی ہے وہ میں سن چکی ہوں میں خوش ہوں کہ تم گل گامش کو اپنا بھائی بنا رہے ہو تمہارا یہ فیصلہ میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ تم بتوں سے روگردانی کرتے ہوئے اسی اللہ پر ایمان لے آئے ہو جو

اس ساری کائنات کا خالق، مالک اور وارث ہے۔ سن ان کدو پہلے میرے دو بیٹے تھے اب مجھے فخر ہے کہ میرے تین بیٹے ہیں گو کہ میں نے اپنی کوکھ سے صرف گل گامش کو جنم دیا لیکن تمہاری آمد سے پہلے میں نے گل گامش اور سموقان میں کوئی فرق نہیں کیا۔ میں دونوں کو ایک جیسا ہی خیال کرتی تھی دونوں کو اپنی کوکھ کا جنا ہوا خیال کرتی تھی۔ اب میرے خدا نے، میرے مالک، میرے اللہ نے تیری صورت میں مجھے تیسرا بیٹا دیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہوں کہ مجھے تم تینوں جیسے طاقتور، جفاکش اور جرأتمند بیٹے نصیب ہوئے ہیں۔

یہاں تک کہتے ہوئے گل گامش کی ماں نن سون کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اسی دوران بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کا مشیر، اشلات ان کے قریب آیا۔ پھر بعلبک کا وہ سفیر گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

عظیم گل گامش میں تمہیں اس کامیابی پر مبارک باد دیتا ہوں اس کے بعد اشلات نے گل گامش کی ماں نن سون کی طرف دیکھا۔

خاتون محترم! میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ پہلے گل گامش اور سموقان کی صورت میں آپ کے دو بیٹے تھے اب اس مالک نے جس پر آپ ایمان رکھتی ہیں آپ کو ان کدو کی صورت میں تیسرا بیٹا بھی عنایت کر دیا ہے۔

نن سون اشلات کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی ان کدو بول پڑا اس نے گل گامش کو مخاطب کیا تھا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی اس مقابلے کی ابتداء کرنے سے پہلے میں نے یہ عہد کیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد سموقان سے بھی مقابلہ کرنا چاہوں گا اب چونکہ تم اور سموقان دونوں ہی میرے لئے سگے بھائیوں کی طرح ہو۔ میں یہ مقابلہ کچھ حاصل کرنے کے لئے نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں سموقان سے مقابلہ صرف اس بنا پر کرنا چاہتا ہوں کہ میں دیکھوں کہ سموقان کی طاقت اور قوت کس قدر ہے۔

جواب میں گل گامش نے ایک بھرپور اور بلند قہقہہ لگایا۔ پھر بڑے فراخدلانہ سے انداز میں وہ ان کدو کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہنے لگا۔

ان کدو تم میرے چھوٹے بھائی سموقان ی طاقت اور قوت کا اندازہ کر ہی

نہیں سکتے ہاں میں تمہیں ایک دھندلا سا اشارہ سموقان کی طاقت اور قوت کے متعلق اس طرح دے سکتا ہوں کہ اگر میں اور تم ایک ساتھ بھی سموقان سے طاقت اور قوت آزمائی کریں تو میرا خیال ہے کہ سموقان ہم دونوں کو طاقت اور قوت میں زیر کر سکتا ہے اب بولو تمہارا کیا خیال ہے۔

گل گامش میرے عزیز بھائی جو کچھ تم نے کہا ہے مجھے اسے تسلیم کرنے، ماننے سے کوئی توقف تو نہیں ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ پر کیا میں اس کا عملی مظاہرہ بھی دیکھ سکتا ہوں ان کدو نے بڑے غور سے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔

اس موقع پر بڑے غور سے گل گامش نے اپنے پہلو میں کھڑے سموقان کی طرف دیکھا تھا پھر اس کے چہرے سے نگاہیں ہٹانے کے بعد گل گامش نے ان کدو کو اپنی نگاہوں کا مرکز بنایا۔

ان کدو جس رسے سے ہم نے طاقت اور قوت آزمائی کی ہے وہ رسا ابھی تک یہیں ہے۔ سردار تموز بھی کھڑا ہے اس کے ساتھ آنے والے اس کے آدمی بھی یہاں موجود ہیں اریک شہر کے لوگ جو تیرا اور میرا مقابلہ دیکھنے کے لئے آئے تھے وہ بھی یہیں ہیں اب ایسا کرتے ہیں اس رسے پر ایک طرف میں اور تم جبکہ ہمارے مقابلے میں سموقان اکیلا زور آزمائی اور قوت کا مظاہرہ کرے گا پھر دیکھتے ہیں کہ ہم دونوں سے سموقان جیتتا ہے یا ہارتا ہے۔ بہرحال یہ امر طے شدہ ہے کہ اگر میں اور تم فرداً فرداً سموقان سے مقابلہ کرتے ہیں تو یہ ہم دونوں کو لمحوں کے اندر باری باری زیر کر سکتا ہے۔ یہ میرا آزمایا ہوا فیصلہ ہے۔ اب ہم دونوں سموقان سے قوت آزمائی کرتے ہیں پھر تم سموقان کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگانے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

ان کدو نے بخوشی گل گامش کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس موقع پر وہ سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ گل گامش کی ماں نن سون بول پڑی اس نے تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

گل گامش، سموقان اور ان کدو میرے تینوں بیٹو اس مقابلے کی ابتداء کرنے سے پہلے میں ایک فیصلہ کرنا چاہتی ہوں ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے زوستا نام

کی اس دیوداسی کو بلایا جس نے اپنے حسن، اپنی خوبصورتی اور اپنی جسمانی ساخت ک
بناء پر ان کدو کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور اسے جنگل سے بستی کی طرف لے کر آ
تھی۔

نن سون کا اشارہ پا کر دیوداسی زوستا آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور نن سو
کے پہلو میں کھڑی ہو گئی تھوڑی دیر تک نن سون بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ
رہی۔ اس موقع پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بھی تھی پھر نن سون نے دیودا
زوستا کو مخاطب کیا۔

سن زوستا جب تک یہ میرے تینوں بیٹے گل گامش، سموقان اور ان ک
باہم گفتگو کرتے رہے اس دوران میں نے تموز سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کی ہ
گفتگو میں تیرا بھی ذکر آیا ہے اور مجھ پر یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ تو ہی ان کدو کو جنگ
سے آبادی کی طرف لے کر آئی اس بناء پر میں تیری ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تو ا
کدو کو یہاں لے کر آئی اور ان کدو میرا بیٹا بنا اب اس طرح میں تین جوان بیٹوں ک
ماں ہوں۔

زوستا کیا میں سمجھوں کہ تو واقعی ان کدو کو پسند کرتی ہے یا تموز کے کہنے
تو ان لیل کے مندر سے جنگل کی طرف گئی تاکہ اپنے حسن اور جسمانی ساخت سے ا
کدو کو جنگل سے بستی کی طرف لاسکے اگر تو واقعی ان کدو سے دلچسپی رکھتی ہے تو میں تجھ
ان لیل کے مندر میں دیوداسی کی حیثیت سے نہیں رہنے دوں گی۔ بلکہ آج سے تو ا
محل میں رہے گی اور میں تمہیں ان کدو سے بیاہ دوں گی اس طرح تو اس محل م
میرے بیٹے ان کدو کی بیوی کی حیثیت سے رہے گی اب بتا تیرے دل میں کیا ہے تاک
تیری مرضی کے مطابق فیصلہ کیا جاسکے۔

جواب میں تھوڑی دیر تک دیوداسی زوستا اپنی گردن جھکائے کھڑی رہی اس
دوران وہ کبھی کبھی ان کدو اور سردار تموز کی طرف دیکھ لیتی تھی۔ تھوڑی دیر خاموش
رہی اس کے بعد نن سون نے پھر زوستا کو مخاطب کیا۔

زوستا اس طرح نہیں میں تمہارے منہ سے کچھ سننا پسند کروں گی۔

ان الفاظ پر زوستا کے چہرے پر مدہم اور دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

تھی۔ پھر وہ چند قدم آگے بڑھی، بالکل نن سون کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی اپنا منہ نن سون کے کان کے قریب لے گئی اور سرگوشی کرنے لگی تھی۔

زوستا جب پیچھے ہٹی سب نے دیکھا کہ نن سون کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ نن سون نے اپنے سامنے کھڑے ان کدو کو مخاطب کرنا شروع کیا۔

ان کدو اب تم اور میرا بیٹا گل گامش میرے تیسرے بیٹے سموقان سے مقابلے کی تیاری کرو۔ مقابلے سے پہلے میں تمہیں یہ خوشخبری دیتی ہوں کہ تمہارے اس مقابلے کے بعد تمہارے اور زوستا کے بیاہ کا اہتمام کیا جائے گا اور تم دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے ہمارے ساتھ ہمارے محل میں رہو گے۔ اس لئے کہ تمہارے ساتھ شادی پر زوستا نے رضامندی اور اپنی خوشی کا اظہار کر دیا ہے۔ نن سون کی اس گفتگو نے زوستا اور ان کدو ہی نہیں گل گامش اور سموقان کو بھی خوش کر کے رکھ دیا تھا۔ پھر گل گامش نے تموز کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تموز جس طرح تم میرے اور ان کدو کے مقابلے کے منصف تھے اسی طرح اب تم میرے، ان کدو اور سموقان تینوں کے مقابلے کے منصف ہو گے۔ سب سے پہلے یہاں کھڑے لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ اب سموقان کے ساتھ ہم دونوں کا مقابلہ ہو گا۔ اس پر سردار تموز فوراً بولا اور بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ اس مقابلے کی اطلاع کرنے لگا تھا۔ جس پر لوگوں میں ایک ہلچل سی مچ گئی وہ دلچسپی کا اظہار کرنے لگے اس لئے کہ سموقان جیسے طاقتور جوان کا مقابلہ یقیناً ان کے لئے دلچسپی کا باعث تھا۔

سردار تموز اس مقابلے کا منصف بننے کے لئے تیار ہو گیا تھا اس نے مقابلہ کے لئے تیار ہونے کے لئے کہہ دیا تھا۔ جس کے جواب میں رسے کے ایک طرف جا کے سموقان کھڑا ہو گیا تھا۔ دوسری جانب گل گامش اور ان کدو کھڑے ہوئے تھے رسے پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سموقان نے اپنے اردگرد کھڑے اور بیٹھے لوگوں کا جائزہ لیا ایک عاجزانہ، منکسرانہ سی نگاہ آسمان کی طرف ڈالی پھر مقابلے کی ابتداء کرنے سے پہلے وہ اپنے خداوند قدوس کو پکار کر کہہ رہا تھا۔

اے اللہ، اے سارے جہانوں کے رب، تو نے ہی

کیا ہوا ہے ساری کائنات کو تیرا ہی آسرا ہے تیرا کوئی شریک، تیرا کوئی ہم سر نہیں ہے عالم کی ساری اشیاء فناء کی زد میں ہیں۔ صرف تیری ہی ذات کو زوال و فنا نہیں ہے۔

یا الٰہی! یہ روشنیاں، اجالے سب تیرے ہیں۔ عرش و فرش یہ لوح و قلم، سب تیری ہی ملکیت ہیں۔ روح کی سلطنتیں تیرے دم سے آباد ہیں جسم کے منطقوں میں اے اللہ تیرے ہی "کن" کا کمال ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد وہ اپنی دعا جاری رکھے ہوئے تھا۔

میرے اللہ سوچوں کی جھلک میں تو، لکھے حروف کے حوالوں میں تو ہے، پردہ غائب اور ظاہر، ہر دو میں تو ہے۔ میرے اللہ تو ہی تذبذبوں کی گھٹاؤں میں انسانی فکر پر محبتوں کے صحیفے اتارتا ہے۔ تو ہی انسانی قلب کو تجلی کا آئینہ بناتا ہے۔ اے اللہ کسی بھی بزم کو جام بقاء نہیں اس لئے کہ یہ تماشہ شب و روز ایک دن فناء ہو جانا ہے۔

اے میرے اللہ میں بھی تیرا ایک عاجز اور فانی بندہ ہوں مجھ میں اور دوسروں میں فرق یہ ہے کہ وہ شرک میں مبتلا ہیں۔ تیری ذات کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنائے بیٹھے ہیں۔ اے میرے اللہ میں تجھ پر ہی بھروسہ، تجھ پر ہی تکیہ کرتا ہوں اس لئے کہ تخلیق میں امکان کی حدود کا تعین تو ہی کرتا ہے تو ہی عقل کو شب کی رموز سے واقف کرتا ہے۔ میرے اللہ زیست کے اس قید خانے میں گناہ آلود اس دنیا میں اے اللہ میں عاجز بندہ ہمیشہ تجھے ہی اپنی مدد اپنی استعانت کے لئے پکارتا رہا وہ اس لئے کہ میں تیرے علاوہ کسی کو نہ معبود مانتا ہوں۔ تیرے سوا نہ کسی کے آگے سر بسجود ہوتا ہوں اے میرے اللہ میں جس مقابلہ کی ابتداء کر رہا ہوں، جس طرح ماضی میں میرے مالک، میرے آقا میرے اللہ تو مجھے کامیابی اور کامرانی عطا کرتا رہا ہے ایسے ہی مجھے اس مقابلے میں میرے اللہ فوزمندی عطا کرنا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا تھا اس کی حالت یکسر بدل گئی تھی جیسے اس نے اپنے خداوند، اپنے مالک، اپنے آقا سے کوئی عہد کر لیا ہو اس لئے کہ دعا مانگنے کے بعد اس کی حالت سمندری طوفانوں کی گرجتی لہروں، خیالوں کے آئینوں میں روشن کامیابی اور جبر کے خلاف نعرہ زن آندھیوں کی بے خوفی جیسی ہو گئی

تھی۔

اس کے چہرے پر رنگین خوابوں کے جزیروں اور مصلحت اندیش فرازوں جیسا سکون تھا جبکہ اس کی نگاہوں میں بسی چنگاریوں کے پس منظر میں ظاہر و مخفی حقائق اور اسرار آفریں جیسی آسودگی نمایاں ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کے بعد زمین پر جھکتے ہوئے سموقان نے رسا تھام لیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ تموز کی طرف دیکھتے رہے جونہی تموز نے اپنا دایاں ہاتھ فضاء میں بلند کیا وہ تینوں اپنی پوری قوت صرف کرتے ہوئے رسے کو کھینچنے لگے تھے۔

گل گامش اور ان کدو نے اس وقت اپنی پوری طاقت اور قوت سے جھٹکا دیتے ہوئے رسے کو اپنی طرف کھینچا تھا۔ اس زوردار اور اچانک جھٹکے کے بعد سموقان چند قدم تک آگے آیا تھا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنے پاؤں زمین پر جما لئے تھے۔ اس کے بعد جب اس نے زور لگایا تو وہ ایک جگہ جم کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک قوت آزمائی ہوتی رہی۔ گل گامش اور ان کدو نے اپنی پوری کوشش اور قوت اور طاقت صرف کرتے ہوئے یہ چاہا کہ سموقان کو اپنی طرف کھینچ لیں لیکن لگتا تھا سموقان نے رسے کو کچھ اس طرح مضبوطی سے باندھ دیا ہو جیسے گل گامش اور ان کدو موٹے تنے والے درخت سے رسا باندھ کر کھینچ رہے ہوں۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا۔

شاید اس دوران سموقان، گل گامش اور ان کدو کی مشترکہ قوت کا جائزہ لیتا رہا تھا جب اس نے یہ خیال کیا کہ وہ ان کی طاقت کو پوری طرح روک چکا ہے تب اس نے اپنی پوری طاقت صرف کرتے ہوئے رسے کو کھینچنا شروع کیا۔ پھر آہستہ آہستہ رسے کو کھینچتے ہوئے وہ رسے کے بل، اپنے پاؤں کے قریب بڑھانے لگا تھا۔

آہستہ آہستہ لمحہ بہ لمحہ، دھیرے دھیرے سموقان، گل گامش اور ان کدو کو کھینچتا ہوا قریب سے قریب تر لاتا جا رہا تھا یہاں تک کہ جب اس کے اور ان دونوں کے درمیان فاصلہ کم رہ گیا تب سموقان نے زوردار جھٹکا دیا۔ جس کے جواب میں گل گامش اور ان کدو، سموقان سے ایک ساتھ آ ٹکرائے تھے اس موقع پر سموقان نے رسا چھوڑ دیا پھر وہ گل گامش اور ان کدو کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بلند آواز

میں سردار تموز بول پڑا۔

سموقان تم نے بیک وقت گل گامش اور ان کدو کو طاقت اور قوت اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد ثابت کر دیا ہے کہ تو ان سرزمینوں کی ایک ناقابل قوت ہے۔ سموقان اریک شہر اور اس کے نواح کے سارے لوگوں کے سامنے تو ثابت کر دیا کہ تو شاخ شاخ پر پت جھڑ کے طوفان برپا کرتی فصل خزاں اور اترتے اندھیری رات کے عفریت کی طرح طاقت ور، ریگ آلود ہواؤں میں کرتے خشت و سنگ کے طوفانوں اور دن رات کی بھٹی میں حوادث کے دہکتے شعلوں مانند زور آور ہے۔ سموقان تو نے ثابت کر دیا کہ تو مقابلے کے دوران اپنے مقابل بھوکی آیات کی تفسیر، ٹڈی دل کے پروں کی بھوری چھتری اور سیاہ راتوں کے تذکروں کی طرح چھا جانے والا ہے۔ سموقان تو یقیناً اندھیرے کی گھنی پرچھائیں پررونق اور خوش بخت گلیوں اور بڑی بڑی قوتوں کو نیست و نابود کر دینے والے طاقت کے متوالوں کو زیر زبر کر دینے والے دیوتاؤں جیسا ناقابل تسخیر ہے۔ سموقان میں تیری لذت کی عریانی، مستی کے لمحوں جیسی جرأتمندی، آگ کی طوالت، خون تمازت سی تیری زور آوری، بیداری کے سیلاب اور آفتوں کے پتھر برساتی وحشتوں تیری طاقت کو سلام کرتا ہوں۔ یہاں تک کہنے کے بعد سردار تموز تھوڑی دیر کے رکا۔ اس کے بعد اس نے گل گامش اور سموقان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے شروع کیا۔

سموقان اور گل گامش جو کچھ میں کہنے لگا ہوں غور سے سنو اس سے پہلے تم دونوں اور تمہارے عقیدتمندوں کے خلاف عمروں کی کڑی دھوپ، تن و جان کہرام برپا کر دینے والی نفرت رکھتا تھا اس سے پہلے میں تم لوگوں کے خلاف ہوس کی آنکھیں بجھاتی دشمنی کی طرح آب دار تھا۔ لیکن میں اپنی اس دشمنی کو ختم کرتا ہوں گل گامش اور سموقان اس مقابلے سے پہلے میں تم دونوں کے خلاف حیلہ سازی طاق تھا تم دونوں کے خلاف عداوتوں کے شہر آباد کرنے میں ماہر تھا۔ تم دونوں خلاف میں حرص و ہوس کی منڈی کا ایک نہ جھکنے والا سوداگر اور بنجر زخموں کی ایک ملنے والی مثال تھا پر سموقان اور گل گامش اس مقابلے میں تم دونوں نے یہ ثابت

دیا ہے کہ تم دونوں خزاں کی خستہ کر دینے والی ہواؤں، موت کو سانسوں کی طرح ہواؤں میں تحلیل کر دینے والی طاقت اور قوت رکھتے ہو تم دونوں دیوتاؤں کی لازوال قوت کی مانند ہو اور ہماری ان سرزمینوں میں تم دونوں یقیناً ہمارے لئے خوشحالی کے قافلوں کے پیش رو ہو۔

سردار تموز تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس کے بعد وہاں جس قدر لوگ جمع تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

یہاں جمع ہونے والے لوگو مجھے غور سے سنو میں تموز بول رہا ہوں تم لوگ یقیناً مجھ سے واقف ہو اس لئے کہ میں دریائے فرات کی نواحی بستیوں کا سردار ہوں اس سے پہلے آج تک میں نے اس گل گامش اور سموقان کے خلاف بدترین عداوت اور نفرت کا اظہار کیا ہے یہاں جمع ہونے والے لوگو مجھے غور سے سنو آج سے میں سموقان اور گل گامش کے خلاف اپنی نفرت کو، اپنے کرودھ کو ختم کرتا ہوں میں جان گیا ہوں ان سرزمینوں میں یہ دونوں ہی ناقابل تسخیر ہیں۔ جس وقت میں ان کدو کو ان کے پاس لے کر آیا تھا تو مجھے پورا یقین تھا کہ ان کدو، گل گامش کو ہی نہیں سموقان کو بھی اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر لے گا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا کہ ان کدو جنگلی جانوروں جیسا طاقتور، تیز اور پھرتیلا تھا۔ پر تم لوگوں کے سامنے جس طرح گل گامش نے ان کدو کو زیر کیا اس کے بعد سموقان نے ان کدو اور گل گامش دونوں کو طاقت اور قوت میں مغلوب کر لیا تب میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوا ہوں کہ گل گامش اور سموقان کو زیر کرنا ان سرزمینوں کے جوانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

میرے عزیزو! لکھ رکھو کہ آج کے بعد میں اپنی نفرت کو تمام کرتا ہوں اب میں ان دونوں کے لئے خوشی کے اثمار، نورستہ سبزہ زار جیسا نرم رو اور اجالوں کے غبار جیسا پرخلوص ہوں۔ گل گامش اور سموقان دونوں ہی وقت کا وہ زور آور طوفان ہیں کہ جو بھی ان کے مقابل آئے گا، ان سے دشمنی کا اظہار کرے گا وہ ان دونوں کے سامنے ناکامی کے پسینے سے شرابور ہوتا چلا جائے گا۔ لہٰذا گواہ رہنا میں آج تم سب لوگوں کے سامنے اپنی دشمنی، اپنی عداوت کا خاتمہ کرتا ہوں۔ ان دونوں کو خلوص دل سے اپنا رہبر، اپنا راہنما تسلیم کرتا ہوں۔ تاہم مذہب کے معاملے میں میرے اور ان کے

درمیان جو اختلافات ہیں وہ ویسے کے ویسے ہی رہیں گے اور انہیں وجہ تنازعات نہ بنایا جائے گا یہ اس ہستی کو نہیں چھوڑنے والے، جس کی یہ بندگی اور عبادت کرتے ہم اپنے دیوتاؤں کو ترک کرنے والے نہیں ہیں۔ لہٰذا مذہب کے معاملے میں ہم اپ اپنے رستے پر چلتے رہیں گے۔ لیکن ملکی اور وطنی مفادات میں ہم ایک دوسرے کے شا بشانہ کام کریں گے۔

تموز جب خاموش ہوا تب گل گامش اور سموقان نے آپس میں تھوڑی صلاح و مشورہ کیا بعد میں اس صلاح و مشورے میں انہوں نے اپنی ماں ننسون کو بھ شامل کر لیا تھا۔ پھر تینوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تموز کی طرف گئے ان کدو بھی ان پیچھے تھا۔ تموز کے پاس آکر وہ سب رکے پھر گل گامش نے تموز کو مخاطب کرتے ہو کہنا شروع کیا۔

تموز اس مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے جو کچھ تم نے کہا ہے تمہاری ا گفتگو سے میرے سارے شبہات اور تمہارے خلاف میری ساری نفرتیں اور کدو رہا ہے تم نے میرے اور سموقان کے متعلق یہ بات بھی خوب کہی کہ ہم اپنے اس ال ترک کرنے والے نہیں جس کے سامنے ہم سجدہ ریز ہوتے ہیں جس کی ہم بندگی ا عبادت کرتے ہیں ساتھ ہی میں تم پر یہ بھی انکشاف کر دوں کہ چونکہ اب اس عقید میں ان کدو بھی شامل ہو گیا ہے وہ بھی ہمارہ ہم نوا، ہم عقیدہ ہے ساتھ میں، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب تمہیں بھی یہ احساس ہو گا کہ بت ہیں انہیں ہم خود بناتے ہیں خود ہی ان کی پوجا پاٹ کرنے لگتے ہیں ورنہ عبادت بندگی اور پرستش کے لائق صرف وہ میرا اللہ ہے جو سارے جہانوں کا خالق، مالک پالنے والا ہے۔ تموز اگر آج سے تم ہمارے خلاف اپنی دشمنی اور عداوت اور کدو ختم کرتے ہو تو ایسا ہی تم اپنے لئے ہمیں بھی پاؤ گے اب جس قدر یہاں لوگ مو ہیں میں، سموقان اور ان کدو ان لوگوں کی ضیافت کا اہتمام کریں گے اس کے بعد یہاں سے رخصت ہونا۔

تموز نے گل گامش کو اس گفتگو سے، اس تجویز سے اتفاق کیا تھا۔ پھ گامش اور سموقان کی طرف سے وہاں جمع ہونے والے لوگوں کی بہترین ضیاف

اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔ اسی روز ان کدو اور دیوداسی زوستا کو رشتۂ ازدواج میں پرو دیا گیا تھا۔ اس طرح ان کدو اور زوستا میاں بیوی کی حیثیت سے گل گامش، سموقان اور ننسون کے ساتھ اریک کے محل میں رہنے لگے تھے۔

شمالی لبنان کا حکمران اتانا اپنے مرکزی شہر کیش کے محل میں اپنے لشکریوں کے سالار اعلیٰ اور دیگر سرکردہ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے سامنے گل گامش کے دو قاصدوں کو پیش کیا گیا جب چوبدار گل گامش کے دونوں قاصدوں کو کیش کے فرمانروا اتانا کے سامنے لایا تو اس وقت محل کے اس کمرے میں پوری طرح خاموشی تھی۔ گل گامش کے دونوں قاصدوں کو اتانا کے سامنے قریب ہی کھڑا کرنے کے بعد چوبدار اپنے عصا نما نیزے کو سنبھالتا ہوا دونوں قاصدوں کے ذرا پیچھے فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔ آخر کمرے کی اس خاموشی کو کیش کے فرمانروا اتانا نے توڑا۔ اس نے گل گامش کے دونوں قاصدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

عراق کے حاکم گل گامش کی طرف سے آنے والے قاصدو، داروغہ نے میرے سامنے پیش کرنے سے پہلے، مجھے تمہارے آنے کی مکمل تفصیل تو نہیں کہی، تاہم اس نے مجھے یہ بتایا ہے کہ تم عراق کے بادشاہ گل گامش کی طرف سے آئے ہو۔ تمہارے پاس گل گامش کا میرے نام کوئی پیغام ہے۔ میرے چوبدار نے تمہارے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد مجھے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ گل گامش کا یہ پیغام بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ سے متعلق ہے اب جبکہ تمہیں میرے سامنے پیش کیا گیا ہے تفصیل سے کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

کیش کا فرمانروا اتانا جب خاموش ہوا تو گل گامش کے قاصدوں میں سے

ایک بول پڑا۔

اے بادشاہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اپنے بادشاہ گل گامش نے آپ کی طرف روانہ کیا ہے۔ گل گامش نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ ماضی میں آپ بلا کسی وجہ کے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہوئے جو کچھ لوگل باندہ کے مشیر نے بتایا ہے وہ یہ کہ لوگل باندہ کی ایک حسین ترین لڑکی ہے جس کا نام ایلم ہے اس سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے اس نے انکار کر دیا جس کی بنا پر آپ اس کی مملکت پر حملہ آور ہوئے۔ اس کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اسے بعلبک کے زندان میں ڈال دیا جب کہ اس کی بیٹی، اس کے بیٹے اریش اور اریش کی منگیتر کو وسطی لبنان کے ساحر انو کے حوالے کر دیا۔ جس نے اپنے سحر کے ذریعے ان کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی دو حصوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا۔

اے بادشاہ! گل گامش نے ہمیں آپ کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ فی الفور بعلبک شہر خالی کر دیں۔ بعلبک کی مملکت جس طرح پہلے تھی اسے بحال کر دیا جائے لوگل باندہ کو پہلے کی طرح بعلبک کا حکمران تسلیم کیا جائے۔ ایلم، اریش اور اریش کی منگیتر ارا تا تینوں کو جنہیں آپ نے بدنام زمانہ ساحر انو کے حوالے کیا تھا۔ انو کو حکم دیا جائے کہ ان کی زندگیوں سے اپنا سحر ختم کرے اور انہیں باعزت طور پر بعلبک شہر کی طرف روانہ کیا جائے بس ہمارے بادشاہ کا یہی آپ کے لئے پیغام ہے۔

گل گامش کا قاصد جب خاموش ہوا تب شمالی لبنان کے حکمران اتانا نے ایک بلند قہقہہ لگایا۔ اس قہقہے میں طنز بھی تھا، ٹھٹھہ و مذاق بھی پنہاں تھا۔ پھر اتانا نے اپنے سامنے قریب ہی بیٹھے ہوئے اپنی سلطنت کے سپہ سالار میخو کی طرف دیکھا۔ میخو کے چہرے پر بھی طنزیہ سی مسکراہٹ تھی پھر اتانا نے اپنے سپہ سالار میخو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میخو میرے عزیز گل گامش کے قاصدوں نے جو کچھ کہا وہ تم نے سنا۔ گل گامش جو صرف عراق کا حکمران ہے ہم سے نہ صرف مطالبہ کر رہا ہے بلکہ ہمیں ایک طرح سے حکم دے رہا ہے کہ ہم بعلبک کی سلطنت کو بحال کر دیں۔ ایلم جس سے ہم

محبت کرتے ہیں جسے ہم چاہتے ہیں اس کے بھائی اور بھائی کی منگیتر اراتا کو انو کی اسیری سے نکال کر بحفاظت بعلبک پہنچائیں یہ گویا گل گامش کا ہمارے لئے حکم ہے۔ کیا تم نے بھی سنا۔

جواب میں میخو منہ سے تو کچھ نہ بولا لیکن اپنے چہرے پر طنزیہ اور غصیلی مسکراہٹ سجائے اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلادی۔ اس گردن ہلانے میں بھی اتانا کے لئے ایک پیغام تھا اس کے بعد اتانا نے کچھ سوچا پھر اپنے سامنے کھڑے گل گامش کے دونوں قاصدوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

جو مطالبہ تم نے اپنے بادشاہ گل گامش کا ہمارے سامنے پیش کیا ہے اس کا جواب تو مجھے یوں دینا چاہیئے تھا کہ تم دونوں کا سر کاٹ کر میں اس کی طرف روانہ کر دیتا لیکن میں تمہاری جان بخشی کرتا ہوں تم آج ہی یہاں سے واپس چلے جاؤ اگر تم نے زیادہ دن یہاں قیام کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تم دونوں کی گردنیں کٹوا دوں گا۔ واپس جاکر تم دونو گل گامش کو میرا یہ پیغام دو کہ اپنی موت کو وہ آوازیں نہ دے وہ ایک چھوٹی سی سلطنت کا مالک ہے اور جب ہم اپنا لشکر لے کر اس پر چڑھ دوڑیں گے تو دنیا کے کسی بھی کونے میں اسے اپنے لئے پناہ گاہ نہ ملے گی بس تم اب جاسکتے ہو۔

اتانا کی اس گفتگو کے جواب میں گل گامش کے قاصد کچھ کہنا ہی چاہتے تھے لیکن پر وہ خاموش رہے۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کیش کے محل میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد میخو کی طرف دیکھتے ہوئے اتانا بول پڑا۔

میخو جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا ہمارا بہترین دوست، دست راست ایک طرح سے ہمارا بھائی ہے آج ہی ایک تیز رفتار قاصد اس کے مرکزی شہر چندن کی طرف روانہ کرو اور اسے میرا یہ پیغام پہنچاؤ کہ فی الفور گل گامش کی سرحدوں پر حملے کرنے شروع کر دے اس کی مملکت کے اندر گھس کر تباہی اور بربادی کا کھیل شروع کرے اس طرح گل گامش، حمبابا کے ساتھ ہی مصروف کار رہے گا اور اسے ہماری طرف دیکھنے کی جراءت نہ ہوگی اور اگر اس سلسلے میں حمبابا کے خلاف گل گامش کامیاب ہوا تو ہم خود بھی حمبابا کی مدد کے لئے نکلیں گے اور اس گل گامش کو وہ سبق سکھائیں گے جو

آنے والی نسلوں کے لئے ایک عبرت خیزی ہوگی اس نے ہم سے بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے کا مطالبہ کر کے انتہا درجے کی گستاخی کی ہے۔ اور اسے اس کی گستاخی کا جواب ضرور ملنا چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی اتانا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا سپہ سالار اعلیٰ میخو اور دوسرے معززین بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ پھر اتانا اس کمرے سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد دوسرے لوگ بھی اس کمرے سے چلے گئے تھے۔ اس کے سپہ سالار میخو نے اسی روز جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی طرف اتانا کا پیغام دے کر قاصد روانہ کر دیا تھا۔

ارکیک شہر میں ایک روز گل گامش، سموقان، ان کدو اور ان کی ماں نن سون چاروں ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ گل گامش کے محافظوں میں سے ایک اندر آیا اور گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

آقا جو قاصد آپ نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے مرکزی شہر کیش کی طرف روانہ کئے تھے وہ لوٹ آئے ہیں اور آپ کی خدمت میں پیش ہونا چاہتے ہیں اس انکشاف پر گل گامش ہی نہیں سموقان اور ان کدو بھی چونکے تھے۔ ان کدو کو بھی گل گامش اور سموقان نے سارے حالات بتا رکھے تھے لہذا وہ بھی پرشوق نگاہوں سے گل گامش کے محافظ کی طرف دیکھنے لگا تھا اس دوران گل گامش کی آواز گونج گئی۔

آنے والے قاصدوں کو فوراً میرے پاس لے کر آؤ تا کہ میں جانوں کہ شمالی لبنان کے حکمران اتانا نے میرے مطالبات کا کیا جواب دیا ہے۔

وہ محافظ باہر نکل گیا تھوڑی دیر کے بعد وہی دونوں محافظ کمرے میں داخل ہوئے جو اتانا کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جونہی وہ گل گامش کے سامنے آئے گل گامش نے بڑی بے تابی کا اظہار کرتے ہوئے ان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیزو کہو اتانا نے تمہیں میرے پیغام کے جواب میں کیا کہا ہے۔

گل گامش کے اس استفسار پر دونوں قاصدوں کے چہروں پر افسردگی چھا

گئی تھی۔ لمحہ بھر کے لیے ان کی گردنیں جھک گئی تھیں اس سے گل گامش ہی نہیں سموقان اور ان کدو نے بھی اندازہ لگا لیا تھا دونوں قاصد کوئی ناپسندیدہ جواب لے کر آئے ہیں پھر قبل اس کے ان تینوں میں سے کوئی بولتا گل گامش کی ماں نن سون بول پڑی۔

میرے بچو! ہچکچاؤ نہیں، خوفزدہ نہ ہو، تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا جو کچھ اتانا نے کہا ہے بڑی بیباکی سے کہو ہم اتانا سے خوفزدہ ہونے والے نہیں ہیں۔

ان الفاظ سے دونوں قاصدوں کو کچھ حوصلہ ہوا۔ ان میں سے ایک نے گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

آقا جو پیغام آپ نے ہمیں دیا ہے وہ ہم نے اتانا تک پہنچایا لیکن اتانا نے اس پیغام کا تمسخر اور ٹھٹھہ اڑایا وہ بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے پر رضامند ہے نہ بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم، بیٹے اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساحرانو سے رہائی دلانا چاہتا ہے آپ نے جو اتانا کے نام پیغام دیا تھا اسے اتانا نے اپنے لئے توہین، اپنے لئے بے عزتی خیال کیا ہے اور ہمیں خدشہ اور ڈر ہے کہ اتانا ہمارے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا ہے اس لئے کہ اس کے اطوار بتا رہے تھے۔ آقا یہی وہ پیغام ہے جو ہم اتانا کی طرف سے لے کر آئے ہیں۔

یہ پیغام سن کر گل گامش کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کی آواز گونجی اب تم جا کر آرام کرو اتانا کے ساتھ ہم نے کس طرح نپٹنا ہے یہ فیصلہ میں، سموقان اور ان کدو کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کروں گا اس کے ساتھ ہی دونوں محافظ نکل گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر گل گامش نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

سموقان میرے بھائی ہمارے مطالبے کے جواب میں اتانا نے جو پیغام بھجوایا ہے وہ تم نے سن لیا ہے میرے بھائی اس کے پہلے جس قدر میں نے کام کئے ہیں تمہارے ہی صلاح، مشورے سے کئے ہیں اور ان میں مجھے ہمیشہ کامیابی ہوئی۔ اتانا کے سلسلے میں جو کچھ تم کہو گے اس پر عمل کیا جائے گا اب بتاؤ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ، ایلیم، اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کے سلسلے میں کیا کرنا چاہئے میں

چاہتا ہوں کہ اتانا کو ان علاقوں میں سرکشی نہ کرنے دیں۔ اگر آج ہم خاموش رہے تو یاد رکھنا اتانا کے حوصلے بڑھیں گے بعلبک کے بعد وہ کسی اور ہمسائے کی طرف رخ کرے گا اسے بھی اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کی کوشش کرے گا اور پھر ایک روز ہماری بھی باری آئے گی ہم پر وہ بھی چڑھ دوڑے گا قبل اس کے کہ وہ وقت آئے کیوں نہ ہم اتانا کے راستے پہلے ہی مسدود کر دیں۔

اس وقت سب سے پہلے ہمارا کام بعلبک کی مملکت کو بحال کرنا اور بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم، اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو ساحرانو کے چنگل سے نجات دلانا ہے میرے بھائی بولو اس سلسلے میں تم کیا مشورہ دیتے ہو۔

گل گامش کی ساری گفتگو کے جواب میں سموقان گردن جھکائے تھوڑی دیر تک سوچتا رہا اس کے بعد اس نے گل گامش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

گل گامش میرے بھائی اس وقت میرے ذہن میں ایک ترکیب آتی ہے یہاں تک کہتے کہتے سموقان اچانک رک گیا کیونکہ عین اسی وقت جس کمرے میں وہ بیٹھے ہوئے تھے اس کے دروازے پر بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کا مشیر اشلات داخل ہوا تھا۔ دروازے کے قریب وہ رک گیا پھر گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

عزیز گل گامش! مجھے خبر ہوئی ہے کہ آپ کے جو قاصد شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ وہ لوٹ آئے ہیں اور اتانا کے جواب سے انہوں نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔ کیا اس سلسلے میں آپ سے میں کچھ جان سکتا ہوں۔

جواب میں اشلات کو گل گامش نے ہاتھ کے اشارے سے اندر آنے کو کہا ایک نشست کی طرف اشلات کو بیٹھنے کا اشارہ بھی کیا اس پر اشلات آگے بڑھا اور جس نشست کی طرف گل گامش نے اشارہ دیا تھا اس پر وہ بیٹھ گیا تھا پھر گل گامش نے اشلات کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اشلات تمہارا کہنا درست ہے جو قاصد میں نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ کئے تھے وہ لوٹ آئے ہیں اتانا نے ہمارے مطالبات کو یکسر رد کر دیا ہے وہ بعلبک کی مملکت کو بحال کرنے پر تیار نہیں تمہارے بادشاہ لوگل باندہ کو بھی رہا نہیں کرنا چاہتا۔ ایلیم، اریش اور اراتا کو وہ ساحرانو کی ہی اسیری میں رکھنا چاہتا ہے اور

میرے قاصدوں نے مجھے یہ بھی اشارہ دے دیا ہے کہ یہ جو پیغام ہم نے اتانا کی طرف بھجوایا ہے اسے اتانا نے اپنے لئے توہین خیال کیا ہے اور اس کے جواب میں وہ ہمارے خلاف کوئی انتقامی کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

تمہاری آمد سے پہلے تمہارے بادشاہ لوگل باندہ کی مملکت کو رہا کرانے، اس کی بیٹی ایلیم، بیٹے اریش اور اراتا کو اسیری سے نجات دلانے کے لئے میں اپنے بھائی سموقان سے مشورہ کرنے لگا تھا کہ تم آگئے سن اشلات تم آج ہی اپنے شہر بعلبک کی طرف روانہ ہو جاؤ اپنے بادشاہ لوگل باندہ کی خدمت میں حاضر ہونا جو اسیری کی زندگی بسر کر رہا ہے میری طرف سے اسے یہ پیغام دینا کہ عنقریب ہم اس کی رہائی اور اس کی مملکت کی بحالی کا کام سرانجام دیں گے میرے خیال میں تمہارے بادشاہ کے لئے اتنا ہی پیغام کافی ہے اب تم جا سکتے ہو۔

گل گامش کا جواب سن کر اشلات خوش ہو گیا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر اس نے باری باری گل گامش، سموقان اور ان کدو سے مصافحہ کیا آخر میں اس نے نن سون کو سلام کیا اس کے بعد وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد اشلات اریک سے اپنے مرکزی شہر بعلبک کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اشلات کے جانے کے بعد اس کمرے میں پھر تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

گل گامش! میرے بھائی اشلات کے آنے سے پہلے میں اپنی گفتگو کا آغاز کرنے لگا تھا کہ میں رک گیا میرے ذہن میں اس وقت جو تجویز ہے وہ کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے ہمیں بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ، اس کی بیٹی ایلیم، بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کا سامان کرنا چاہئے۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ لوگل باندہ کی رہائی سے پہلے ہمیں ایلیم، اریش اور اراتا کو ساحرانو کی اسیری سے نجات دلانی چاہیے۔

اس وقت تک ہمیں شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے رد عمل کا بھی پتہ چل جائے گا اگر ہمارے خلاف وہ لشکر کشی کرتا ہے تو پھر اس کا ہم ایسا منہ توڑ جواب دیں گے کہ اتانا کو سمجھ آجائے گی کہ ہم اس کے لئے کوئی تر نوالہ نہیں اگر وہ ہم سے ٹکراتا ہے تو ہم سے انتقام لینے سے پہلے اسے لوہے کے چنے چبانا ہوں گے۔

سموقان جب خاموش ہوا تو بڑی تشویشناک کیفیت میں گل گامش تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ بول پڑا۔

سموقان میرے عزیز بھائی میں جانتا ہوں تم بہت سی سری قوتوں کے مالک ہو اس کے باوجود مجھے خوف اور اندیشہ ہے کہ اگر ہم براہ راست ساحر انو سے ٹکرائے ہیں تو میرے بھائی کہیں وہ تمہاری ذات کے لئے نقصاں دہ نہ بن جائے میں ہی نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ تم بھی اس راز سے واقف ہو کہ انو ایک بے مثال ساحر ہے اس کے پاس بے شمار قوتیں ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے تو نہیں دیکھا لیکن سن رکھا ہے کہ انو کی سری قوتوں کے علاوہ اس کے پاس ایسی ارواح بھی ہیں جو اس کے لئے کام سرانجام دیتی ہیں میرے بھائی اگر ہم ایلیم، اریش اور اراتا کی خاطر براہ راست انو سے ٹکراتے ہیں تو کیا وہ ہمارے لئے نقصان کا باعث نہ بنے گا۔

جوب میں سموقان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے گل گامش کی طرف دیکھا۔

گل گامش میرے عزیز اس مہم پر میں اکیلا روانہ ہوں گا تم اور ان کد یہیں رہو گے اور یہاں بیٹھ کر انتظار کرو گے کہ شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا ہمارے خلاف کیا انتقامی کارروائی کرتا ہے میں اکیلا انو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور انو کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے میں اپنے استاد محترم پشپتیم سے اس کے جزیرے دلمون میں جا کر ملوں گا۔ اس سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد ہی انو کے خلاف اپنی کارروائیوں کا آغاز کروں گا۔

میرے عزیز بھائی جو کچھ تم نے کہا ہے یہ ٹھیک ہے لیکن میں ڈرتا ہوں خوف کھاتا ہوں کہ انو تمہیں کہیں نقصان نہ پہنچائے میرے بھائی اگر ایسا ہوا تو یاد رکھنا میں گل گامش جیتے جی مر جاؤں گا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں بلکہ یوں کہو یا جانو کہ تمہارے بغیر میں نہ ہونے کے برابر ہوں میرے عزیز بھائی میں چاہتا ہوں کہ ہمیں اتانا پر ہی زور ڈالنا چاہئے۔ اتانا ہی ساحر انو سے کہے کہ وہ ایلیم اریش اور اراتا کو رہا کر دے۔ میرا ارادہ یہی ہے کہ ساحر انو سے ہم براہ راست نہ ٹکرائیں۔ گل گامش نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد گل گامش تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھا۔

سموقان میرے بھائی، میرے عزیز، میرے رفیق میں بھی جانتا ہوں کہ تم بھی بے پناہ سری قوتوں کے مالک ہو پر انو سے مقابلہ کرنا یاد رکھو جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

گل گامش کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سموقان کے چہرے پر پھر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

گل گامش میرے عزیز بھائی تمہارا میرے متعلق فکر مند ہونا قدرتی بات ہے اس لئے کہ تم مجھے اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھتے ہو لیکن جو کام ہمارے سامنے آیا ہے اسے ہم نے ہی کرنا ہے اور تو کوئی اس کے لئے آگے نہیں آئے گا سو ایلیم، اریش او اراتا کی رہائی کا سامان بھی مجھے ہی کرنا ہوگا اگر تم برا نہ مانو تو میں آج ہی اپنی مہم کا آغاز کروں گا اور اس مہم کا آغاز مجھ اکیلے کو ہی کرنا ہوگا مجھے امید ہے کہ میں انو ہی نہیں اس کے حواریوں کے خلاف خوب حرکت میں آؤں گا یہاں سے کوچ کرنے کے بعد جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا اپنے استاد محترم پشپتیم سے وہاں ملوں گا۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ گل گامش نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

سموقان میرے عزیز بھائی مجھے تمہاری آج کی روانگی پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے لیکن میرے بھائی دیکھنا ساحر انو سے اگر تم ٹکرانا چاہتے ہو تو میرے بھائی بڑے محتاط رہنا اس کے ساتھ ٹکرانے سے پہلے اپنے استاد پشپتیم سے مشورہ ضرور کرنا پھر جو کچھ وہ کہے اس کے مطابق عمل کرنا میری طرف سے یہ تنبیہ بھی اپنے ذہن میں رکھنا کہ انو اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ اس کی بیٹی عشتار ہے اور میں نے سن رکھا ہے عشتار بھی بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اور پھر انو کا محافظ ثور فلک ہے اس کے متعلق میں نے سنا ہے کہ انو جیسا ساحر ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار عجیب تر قوتوں کا مالک ہے اگر یہ انو، عشتار اور ثور فلک تینوں بیک وقت تمہارے اکیلے کے خلاف حرکت میں آ گئے تو ڈرتا ہوں کہ میرے بھائی ان تینوں کے خلاف تم کیا جوابی کارروائی کر سکو گے۔

گل گامش کی اس بات کے جواب میں سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا
پھر گل گامش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے سموقان کہہ رہا تھا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی پہلے اپنے عقیدے کو درست کرو۔ بدی کی ان قوتوں، گناہ کے ان گماشتوں کے سامنے میں اکیلا نہیں ہوں میرا اللہ، میرا آقا، میرا مالک، میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ایسا بہترین، ایسا بے مثال، ایسا رحمدل مالک اور لاشریک آقا ہے کہ وہی آسمان پر بادلوں کی کشتیاں رواں کرتا ہے وہی جھینگروں کی شور کرتی بستیوں کو آباد کرتا ہے پھیلے بکھرے اندھیروں میں وہی جھلملاتی سنہری روشنیاں پھیلاتا ہے وہی لو کے کاندھوں پر بیٹھی زعفران اوڑھے دھوپ کو رواں کرتا ہے۔

گل گامش میں اپنے اسی آقا کے سامنے کشکول گدا دراز کرتا ہوں اپنے اس مالک کے سامنے میں رحم کا طالب ہوتا ہوں میں اپنے اسی خالق کی بے انت مدد کا خواہاں ہوتا ہوں وہ میرا ایسا مالک ہے جو ہواؤں کے سمندر میں بے تاب موسموں کی داستانیں رقم کرتا ہے وہ حرف کن کی اذاں پر جمود وقت کو رواں کرتا ہے جو ہزاروں سالوں کے بکھرے صحیفوں کو خامۂ دل پر لکھی سطروں میں ڈھال دیتا ہے۔

گل گامش میں اکیلا نہیں ہوں میرے ساتھ میرا وہ مالک ہے جو جھونکے کو طوفان، قطرے کو گرداب، ذرے کو صحرا بنا کے رکھ دیتا ہے مجھے امید ہے کہ اپنے اس آقا اپنے اسی مالک اپنے اسی اللہ اپنے اسی رب کی مدد کے باعث میں گناہ کے ان گماشتوں کے سامنے اجالوں کے سمندر میں نئے آدرش کی ابتداء کروں گا میں ان کی بدی کی گپھاؤں میں تھرکتی روشنی کی طرح گھستا چلا جاؤں گا اس کے سامنے میں نفرت سے لکھی عبارتیں کھڑی کروں گا مجھے امید ہے کہ جب ان ظالموں، ان گناہگاروں کے سامنے میں گزرتا ظالم وقت، روشنیوں کے فرغل، سربستہ رازوں، برف کے تازیانوں اور آندھیوں کے کالے رقص کی طرح آؤں گا تو مجھے امید ہے کہ اپنے اللہ، اپنے رب کی مدد کے سہارے میں ان کے قلب کے آنگنوں میں غموں کی بارش کرتا چلا جاؤں گا میں ان کی سکھ کی شال میں درد کی بے چہرگی کے پیوند لگاؤں گا اور جب ایسا وقت آئے گا، گل گامش تو دیکھنا ان کے سامنے عذابوں کی کالی راکھ اڑے گی ان کے دل کے معبد میں

دھند میں لپٹی آہیں اٹھیں گی یہ سب کچھ میں اکیلا نہیں کروں گا ان کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے اپنے رب اپنے اللہ اپنے مالک کو اپنی مدد کے لئے پکاروں گا اور مجھے امید ہے کہ میرا اللہ اپنے ماننے والے ایک حقیر اور عاجز انسان کو مایوس نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ ایک ایسا مہربان آقا ہے جو پکارنے والے کی پکار کو خوب سنتا ہے اور اس کا جواب بھی دیتا ہے اور تو نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ وہ ایسا خالق ہے ایسا رب ہے کہ جو نہ صرف اپنے بندے کے دل کے بھید تک کو جانتا ہے بلکہ مدد کرنے میں وہ اس کی رگوں سے بھی قریب تر ہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے گل گامش نے ایک قہقہہ لگایا پھر وہ بول پڑا۔

سموقان تیری اس گفتگو نے میرے سارے خدشات میرے سارے خوف رفع کر کے رکھ دئے ہیں۔ میرے عزیز بھائی تو نے میرے ارادوں کو میرے عزائم کو میرے ولولوں کو جوان کر دیا ہے اب میں خود یہ ارادہ کئے ہوئے ہوں کہ ہمیں انو ہی نہیں اس کے حواریوں کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے ایلم، اریش اور اراتا کو انو سے رہائی دلانی چاہئے اس کے بعد ہمیں بعلبک کے شہر میں بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو اتانا کی اسیری سے نجات دلانی ہو گی سموقان میرے بھائی تم جو بھی کہتے ہو جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا پھر گل گامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

گل گامش میں اپنی زنبیل تیار کرتا ہوں اس کے بعد یہاں سے کوچ کروں گا پھر گل گامش کے جواب کا انتظار کیے بغیر وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

سموقان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک سکوت طاری رہا اس دوران ان کدو گہری سوچوں میں کھویا ہوا تھا پھر شاید اس نے کوئی فیصلہ کیا اس کے بعد اس نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ عین اس لمحہ ان کدو کی بیوی زوستا اس کمرے میں داخل ہوئی اسے دیکھتے ہی گل گامش کی ماں نن سون کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنے ہاتھ کے اشارے سے اسے نن سون نے اپنے قریب بلایا اور اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا زوستا چپ چاپ آگے بڑھی اور نن سون کے پہلو میں بیٹھ گئی تھی اتنی دیر میں ان کدو پھر گل

گامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی جیسا کہ میں اب تمہیں اور سموقان کو ہم بھائیوں کو طرح سمجھنے لگا ہوں تو میں سموقان کے متعلق متفکر ہوں میں نے اس سے پہلے بعلبک کی طرف سے آنے والے بوڑھے شخص اشلات سے بھی کئی ملاقاتیں کی ہیں اس کے علاوہ مجھے تمہارے پاس اور اپنی ماں ننسون کے پاس اٹھتے بیٹھتے ساحرانو کی طاقت اور قوت کا اندازہ ہو چکا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ بے پناہ انوکھی قوتوں کا مالک ہے اور یہ کہ اس کی طرح اس کی بیٹی عشتار اس کا محافظ ثور فلک اسی کی طرح ان گنت خرق عادت قوتوں کے مالک ہیں پھر اس سے بھی بڑی بات کہ ملکہ ظلمات ارکالا جو لپشیتم کے جزیرے کے سامنے ایک جزیرے کی مالک ہے وہ بھی عجیب و غریب طاقتوں اور قوتوں کی مالک ہے اور اس کے ساحرانو کے ساتھ بہترین تعلقات ہیں لہذا سموقان کے خلاف ملکہ ظلمات ارکالا بھی حرکت میں آسکتی ہے یوں سموقان کا انو، عشتار، ثور فلک اور ملکہ ظلمات، چاروں کے خلاف اکیلا نکلنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے ان چاروں قوتوں سے گل گامش، میرے بھائی کسی طریقے، کسی جتن کے ساتھ ہمیں نپٹنا چاہیئے۔

ان کدو میرے بھائی جن خدشات اور خطرات سے تو نے آگاہ کیا ہے ان کا اظہار میں بھی سموقان سے کر چکا ہوں۔ سموقان نے جو جواب دیا ہے وہ بھی تم سن چکے ہو ان کدو میرے عزیز بھائی اب میں ان خدشات اور خطرات کو جھٹک چکا ہوں میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ سموقان تیرے اور میرے جیسا عام انسان نہیں ہے یہ بھی بے پناہ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے اور سب سے بڑی بات کہ اس کے پاس اسم اعظم ہے۔ ہر برے موقع پر یہ ایسا کام کر دکھاتا ہے جو بظاہر ناممکن دکھائی دیتے ہیں اور پھر یہاں سے روانہ ہونے کے بعد یہ براہ راست انو، عشتار، ملکہ ظلمات ارکالا یا ثور فلک سے نہیں ٹکرائے گا بلکہ یہاں سے یہ سیدھا اپنے استاد محترم لپشیتم کا رخ کرے گا میرے خیال میں لپشیتم کے متعلق تم نے سن رکھا ہو گا وہ اسے کوئی اچھا ہی مشورہ دے گا اور ان قوتوں سے نپٹنے میں ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی مدد کرے لہذا یہ جو تم سموقان کے متعلق اپنی پریشانی کا اظہار کر رہے ہو تو ان پریشانیوں اور تفکرات کو میری طرح جھٹک دو۔ بس ہمیں سموقان کا کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ گل گامش نے بڑے غور سے ان کدو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

گل گامش یہاں تک کہنے کے بعد دم لینے کے لئے تھوڑی دیر رکا اس کے بعد اس نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

ان کدو میرے عزیز بھائی تم نے ابھی سموقان کی سری قوتوں کا اندازہ لگایا نہ ان قوتوں کا اظہار اس نے تم پر کیا ہے اور ان قوتوں کا اظہار وہ اکثر و بیشتر نہیں کرتا تاوقتیکہ اس پر کوئی مجبوری نہ آن پڑے جہاں تک اس کے استاد لپشیتم کا تعلق ہے تو وہ بھی ہماری طرح موحد ہے ایک خداوند قدوس کی عبادت اور بندگی کرنے والا ہے وہ بھی بے شمار سری علوم کا ماہر ہے لیکن ان علوم کو وہ بنی نوع انسانی کی بہتری کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ان کدو تم یہ بھی دیکھ چکے ہو کہ سموقان بے پناہ جسمانی طاقت اور قوت کا مالک ہے اس طاقت اور قوت کا اظہار وہ تمہارے سامنے کر بھی چکا ہے ابھی تم نے سموقان کے ہتھیار نہیں دیکھے وہ ایسی تلوار استعمال کرتا ہے میرے خیال میں جو میں اور تم استعمال نہیں کر سکتے اس وجہ سے نہیں ہم اس تلوار چلانے کا ہنر نہیں جانتے بلکہ وہ تلوار اتنی وزنی ہے کہ چلاتے ہوئے ہم اسے سنبھال نہیں سکتے ابھی سموقان جب مسلح ہو کے آتا ہے تو پھر تم اس کی تلوار دیکھنا جو جب چلتی ہے تو فضاؤں کے اندر ایک سماں باندھ کے رکھ دیتی ہے اور اس کی تلوار کے سامنے موت سائیں سائیں کرتی ہے۔

میرے عزیز میں نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ انو کا جو محافظ ثور فلک ہے وہ اپنی سری قوتوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی جسمانی طاقتوں کی وجہ سے اس وقت دنیا کا طاقتور ترین شخص خیال کیا جاتا ہے میں نے اسے دیکھ تو نہیں رکھا لیکن سن رکھا ہے مشہور بھی ہے کہ ثور فلک جیسا طاقتور انسان آج تک پیدا ہوا ہی نہیں لیکن مجھے اس سلسلے میں شک گزرتا ہے وہ اس بنا، پر کہ میں نے بھی سموقان جیسا طاقتور انسان سمجھا ہی نہیں نہ آج تک کوئی دیکھا ہے اگر ثور فلک کا مقابلہ کسی وقت یا کسی روز میرے بھائی سموقان سے ہوا تو میرا دل کہتا ہے کہ سموقان، ثور فلک کو اپنے سامنے چت کر کے

رکھ دے گا بہر حال اگر کبھی یہ مقابلہ ہوا تو یہ مقابلہ انتہا درجے کا دلچسپ ہو گا اس
کہ دونوں ہی ہار ماننے والے نہیں ہیں۔

گل گامش کی اس ساری گفتگو کا جواب ان کدو دینا ہی چاہتا تھا کہ عین ا
لمحہ سموقان اس کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے اپنے بائیں کندھے پر چمڑے کی ایک
لمبی زنبیل چڑھا رکھی تھی اس کی پیٹھ پر تیروں سے بھرا ہوا ترکش تھا بائیں کندھے
کمان لٹک رہی تھی جبکہ اس کے دائیں کندھے پر ایک خاصا بڑا اور وزنی کلہاڑا ا
چمڑے کا تھیلا بھی تھا۔ سموقان جس وقت کمرے میں آیا اس وقت اس کی تعظیم میں گ
گامش ہی نہیں ان کدو، نن سون اور زوستا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاید وہ ا
رخصت کرنا چاہتے تھے پھر سموقان نے گل گامش کو مخاطب کیا۔ گل گامش میرے
بھائی میں اپنے گھوڑے کو بھی تیار کر کے آرہا ہوں اب میں تم لوگوں سے رخصت
ہوں اس کے ساتھ سموقان مڑا اس کمرے سے باہر آیا گل گامش، نن سون، ان کدو ا
زوستا اس کے پیچھے پیچھے تھے اپنے گھوڑے کے پاس آکر سموقان رک گیا اس کے پیچھے
چاروں بھی رک گئے تھے کمان اور تیروں کا ترکش اس نے گھوڑے کی زین سے باند
کلہاڑا اور اپنا چرمی تھیلا بھی زین سے اس نے باندھ دیا تھا اس موقع پر ان کدو، سموقا
کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سموقان میرے عزیز بھائی تمہاری غیر موجودگی میں گل گامش نے تمہا
تلوار کی تعریف کی ہے کیا میں تمہاری تلوار دیکھ سکتا ہوں۔

ان کدو کے اس سوال پر سموقان کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ نمو
ہوئی تھی پھر اس کا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر چلا گیا جب اس نے ایک جھٹکے کے سا
اپنی تلوار نیام سے کھینچی، ان کدو کی آنکھیں چندیا کر رہ گئی تھیں وہ ایک برق کی طر
چمکتی ہوئی تلوار تھی جس کا پھل کافی چوڑا تھا تلوار خاصی لمبی تھی۔ تلوار کے نچلے ح
میں بالکل دستے کے قریب گہرے آتشی رنگ میں نمایاں طور پر لفظ "اللہ" لکھا ہوا تھا
ہاتھ بڑھاتے ہوئے ان کدو نے سموقان سے تلوار لے لی۔ تلوار کو پکڑ
ہوئے ان کدو دنگ رہ گیا تھا اس لئے کہ تلوار پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد ا
کدو اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ اس تلوار کو اس طرح نہیں چلا سکتا تھا جس طرح وہ اپنی تل

کو حرکت میں لا سکتا ہے۔ اس لئے کہ سموقان کی تلوار کافی بھاری، وزنی اور غیر معمولی
چوڑے پھل کی تھی۔

ان کدو تھوڑی دیر تک اس تلوار کا جائزہ لیتا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک
توصیفی نگاہ سموقان پر ڈال لیتا تھا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ سے تلوار سموقان کی نیام میں
ڈالی۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے اپنے دونوں بازو پھیلائے اور سموقان سے گلے ملتے
ہوئے اس نے سرگوشی کی۔

سموقان میرے بھائی میں جانتا ہوں کہ تم ایک انتہائی خطرناک مہم پر
نکل رہے ہو۔ میری تمہاری لئے دعا ہے کہ خداوند دو جہاں اور وہ آقا، وہ مالک جو سارے
جہانوں کا مالک اور خالق ہے اس مہم میں تمہاری مدد کرے اور مہم میں تم کامیاب و
کامران لوٹو۔

ان کدو کے بعد سموقان آگے بڑھ کر گل گامش سے گلے ملا۔ گل گامش نے
بھی اس کی کامیابی کے لئے دعائیں دیں پھر جب وہ پیچھے ہٹا تو نن سون اور زوستا بھی آگے
بڑھیں وہ بھی اسے اس کی کامیابی اور فوزمندی کے لئے دعائیں دینے لگی تھیں۔

اس کے بعد سموقان اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تھا اور اسے ہانک دیا صدر
دروازے تک وہ اپنے گھوڑے کو آہستہ آہستہ ہانکتا رہا۔ گل گامش، ان کدو، نن سون
اور زوستا اس کے گھوڑے کے پیچھے پیچھے تھے۔ صدر دروازے پر آکر وہ چاروں رک گئے۔
صدر دروازے سے نکل کر سموقان نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسے سرپٹ دوڑا دیا
تھا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان چاروں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

سموقان کے نگاہوں سے اوجھل ہونے کے بعد وہ چاروں مڑے اور اسی
کمرے کی طرف چل دیئے جس میں سے وہ سموقان کے ساتھ چاروں نکلے تھے۔ راستے میں
اچانک ان کدو کو کوئی خیال گزرا اور گل گامش کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

گل گامش میرے عزیز بھائی جس طرح اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر سموقان
یہاں سے نکلا ہے راستے میں اکیلا سموقان اگر انو اس کی بیٹی عشتار یا ثور فلک کے ساتھ
ٹکراتا ہے یا اس پر حملہ آور ہوتا ہے تو میرے اس سوال کے جواب میں کیا تاثرات ہوں
گے۔

جواب میں گل گامش نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر وہ ان کدو کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ان کدو یہ جو سموقان یہاں سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر گیا ہے تو یہ صرف ظاہری بھرم رکھنے کے مترادف ہے ورنہ یاد رکھنا سموقان کے پاس ایسی کئی سری قوتیں ہیں کہ وہ انسانی نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہوئے لمحوں کے اندر، مہینوں کے فاصلے سمیٹ سکتا ہے لیکن اپنی ان قوتوں کو سموقان ضرورت کے بغیر استعمال نہیں کرتا انتہائی اہم ضرورت کے وقت وہ ایسی قوتوں کو حرکت میں لاتا ہے ورنہ وہ اپنی عام زندگی میں عام انسانوں جیسا ہی تاثر دیتا ہے۔ اب اگر یہ اکیلا گھوڑے پر سوار ہوا ہے تو تم فکرمندی نہ کرو وہ گھوڑے کے بغیر بھی سفر کر سکتا ہے اگر یہ چاہے تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے لمحوں کے اندر اپنے استاد محترم پشیتم کے پاس پہنچ جائے لیکن اکثر و بیشتر وہ اپنی ایسی قوتوں کو استعمال نہیں کرتا۔ گل گامش تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

ان کدو میرے بھائی تم جانتے ہو کہ سموقان کو میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز خیال کرتا ہوں گو میں نے اس پر انکشاف نہیں کیا لیکن میں ابھی تھوڑی دیر بعد اپنے کچھ مخبر اس کے پیچھے روانہ کرنے لگا ہوں جو مجھے سموقان کی خیریت اور اس کے حالات کے متعلق اطلاع دیتے رہیں گے تاکہ میں اس کے متعلق مطمئن رہوں تم اسی کمرے میں بیٹھو میں کچھ مخبروں کو روانہ کر کے آتا ہوں۔

نن سون، ان کدو اور زوستا جا کر اسی کمرے میں بیٹھ گئے تھے جہاں سے انہوں نے اٹھ کر سموقان کو الوداع کیا تھا۔ گل گامش محل کے دوسری طرف چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوٹا اس نے سموقان کے پیچھے پیچھے اپنے مخبر روانہ کر دیئے تھے۔ پھر وہ اسی کمرے میں ان کدو، اپنی ماں نن سون اور زوستا کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر وہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے متوقع جوابی حملے کے متعلق گفتگو کرنے لگے تھے۔

آتش گرفتہ سورج اپنے رنگوں کی خوش تابی، اپنی زرفشاں روشنیوں کی ردا کو سمیٹتا ہوا نئی سمتوں کے سفر کا آغاز کرنے کے لئے پیاسی ریت پر چلتا چلتا اپنی اڑانوں کے افق کے اس پار غروب ہو رہا تھا۔ شام تنہائی میں شفق کی پگھلتی پرچھائیاں بکھر گئی تھیں۔ روشنیوں کے تھکے چور بدن، زرد پتوں کی کہانیوں، دھول اڑاتے راستوں کی داستانوں کی طرح کوچ کرنے لگے تھے۔ چاروں طرف صحرا کی طرح خالی شب اور خود سے کوسوں دور آگہی کے سلسلوں کی طرح خاموشی طاری ہونے لگی تھی۔ اندھیرے ہر شئے پر کچھ اس طرح وارد ہونے لگے تھے جیسے سوچوں کی دہلیز پر خوفناک آسیب اور سراب نزول کرتے ہیں۔

اپنے گھوڑے کو بھگاتا ہوا سموقان بحرہ روم کے کنارے ایک سرائے نما بوسیدہ سی عمارت کے سامنے رک گیا وہ عمارت بڑے بڑے پتھروں سے بنائی گئی تھی دو منزلہ تھی اور اپنی ہیئت اور قدامت کی بنا پر آسیبوں کا مسکن لگتی تھی۔ یہ عمارت سدوری نام کی اس عوت کی تھی جو ان علاقوں میں پھلوں کے رس نکال کر بیچنے کا کاروبار کرتی تھی۔ ان علاقوں میں دو ہی ایسے اشخاص تھے جو سموقان کے استاد پشیتم کے خیر خواہ اور اس کی خفاظت میں تھے ایک سدوری نام کی عورت جو پھلوں کا رس نکال کر بیچتی تھی دوسرا ارشا بنی نام کا وہ ملاح تھا جو اپنی کشتی کے ذریعے جزیرہ دلمون میں رہائش پذیر، خدا کے برگزیدہ بزرگ پشیتم سے رابطہ قائم کر سکتا تھا۔

اس پرانی اور بوسیدہ عمارت کے سامنے آکر جب سموقان اپنے گھوڑے سے اترا تو ایک شخص بھاگا بھاگا آیا اور اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی شاید وہ سموقان کو جاننے والا تھا اسے دیکھتے ہی سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ سموقان جب اس کی طرف بڑھا تو اس نے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی شاید وہ یہ خیال کر رہا تھا کہ سموقان اس سے مصافحہ کرے گا لہذا اس نے مصافحہ کرنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھ بڑھا دیئے تھے۔ سموقان پھر آگے بڑھا اس نے اس شخص کے بڑھے ہوئے ہاتھ ہٹا دیئے اور اسے اس نے اپنے ساتھ بغل گیر کر لیا تھا۔ سموقان کی اس حرکت سے وہ شخص خوش ہو گیا تھا۔ جب سموقان علیحدہ ہوا تو اس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کیا سدوری اندر ہے؟ میں اس سے مل سکوں گا میں زیادہ دیر تک یہاں قیام نہیں کروں گا مجھے ارشابن سے بھی ملنا ہوگا اسی کی کشتی میں بیٹھ کر میں اپنے استاد پشتیم کی طرف جاؤں گا اور اپنے گھوڑے کو یہیں رہنے دوں گا۔

وہ شخص سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس عمارت کے اندر سے ڈھلتی ہوئی عمر کی ایک عورت نکلی اسے دیکھتے ہی سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ اس کی طرف بڑھا اور بڑی ارادتمندی سے اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سدوری! محترم خاتون تم کیسی ہو وہ عورت جسے سدوری کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا آگے بڑھی، بڑے پیار بھرے انداز میں اس نے سموقان کے سر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا پھر بڑی شفقت سے وہ کہنے لگی۔

سموقان میرے بیٹے مجھے تمہارے آنے کی اطلاع تو نہیں تھی۔ میں دروازے کے قریب ہی تھی کہ مجھے باہر تمہاری آواز سنائی دی۔ تم جانتے ہو کہ تمہاری آواز کو میں پہچان سکتی ہوں اسی لیے میں بھاگی بھاگی باہر چلی آئی۔ میرے بیٹے تم کیسے ہو؟ تمہارا بادشاہ گل گامش کیسا ہے؟ گل گامش کی ماں ننسون کس حال میں ہے؟ اور یہ تو کہو کہ تم اب ان علاقوں میں آئے ہو تو تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے؟۔

سموقان میرے عزیز بیٹے! یہاں سے کوچ کرنے سے پہلے ان علاقوں میں ایک ایسی مہم تمہاری منتظر ہے جسے میرے خیال میں تمہارے علاوہ اور کوئی سر

نہیں کر سکتا۔ اگر اس مہم کو سر نہ کیا گیا تو یاد رکھنا ان علاقوں کے لوگ تمہارے استاد پشتیم کی اہمیت کو کم کر دیں گے۔

سدوری کی اس گفتگو سے سموقان کسی قدر پریشان ہو گیا تھا پھر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سدوری کھل کے کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو اس کے بعد میں تمہاری گفتگو کا جواب دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینے کی بجائے سدوری نے اس شخص کو مخاطب کیا جو ابھی تک سموقان کے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا تھا۔

سموقان کے گھوڑے کو اندر لے جاؤ اس کی زین اتار دو۔ زین کے ساتھ سموقان کا جو سامان بندھا ہوا ہے اسے زین کے ساتھ ہی رہنے دو تاہم گھوڑے کے چارے دانے کا بندوبست کر دو۔ میں سموقان کو اپنے کمرے کی طرف لے جا رہی ہوں۔

اس پر وہ جوان فوراً حرکت میں آیا سموقان کے گھوڑے کو اس عمارت کے اندر لے گیا۔ سدوری، سموقان کی طرف متوجہ ہوئی۔ سموقان میرے بچے میرے بیٹے میرے ساتھ آؤ اندر بیٹھ کے میں تفصیل سے تمہارے ساتھ گفتگو کرتی ہوں۔ سموقان چپ چاپ سدوری کے ساتھ ہو لیا تھا۔

سدوری اسے ساتھ لے کر عمارت کے ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ خود نشست پر بیٹھ گئی، اپنے سامنے اس نے سموقان کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب سموقان وہاں بیٹھ گیا تب سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان قبل اس کے کہ میں تمہیں اس مہم سے آگاہ کروں پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا کدھر جانے کا ارادہ ہے۔

جواب میں بڑی تفصیل کے ساتھ سموقان نے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ پر حملہ آور ہونے، اس کی مملکت پر قبضہ کرنے، اس کی حسین و جمیل بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کو ساحر انو کے حوالے کرنے اور انو کے ان تینوں کی زندگیوں کو انسانی اور حیوانی دو حصوں میں تقسیم کرنے سے متعلق تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ

وہ انو سے ایلم، اریش اور ارا تا تینوں کو رہا کروانا چاہتا ہے اپنی اس مہم کی ابتداء کرنے سے پہلے وہ اپنے استاد محترم پشمیتم سے ملنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں اس سے مشورہ کرنا چاہتا ہے۔

سموقان میرے بیٹے تم بہت اچھی اور نیک مہم پر نکلے ہو لیکن جس مہم کی میں نشاندہی کرنا چاہتی ہوں وہ مہم بھی شاید اسی مہم کی ایک کڑی ہے میرے بچے میرے بیٹے! گو جس مہم پر تم نکلے ہو یہ انتہا درجہ کی خطرناک اور دشوار گزار ہے لیکن مجھے امید ہے کہ تم جو ایک خدا، ایک اللہ کو ماننے والے ہو اپنے اس خالق کی مدد اور نصرت کے سہارے اس مہم کو کامیابی سے سر کو لو گے۔ میرے بچے! میرے بیٹے! میری دعا ہے کہ خداوند قدوس تمہیں، تمہاری اس مہم میں کامیاب و کامران کرے۔ میرے بیٹے! جس مہم کی نشاندہی میں تم سے کرنا چاہتی ہوں وہ کچھ اس طرح ہے۔

تم جانتے ہو کہ ساحر انو کے پاس ایک شخص ایسا ہے جس کا نام ثور فلک ہے۔ کہتے ہیں یہ جنگلی جانوروں سے بھی زیادہ تیز اور طاقت میں اس قدر ہے کہ کوئی انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جسمانی طاقت اور قوت کے علاوہ انو کی مانند اس کے پاس بے شمار سری قوتیں ہیں۔ یہ سحر کا بھی ماہر ہے جیسا کہ پشمیتم کے شاگرد کی حیثیت سے تم جانتے ہو کہ پشمیتم اور ساحر انو ایک دوسرے کو اپنا بدترین دشمن خیال کرتے ہیں۔ ہمارا استاد پشمیتم، نیکی کی علامت ہے۔ انو بدی کا پرستار ہے۔ انو کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ ہمارے علاقوں کے اکثر لوگ پشمیتم کے عقیدت مند ہیں۔ سموقان میرے بچے ان ساری بستیوں کا ایک سردار ہے جس کا نام میخو ہے اس میخو کی بیوی مر چکی ہے اس کی اولاد صرف ایک بیٹی ہے جس کا نام "نوط" ہے یہ نوط بڑی خوبصورت ہے ساحر انو نے اپنے دست راست ثور فلک کو ان علاقوں کی طرف بھیجا ہے اور اسے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ ان علاقوں کے سارے لوگوں کو پشمیتم کے خلاف کیا جائے۔ چونکہ ان علاقوں کا سردار میخو ہے لہذا ثور فلک نے میخو سے رابطہ قائم کیا ہے۔ وہ گذشتہ دو دن سے میخو کے ہاں مقیم ہے اور میخو کو اس بات پر آمادہ اور تیار کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ یہاں کے رہنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ پشمیتم سے اپنی ارادتمندی ختم کر کے اپنا پیشوا انو کو تسلیم کریں اور انو کو اپنا بہترین دوست اور پشمیتم کو اپنا بدترین

دشمن خیال کریں۔

سموقان میرے بچے! میخو اور اس کی بیٹی نوط پشمیتم کے انتہا درجے کے وفادار ہیں ابھی تک وہ ثور فلک کی باتوں میں نہیں آئے نہ اس کا کہا انہوں نے مانا ہے۔ میرا خیال ہے ثور فلک یہاں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرے گا۔ ایک دو دن وہ شاید دیکھے اور اگر میخو اور اس کی بیٹی نوط نے اس کا کہا نہ مانا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ وہ ان دونوں کو یہاں سے اٹھا کر لے جائے گا تم جانتے ہو کہ ثور فلک بے پناہ قوتوں کا مالک ہے۔ لہذا کوئی بھی میخو اور اس کی بیٹی نوط کی مدد نہیں کر سکے گا۔ میرے بیٹے میں سمجھتی ہوں کہ تم بڑے اچھے وقت پر آئے ہو اپنی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے تم میخو کے ہاں جاؤ اور ثور فلک سے اس کی جان چھڑاؤ ورنہ یاد رکھنا اگر اس موقع پر ثور فلک کے خلاف ان لوگوں کی ہم نے کوئی مدد نہ کی تو پھر یقین رکھنا کہ سب لوگ ثور فلک کے دباؤ اور میخو اور نوط کے کہنے پر ہمارے استاد پشمیتم کے خلاف ہو جائیں گے۔

میرے بیٹے، میرے بچے! میں استاد محترم کے ملاح ارشابنی کو اس کی طرف روانہ کرتی لیکن ارشابنی گذشتہ کئی دنوں سے استاد محترم پشمیتم کی طرف ہی گیا ہوا ہے شاید وہ ایک دو دن تک لوٹ کر آئے۔ چونکہ ارشابنی یہاں نہیں ہے لہذا میں ثور فلک کی ان حرکتوں کی اطلاع پشمیتم کو نہیں دے سکتی۔ میرے بیٹے شاید میرے خداوند کا ان علاقوں پر رحم اور کرم ہے کہ اس نے تمہیں ادھر روانہ کر دیا ہے میرے خیال میں اگر میں پشمیتم کو اس کی اطلاع کرتی تو وہ بھی ثور فلک سے نپٹنے کے لئے تمہیں ہی روانہ کرتے تو میرے عزیز بیٹے میں تم سے یہ درخواست کروں گی کہ ان علاقوں کے سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط کو ثور فلک سے بچاؤ۔

سدوری کی اس ساری گفتگو کا جواب سموقان دینا ہی چاہتا تھا کہ ایک دیوہیکل نوجوان اس کمرے میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی اس نوجوان کو دیکھتے ہوئے سدوری بھی خوش ہو گئی تھی پھر سدوری اپنی جگہہ سے اٹھی اور آنے والے اجنبی نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی،

ارشابنی تم کب آئے ہو میرے بیٹے میں تمہارے لئے بڑی پریشان تھی ان علاقوں میں تمہاری غیر موجودگی میں ایک مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے اس مسئلے سے میں پشمیتم کو آگاہ

کرنا چاہتی تھی لیکن تم یہاں نہیں تھے اس لئے میں بڑی پریشان تھی پھر خداوند قدوس کا شکر ہے کہ تمہاری غیر موجودگی میں سموقان میرے پاس آ گیا ہے۔ مجھے امید ہے سموقان اس مسئلے کو ضرور حل کر لے گا۔

آنے والا نوجوان پشیتم کا ملاح ارشابنی تھا وہ ایک خالی نشست پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھتے ہی سدوری نے میخو اور نوط کے متعلق سارے حالات تفصیل کے ساتھ کہہ دیئے تھے جواب میں ارشابنی بول پڑا۔

سدوری، خاتون محترم! اب ثور فلک میخو اور اس کی بیٹی نوط پر زیادتی کرنا چاہتا ہے تو اس کی اطلاع پشیتم کو کرنا ضروری نہیں ہے۔ ہمارا بھائی سموقان یہاں پہنچ چکا ہے میرے خیال میں یہ بڑے احسن طریقے سے ثور فلک سے نپٹ لے گا گو اس سے پہلے ثور فلک کا سموقان سے ٹکراؤ نہیں ہوا پر میرا دل کہتا ہے خداوند قدوس، ثور فلک کے خلاف ہماری مدد کرے گا اور اگر سموقان اپنے خداوند، اپنے اللہ، اپنے رب کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہوا خم ٹھونک کر ثور فلک کے سامنے آیا تو ثور فلک کو ان علاقوں سے مار بھگانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ارشابنی کی اس گفتگو کا سموقان نے کوئی جواب نہ دیا تاہم وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے بعد سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

ایسے حالات سے میں نظر پوشی نہیں کر سکتا۔ جہاں بدی اپنا گل کھلانا چاہے وہاں سے میں نظریں نہیں پھیر سکتا۔ ہم نیکی کے نمائندے ہیں جہاں کہیں بھی بدی ہے اس سے ٹکرانے کا عہد ہم نے کر رکھا ہے۔ سو سدوری اٹھ ان علاقوں کے سردار میخو کی رہائش گاہ تک میری راہنمائی کر میں دیکھتا ہوں ثور فلک کیسے اس پر زیادتی کرتا ہے۔ گو میں نے سن رکھا ہے کہ ثور فلک جسمانی طاقتوں اور اپنی خرق عادت قوتوں میں کوئی جواب نہیں رکھتا لیکن میں ایک خدا، ایک اللہ کو ماننے والا ہوں اور خداوند دو جہاں کے ماننے والے بدی کی قوتوں کے سامنے روگردانی نہیں کرتے۔ سدوری! اٹھ میخو کی رہائش گاہ تک میرے ساتھ چل۔ تھوڑی دیر رک میں اپنے گھوڑے سے اپنی زنبیل اتارتا ہوں اس کے بعد تمہارے ساتھ چلتا ہوں اس کے ساتھ ہی سموقان اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

سدوری اور ارشابنی اس کمرے میں ہی رک کر سموقان کا انتظار کرنے لگے تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لوٹا اس کے کندھے پر اس کی بڑی چرمی زنبیل لٹک رہی تھی۔ اس کی ڈھال، اس کا تیروں بھرا ترکش اس کی پیٹھ پر تھا۔ اس کی کمان، زنبیل والے کندھے پر لٹک رہی تھی۔ سر پر آہنی خود تھا۔ اس حالت میں وہ سدوری اور ارشابنی کے پاس آیا اور پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دونوں میرے ساتھ آؤ میخو کی حویلی کی طرف چلتے ہیں۔ سدوری اور ارشابنی چپ چاپ اس کمرے سے نکلے اور جب وہ اس پرانی اور قدیم عمارت کے صدر دروازے پر آئے تب ایک دم دروازے پر سموقان رک گیا تھا۔ اس لئے کہ اس کے سامنے کچھ گھڑ سوار آ کر رکے تھے۔ جنہیں دیکھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ انہیں جان اور پہچان چکا ہے۔ یہ وہی لوگ تھے جنہیں گل گامش نے سموقان پر نگاہ رکھنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے روانہ کیا تھا۔ سموقان نے جب انہیں دیکھا تو تھوڑی دیر تک وہ مسکراتا رہا پھر انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یقیناً تمہیں میرے بھائی گل گامش نے میرے پیچھے اسی لئے روانہ کیا ہوگا کہ تم مجھ پر نگاہ رکھو میں جانتا ہوں کہ میرے متعلق وہ بڑا فکر مند رہتا ہے میں نے ٹھیک کہا ہے نا؟۔

جواب میں آنے والے وہ سوار اپنے گھوڑوں سے اتر گئے پھر ان میں سے ایک سموقان کے قریب گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

عظیم سموقان! تمہارا کہنا درست ہے۔ گل گامش نے ہمیں آپ کے پیچھے اسی لئے روانہ کیا تھا کہ آپ کی سلامتی، آپ کی حفاظت کی خاطر ہم آپ پر نگاہ رکھیں۔

جواب میں سموقان نے انہیں ان سارے حالات کی تفصیل بتا دی تھی۔ جو سدوری نے اس سے کہے تھے اس پر وہ سارے سوار سموقان کے گرد جمع ہو گئے پھر وہ کہنے لگے۔

محترم سموقان! ہم اپنے گھوڑوں کو اس حویلی کے اندر باندھ لیں پھر ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ سموقان نے اس سے اتفاق کیا انہوں نے اپنے گھوڑوں کو حویلی کے اندر باندھا پھر وہ بھی سموقان، سدوری اور ارشابنی کے ساتھ ہو لئے تھے۔

سدوری کی اس قدیم حویلی کے عقبی حصے سے تھوڑی ہی دور ایک بڑ
شروع ہو گئی تھی۔ سب اس بستی میں داخل ہوئے پھر ارشابنی اور سدوری ایک حویل
کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ سدوری نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے عزیز بیٹے! یہ حویلی ان علاقوں کے سردار میخو کی ہے۔ اب ہ
ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس حویلی کے دروازے پر دستک دینی چاہئے؟ یا کوئی اور طری
اختیار کرنا چاہئے؟۔

سموقان چند قدم آگے بڑھا اور اس نے حویلی کا جائزہ لیا۔ وہ ایک محل نما
کافی وسیع و عریض حویلی تھی۔ حویلی کے اطراف کا بھی اس نے جائزہ لیا۔ حویلی کے
دائیں بائیں اور پشت پر دور تک مکانوں کا سلسلہ تھا۔ تاہم حویلی کے سامنے ایک کھلا
اور وسیع میدان تھا۔ تھوڑی دیر تک اس حویلی کے محل وقوع کا جائزہ لینے کے بعد
سموقان آگے بڑھا اور خود اس نے حویلی کے دروازے پر دستک دی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد حویلی کا دروازہ کھلا اور دروازہ کھولنے والا خود ثورفلک
تھا۔ ان سب نے دیکھا وہ ایک دیوپیکر، خوب کڑے اور کسے ہوئے جسم کا جوان تھا
اپنے قد کاٹھ اور جسمانی ساخت میں وہ بالکل سموقان جیسا ہی تھا۔ دروازہ کھولنے کے بعد
وہ تھوڑی دیر تک سموقان کو بڑی غور سے دیکھتا رہا پھر پوچھنے لگا۔

تم کون ہو اور اس حویلی کے دروازے پر تم نے دستک کیوں دی ہے۔

سموقان نے ایک گہری نگاہ ثورفلک پر ڈالی پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈالتے ہوئے کہنے لگا۔

اس حویلی میں میرا اکثر و بیشتر آنا جانا ہوتا ہے۔ پر اس حویلی میں تم مجھے
اجنبی لگتے ہو۔ میں خود تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کون ہو؟ اور کس حیثیت میں تم نے
حویلی کا دروازہ کھولا ہے؟ سردار میخو سے تمہارا کیا تعلق ہے؟۔

ثورفلک نے ایک کھا جانے والی نگاہ سموقان پر ڈالی پھر کہنے لگا۔

میرے سوال کا جو جواب تم نے دیا ہے اجنبی! ایسا جواب سننے کا میں عادی
نہیں ہوں۔ سموقان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ اور کسی قدر
گہری نگاہوں سے ثورفلک کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو، اور کس حیثیت سے تم نے اس حویلی
میں قیام کر رکھا ہے۔ پر سنو جو سوال تم نے کیا ہے ایسا سوال سننے کا میں بھی عادی
نہیں ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ثورفلک کے چہرے پر روح کی گہرائی تک انجانے
سفر کی طرح غیض و غضب پھیل گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کے جھروکوں میں بے صوت
بیابان کی درندگی کی سی بے کرانی اور ویرانگی چھا گئی تھی۔ اس نے پھر کھا جانے والے
انداز میں سموقان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

اجنبی تیری بے ہنگم زہریلی باتیں، تیرا نفرت سے عبارت لہجہ، تیرا انداز
گفتگو، چھلکتی کرودھ کی لہوں کی مانند ہے جسے میں نے یکسر ناپسند کیا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے ثورفلک رکا۔ اس لئے کہ عین اس
موقع پر سردار میخو اور اس کی حسین و جمیل بیٹی نوط وہاں آن موجود ہوئے۔ وہ کچھ پوچھنا
ہی چاہتے تھے کہ ثورفلک ایک بار پھر سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ اٹھا۔

اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے لیکن میں اپنا تعارف تم سے کراؤں کہ
میرا نام ثورفلک ہے۔ میں جب حرکت میں آتا ہوں تو ہر ایک کے لئے حدیث غم
انسان، مسلسل عذاب کا لمحہ، دور تک پھیلتی درد کی ریت اور بادلوں کے شور میں تشنہ
لبوں کی پیاس بن جاتا ہوں۔ میں جب اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آتا ہوں تو
ان کے دل کے رباب، ان کے تار انفاس پر ایسی ضرب لگاتا ہوں کہ انہیں توڑتا ہوں
بادلوں کی زخمی چیخوں، پانی کی وحشی لہروں کی طرح ان پر چھا جانے کا فن اور صناعی بھی
جانتا ہوں۔

دوسری جانب جب سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط دروازے پر آئے تو
سدوری اور ارشابنی نے انہیں آنکھ کا مخصوص اشارہ کیا جس پر وہ کسی قدر مطمئن ہو
گئے تھے۔ اس موقع پر ثورفلک، میخو کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان کے متعلق کچھ پوچھنا
ہی چاہتا تھا کہ سموقان پہلے ہی بول پڑا۔

اجنبی سن میرا نام سموقان ہے میں اپنے چاہنے والوں کے لئے، اپنے حمائتیوں
کے لئے شعروں کے ملبوس معانی، پھولوں کی جوانی، رنگوں کی کہانی، فن پارہ معانی

جیسا نرم رو، اوراق مصور کے جمال، فطرت کے مرقع کمال جیسا جاں نثار اور تز دروبام اور روشن رخ ایام جیسا قربانی دینے والا ہوں۔ سن اپنے دشمنوں اپنے مخالفو کے لئے میں دھرتی کا سینہ ہلا دینے والی سمندر کی وحشی آوازوں، اندھی کالی راتوں کے پلتے خوف، اور بے اعتمادی کے دھوپ چھاؤں کا خونی کھیل بن جاتا ہوں۔

جواب میں ثورفلک نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا پھر اس کی کھولتی ہوئی آوا سنائی دی۔

اجنبی لگتا ہے تو اپنی باتوں سے مجھے خوف زدہ کرنا چاہتا ہے اور میں خو دوسروں کے لئے نفس میں چھلکتے سورج کی تپش جیسا خوف بن جاتا ہوں۔ میں جب اپنی طاقت اپنے رنگ میں آتا ہوں تو پیڑوں کی شاخوں پر سمٹے پنکھ پکھیروں تک سہم جاتے ہیں۔ اگر میرے متعلق تفصیل سے سننا چاہتے ہو تو پھر غور سے سنو، میں بھی اپنے عزیزوں کے لئے چرواہوں کے بے ضرر گیت، سپنوں پر حقیقت کے پرتو جیسا نر رو، عہد طفلی کی بساط، ہونٹوں کو چومتی فصاحتوں اور گنگناتی روایتوں جیسا بے ضر ہوں۔ جب کہ تیرے جیسے دشمنوں کے لئے تو میں کالی راتوں، بنجر دنوں کی ہجر، کتابوں کا خونی صفحہ، انسانیت کو مصلوب کر دینے والا جبر کا ڈنگ اور شام کے پیغام میں رقص ماتم خیز بن جاتا ہوں۔ اب تو بتا تجھے میرا کون سا روپ پسند ہے۔

کون سا روپ تیرے سامنے لے کر آؤں تا کہ تو جان سکے کہ ثورفلک کیا چیز ہے؟۔

ثورفلک کی اس گفتگو سے سموقان تاؤ کھا گیا تھا۔ پھر اس نے ابلتے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

سنو ثورفلک! میں خود اپنی ذات میں ہجرتوں کا بت شکن موسم، زرد صحراؤں میں طوفانوں کے بے روک جلال کی مانند ہوں میں خود حیات و قوت کا رز خواں اور اپنے قدموں میں ایک کارواں رکھتا ہوں۔ پہلے پیچھے ہٹ مجھے اندر جا کے علیحدگی میں سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط سے گفتگو کرنے دے اس کے بعد میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تمہاری ذات کا کون سا پہلو پسند ہے۔

جواب میں ثورفلک دروازے پر اکڑ گیا اور کہنے لگا کہ اگر میں تمہیں اندر

جانے دوں تب ---------؟ اس پر سموقان آگ کے کھولتے لاوے کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ ایک دم وہ حرکت میں آیا اس نے ایسا زور دار دھکا ثورفلک کو دیا کہ وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ پھر سموقان حویلی میں داخل ہوا اس کے پیچھے پیچھے سدوری، ارشانی اور گلگامش کے بھیجے ہوئے سارے مخبر بھی اس حویلی میں داخل ہو گئے تھے۔

جس وقت سموقان نے ثورفلک کو زور سے دھکا دیا تھا اور ثورفلک پیچھے ہٹ گیا تھا تو سموقان کی اس طاقت اور قوت کا اندازہ کرتے ہوئے لمحہ بھر کے لئے وہ پریشان ہوا تھا۔ سوچوں میں کھو گیا تھا کہ اس کی انہی سوچوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سموقان، سردار میخو اور نوط کے پاس گیا اور انہیں کہنے لگا۔

میں تم دونوں کا ہمدرد ہوں۔ میرا نام سموقان ہے۔ سدوری مجھے سارے حالات سے آگاہ کر چکی ہے۔ تم دونوں فکر مند نہ ہونا میں تمہاری مدد کے لئے پہنچ گیا ہوں۔ تم میرے استاد محترم لشپیم کا ہی عقیدت مند رہنا، ثورفلک تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اتنی دیر تک ثورفلک سنبھل کر قریب آیا اور قہر بھرے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اجنبی! میں جانتا ہوں کہ تو اپنا نام سموقان بتا چکا ہے۔ تیرے رویے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تیرا میرا ٹکراؤ ضرور ہو گا۔ تجھ پر وار ہونے سے پہلے تجھ پر ضرب لگانے سے قبل، تیرا ستیاناس کرنے سے پہلے، تیرا حلیہ، تیرا چہرہ، تیرا جسم بگاڑ دینے سے پہلے بتا کہ تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ تیرے حسب نسب کی کیا حیثیت ہے؟ تا کہ میں جانوں میرا دشمن کون ہے؟ اور مجھے کیسی اذیت سے اسے مارنا ہے؟۔

سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط سے ہٹ کر سموقان، ثورفلک کی طرف متوجہ ہوا اور بڑی نرم روی سے کہنے لگا۔

ثورفلک تو میرا نام تو جان چکا ہے۔ رہی بات حسب نسب اور حیثیت کی تو میں ایک ایسے آقا کا غلام ہوں جو بڑا مہربان ہے۔ میں ایک ایسے مالک کا بندہ ہوں جو صرف نوازنا جانتا ہے اور مہربانی میں بڑا لاجواب ہے۔

سموقان کا یہ جواب سن کر ثورفلک نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔ پھر اس نے

کھاجانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے درندوں کی سی غراہٹ میں ک
شروع کیا۔

سموقان! میں نہیں جانتا تھا کہ تم اس قدر ذلیل، اس قدر حقیر اس ق
پست اور اس قدر گھٹیا نکلو گے۔ غلام ہو کر میرے منہ لگتے ہو۔

سموقان نے کھا جانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ ب
دھاڑتی ہوئی آواز میں بول پڑا۔

ثورفلک! میں جس آقا کا غلام ہوں اس کے سامنے ہر انسان، ہر ذی روح
ہر جاندار کا عزم مفقود، زبان گنگ اور پاؤں شکستہ ہو جاتے ہیں۔ ہر چیز کے سپاس
وہی مستحق ہے وہی وہ عالی ذات ہے جو روزی رزق عطا کرتا ہے۔ ہر شئے کے آثار
احوال، اعمال اور انفاس تک سے وہ واقف ہے۔ ثورفلک میرا وہ ایسا لاجواب آقا ہے
کہ سینے میں چھپے رازوں تک کو جانتا ہے۔ وہی آسمان سے سحاب اور شفق اتارتا ہے۔

احمق اور نادان سن! میرا وہ بے مثال آقا ہی مہ و خورشید کو درخشندگی ا
ہر پکھیرو کو اس کی بولی عطا کرتا ہے وہ اس ساری کائنات کا مالک ہے میں اسے اپنا اللہ
اپنا رب، اپنا مالک، اپنا خالق کہہ کر پکارتا ہوں۔ ظالم! وہی مہربان آقا ہے جو خلا
ہست و نیست کا کھیل رچاتا ہے۔ وہی رحمتوں کے مسکن، وہی برکتوں کی بستیاں آباد
کرتا ہے۔ یہ کوہستان یہ بیابان، یہ خیابان، یہ گلستان اس کے لفظ کن کے باعث ہیں۔
وہ ایسا آقا ہے جو اپنے ایک اشارے سے روح و بدن کا تعلق قائم کرتا ہے۔ سمندروں
کے پیچ و خم بھی وہی کھڑے کرتا ہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے تھوڑی دیر کے لئے ثورفلک سوچوں میں کھو گیا
تھا۔ پھر اس نے عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تو اپنے جس آقا کا ذکر کر رہا ہے میں اسے نہیں جانتا پہلے یہ بتا کہ کن دیوی
دیوتاؤں کو ماننے والے ہو تاکہ میں تیرے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے تفصیل جان
سکوں۔

سموقان نے اس بار پہلے سے بھی زیادہ قہر بھرے انداز میں کہنا شروع کیا۔
ثورفلک میں صرف اپنے ایک رب، ایک اللہ کا ماننے والا ہوں۔ وہی بندگی

کے قابل ہے۔ اس کی شان ہی اس لائق ہے کہ ضرورت کے وقت اسے ہی مدد کے لئے
پکارا جائے۔ اس کے علاوہ جتنے الٰہ ہیں جتنے بت، جتنے دیوی دیوتا ہیں میں ان پر لعنت
بھیجتا ہوں ظالم! میں تو بت شکن ہوں بت پرست نہیں۔

ثورفلک نے ایک بار پھر سموقان کو مخاطب کیا۔

جس آقا کا تو ذکر کر رہا ہے اسے ذرا میرے سامنے تو لا تاکہ میں براہ راست
اس سے گفتگو کروں۔

جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا تو کیسا نادان، جاہل اور
احمق ہے وہ ایسا آقا ہے کہ کوئی بھی انسانی آنکھ اسے دیکھنے، اس کی ذات کا احاطہ کرنے
کی جرأت، جسارت اور طاقت ہی نہیں رکھتی۔ وہ ہر جگہ موجود ہے چھوٹے سے چھوٹے
ذرے، بڑے سے بڑے پتھر و کوہستانوں تک کے احوال وہ جانتا ہے۔ انسان کے ذہن
میں اس کے شعور میں، لاشعور میں بھی جو خیال نہیں آئے ہوتے میرا آقا، میرا وہ مالک
ان کی بھی خبر رکھتا ہے۔ سموقان کی اس گفتگو سے ثورفلک کے چہرے پر طنزیہ سی
مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا۔ ثورفلک کچھ سوچتا رہا
اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

سموقان تو پہلا شخص ہے جس سے میں نے اس قسم کی گفتگو کی ہے۔ تو پہلا
شخص ہے جس نے میرے سامنے ایسی بے تمیزی کی باتیں کرنے کی جرات اور جسارت
کی ہے ورنہ تیرے جیسی گفتگو کرنے والوں کو میں صرف ایک لمحے ہی میں بساط کی
طرح لپیٹ کر رکھ دیتا ہوں۔ تو پہلا شخص ہے جس سے مجھے ٹکرانے اور مقابلہ کرنے کا
لطف آئے گا۔ جو کچھ میں تیرے خلاف کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کارروائی کو شروع
کرنے سے پہلے میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ آج کا دن تیری زندگی کا آخری دن ہو گا اور
تیری عمر رواں کو زندگی کی آنے والی صبح دیکھنا نصیب نہ ہو گی۔

سموقان سے ہٹ کر ثورفلک نے سردار میخو کی طرف دیکھا اور بڑے تلخ لہجے
میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میخو ابھی اور اسی وقت اپنی بستی کے لوگوں کو حکم جاری کر دو کہ تمہاری
حویلی کے سامنے جو کھلا میدان ہے اس میں جمع ہو جائیں۔ تم اور تمہاری بیٹی بھی وہاں

موجود رہو گے۔ لوگوں کو جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہاری بستی کے لوگوں کو خبر ہو جائے کہ میں کیسا طاقتور اور دراز دست ہوں۔ سموقان کی بدترین حالت میں ان سب لوگوں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں اور آخر میں اسے میں ذلت کی وہ موت ماروں گا جو برسوں یادگار بنی رہے گی۔ جب تمہاری بستی کے لوگ اس سے کو دیکھیں گے تو اس منظر دوسری بستیوں کے لوگوں کے سامنے بھی پیش کریں گے۔ یوں سارے بستی کے لوگوں کو احساس ہو جائے گا کہ کسی بھی صورت میری اور ساحرانو کی نافرمانی نہیں کرنی۔ اب تم جاؤ اور بستی کے سارے لوگوں کو اپنی حویلی کے سامنے جمع ہونے کے لئے کہو پھر میں اس سموقان کے ساتھ اپنی اگلی کارروائی کی ابتداء کرتا ہوں۔

سموقان اپنی جگہ پر مطمئن اور خاموشی کھڑا رہا۔ اس کے پیچھے سدوری، ارشابی اور گلگامش کے مخبر بھی کھڑے تھے۔ سردار میخو نے کچھ لوگوں کو حکم جاری کر دیا کہ وہ بستی کے سارے لوگوں کو اس کی حویلی کے سامنے جمع ہونے کا حکم دیں۔ حکم ملتے ہی آن کی آن میں منادی بستی میں گھوم گئے، پھر آناً فاناً سارے لوگ میخو کی حویلی کے سامنے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ اس کے بعد ثورفلک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان! اگر تو میرا مقام، میری طاقت اور قوت دیکھنا ہی چاہتا ہے تو چل میخو کی حویلی کے سامنے چل دیکھ وہاں کس قدر لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ وہاں میں تمہیں بتاؤں گا کہ کون زیر، کون زبر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ثورفلک حویلی کے بیرونی میدان کی طرف ہو لیا تھا۔ سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط بھی اس کے ساتھ تھے۔ پیچھے سموقان، سدوری، ارشابی اور مخبر بھی ہو لئے تھے۔ میدان کی طرف جاتے ہوئے ا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سموقان نے بڑی عاجزی سے، بڑی انکساری سے ایک بار آسمان کی طرف دیکھا پھر وہ سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی عاجزی، بڑی رقت میں کہہ رہا تھا۔

اے اللہ، تو ہی میرا حفیظ و والی، تو ہی میرا آقا اور مولا ہے۔ میرے اللہ جس میدان کی طرف میں جارہا ہوں اس میں مجھے کامیاب و کامران رکھنا۔

اے میرے رب کریم تو ہی جذبوں کی صداقتیں، تو ہی فکر کی رفعتیں عطا کرتا ہے۔ تو ہی طبقاتی تصادم اور دینی تضاد کو رفع کرتا ہے۔

اے خدائے لازوال! تو بڑے بڑے آلات و سامان جنگ و جدل رکھنے والے شہنشاہوں کو لمحوں کے اندر بے ثروت و بے ننگ و نام کر دینے والا ہے۔ میرے اللہ تیری بخشش و سخاوت بے مثال ہے تو عاجزوں کو بے بسوں کو صرف اپنے حرف کن سے قعرِ مذلت سے نکال کر بے پایاں خلوص اور مہر میں کھڑا کرتا ہے۔

اے میرے اللہ میں تیرا ایک ادنیٰ غلام ہوں تیری ہی ذات کا وظیفہ خوان ہوں۔ میرے مولا میرے مالک تو ہی مخلوقات و موجودات کو جذبہ و احساس کی نارنگیوں سے نوازتا ہے۔ الٰہی یہ دشمن مجھ پر ندامت کے بار گراں اور ہوس کی دلدل کی طرح نزول کرنا چاہتا ہے اس کے مقابلے میں یا اللہ مدد فرما میری نصرت کا سامان کر۔

اے اللہ میرا مقابل ان لوگوں میں سے ہے جو آدم کو مقام بشریت سے گراتے ہیں۔ جو لفظوں سے معانی کی ضیاء چھینتے ہیں۔ میرے اللہ تو ہی آندھیوں میں جگمگاتے چراغوں کی حفاظت کرتا ہے۔ تو ہی شکستہ در و بام کو زلزلوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ میرے اللہ تو ہی فطرت سے جوت وجوالا سے گردآلود غموں کی بستیوں کو آشنا کرتا ہے۔ میرے اللہ میں تیرا ماننے والا ہوں تیری ہی عبادت کرنے والا ہوں بوقت ضرورت صرف تیرے ہی سامنے دست طلب دراز کرنے والا ہوں۔ میرے اللہ مجھے اس قدر استطاعت دے کہ میں مقابل کے جسم و جان کی نیلی رگوں میں سمندر کے پیچ و خم کی طرح وارد ہو جاؤں۔ میرے اللہ مجھے قوت دے کہ میں محبت کو بے ثمر، چاہت کو بے اثر کرنے والے دشمن دین، اس دشمن انسان پر قلزم زہر کی طرح وارد ہو کر اس کی ہر جراتمندی، اس کی ہر دلیری، اس کی ہر بے دینی اس کی بت پرستی کو بے سکت، بے جہت کرتا چلا جاؤں۔ میرے اللہ میری مدد فرما۔ میرے اللہ میری نصرت کا سامان کر۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا۔ وہ ایک طرح سے مطمئن تھا۔ پھر وہ اپنے آگے آگے چلنے والے ثورفلک پر گہری نگاہ ڈالتے ہوئے خاموشی سے آگے بڑھنے لگا تھا۔

ثورفلک اور سموقان، سردار میخو اور اس کی بیٹی نوط کے ساتھ جب حویلی کے باہر کھلے میدان میں جمع ہونے والے لوگوں کے درمیان پہنچے تب میخو اور اس کی بیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے ثورفلک کہنے لگا۔

تم دونوں باپ بیٹی باہر لوگوں میں جا کر کھڑے ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ
سموقان کے ساتھ غصے اور غضبناکی میں، میں تم دونوں کا بھی خاتمہ کرتا چلا جاؤں۔ جس وقت ثور فلک سردار میخو اور اس کی بیٹی سے گفتگو کر رہا تھا۔ سموقان نے بھی سردار ارشا بی اور گلگامش کے مخبروں کو ارد گرد کھڑے لوگوں میں چلے جانے کا اشارہ کیا تھا سموقان کا اشارہ ملتے ہی وہ سب پلٹے اور پیچھے ہٹ کے کھڑے ہو گئے تھے۔

سموقان نے اپنی پیٹھ پر بندھا ہوا ترکش اور ڈھال اتار کر ایک طرف رکھ دی۔ اس کے کندھے پر جو زنبیل اور کمان لٹک رہی تھی۔ وہ بھی اس نے اتار کر ترکش کے پاس رکھی۔ پھر وہ ثور فلک کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنی تلوار جو اس کی کمر سے لٹک رہی تھی اپنے پاس ہی رہنے دی تھی۔ جس وقت سموقان، ثور فلک کے پاس آیا، ثور فلک نے بڑے زہریلے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

سموقان! جسے تو نے پکارنا ہے پکار لے۔ تو نے اپنی مدد اپنی اعانت کے لئے جس کو آواز دینی ہے دے لے۔ اس کے بعد میں جانتا ہوں کہ تیری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کوئی تیری آواز سننے والا نہ ہو گا۔

سموقان چند قدم آگے بڑھا اور ثور فلک سے بھی زہریلے انداز میں کہنے لگا۔

ثور فلک تو بکتا ہے۔ بدی کے گماشتے تو نے ابھی تک میرا رنگ دیکھا ہی نہیں، میں نے اپنے جس آقا، اپنے جس رب، اپنے جس اللہ اپنے جس مالک کو پکارنا تھا پکار چکا اور وہ ایسا مہربان آقا ہے کہ تیرے جیسے گناہ کے گماشتے کے سامنے وہ میری مدد ضرور کرے گا۔ بلکہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تو نے اپنے جن بتوں، جن دیوتاؤں کو آواز دینا ہے دے لے۔ اس لئے کہ میرا نام سموقان ہے، بت شکنی میرا کام ہے، تیرے دیوتاؤں، تیرے بتوں کی شکنی کے ساتھ ساتھ، یاد رکھنا میں تیری بھی شکنی کرتا چلا جاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رکا تھا اس کے بعد پھر اس نے ثور فلک کو مخاطب کرتے ہوئے سلسلہ کلام جاری رکھا۔

ثور فلک! یہ ارد گرد کھڑے لوگ تیرا اور میرا مقابلہ دیکھنے کے لئے بے چین ہیں، آگے بڑھ کر مجھ پر پہلی ضرب لگا اور پھر اس کا رد عمل اور انجام دیکھ۔ میں

پہلے ضرب لگانے کا موقع دیتا ہوں حالانکہ کوئی بھی اپنے دشمن کو ایسا آسان موقع فراہم نہیں کرتا لیکن میں تمہیں ایسا موقع دیتا ہوں تاکہ بعد میں تم یہ نہ کہو کہ میری ضربوں نے تمہیں نڈھال کر دیا تھا اور تم صحیح طور میرے مقابلے پر جم نہ سکے تھے۔

ثور فلک نے کھا جانے والے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا پھر اس کی کھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سموقان! تیری زبان پارہ چرب ہے۔ تیری باتوں میں زہر کا قلزم، تیرے انداز میں نفرت کی جوالا اور تیرے لہجے میں کرودھ کی گونجتی چیخیں ہیں۔ ظالم میں جس کے ساتھ انگاروں کا کھیل کھیلتا ہوں اسے بے منزل و بے ہدف بنا کے رکھ دیتا ہوں۔ جسے میں اپنا دشمن سمجھتا ہوں اس پر میں ہواؤں کی تلخیوں کی طرح نزول کرتا ہوں۔ اسے بے سوز، بے رنگ و ناتواں بناتا چلا جاتا ہوں اور میرے سامنے اس کی حالت سونی گلیوں، ویران راستوں، بکھری راتوں اور بھولی باتوں کی سی ہو کر رہ جاتی ہے۔ جب تم پر میری ایک ہی ضرب پڑے گی تو لکھ رکھ تو اپنے آپ کو فاصلوں کے سمندر میں دیار غم کے مسافر کی طرح محسوس کر رہا ہو گا۔ اس وقت میری ضرب سے تیری سماعتوں میں بے حسی، تیری بساطوں میں گرداڑتی دکھائی دے گی۔

ثور فلک جب خاموش ہوا تو سموقان نے اسی کی سے انداز میں بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بدی کے پروردہ! گناہ کے گماشتے! مجھے باتوں میں الجھا کر وقت مت ضائع کرو۔ میں تجھے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں تمہیں پہلے ضرب لگانے کا موقع دیتا ہوں۔ آگے بڑھ کر مجھ پر ضرب لگاؤ۔ پھر اس کے بعد دیکھو کہ میں کیسے تمہارے تعصب کے زندان میں پل پل سلگتے، لمحہ لمحہ جلتے عناصر کی طرح داخل ہوتا ہوں۔ میں تم پر یہ بھی واضح کر دیتا ہوں کہ میری چند ہی ضربیں پڑنے سے تو اپنے جسم کو برف کی سل کی طرح منجمد محسوس کرے گا پھر نہ اوسان تیرے بس میں رہیں گے نہ احساس تیری گرفت میں باقی رہ جائیں گے۔ ثور فلک میں دشت کا آئین ساز اور اجالوں کا پیغام رساں ہوں۔ تیرے جیسے گمراہ انسان جب بھی مجھ سے ٹکراتے ہیں میں ان کے کئے باعث درد و عذاب بنتا ہوں۔ ان کے لئے میں تشنہ ناکامی کا فسوں کھڑا کرتا ہوں۔ آگے بڑھ مجھ پر ضرب

لگا۔ پھر دیکھ میں کیسے غضب کی برف باری کی طرح تجھ پر وارد ہو کر تیری حالت
ناسور اور کرم خوردہ کتابوں جیسی بنا کر رکھتا ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو نے ثورفلک کو اور زیادہ غضبناک اور پاگل کر رکھ دیا تھا۔ لہٰذا وہ آگے بڑھا اپنی پوری طاقت اور قوت کو مجتمع کرتے ہوئے اپنی دا ہاتھ کی ضرب اس نے سموقان کے دائیں کندھے پر لگائی تھی۔ ثورفلک خیال کرتا تھ اس کی پہلی ضرب پر ہی سموقان لڑکھڑاتا ہوا زمین پر گرے گا اور دم توڑ جائے گا ثورفلک کی حیرت کی انتہا، اس کے تعجب کا کوئی اندازہ نہ تھا اس لئے کہ وہ ضرب لگ سموقان کے ردعمل کا اندازہ کرنے لگا ردعمل اس کی امیدوں کے بالکل خلاف سموقان کسی کوہستانی سلسلے کی طرح اس کے سامنے جما کھڑا تھا۔ ضرب کھانے باوجود وہ نہ اپنی جگہ سے ہلا تھا نہ لڑکھڑایا تھا تاہم یہ ضرب پڑنے پر اس کے چہرے غضبناکی کے اثرات پہلے کی نسبت زیادہ نمایاں ہو گئے تھے۔

پھر وہ کسی برف کے کوندے کی طرح آگے بڑھا، تھوڑا سا وہ ہوا میں اچ ایک کارگر ضرب پہلے اس نے ثورفلک کے سر پر دوسری اس کے شانے پر دے ما تھی۔ یہ دو ضربیں پڑتے ہی ثورفلک اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا تھا تکلیف اور اذیت باعث ایک بار اس نے اپنے کندھوں کو اچکایا تھا اور سر کو دائیں بائیں خوب جھٹکا تھا۔

ثورفلک پر دو ضربیں لگانے کے بعد سموقان پیچھے ہٹا، ہلکا سا ایک قہقہ نے لگایا تھا۔ پھر ثورفلک کو اس نے مخاطب کیا تھا۔

ثورفلک! تو نے میرا رنگ بھی دیکھ لیا، مقابلہ شروع ہونے سے پہلے نے تمہیں کہا نہ تھا کہ میری ضرب تیرے اوسان خطا کرے گی۔ تجھے تیرے احساس محروم کرتی چلی جائے گیا۔ تو نے دیکھا کہ تیری ضرب پڑنے پر میں اپنی جگہ سے ہلا تھا۔ جب میں نے تم پر دو ضربیں لگائیں، تو نے اپنے کندھوں کو بھی اچکایا اور سر کو پاگل کتے کی طرح ہلایا۔ آگے بڑھ اور میرے ساتھ ٹکرا۔ اس کے بعد اپنا انجام دیکھ

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں کسی پاگل بھینسے کی طرح ثورفلک آگے بڑھا تھا تاکہ سموقان پر ضرب لگائے۔ سموقان بھی آگے بڑھا پھر اندھا دھند دو

ایک دوسرے پر ضربیں لگانے لگے تھے۔

کافی دیر تک وہ ایک دوسرے کو اپنا ہدف بناتے رہے۔ ثورفلک نے کئی ناقابل برداشت ضربیں سموقان کے پیٹ، اس کے کندھے، اس کے سر اور پسلیوں پر لگائیں تھیں۔ سموقان نے بھی کئی بار ثورفلک کے پیٹ کو ڈھول کی طرح بجایا تھا اور اس کے کندھوں، اس کی گردن اور پسلیوں پر ایسی ضربیں لگائی تھیں جیسے کوئی پہلوان کسی کو اپنے گرز کا ہدف بناتا ہے۔

کچھ دیر تک دونوں جم کر ایک دوسرے پر ضربیں لگاتے رہے۔ آخر ثورفلک، سموقان کے سامنے دبتا دکھائی دینے لگا تھا۔ سموقان نے اس کی اس کیفیت کو بھی پہچان لیا تھا۔ لہٰذا اس نے پہلے سے بھی زوردار انداز میں ثورفلک کو اپنی ضربوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ چار پانچ جب مزید ضربیں سموقان نے اپنی پوری طاقت اور قوت سے لگائیں تب ثورفلک انتہائی بے بسی، انتہائی لاچارگی میں زمین پر گر پڑا تھا۔ سموقان آگے بڑھا اور اپنا دایاں پاؤں پوری طاقت اور قوت سے اٹھا کر ثورفلک کے پیٹ میں دے مارا تھا۔ ثورفلک تکلیف اور درد کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا۔ پھر بالوں سے پکڑ کر ثورفلک کو سموقان نے اوپر اٹھایا اور اس کے منہ کے دائیں بائیں حصے پر لگاتار دو دو ایسے طمانچے مارے کہ ثورفلک چکرا کر رہ گیا تھا۔ پھر ثورفلک کو بالوں سے پکڑے ہی پکڑے اس کا سر ایک بار اپنے سر پر رکھے آہنی خود سے ٹکرایا، پھر طنزیہ سے انداز میں سموقان نے ثورفلک کو مخاطب کیا۔

ثورفلک مقابلے سے پہلے میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرا نام سموقان ہے اور میں دشت کا آئین ساز اور اجالوں کا قاصد ہوں۔ دیکھ اب تو میرے سامنے بے بس بھی ہے لاچار بھی ہے۔ اگر تو یہ خیال کرتا ہے کہ اپنی طاقت اور قوت کے بل بوتے پر تو ان علاقوں کے لوگوں کو میرے استاد محترم لششیتم کے خلاف کر دے گا تو یہ تیری بھول ہے۔ میں تیرا عضو عضو کاٹ کر رکھ دوں گا پھر بالوں سے پکڑے ہی پکڑے سموقان نے اس کو ایک جھٹکا دیا اور اسے دور گرا دیا تھا۔

ثورفلک نے اندازہ لگا لیا تھا کہ سموقان طاقت اور قوت میں اس سے کہیں زیادہ ہے لہٰذا جسمانی طاقت سے اس نے اگر سموقان کا مزید مقابلہ کیا تو سموقان پوری

طرح اس پر حاوی ہو جائے گا اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دے گا۔

لہذا جس وقت بالوں سے پکڑ کر سموقان نے ثورفلک کو جھٹکا دیا تھا۔ اس پر وہ پیچھے گرا تھا۔ ثورفلک فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اپنے دونوں ہاتھ جونہی اس نے سامنے کئے اس کے ہاتھوں سے برق کے شعلے نکلے اور سموقان کی طرف لپکے۔ سموقان بھی چوکس ہو گیا تھا۔

ثورفلک کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اپنی تلوار بے نیام کی، اسے دائیں ہاتھ میں اپنے سامنے کیا۔ بائیں ہاتھ کو اس نے اپنے لباس کے اندر ڈالا پھر ایکدم جھٹکے سے وہ ہاتھ بھی باہر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھ اس نے سامنے کر دیئے۔ اب اس کے ایک ہاتھ میں اپنی چوڑے پھل کی تلوار تھی جس کے دستے کے قریب موٹے اور جلی انداز میں سرخ رنگ سے لفظ اللہ لکھا ہوا تھا جب کہ اس کے بائیں ہاتھ میں اسم اعظم تھا جو اس نے لباس کے اندر سے نکال لیا تھا۔

برق کے وہ کوندے جو ثورفلک کی طرف سے سموقان پر لپکے تھے۔ وہ سموقان کی تلوار اور اس کی بائیں ہاتھ کے قریب آکر ختم ہو گئے تھے۔ ثورفلک نے جب دیکھا کہ اس کی سری قوتیں بھی سموقان کے خلاف ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہیں تو لمحہ بھر کے لئے ثورفلک پریشان ہو گیا تھا۔ شاید وہ اپنی سری طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے سموقان کے خلاف کوئی دوسرا قدم اٹھانا چاہتا تھا کہ اس دوران سموقان حرکت میں آیا اپنے بائیں ہاتھ کو اس نے اپنے سامنے ہی پھیلا کے رکھا۔ جس میں اس نے اسم اعظم تھام رکھا تھا اور اس ہاتھ کو اپنے سامنے اب وہ دائیں بائیں ہلاتا جا رہا تھا اپنے دائیں ہاتھ میں اس نے بڑی مضبوطی کے ساتھ اپنی تلوار تھامی پھر وہ اپنی تلوار کو لہراتا ہوا ثورفلک کی طرف بڑھا تھا شاید وہ اپنی بھاری بھرکم تلوار ثورفلک پر گراتے ہوئے اس کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔

دوسری جانب ثورفلک نے بھی جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار نکال لی تھی۔ عین اسی وقت ڈھلتی ہوئی عمر کا ایک شخص ثورفلک کے پہلو میں نادیدہ طور پر نمودار ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اسی کے سے انداز میں ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بھی اس کے پہلو میں نمودار ہوئی تھی۔

جو بوڑھا نوجوان اور خوبصورت لڑکی کے ساتھ ثورفلک کے پہلو میں اچانک نمودار ہو گیا تھا اس نے سموقان کو دیکھتے ہی ایک وحشی قہقہہ لگایا اور سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

بد بخت سموقان! میں تمہیں پہچان چکا ہوں تو پشنیتم کا شاگرد رشید ہے۔ میں انو ہوں میرا نام تو نے سن رکھا ہوگا۔ میرے جیسا ساحر اس وقت دنیا کے کسی حصے میں نہیں ہے میرے ساتھ میری بیٹی عشتار ہے تم نے یہ بھی سن رکھا ہوگا کہ ثورفلک میرا شاگرد رشید ہے۔ پھر میں تیرے جیسے اوباش کے ہاتھوں ثورفلک کو جسمانی اور سری قوتوں میں کیسے مغلوب ہوتا دیکھ سکتا تھا اب میں اپنی بیٹی عشتار کے ساتھ یہاں موجود ہوں تو اپنی جسمانی طاقتوں اور سری قوتوں کو بھی حرکت میں لا میں دیکھتا ہوں تو ہمارا کیا بگاڑتا ہے۔ اس کے بعد جب میں اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لاؤں گا تو یاد رکھنا دنیا کے کسی بھی کونے میں تمہیں اپنے لئے جائے پناہ نہیں ملے گی۔

سموقان نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسم اعظم کو سامنے ہی رکھا اور اپنے دائیں بائیں ہلا رہا تھا اس کے دائیں ہاتھ میں اس کی تلوار تھی جو اس نے بالکل سیدھی کی ہوئی تھی اور وہ انو، ثورفلک اور انو کی بیٹی عشتار کی طرف سے اچانک کسی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل مستعد تھا۔ پھر انتہائی غضبناکی میں اس نے انو کی گفتگو کا جواب دیتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

انو دنیا کے غلیظ ترین انسان! گناہوں کے پروردہ! تم کیا سمجھتے ہو کہ تمہارے آنے سے یہ ثورفلک مجھ پر غالب رہے گا۔ تم میری پناہ گاہ کو کیا خراب کرو گے۔ مجھے پناہ دینے والا میرا وہ اللہ ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ یاد رکھنا جب تو اس کے قہر، اس کے عذاب کا حقدار ہو جائے گا تو دنیا کی کوئی طاقت میرے آقا کے قہر، میرے مالک کے عذاب سے نہ بچا سکے گی۔ انو! ذرا اس ثورفلک سے پوچھ مار مار کے میں نے اس کی کیا حالت کی ہے۔

سانس لینے کے لئے سموقان رکا پھر اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

انو! تم اور تمہاری بیٹی عشتار غور سے سنو، تم دونوں ہی نہیں، تمہارے

حواریوں کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ ثور فلک جیسی کوئی طاقت اور قوت نہیں رکھتا ہے
کس قدر لوگ یہاں موجود ہیں ان کی موجودگی میں، میں نے اسے مار مار کر زمین پر پھر
گرایا۔ یاد رکھنا اگر تم نے بھی میرے آڑے آنے کی کوشش کی تو میں تمہاری ا
تمہاری بیٹی عشتار کی حالت اس سے بھی بدترین کردوں گا۔

سموقان کی گفتگو کے جواب میں غصے اور غضبناکی سے ساحر انو تھوڑی
تک بل کھاتا رہا۔ پھر اس کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سموقان میں جانتا ہوں کہ تو پشمیتم کا دست راست ہے۔ اور کچھ ظاہری ا
کچھ مخفی قوتوں کا بھی مالک ہے۔ لیکن یاد رکھنا تیرا استاد پشمیتم نہ سہی لیکن تیری سار
ظاہر اور مخفی قوتوں کو تو میں یہاں بالکل منجمد اور پتھر کر کے رکھ دوں گا۔ میں تیر
خلاف حرکت میں آنے لگا ہوں دیکھ سارے لوگوں کے سامنے تیرا کیا انجام ہوتا ہے۔

اس بار سموقان نے انو سے بھی زیادہ بھیانک اور کھولتے ہوئے لہجے
جواب دیا۔

انو! اس دھوکے اور فریب میں مت رہنا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے میں
تین ہو۔ میرے ساتھ میرا وہ اللہ، میرا وہ رب ہے جس کی ذات کے سامنے صدیوں
جلتے چراغ اس کے کن کی صرف ایک پھونک سے بجھ جاتے ہیں۔ وہ قادر و قیوم ہے
رکھنا اس کے سامنے کبھی میں نے اپنی اطاعت و فرماں برداری میں لاف زنی نہیں کی
اپنی عبادت اور بندگی میں کبھی گزاف نہیں کیا۔ میں اپنے اسی اللہ کو پکارتے ہو
تیرے خلاف حرکت میں آؤں گا اور تجھے یقین دلاتا ہوں کہ اپنے اللہ کی مدد اور نصر
کے سہارے تیری خواہشوں کی نیام میں خوف کی چتاؤں کا دھواں بھروں گا۔ وقت
بدترین انقلابوں کی طرح تیری زیست کی تہوں، تیری روح میں سڑاند بھر دوں
تیرے گناہوں کی دہلیز پر موت کے قہقہوں کی دستک دوں گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں ساحر انو نے باری باری
دائیں بائیں ثور فلک اور اپنی بیٹی عشتار کی طرف دیکھا شاید ان دونوں کے لئے ان
کوئی اشارہ تھا۔ پھر وہ تینوں ایک ساتھ حرکت میں آئے انہوں نے اپنے ہاتھ اکٹھے فضا
بلند کئے اور اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لائے۔ پھر ان تینوں کے ہاتھوں کی طرف

جلا دینے والی رشنیاں عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف لپکی تھیں۔ سموقان بڑا
مستعد تھا اس کی نگاہیں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ جو روشنی عشتار کی طرف سے پھوٹی
تھی اس نے اسے اپنے بائیں ہاتھ پر اسم اعظم پر روکا تھا۔ ثور فلک کی طرف سے جو
روشنی اس کی طرف لپکی تھی اس نے اپنی تلوار کے دستے کے اس حصے پر روکا تھا جہاں
سرخ رنگ میں نمایاں اور جلی طور پر حرف اللہ لکھا ہوا تھا۔ پر وہ ان روشنیوں کے سامنے
اپنا دفاع نہ کر سکا جو روشنیاں ساحر انو کی طرف سے پھوٹی تھیں۔ نیچے جھکتے ہوئے اس
نے اپنے آپ کو ان روشنیوں سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن برق کی طرح کوندتی
ہوئی وہ روشنیاں سموقان کے سر پر رکھے ہوئے آہنی خود سے ٹکرائیں تھیں۔ پس اس
روشنی کا اس خود سے ٹکرانا تھا کہ سموقان انتہائی بے بسی اور لاچاری میں ہوا میں پلٹیاں
کھاتا ہوا پشت کی جانب ایک چٹان کے قریب جا گرا تھا۔ اس کے سر سے اس کا خود اتر
کر چٹان سے جا ٹکرایا تھا۔

اس صورتحال نے اردگرد کھڑے لوگوں کو پریشان اور خوفزدہ کر دیا تھا
اور وہ وہاں سے اپنے گھروں کی طرف بھاگنے لگے تھے دیکھتے ہی دیکھتے میدان خالی ہو گیا
تھا۔ اس موقع پر سموقان جو ابھی تک اس چٹان کے قریب گرا ہوا تھا۔ اس نے اپنا رخ
پیچھے کیا اور اپنی پشت پر کھڑے پشمیتم کے ملاح ارشابنی کو مخاطب کیا اور اسے کہنے لگا۔

ارشابنی میرے بھائی! سدوری اور گلگامش کے مخبروں کو لے کر یہاں سے
بھاگ جاؤ اور اپنی جانیں بچاؤ خبردار یہاں مت کھڑے ہونا۔

جواب میں ارشابنی نے بڑی عاجزی سے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بھائی! میں تمہیں ان گناہ گاروں کے سامنے اکیلا چھوڑ کے
کیسے بھاگ جاؤں۔ یہ بات جب پشمیتم کے پاس پہنچے گی اور اسے خبر ہو گی کہ میں
سدوری اور باقی ساتھی تمہیں ان گناہ گاروں کے سامنے اکیلا چھوڑ کے اپنی جانیں بچانے
کے لئے بھاگ گئے تو کیا ہمارا یہ رویہ پشمیتم کے لئے ناپسندیدگی کا باعث نہیں ہو گا۔

ارشابنی کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے
ہوئے پہلے کی نسبت زیادہ بلند آواز میں کہا۔

ارشابنی میں تمہیں کہتا ہوں یہاں سے بھاگ جاؤ۔ ورنہ تم سب کی

زندگیاں خطرے میں پڑجائیں گی میں ان سے نپٹوں گا اور خوب نپٹوں گا۔ دیکھ بار وہ مجھے ڈرانے اور پسپا کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا میں جو ایمان رکھتا ہوں اس سے مایوس نہیں ہوں ان گناہگاروں اور بدی کے گماشتو مقابلے میں میرا اللہ میری مدد ضرور کرے گا اب تم وقت ضائع نہ کرو یہاں سے جاؤ۔

سموقان کے کہنے پر سدوری، ارشابی اور گگامش کے مخبر دوسرے کے ساتھ بھاگ گئے تھے۔ لوگ قریبی مکانوں کی دیواروں کے پیچھے اور بستی کے چٹانوں کی اوٹ میں رہ کر یہ تماشہ دیکھنے لگے تھے۔

ارشابی، سدوری اور مخبر جب دوسرے لوگوں کے ساتھ بھاگ کر چٹانوں کے پیچھے پناہ لینے کے لئے چلے گئے تو سموقان نے زمین پر لیٹے لیٹے سب گرا ہوا اپنا خود اٹھایا اپنے سر پر رکھا پھر اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور انتہائی انکساری اور کپکپاتی ہوئی آواز میں وہ کہہ رہا تھا۔

میرے اللہ! تیری نگاہ ہر شے کو دیکھنے والی ہے۔ میرے اللہ! تو دلوں بھید بھی خوب جانتا ہے۔ میں تیرا عاجز، تیرا فرمانبردار بندہ، تین شیطانوں کے اکیلا ہوں۔ میرے اللہ! اڑتے لمحوں کی رفتار میں گرد سے اٹی گریزاں ان ساعتوں میرے اللہ بربادی کی رتوں کی دھول میں اور ان زہر گھلی فضاؤں میں میری مدد میرے اللہ! ان وہموں کے پروردہ ابلیسوں کے سامنے میری نصرت کا سامان کر۔ اللہ! یہ تیرے ایک بندے کو اپنے سامنے زیر کرتے ہوئے تیرے منکر تیرے گناہ چاہتے ہیں۔ تیرے ہوتے ہوئے میرے اللہ! یہ میرے حرز جان میں زہر، میرے نفرت کا قہر بھر کے زمین کے سینے کو میرے لئے آلاؤ اور آسمان کو میرے لئے زہر فلک میں تبدیل کرنے کے درپے ہیں۔ اے میرے اللہ! ان تینوں کے سامنے ایک عاجز، اپنے ایک حقیر بندے کے لئے کن کی کرامات کا کوئی لمحہ دکھا۔ میرے ان گناہگاروں کے سامنے اپنے ایک بندے کے لئے قبول مناجات کی کسی مظاہرہ کر۔ میرے اللہ! ان گماشتوں، ان گناہگاروں، ان ابلیسوں، ان شیطانوں منکروں، ان مشرکوں کے سامنے تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ اس لئے کہ میں

عبادت کرنے والا ہوں۔ میرے اللہ! میں جانتا ہوں کہ تو مجھے مایوس نہیں کرے گا۔

سموقان ایک بار پھر اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا چند قدم وہ آگے بڑھا۔ پہلے کی طرح اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا اسم اعظم اپنے سامنے کر لیا تھا۔ تلوار بھی اس کے سامنے تھی اب وہ تلوار اور اسم اعظم کو دائیں بائیں اوپر نیچے لہرانے لگا تھا تاکہ اگر تینوں سری قوتوں کی ضرب لگائیں تو اپنے آپ کو محفوظ کر سکے۔

اس موقع پر انو کی کھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس نے سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان! ابھی ہم تینوں نے ہلکی پھلکی ایک ہی ضرب تم پر لگائی ہے تم نے دیکھا ہے کہ تمہارے پاؤں تلے سے ہم نے زمین کو ادھیڑ دیا ہے تمہارے خیالات کے دائروں میں بے ضمیری کی کثافتیں بھر دیں ہیں۔ تمہاری آنکھوں کے آنگن میں شکست و زوال کے معرکے کھڑے کر کے رکھ دئے ہیں۔

سموقان! اب تو چند گھڑی کا مہمان ہے۔ تھوڑی دیر تک ہم تیری سانسوں میں جلتی قضا، تیری رگ رگ میں کھولتی مرگ بھریں گے۔ سن سموقان قبل اس کے کہ تیری زندگی کا سایہ ڈھلے۔ قبل اس کے کہ تیری روح کی روشنی ختم ہو۔ قبل اس کے کہ تو ہمارے سامنے اس میدان میں بوسیدہ ستون کی طرح گرے پکار؛ جس کو پکارتا ہے اپنی مدد کے لئے تاکہ تیرے دل میں کوئی حسرت نہ رہے کہ تو ہمارے سامنے ہمارے ہاتھوں اکیلا مارا گیا۔

سموقان نے بھی ساحر انو کو بلند آواز سے مخاطب کیا۔

انو! سن یہ دنیا فقط دھوکہ، یہ دنیا عبرت گاہ ہے یاد رکھنا میں تم تینوں کے مقابلے میں اکیلا نہیں ہوں۔ جس آقا کو میں نے پکارنا تھا۔ پکار چکا، جس مالک کا میں غلام ہوں اسے میں اپنی مدد کے لئے آواز دے چکا ہوں اور وہ ایسا مہربان آقا ہے کہ اس کی عطا کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایسا مہربان مالک ہے کہ مجھے امید ہے کہ تم تینوں کے سامنے وہ مجھے تمہاری انا کو روند تا جبر بنا کے رکھے گا اور مجھے اس قابل بنائے گا کہ یہاں اس میدان میں تمہاری یکسو آتما کو بے کل کروں اور چٹکی بھر میں تمہاری خوشیاں شبنم کے گریہ میں تبدیل کر کے رکھوں۔

انو، ثور فلک اور عشتار تینوں نے جب دیکھا کہ سموقان اپنے سامنے اس اسم اعظم اور اپنی تلوار کو دائیں بائیں اور اوپر نیچے لہرا رہا ہے اور اپنے آپ کو کسی قدر محفوظ کر چکا ہے تب انہوں نے کھسر پھسر کرتے ہوئے آپس میں صلاح مشورہ کیا پھر انو تو اپنی جگہ کھڑا رہا لیکن ثور فلک اور عشتار دائیں بائیں پھیلنے لگے۔ سموقان سمجھ گیا کہ وہ اسے گھیر کر تین اطراف سے اس پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اور ہر صورت میں اسے اپنے سامنے زیر کرنا چاہتے ہیں اس موقع پر عجیب سے انداز میں سموقان نے آسمان کی طرف دیکھا تھا بس عین اسی لمحہ ایک ان دیکھا انجانا خونی انقلاب رونما ہوا۔

وہ اس طرح کہ اچانک دھول دھول ہواؤں اور غبار غبار فضاؤں میں آگ کا ایک بگولہ نمودار ہوا وہ اس تیزی سے چکر لگا رہا تھا جیسے کسی بہت بڑے آتشیں طوفان کا پیش خیمہ ہو۔ آگ کا وہ بگولہ کسی ان دیکھے سفر کی گرد اڑاتا ہوا اپنے اندر انگنت آتشی سراب لپیٹے بڑی تیزی سے اس میدان میں داخل ہوا تھا۔ ساحر انو اور سموقان کے بیچوں بیچ جو فاصلہ تھا اس میں سے گزرتا ہوا وہ آتشی بگولہ عین سموقان کے سامنے آن رکا تھا۔ اس بگولے کو دیکھتے ہوئے انو، عشتار اور ثور فلک جہاں تھے وہیں رک گئے تھے۔ وہ آتشی بگولے کی طرف بڑی پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ آتشی بگولہ جب سموقان کے سامنے آن رکا، تب سموقان یہی سمجھا کہ انو، عشتار اور ثور فلک کی طرف سے اس پر کوئی نئی مصیبت نازل کی جا رہی ہے لیکن جب وہ آگ کا بگولہ اس کے سامنے آ کے رکا تو وہ دنگ رہ گیا دو چیزوں نے اسے پریشان اور ششدر کر کے رکھ دیا تھا۔

پہلی یہ کہ جب وہ آتشیں بگولہ اس کے سامنے آن کے رکا تو اسے اس بگولے کی تپش بالکل محسوس نہیں ہوئی تھی۔ دوسری بات جو اس کے لئے انتہا درجہ کی پریشان کن تھی وہ یہ کہ اس آتشیں بگولے کے اندر ایک لڑکی کچھ اس طرح سے رقص کناں تھی جیسے آگ کے بڑے بڑے آلاؤ کے اندر شعلے ایک عجیب طرح کا دھمال ڈالتے ہیں۔

سموقان کو یقین ہو گیا تھا کہ آگ کے بگولے میں رقص کرتی ہوئی لڑکی اس کے لئے کوئی خطرہ، کوئی خدشہ نہیں بن سکتی، اس لئے کہ جب اس نے آگ کے اندر ہولے ہولے شعلوں کی طرح دھمال ڈالتے ہوئے دیکھا تو اس لمحہ اس کے چہرے

پر ایک ان دیکھا خوشگوار تبسم تھا۔ سموقان نے جب گہری نگاہ سے اس لڑکی کا جائزہ لیا تو وہ دنگ رہ گیا۔

وہ لڑکی دوریوں کی خلیج پاٹتے، قربتوں کے کھلتے کنول، چاندنی رات میں سجے جذبوں کے جواہر اور آنچلوں، پھولوں، خوابوں او دھنک رنگوں جیسی خوبصورت تھی۔ وہ انوکھی لڑکی سرخ گلابوں پر تیرتی، برق نغموں کے جلال و جمال میں سرمدی لطافتوں کی طرح پر جمال تھی، اس کا حسن، اس کا شباب، وجدان کے نیلم نغموں کے گوہر، گل رنگ صداؤں اور موتیوں کی نرم خوشبو کی مانند تھا۔ اس کی جسمانی کشش، گداز رنگتوں، جذبوں کی حرارت، محبت کی تمازت اور پیار کی خوشبو کی مانند تھی۔ اپنے جسم کے ہر عضو سے وہ سموقان کے لئے موسموں کے ایک روپ کا پیغام دکھائی دے رہی تھی۔

سموقان اس انوکھی، اس عجیب اور ناآشنا لڑکی کے حسن و جمال میں کھو سا گیا تھا کہ اس کا گلاب چہرہ ستاروں، قوس قزح اور کہکشاں کی مانند تھا۔ اس کی شہاب جبیں، رات کی ظلمتوں میں رقص کناں چاندنی کا سماں پیش کر رہی تھی۔ اس کی حسین نیلی آنکھوں میں ایک ان دیکھی صبحوں کے عروج، مسرتوں کے سرور اور بہار لمحوں کی لذتوں کا خمار تھا۔ اس کا جسم، اس کی جوانی، اس کا شباب اس کی خوبصورتی، اس کا جمال، سموقان کو ایک طرح سے اتصال کی برہنہ ترغیب، انوکھی ناآشنا لذت لمس پیش کر رہے تھے۔ جب کہ اس کی جسمانی حرکات میں ناشناس افسانوں کا انوکھا فسوں تھا۔ سموقان نے یہ بھی دیکھا کہ اس لڑکی کے گلاب ہونٹوں پر اس سے ایک ایسا تبسم تھا جس میں ان کہے حرفوں کی سی ثمر آوری تھی۔ جس انداز میں آگ کے بگولے کے اندر سے وہ لڑکی سموقان کو دیکھ رہی تھی اس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ سموقان کے لئے تعبیروں کے دکھ میں ستاروں کی چمک، دکھ کے استعاروں میں بے نام سحر کے اجالے کھڑے کرنے کے لئے آئی ہو۔

اچانک سموقان چونک سا پڑا اس لئے کہ اس لڑکی نے شہد رنگ برساتی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم پریشان ہو گے کہ میں کون

ہوں؟ کیا ہوں؟ کہاں سے آئی ہوں؟ کس نے مجھے بھیجا ہے میں جانتی ہوں کہ
ذہن میں میرے متعلق اس وقت بہت سے سوال اٹھ کھڑے ہوں گے۔ سنو
"ننتورا" ہے میری ذات کے متعلق کوئی سوال کرنے کی کوشش مت کرنا
تم پر واضح ہو جائے گا کہ میں کون ہوں کیوں تمہاری مدد کے لئے آئی ہوں
موجودہ حیثیت کیا ہے آگ کے اس بگولے کے اندر میں کیسے سما چکی ہوں
تمہیں صرف اتنا ہی یاد رکھنا چاہئے کہ میں تمہاری ایک ساتھی تمہاری ایک
تمہاری ایک مددگار تمہاری استعانت کرنے والی ہوں بدی کی ان قوتوں کے
میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر سلسلہ کلام
رکھا۔

سموقان، انو، ثور فلک اور عشتار تمہارے خلاف حرکت میں آ
میرے آنے کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے فکر مند اور پریشان ہوئے تھے لیکن
تمہارے خلاف حرکت میں آنے سے باز نہیں رہیں گے اگر وہ تمہیں چاروں طرف
گھیرتے بھی ہیں تو تم فکر مند نہ ہونا میں تمہارے ساتھ ہوں ان تینوں شیطانی
کو وہ سبق سکھائیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔

سموقان اس لڑکی کی شیریں اور خوش کن آواز میں الجھ کر رہ گیا تھا
بار پھر اس نے ننتورا کی طرف غور سے دیکھا۔ آتشیں بگولے کے اندر اس کے جسم
گلابی رنگ کا جو لباس تھا وہ اس کے جسمانی خدوخال کو واضح، نمایاں اور عیاں کر
پھر سموقان کے دیکھتے ہی دیکھتے ننتورا نے آگ کے بگولے کے اندر اپنے دائیں اور
ہاتھوں کو قدرے بلند کیا اس کے بعد اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان! اپنے اسم اعظم اپنی تلوار پر لکھے خداوند قدوس کے نام کو
میں لاؤ اور اپنی سری قوتوں کا بھی رنگ دکھاؤ اور میرے دونوں بازوؤں کے
ان پر اپنی ان قوتوں کی ضرب لگانے کی کوشش کرو پھر دیکھو میرے آگ
بگولے سے نکل کر تمہاری قوتیں کیا رنگ کیا ڈھنگ پکڑتی ہیں۔

ننتورا کی اس گفتگو سے سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ

ہوئی تھی پھر اس نے سب سے پہلے اسم اعظم کو اپنے سامنے کیا۔ اپنی تلوار بھی اپنے سامنے لایا اس کے بعد اس نے تلوار کی نوک پر اپنا کوئی سری عمل کیا پھر اپنی ان قوتوں کو ننتورا کے بازوؤں کے نیچے سے گزارنے کا فعل کیا۔ اس کا یہ فعل شروع کرنا تھا کہ اس کے بائیں ہاتھ میں جو اسم اعظم تھا اس پر سے برق پھوٹی تھی اس نے تلوار کی نوک پر اپنا جو سری علوم کا اثر دکھایا تھا وہاں سے بھی چنگاریوں کی صورت میں شعلے برسے تھے اور لفظ اللہ سے ایسی روشنی پھوٹی تھی کہ جو نگاہوں کو چکاچوند کر دے یہ تینوں روشنیاں جب اس لڑکی کے بازوؤں کے نیچے سے آگ کے اس بگولے کے اندر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھیں تھیں تو ایک طوفان کھڑا ہو گیا تھا ایسا لگتا تھا جیسے نہ رکنے والے، نہ ٹلنے والے برق کے شعلے دوسرے جانب کھڑے انو، ثور فلک، اور عشتار کی طرف لپکے ہوں۔

انو، ثور فلک اور عشتار نے ان شعلوں کو اپنی طرف لپکتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور انہوں نے اپنے سری علوم اور قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنا دفاع بھی کیا تھا اس کے باوجود ننتورا اور سموقان کی طرف سے ان پر لپکنے والے شعلوں نے تینوں کو زمین پر پٹخ کر رکھ دیا تھا ان کی حالت ایسے ہو گئی تھی جیسے کسی کھلونے کو اٹھا کر کسی نے مسلنے کے انداز میں زمین پر پھینک دیا تھا اور وہ اس طرح چیخنے چلانے لگے تھے جیسے ان پر آسمانی برق گر پڑی ہو۔

اس صورتحال پر ننتوا کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر سموقان نے دیکھا کہ آگ کا وہ بگولہ جس کے اندر ننتورا تھی پیچھے ہٹا تھا۔ اتنی دیر میں ساحر انو، ثور فلک اور عشتار اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر آگ کا بگولہ ایسی تیزی سے گول دائرے کی شکل میں رقص کرنے لگا تھا جیسے وہ طوفان کھڑا کرنے لگا ہو پھر اچانک اس بگولے کے اندر سے ایک بار پھر ننتورا نام کی اس لڑکی کی آواز سموقان کی سنائی دی سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

سموقان میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ میرا نام ننتورا ہے میں ایک مافوق الفطرت قوت ہوں اپنے متعلق میں وقت آنے پر ضرور تفصیل کے ساتھ بتاؤں گی میں کون ہوں، کیوں تمہاری مدد پر آمادہ ہوئی ہوں میں جانتی ہوں کہ جب تک میں تمہیں

لپنے متعلق نہیں بتاؤں گی تم ایک تجسس ایک جستجو میں پڑے رہو گے لیکن مجھ ہے جب تک وہ مناسب وقت نہیں آتا اس وقت تک میں اپنا آپ تم پر ظاہر نہ کروں گی لیکن جاتے ہوئے میں تم سے ایک بات کہتی ہوں کہ جب تمہیں مد ضرورت پڑے، جب تمہیں دشمن کے سامنے مصیبت اذیت کا سامنا کرنا پڑے میرا پکارتے ہوئے مجھے آواز دینا تم دیکھو گے کہ میں تمہاری مدد کو خوب پہنچوں گی۔

اس کے ساتھ ہی آگ کے اس بگولے کے اندر سے ننتورا کی آواز آنا بند گئی اور ساتھ ہی وہ بگولہ پہلے کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ چکر کاٹنے لگا تھا پھر وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا اس کے بعد اس کی رفتار میں اضافہ ہوا اور وہ بڑی تیزی سے سا انو، ثورفلک اور عشتار کی طرف بڑھا تھا۔

انو، ثورفلک اور عشتار نے دیکھ لیا تھا کہ آگ کا وہ بگولہ انہی کا رخ ک ہوئے ہے وہ ابھی تک حیران اور پریشان تھے کہ آگ کا وہ بگولہ کیا ہے؟ وہ کونسی قو ہے جو بگولے کی صورت میں سموقان کی مدد کے لئے آئی ہے جوں جوں بگولہ ان قریب ہوتا جا رہا تھا توں توں ان کے اوسان خطا ہوتے جا رہے تھے۔ آپس میں صلا مشورہ کرنے کے بعد وہ تینوں بھاگ کھڑے ہوئے۔

بگولہ بھی ان کے تعاقب میں لگ گیا تھا چند قدم چلنے کے بعد ساحر ثورفلک اور عشتار تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور انسانی نگاہ اوجھل ہو گئے تھے ایسا کرنے کے تھوڑی دیر بعد آگ کا وہ بگولہ بھی فضا میں تحلیل اوجھل ہو کر رہ گیا تھا تاہم سموقان فاتح کی حیثیت سے اسی میدان میں موجود تھا۔

ساحر انو، ثورفلک، عشتار اور آگ کے بگولے کے اوجھل ہونے کے بعد لوگ چھپ گئے تھے وہ اپنی اپنی گھات سے نکل کر سموقان کی طرف بڑھنے لگے تھے لوگوں میں سردار میخو اس کی بیٹی، ارشابی، سدوری اور گلگامش کے مخبر اور دیگر سے لوگ تھے۔

یہ سب لوگ سموقان کے گرد آ کر جمع ہو گئے پھر سردار میخو نے سموقان مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز اس سے پہلے تیرا میرا تعارف تو نہیں لیکن میں نے تیرا

سموقان سن لیا ہے میں تیرا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ تو نے حوادث کے ایک گماشتے، گناہ کے ایک نقیب کو ہمارے علاقے سے مار بھگایا۔

میرے عزیز جس وقت یہ شیطان تمہارے ساتھ ٹکراؤ کرنے لے لئے تمہیں میدان میں لایا تھا میں تمہارے متعلق بڑا فکر مند تھا اس لئے کہ میں ثورفلک کی قوت سے تو آگاہ تھا لیکن تمہاری طاقت نہیں جانتا تھا تم نے ثورفلک کو اس میدان میں ظاہری قوت اور طاقت میں زیر کر کے کمال کر دکھایا میرے عزیز بیٹے میں تمہیں سلام کرتا ہوں۔

سردار میخو اپنی گفتگو ابھی جاری رکھنا چاہتا تھا کہ اس دوران اس کی بیٹی نوط آگے بڑھی اور سموقان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سموقان! میرے عزیز بھائی میرا کوئی بھائی نہیں ہے تو نے میرے باپ کی جان بچائی ہے ہماری عزت افزائی کی ہے لہذا آج سے میں تمہیں اپنا بھائی ہی تصور کرو گی۔ سن میرے بھائی جس طرح تو نے ظاہری جرأتمندی اور دلیری اور باطنی اسرار کو کام میں لاتے ہوئے انو، ثورفلک اور عشتار کا مقابلہ کیا میں سمجھتی ہوں کہ یہ کسی دوسرے انسان کے بس کا روگ نہ تھی تم نے بڑی جرأتمندی کا اظہار کیا اور میں تمہاری اس دلیری اور جرأت کو سلام کرتی ہوں، پر میرے بھائی جس وقت انو، ثورفلک اور عشتار تم کو گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے آگ کا ایک بگولہ نمودار ہوا تھا آگ کا وہ بگولہ تمہارے قریب آن کھڑا تھا اور اس کے اندر ایک انسانی ہیولہ بھی دکھائی دے رہا تھا کیا تم بتا سکتے ہو آگ کا وہ بگولہ کیا تھا اس کے اندر کیا چیز حرکت کر رہی تھی۔

نوط کے اس استفسار پر سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

سردار میخو کی بیٹی میں خود نہیں جانتا کہ آگ کا وہ بگولہ کیا چیز تھی تاہم آگ کے اس بگولے کے اندر ایک انتہائی خوبصورت، انتہائی پر کشش اور پر جمال لڑکی تھی اس نے میری ہمت بندھائی، اس نے میری ڈھارس بندھائی کہ میں ان تین شیطانوں کو مقابلے پر اکیلا نہیں ہوں بلکہ وہ میری مدد کرے گی تم لوگوں نے دیکھا کہ اس نے کیا خوب میری مدد کی بلکہ وہ ان تینوں کو اپنے آگے بھگاتی ہوئی اس میدان سے دور لے

گئی اور انہیں بھاگ جانے پر مجبور کیا اس لحاظ سے میں آگ کا بگولہ بنا اس لڑکی کا انتہا درجہ کا شکر گزار ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رکا پھر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سردار میخو اس سے پہلے بول پڑا۔

سموقان! میرے عزیز بیٹے تم نے ہم پر ہی نہیں ساری بستی پر احسان کیا ہے لہذا میری خواہش ہے کہ تم چند یوم تک معزز مہمان کی حیثیت سے میرے ہاں قیام کرو جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

سردار میخو یہ سدوری اور ارشابنی دونوں میرے پرانے جاننے والے ہیں انہیں معلوم ہے کہ میں ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں ان سرزمینوں کی طرف آیا ہوں اور آج ہی میں جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا اس لئے میں معذرت خواہ ہوں تمہارے ہاں قیام نہیں کر سکوں گا تاہم میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ پھر تمہارے ہاں قیام ضرور کروں گا تمہارے ہاں قیام پر میں ہمیشہ فخر کرتا رہوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سردار میخو کی بیٹی نوط بول پڑی۔

سموقان میرے عزیز بھائی جب بھی تم ہماری بستی کا رخ کرو تمہاری حیثیت ہمارے ہاں ایک معزز مہمان کی ہی نہیں بلکہ میرے بھائی اور میرے باپ کے ہر دلعزیز بیٹے کی سی ہوگی آپ نے صرف ہمارے لئے ہی نہیں ہماری بستی والے لوگوں کے لئے کارنامہ انجام دیا ہے جو کسی انسان کے بس کا روگ نہ تھا میں ایک بار پھر آپ کی کارگزاری کو سلام کرتی ہوں۔

جواب میں سموقان نے نوط کا شکریہ ادا کیا۔ سردار میخو اس کی بیٹی اور بستی کے لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے جب کہ سموقان بھی سدوری، ارشابنی گگامش کے مخبروں کے ساتھ سدوری کی حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

ایک بار پھر سب آکر سدوری کے دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھے۔ سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

سدوری میری محترمہ پہلے میں نے ارادہ کیا تھا کہ ارشابنی کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر جزیرہ دلمون کی طرف جاؤں گا وہاں اپنے استاد محترم کی خدمت میں حاضر

ہونے کے بعد میں جو کچھ کرنا چاہتا ہوں اس کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کروں گا لیکن اب میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا ہے میرا گھوڑا بھی یہیں رہے گا۔ گگامش کے آدمی بھی میرا یہیں انتظار کریں گے۔ ارشابنی بھی میرے ساتھ نہیں جائے گا میں صرف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا وہاں پشیتم سے صلاح مشورہ کروں گا اس کے بعد انو سے بعلبک کے حکمران کی بیٹی ایلیم، اس کے بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی رہائی کا کوئی سامان کروں گا۔ میرے خیال میں مجھے وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے فی الفور یہاں سے پشیتم کی طرف کوچ کرنا چاہئے اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے سدوری، ارشابنی اور گگامش کے مخبر بھی کھڑے ہو گئے تھے پھر سموقان حویلی سے نکلا دوسرے سب لوگ اس کے پیچھے پیچھے تھے حویلی سے نکل کر سموقان ساحل سمندر پر آیا اس وقت بپھرا ہوا سمندر لبنان کی ساحلی چٹانوں سے ٹکراتا ہوا بری طرح شور کر رہا تھا۔

سدوری، ارشابنی اور گگامش کے جاسوسوں کے دیکھتے ہی دیکھتے سموقان ایک ایسی بڑی چٹان پر کھڑا ہو گیا جس سے سمندر کی لہریں سر ٹکراتی اور پٹختی ہوئی شور کرتی لوٹ رہی تھیں پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے سموقان نے اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں بلند کیا اپنی کسی سری قوت کو وہ حرکت میں لایا اور دھوئیں کی طرح تحلیل ہوتا ہوا ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ سدوری، ارشابنی اور گگامش کے جاسوس سموقان کے یوں کوچ کر جانے کے بعد واپس حویلی کی طرف چلے گئے تھے۔

لبنان کی ساحلی چٹان سے روپوش ہونے کے بعد سموقان لمحے
جزیرہ دلمون کے وسطی حصے میں ایک بستی کے باہر نمودار ہوا۔ جزیرہ دلمون خوب
اور جزیرے کے وسطی حصے میں جو سب سے بڑی آبادی تھی اسی میں سموقان کے
پشیتم نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ بستی میں داخل ہونے کے بعد سموقان ایک بہت
حویلی میں داخل ہوا وہ حویلی پشیتم کی ہی تھی جس کے ارد گرد اس کے عقیدت
کا ایک طرح سے پہرہ تھا اور پوری بستی ہی پشیتم کے عقید تمندوں پر مشتمل تھی
سموقان حویلی کے قریب نمودار ہوا سارے لوگوں نے پرجوش انداز میں اس کا استقبال
کیا پھر لوگوں نے بھاگم بھاگ اس کی آمد کی اطلاع پشیتم کو کر دی تھی۔

حویلی میں داخل ہونے کے بعد سموقان نے حویلی کے اس دیوان خانے
رخ کیا جس میں پشیتم، لوگوں سے ملاقات کیا کرتا تھا۔ دیوان خانے میں وہ تھوڑی
دیر بیٹھا تھا کہ پشیتم اس کمرے میں داخل ہوا وہ ڈھلی ہوئی عمر کا ایک بوڑھا تھا
کا خوب تھا۔ جسمانی ساخت بھی اچھی تھی اسے دیکھتے ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھ
ہوا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پشیتم نے سموقان کو گلے لگانے کے لئے اپنے
بازو پھیلا دیئے تھے جس پر سموقان آگے بھاگا پھر وہ پشیتم سے بغلگیر ہو گیا تھا پشیتم
اس کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر عجیب سی پدرانہ شفقت میں پوچھنے لگا۔

پسر محترم تم کیسے ہو تمہاری آمد اس حویلی میں میرے لئے خوشی کا

بن جاتی ہے تمہارا ان سرزمینوں کی طرف آنا لگتا ہے کسی اہمیت کا حامل ہے تمہارا چہرہ بھی بتاتا ہے کہ تم مجھ سے بہت کچھ کہنے کے لئے آئے ہو۔

سموقان علیحدہ ہوا پھر پشیتم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم پشیتم! پہلے آپ تشریف رکھیں اس کے بعد میں بتاتا ہوں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ پشیتم آگے بڑھا ایک نشست پر بیٹھ گیا سموقان بھی اس کے سامنے والی خالی نشست پر بیٹھا۔ اس کے بعد سموقان نے شروع سے لے کر سارے واقعات تفصیل سے بتا دیئے تھے۔

سارے واقعات تفصیل سے سننے کے بعد پشیتم کچھ دیر تک گہری سوچوں میں کھویا رہا پھر وہ بول پڑا۔

سموقان میرے بیٹے یہ ساحرانو انتہا درجہ کا گناہ اور بدی کا پروردہ انسان ہے اس کا دست راست ثور فلک اس کی بیٹی عشتار بھی اسی جیسے ہیں بلکہ یہی نہیں ان کی چوتھی دست راست بھی ہے اور وہ ملکہ ظلمات ارکالا ہے۔ میرے بیٹے میرے بچے صرف یہی چاروں مافوق الفطرت قوتوں اور سحر کے شناسا نہیں ہیں بلکہ اس ساحرانو کے بہت سے شاگرد اور ماننے والے بھی ہیں جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے بدی کے ارتکاب کا جرم کرتے ہیں۔ نیکی کے نمائندوں کی حیثیت سے ہمیں ان کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے لیکن دیکھو میرے اس قدر ذرائع نہیں ہیں کہ میں بدی کی ان قوتوں کے خلاف اکیلا حرکت میں آؤں۔ تو دیکھتا ہے میں بوڑھا ہوں لہذا صبر بھی نہیں کر سکتا ہاں میرے بچے تو اس حالت میں ہے کہ بدی کی ان قوتوں کے مقابلے میں نیکی کے ستون کی طرح جم جائے۔ جوان ہے توانا ہے طاقتور ہے یہ جو تو نے لبنان کے ساحل پر انو، ثور فلک اور عشتار کو بدترین شکست دی ہے تو میرے بیٹے اس کے لئے تو اس قابل ہے کہ میں پشیتم تجھے سلام کروں۔

پشیتم مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

محترم پشیتم آگ کے بگولے کی صورت میں جو لڑکی نمودار ہوئی اور جس نے اپنا نام مجھے ننتورا بتایا تھا اس کے متعلق میں ایک تجسس، ایک کریدنی اور ایک

کھوج میں مبتلا ہو گیا ہوں مجھ سے رخصت ہوتے وقت اس نے مجھے نصیحت کی تھی کہ اگر کبھی بھی مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑے میں اس کا نام لے کر اس کو پکاروں تو وہ میری مدد کے لئے پہنچے گی۔ استاد محترم میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا کہ وہ کون ہے کس نے اسے میری مدد کے لئے روانہ کیا ہے وہ کہاں سے آتی ہے کیا آپ بتا سکیں گے کہ وہ لڑکی کون ہے۔

سموقان کے اس سوال پر پشتیم ایک طرح سے تفکرات اور تجسس میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس کی گردن جھک گئی تھی کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا پھر اس نے نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان! خود میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ وہ لڑکی کون ہے؟ تاہم کیا یہ بات ہمارے لئے حوصلہ افزا نہیں؟ کہ وہ لڑکی جس نے تمہیں اپنا نام ننتورا بتایا تھا تمہارے حق میں کام کرنے لگی ہے اور تمہارے ساتھ وعدہ بھی کیا ہے کہ بوقت ضرورت وہ تمہاری مدد کیا کرے گی تم نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ لڑکی نے تم سے بھی وعدہ کیا ہے کہ مناسب وقت پر تمہیں بتائے گی کو وہ کون ہے کہاں سے آتی ہے میرے خیال میں اگر اس نے تم سے یہاں تک وعدہ کیا ہے پھر اس کی طرف سے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں تو اس کا احسان مند اور شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس نے انو، ثور فلک اور عشتار کے خلاف آگ کے سرگرداں بگولے کی صورت میں نمودار ہو کر تمہاری مدد کی، بلکہ میں خداوند قدوس سے دعا گو ہوں کہ وہ آئندہ بھی ایسے مواقع پر تمہاری مدد کرتی رہے اس کے لئے میں پشتیم اس کا احسانمند اور شکر گزار ہوں۔

پشتیم جب خاموش ہوا تو سموقان نے کہنا شروع کیا۔

محترم پشتیم میں اریک شہر سے روانہ تو اس لئے ہوا تھا کہ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم، اسکے بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی مدد کے متعلق آپ سے صلاح مشورہ کروں لیکن راستے میں میرے ساتھ انو، ثور فلک اور عشتار کا ٹکراؤ ہو گیا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ ٹکراؤ اچھا ہی ثابت ہوا اس لئے کہ ننتورا کی شکل میں مجھے ایک مدد کرنے والی عجیب سی مافوق الفطرت قوتوں کی مالک لڑکی

ساتھ مل گیا تھا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی وہ میری مدد کرتی رہے گی اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا مجھے ایلیم، اریش اور اراتا کی مدد کے لئے نکلنا چاہئے۔

پشتیم نے بغیر کسی توقف کے سموقان کی طرف ہلکے ہلکے تبسم میں دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان! اس سلسلے میں تمہیں مجھ سے صلاح مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی تم اگر اریک سے ہی ایلیم، اس کے بھائی اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کی مدد کے لئے روانہ ہو جاتے تو تمہیں یقیناً میری رضامندی حاصل ہوتی بیٹے نیکی کا کام جہاں کہیں بھی کرنے کو ملے اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے اگر تم ایلیم، اریش اور اراتا کی رہائی کے لئے ساحر انو کے مسکن کا رخ کرنا چاہتے ہو تو میرے بیٹے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں مجھے امید ہے کہ خداوند قدوس بدی کی ان قوتوں کے خلاف تمہاری مدد کرے گا تمہیں کامیاب و کامران رکھے گا۔ سن میرے بیٹے، میرے بچے بدی کی قوتوں کے خلاف جب کبھی حرکت میں آؤ اپنے خداوند قدوس کو یاد کر لینا میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس بدنی طاقت اور قوت بھی ہے تمہارے پاس سری طاقتیں بھی ہیں لیکن ان دونوں طاقتوں کو استعمال کرنے سے پہلے اپنے رب کے سامنے عاجزی اور انکساری سے مدد کی التماس ضرور کرنا اس طرح تم اپنی ظاہری اور سری قوتوں سے بھی بڑھ کر خداوند قدوس کی اعانت اس کی مدد کے حق دار ہو جاؤ گے اور جب ایسا ہو تو یاد رکھنا دنیا کی کوئی بھی طاقت تمہیں اپنے سامنے پچھاڑ نہیں سکے گی۔

پشتیم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

بزرگ پشتیم مجھے آپ سے ایسے ہی جواب کی توقع اور امید تھی آپ میرے لئے دعا گو رہیئے گا خداوند قدوس نے چاہا تو میں بدی کی قوتوں کے خلاف کامیابی ضرور حاصل کروں گا یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ پشتیم فوراً بیچ میں بول پڑا۔

سموقان میرے بیٹے بیٹھو میں تم سے ایک انتہائی اہم بات پوچھنا چاہتا ہوں ساتھ ہی میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ کھانا کھا کر جانا یوں فی الفور کوچ نہ کرو۔

سموقان بیٹھنے کو تو بیٹھ گیا پھر وہ کہنے لگا۔

آپ مجھ سے پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں جہاں تک کھانے کا تعلق ہے کھانا واپس جاکر سدوری کے پاس ہی کھاؤں گا کیونکہ اس کی حویلی سے نکل کر … طرف جاتے ہوئے میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ سے مشورہ کرنے کے … جلد لوٹوں گا اور کھانا اس کے ساتھ ہی کھاؤں گا اس لئے کہ سدوری کے علاوہ ارشابی اور گگامش کے مخبر بھی میری واپسی کا انتظار بڑی بے چینی سے کریں گے اب آپ پوچھیں آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جواب میں پشیتم تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ بول پڑا۔

میرے بچے میرے بیٹے! تم نے سارے حالات مجھے تفصیل سے بتادیئے لیکن ایک تفصیل تم نے نہیں بتائی وہ یہ کہ انو نے ایلیم، اریش اور اراتا کی زندگی کو تو دو حصوں، یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تقسیم کر رکھا ہے سو انو اپنے سحر کی … سے انہیں کن جانوروں میں تبدیل کرتا ہے سموقان کچھ سوچتا رہا پھر پشیتم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

استاد محترم! بعلبک کی طرف سے آنے والے بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کے مشیر اشلات نے میرے اور گگامش کے سامنے انکشاف کیا تھا کہ انو نے ان تینوں پر سحر کیا ہوا ہے اس سحر کی وجہ سے جس وقت سورج طلوع ہوتے ہوئے شفق پھوٹتی ہے تو لوگل باندہ کی حسین وجمیل بیٹی ایلیم بلی، اس کا بھائی اریش اور اس کا منسوبہ اراتا، بندر اور بندریا کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس طرح جب سورج غروب ہوتے ہوئے شام کی شفق پھوٹتی ہے تو یہ تینوں اپنی اصلی انسانی حالت میں … جاتے ہیں اس طرح ساحر انو نے اپنا کوئی سحر اور طلسم استعمال کرتے ہوئے ان کی حیوانی زندگی کو صبح کی شفق کے ساتھ، انسانی زندگی کو شام کی شفق کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔

میرا یہ لائحہ عمل ہے کہ آپ سے رخصت ہونے کے بعد میں شام تک سدوری، ارشابی کے پاس قیام کروں گا شام کے وقت میں وہاں سے کوچ کروں گا

ساحر انو کے مسکن کا رخ کروں گا میں نے اس سے پہلے انو کا مسکن دیکھا تو نہیں لیکن مجھے امید ہے کہ میں وہاں سے ایلیم، اریش اور اراتا کو نکالنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ ان تینوں کو وہاں سے نکالنے کے بعد استاد محترم میں بعلبک شہر کا رخ کروں گا وہاں میں ان تینوں کو کسی خفیہ ٹھکانے پر رکھوں گا۔ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ سے ملنے کی کوشش کروں گا جسے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے زندان میں ڈال رکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح لوگل باندہ کو بھی زندان سے نکالوں اور پھر ان چاروں کو لے کر میں اپنے مرکزی شہر اریک کا رخ کروں گا۔ چند دن وہاں قیام کرنے کے بعد انو کی طرف سے رد عمل کا انتظار کروں گا ہو سکتا ہے شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا بھی لوگل باندہ کی رہائی پر کسی سخت رد عمل کا اظہار کرے یہ رد عمل دیکھنے کے بعد جب حالات درست ہوئے تب میں آپ کی طرف آؤں گا اور ایلیم، اریش اور اراتا کو یہاں آپ کے پاس چھوڑوں گا۔

جب ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ان تینوں کو احتیاطاً یہیں رکھا جائے گا جب کہ میں ایک بار پھر اپنی مہم پر نکلوں گا میں نے یہ ٹھان رکھی ہے کہ نیکی کی قوت کی حیثیت سے میں صرف انو ہی نہیں، تورفلک، عشستار اور ملکہ ظلمات ارکالا کے خلاف بھی حرکت میں آؤں گا اور ان تینوں کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کروں گا جب تک میں ان کا خاتمہ نہیں کرتا بزرگ پشیتم! مجھے سکون نہیں ملے گا کیا آپ میرے اس لائحہ عمل سے اتفاق کرتے ہیں۔

سموقان کے اس استفسار پر پشیتم تھوڑی دیر تک ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کی شفقت بھری آواز سنائی دی۔

سموقان میرے بیٹے میں پوری طرح تمہارے لائحہ عمل تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی عقیدت مندی اور ارادتمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر یہ بات ہے تو پھر میں آپ کے یہاں سے کوچ کرتا ہوں اب میں سیدھا سدوری اور ارشابی کا رخ کروں گا ان کے پاس تھوڑی دیر تک قیام کرنے کے بعد ساحر

انو کا رخ کروں گا۔

پشتیم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا ایک بار اس نے گلے لگا کر سموقان کی
پر بوسہ دیا پھر اپنی حویلی کے صدر دروازے تک سموقان کو وہ چھوڑنے آیا
وہاں سے رخصت ہونے کے بعد جزیرہ دلمون کی اس بستی سے نکلا تھوڑی دیر میں
سے باہر آیا ایک ویران جگہ آکر وہ کھڑا ہوا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں
اپنا کوئی سری عمل کیا اس کے بعد وہ دھوئیں کی طرح فضا میں تحلیل ہو گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لبنان کے ساحل پر سدوری کی حویلی کے
نمودار ہوا آگے بڑھتے ہوئے جونہی وہ صدر دروازے سے سدوری کی حویلی میں داخل
سب سے پہلے ارشابنی کی نگاہ اس پر پڑی اور وہ حویلی کے اندرونی حصے سے بھاگتا ہوا
بڑھا اور سموقان سے لپٹ گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد سدوری بھی باہر نکل آئی اور
کی واپسی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہی تھی۔ گلگامش کے مخبر بھی ابھی تک
قیام کیے ہوئے تھے پھر سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے کیا تم ہمیں استاد محترم کے ساتھ اپنی ملاقات
تفصیل نہیں بتاؤ گے۔

سدوری تھوڑی دیر رکی پھر اپنے منہ پر وہ ہلکا سا طمانچہ مارتے ہوئے
میں سدوری بھی بالکل پاگل ہو گئی ہوں تم ابھی آئے ہو کھڑے ہو اور میں نے تم
سوال کر دیا آؤ پہلے دیوان خانے میں چل کر بیٹھتے ہیں اور تم واقعات تفصیل سے
کرو۔

سموقان ان کے ساتھ ہو لیا سب دیوان خانے میں آکے بیٹھ گئے۔
سموقان نے انہیں اس ساری گفتگو سے آگاہ کر دیا تھا جو اس کے اور پشتیم کے در
ہوئی تھی۔

سموقان جب خاموش ہوا تب سدوری نے بڑے تعجب سے اس کی طرف
دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

سموقان تم کب تک میرے ہاں سے ساحر انو کے مسکن کی طرف
کرنا پسند کرو گے جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

محترم خاتون میں شام تک یہاں قیام کروں گا سورج غروب ہوتے ہی میں
یہاں سے انو کے مسکن کی طرف کوچ کروں گا مجھے امید ہے کہ ایلم، اس کے بھائی
اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا تینوں کو قید سے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔
ارشابنی! میرے بھائی تم ایک کام کرنا میرے گھوڑے کے دانے چارے کا
خوب اہتمام کرنا تا کہ یہ رات بھر سفر کر لے تم جانتے ہو کہ سردی بھی ہے اگر گھوڑے
کا پیٹ بھرا ہو گا تو سردی محسوس نہیں کرے گا۔ سموقان نے بڑے غور سے ارشابنی کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

جواب میں ارشابنی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا سموقان میرے عزیز بھائی تم
تھوڑی دیر آرام کر لو شام کے وقت تم نے کوچ کرنا ہے تمہارے گھوڑے کے دانے
چارے کا عمدہ انتظام کرتا ہوں گھوڑے کی زین کے ساتھ جو خوراک کا توبرہ ہے اسے
بھی بھر دیتا ہوں اس کے علاوہ بھی اگر تمہیں کوئی چیز چاہئے تو کہو میں تیار کرائے دیتا
ہوں۔

سموقان نے تجسس آمیز لہجے میں ارشابنی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا ارشابنی
میرے عزیز بھائی مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہئے بس تم میرے گھوڑے کی تیاری کر
دینا اس موقع پر سدوری بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کی طرف دیکھتے ہوئے
گلگامش کے مخبر بھی کھڑے ہو گئے تھے سدوری نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے تو نے چونکہ شام کو یہاں سے کوچ کرنا ہے لہٰذا میں
اور گلگامش کے مخبر جاتے ہیں تم اسی کمرے میں شام تک آرام کر لو پھر شام کا کھانا
کھانے کے بعد یہاں سے کوچ کر جانا۔

سموقان نے سدوری کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سدوری اور گلگامش کے
مخبر اس کمرے سے نکل گئے تھے۔

شام تک سموقان نے اس کمرے میں آرام کیا۔ شام کا کھانا اس نے
سدوری، ارشابنی اور گلگامش کے مخبروں کے ساتھ کھایا اور پھر جب سورج غروب
ہونے کے بعد فضاؤں میں گہری تاریکی اور اندھیرا چھا گیا تب سموقان اپنے گھوڑے پر
سوار ہوا سدوری، ارشابنی اور گلگامش کے مخبروں کو اس نے الوداع کہا پھر وہ رات کی
تاریکی میں سدوری کی حویلی سے ساحر انو کے کوہستانی مسکن کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

رات زیست کے ہنگاموں کو خاموش کرتی ہوئی، شوق کے پردوں میں دل کی دھڑکنوں کی طرح بھاگی جا رہی تھی چاروں طرف اوہام کی دیواروں اور ویران دیولاخوں کی سی خاموشی اور چپ تھی آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے اور زمین کی طرف کافی جھک بھی چکے تھے لگتا تھا برفباری شروع ہونے والی تھی تخ زدہ فضاؤں کے ٹھٹھرے ہاتھ منجمد ہونے لگے تھے کبھی کبھار بادلوں کے رتھ پر زور سے بجلی چمکتی۔ چمک کے تھوڑی ہی دیر بعد رعد کی ایسی آوازیں بلند ہوتیں گویا زمین کی چوکھٹ کو خوب ہلا کر رکھ دیں گی۔ بادلوں کے گرجنے سے یوں لگتا تھا گویا خیر و شر کے ہنگامے اٹھ کھڑے ہوئے ہوں یا اہل تمدن کی بدمزاجیاں دلوں کے معصوم رشتوں پر قضاء بن کر ٹوٹنے لگی ہوں۔

سموقان برفیلے موسم اور غراتے بادلوں سے بے نیاز اپنے گھوڑے کو کوہستانی سلسلے میں دوڑاتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا یہ سفر صبح تک جاری رہا اور صبح سے تھوڑی دیر پہلے برفباری شروع ہو گئی تھی زمین بڑی تیزی سے سفید ہونے لگی تھی اور برف کی تہہ لمحہ بہ لمحہ اپنی موٹائی میں اضافہ کرتی چلی گئی تھی ساحرانو کے مسکن سے لگ بھگ پانچ میل کے فاصلے پر سموقان ایک سرائے میں داخل ہوا اس لئے کہ اس سرائے سے ساحرانو کے مسکن کی طرف جانے کے لئے آگے کوئی آبادی نہ تھی بس کوہستانی ویرانے تھے اور ان کوہستانی حصوں میں ساحرانو کے خوف کی وجہ سے

کوئی آباد ہونے کی کوشش بھی نہیں کرتا تھا لہذا وہ آگے والا سارا علاقہ ایک طرح سے ساحرانو کی ہی ملکیت خیال کیا جاتا تھا۔

سموقان شاید اپنے کام کی ابتداء کسی مناسب وقت پر کرنا چاہتا تھا لہذا سرائے میں اس نے کمرہ حاصل کیا اور اس میں قیام کر لیا صبح کا کھانا کھانے کے بعد پہلے اس نے اصطبل میں اپنے گھوڑے کی خوراک کا جائزہ لیا پھر وہ سرائے کے مالک کے پاس آیا اس وقت وہ سرائے کے امور کی نگرانی کر رہا تھا سموقان کو دیکھتے ہوئے سرائے کا مالک جب اس کی طرف متوجہ ہوا تب سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے محترم میرے عزیز میں ان سرزمینوں میں اجنبی ہوں میں فلسطیوں کی سرزمینوں کی طرف سے آرہا ہوں میرے ساتھ میرے تین ساتھی بھی ہیں جو پہلے ہی ان سرزمینوں کی طرف آئے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ساتھ لے کر واپس اپنی سرزمینوں کی طرف کوچ کروں گا ان تینوں کیلئے مجھے گھوڑے درکار ہوں گے میرے عزیز کیا تم تین عمدہ قسم کے گھوڑوں کا انتظام کر سکتے ہوں رقم کی پرواہ اور فکر نہ کرنا گھوڑے اچھے توانا اور اچھی نسل کے ہونے چاہیں رقم جس قدر ان کا مالک مانگے گا میں موقع پر ادا کروں گا۔

جواب میں سرائے کے مالک نے تھوڑی دیر تک بڑی ممنونیت سے سموقان کی طرف دیکھا پھر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اے اجنبی اور محترم انسان تمہیں میری سرائے میں قیام کرتے ہوئے کسی شئے کسی چیز کے متعلق فکر مند نہیں ہونا چاہئے آپ جیسے مسافر ہی ہمارے لئے محترم اور قابل عزت ہیں اور انہی کی وجہ سے ہماری روزی کا سامان ہوتا ہے یہ تو کہو کہ یہ گھوڑے تمہیں کب تک چاہیں۔

سموقان نے خاموش رہ کر کچھ سوچا اس کے بعد اس ے دوبارہ سرائے کے مالک کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز اپنے ساتھیوں کے ساتھ میں کل یہاں سے کسی بھی وقت کوچ کر سکتا ہوں۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سرائے کے مالک نے اس کی بات
دی۔

سن میرے عزیز فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں میں کل صبح تک تیر
عمدہ گھوڑوں کا اہتمام کروں گا میں کل گھوڑوں کے ایک سوداگر کو یہیں بلا لوں
تمہیں گھوڑے دکھا دے گا جس قدر تمہیں گھوڑوں کی ضرورت ہو گی اس سے حاص
لینا۔

سرائے کے مالک کے اس جواب سے سموقان خوش ہو گیا تھا پھر وہ ا
شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنے لگا تھا۔

OOO۰

آنے والی رات جب آدھی کے قریب گزر چکی تب سموقان سرائے میں ا
کمرے سے نکلا پہلے اس نے باہر کا جائزہ لیا برف باری ابھی تک جاری تھی فضاؤں
چاروں طرف چاندنی برف سے بغلگیر ہو کر ایک عجیب سا سماں پیش کر رہی تھی
کے گالے آسمان سے تیزی کے ساتھ گرتے ہوئے زمین پر برف کی تہہ کو بڑھاتے چ
رہے تھے سردی اپنے جوبن، اپنے عروج پر آ گئی تھی۔

سموقان تھوڑی دیر تک اپنے کمرے سے باہر نکل کر اس منظر سے لط
اندوز ہوتا رہا پھر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی کچھ سوچتے ہوئے ا
نے اپنی کمرے کو باہر سے زنجیر لگائی اپنے دائیں بائیں دیکھا چاروں طرف ایک
سکوت تھا یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی سرائے میں نہیں قبرستان میں کھڑا ہو پھر اس
حسب معمول اپنے دونوں ہاتھوں کو فضاء میں بلند کیا اپنی سری قوتوں کو حرکت
لایا پھر وہ دھوئیں کی طرح برف باری اور چاندنی میں تحلیل ہو کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان لبنان کے ایک بلند ترین اور برف
کوہستانی سلسلے کے اوپر نمودار ہوا کوہستانی سلسلے کے اوپر دائیں بائیں اور آگے
تک پتھر کی عمارتیں بنی ہوئی تھیں یہی بدنام زمانہ ساحرانو کا مسکن تھا جو اس نے
کے برف پوش کوہستانی سلسلے کے اوپر بنا رکھا تھا۔

سموقان تھوڑی دیر تک برفباری میں کھڑا ہو کر اپنے سامنے چاندنی اور
برفباری میں ڈوبے ہوئے ساحرانو کے مسکن کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد آسمان کی
طرف ہاتھ بلند کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دھوئیں
کی طرح تحلیل ہوتے ہوئے اس بار وہ بالکل مسکن اندر نمودار ہوا۔

مسکن کی عمارت کے باہر ایک کافی بڑی اور بلند چٹان تھی۔ سموقان اس
کی اوٹ میں بیٹھ گیا اور انو کے مسکن کا جائزہ لینے لگا اس نے دیکھا ہر عمارت کے سامنے
راہداری کی صورت میں لمبے برآمدے بنے ہوئے تھے جن کے اندر جگہ جگہ مشعلیں
روشن تھیں اور ان راہداریوں میں مسلح جوان پہرہ دے رہے تھے۔

یہ سارا منظر دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر نہ جانے کیا سوچتے ہوئے
مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ اس چٹان کی اوٹ سے نکلا جس میں وہ چھپا ہوا تھا برف
پر رینگتے ہوئے وہ آگے بڑھا اور جو قریب ترین عمارت تھی اس کے برآمدے کے ستون
کی اوٹ میں کھڑا ہو کر اس پہرے دار کی واپسی کا انتظار کرنے لگا جو برآمدے کے اس
حصے میں متعین تھا۔

اس حصے میں پہرہ دینے والا تھوڑی دور جا کر مڑا اور دوبارہ وہ اس ستون کی
طرف بڑھا تھا جس کی اوٹ میں سموقان نے گھات لگا رکھی تھی جب وہ اس ستون کے
قریب آیا اور اس سے صرف ایک ہی قدم آگے گیا ہو گا کہ سموقان کھا جانے والے چیتے
کی سی پھرتی سے ستون سے نکلا اپنا ایک ہاتھ اس نے پہرہ دینے والے کے منہ پر رکھا
دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا اور خنجر کی نوک اس نے اس کی پیٹھ پر دباتے ہوئے کسی قدر
تحکمانہ انداز میں کہا۔

سن میں نہیں جانتا تیرا نام کیا ہے تو کون ہے پر ایک بات یاد رکھنا اگر تم
نے شور کرنے کی کوشش کی کسی کو اپنی مدد کے لئے آواز دی یا چیخنے چلانے کی کوشش
کی تو میرا زہریلا خنجر تیرے جسم سے پار ہو جائے گا اور لمحوں کے اندر تیری روح تیرے
جسم کو چھوڑ کر پرواز کر جائے گی۔

سموقان کی گرفت میں پہرہ دینے والا پھڑپھڑایا لیکن سموقان کی گرفت ایسی
آہنی ایسی زوردار تھی کہ اپنی پوری قوت صرف کر دینے کے باوجود وہ پہرے دار ایسے ہی

تھا جیسے کسی کو آہنی پنجرے میں بند کر کے رکھ دیا گیا ہو جب اس نے اندازہ لگا لیا کہ گرفت کرنے والے کی طاقت اور قوت کے سامے مزاحمت کرنے میں کامیاب نہیں سکتا تب اس نے اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑتے ہوئے اس کے حوالے کر دیا۔ سموقان نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا برآمدے سے باہر نکلا جس چٹان کی اوٹ میں پہلے اس نے گھات لگائی تھی اس چٹان کی اوٹ میں وہ اسے اپنے ساتھ لے گیا پھر اسے اپنے سامنے بٹھایا اس کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور اس کی گردن پر اپنا خنجر رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

شور کرنے کی کوشش مت کرنا جو کچھ میں پوچھتا ہوں چپ چاپ بتاتے چلے جانا اگر تم نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں لمحوں کے اندر تمہیں ڈھیر کر کے رکھ دوں گا دیکھ اس وقت سردی اپنے عروج پر ہے برفباری ہو رہی ہے جو میں پوچھوں بتاتے چلے جانا تم نے اگر جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تم پر ایسا ایسی ضرب لگاؤں گا کہ اس سردی میں میری ضرب تجھے نڈھال اور منجمد کر کے رکھ دے گی تو یہ بتا کہ شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے کہنے پر تمہارے ساحرانو نے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کی بیٹی ایلم، بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کو کہاں قید رکھا ہے مجھے دھوکا دینے کی کوشش نہ کرنا مجھے بھٹکانا بھی مت ورنہ میں تمہیں ایسا بھٹکاؤں گا کہ موت سے جا ہمکنار ہو گے یہیں بیٹھے بٹھائے یہ بتاؤ کہ جس عمارت میں ان تینوں کو اسیر بنا کر رکھا ہوا ہے وہ عمارت کدھر ہے؟۔

وہ پہرے دار سموقان کے اس سوال پر گہری سوچوں میں کھو کر رہ گیا تھا تذبذب کا شکار تھا سموقان نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ اس کے سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا لہذا اس نے اپنے خنجر کی نوک پر دباؤ ڈالا جو اس کی گردن پر رکھی ہوئی تھی اس ہی دباؤ سے وہ پہرے دار بلبلا اٹھا پھر وہ کہنے لگا۔

تم اپنے خنجر کو میری گردن سے دور رکھو میں اس عمارت تک تمہاری رہنمائی کرنے کے لئے تیار ہوں جس میں لوگل باندہ کی بیٹی ایلم، بیٹے اریش اور اریش کی منسوبہ اراتا کو اسیر رکھا گیا ہے۔

پہرے دار کے جواب پر سموقان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے اپنی زنبیل

اندر ہاتھ ڈالا اور کپڑے کی اس نے دو پٹیاں نکالیں ایک پٹی اس کے منہ پر کس کر باندھی تھی دوسری پٹی سے اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیئے تھے پھر اپنا منہ سموقان اس کے کان کے قریب لے گیا اور کہنے لگا۔

اب اٹھ کھڑا ہو اور ہاتھ کے اشارے کرتے ہوئے مجھے اس عمارت کی طرف لے چلو۔

اس پر وہ پہرے دار اٹھ کھڑا ہوا سموقان اپنے ہاتھ میں خنجر لئے اس کے پیچھے پیچھے تھا وہ پہرے دار سموقان کی راہنمائی کرتا ہوا چھوٹی سی ایک ایسی عمارت کے سامنے جا کھڑا ہوا جو کوہستانی سلسلے کی ایک بلند ترین چوٹی پر بنی ہوئی تھی وہ عمارت تین چار کمروں پر مشتمل تھی اور اس عمارت کے سامنے راہداری کی صورت میں ایک برآمدہ تھا اس برآمدے کے اندر بھی دو مشعلیں روشن تھیں مشعلوں کی روشنی میں سموقان نے دیکھا کہ دو پہرے دار وہاں کھڑے پہرا دے رہے ہیں ایک برآمدے کے دائیں جانب دوسرا بائیں جانب۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سموقان اپنا منہ اس پہرے دار کے کان کے قریب لے گیا اور کہنے لگا مجھے یہاں لانے سے تمہارا مقصد یہ ہے کہ وہ جو سامنے عمارت دکھائی دے رہی ہے اس میں ایلم، اریش اور اراتا کو رکھا گیا ہے جواب میں اس پہرے دار نے اثبات میں گردن ہلا دی تھی۔

اس پہرے دار کے ایسا کرنے پر برفباری اور چاندنی رات میں سموقان کے چہرے پر خوش گوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے کچھ سوچا اور اس کے بعد پہرے دار کے دونوں ہاتھ پشت پر جس پٹی سے بندھے ہوئے تھے وہ پٹی سموقان نے اس عمارت کے قریب ہی ایک درخت کے ساتھ باندھ دی اس طرح اس پہرے دار کے منہ پر پٹی بندھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ بول نہیں سکتا تھا جس پٹی میں اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اب چونکہ سموقان نے وہ ایک درخت سے باندھ دی تھی لہذا وہ پہرے دار اب حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا۔

برفباری میں اس درخت کے قریب تھوڑی دیر تک کھڑے ہو کر سموقان کچھ سوچتا رہا پھر شاید اسے کوئی ترکیب سوجھی تھی اس کے بعد اس نے ایسا کیا کہ ایک

بار پھر وہ اپنا منہ اس پہرے دار کے قریب لے گیا اور اسے کہنے لگا دیکھ سامنے والی عمارت کے دائیں بائیں دو پہرے دار کھڑے پہرہ دے رہے ہیں میں تیرے منہ سے کپڑا ہٹاتا ہوں تو انہیں مدد کے لئے پکار اگر تو ایسا کرے گا تو وہ بھاگے بھاگے تیری طرف آئیں گے اور میں اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا دیکھ تو نے اگر میرے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش کی یا ان پر میری ذات کا انکشاف کیا تو، تو زندہ نہیں بچے گا اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بے نیام کرتے ہوئے سموقان نے جب اپنی تلوار اس کے سامنے کی تو وہ پہرے دار لرز کانپ گیا تھا سموقان نے پھر سرگوشی کی۔

ذرا میری تلوار کی طرف دیکھ یہ انسانی جسم ہی نہیں لوہے کو بھی کاٹ دیتی ہے اگر تو میرے کہنے پر عمل کرتا ہے تو یاد رکھنا میں تمہیں موت کے گھاٹ نہیں اتاروں گا اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد تمہیں زندہ چھوڑ جاؤں گا میں تمہیں زندگی کی ضمانت دیتا ہوں۔

وہ پہرے دار منہ سے تو کچھ نہ بولا تاہم اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلا دی پھر سموقان پیچھے ہٹا اور ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا پکار! اب سامنے والے دونوں محافظوں کو اپنی مدد کے لئے پکار۔

سموقان کا یہ کہنا تھا کہ وہ محافظ جسے اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا دبی سسکی کی سی آواز میں مدد کے لئے پکارنے لگا تھا۔

اس کے ایسے کرنے پر سامنے والی عمارت میں جو دونوں محافظ پہرہ دے رہے تھے وہ چونکے پہلے بھاگتے ہوئے دونوں جمع ہوئے صلاح مشورہ کیا پھر جس سمت سے انہیں آواز آئی تھی دونوں اس سمت بھاگے تھے۔

جب وہ اس پہرے دار کے پاس آئے جس کو سموقان نے درخت کے ساتھ باندھ رکھا تھا دونوں دنگ رہ گئے ان میں سے ایک پوچھنے لگا تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے تمہاری تقرری تو اس وقت دوسری عمارت کی طرف تھی۔ جسے سموقان نے درخت سے باندھا تھا وہ منہ سے تو کچھ نہ بولا بس نڈھال سے انداز میں اس نے اپنی گردن لٹکا دی ان میں سے ایک تو مستعد ہو کر اپنی جگہ پر کھڑا ہوا دوسرے نے اپنی تلوار

زمین پر رکھی اور آگے بڑھ کر جب اس نے چاہا کہ درخت کے ساتھ بندھے اپنے ساتھی کو کھولے اچانک سموقان ایک بڑے پتھر کی گھات سے نکل جو پہرے دار مستعد کھڑا ہوا تھا اس کی گردن پر اس زور سے اپنی تلوار کا دستہ مارا کہ وہ نیم بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا تھا۔

اتنی دیر تک دوسرا جو پہرے دار کے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنا چاہتا تھا سنبھلا پلٹا، چاہتا تھا کہ تلوار اٹھا کر سموقان کے سامنے آئے لیکن اتنی دیر میں سموقان حرکت میں آچکا تھا اس کی گردن پر بھی اپنی بھاری بھرکم تلوار کے دستے کی ضرب لگائی اور اسے بھی اس نے نیم بے ہوشی کی حالت میں زمین پر گرا دیا تھا۔

اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سموقان مزید حرکت میں آیا جس پہرے دار کو اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اس کے منہ سے اس نے جو پٹی کھولی تھی اس پٹی سے اس نے بے ہوش ہو کر گرنے والوں میں سے ایک کے ہاتھ کس کر پشت پر باندھ دئے پھر اپنی زنبیل سے ایک اور پٹی نکالی اور تیسرے کے ہاتھ بھی اس نے پشت پر باندھ دئے تھے۔

جس پہرے دار کو اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اسے بھی درخت سے کھولا بے ہوش ہونے والے دونوں پہرے داروں کو اس نے اپنے دائیں بائیں کندھے پر اٹھالیا اور جسے اس نے درخت کے ساتھ باندھا تھا اس کی گردن پر اپنے دائیں ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے وہ تقریباً گھسیٹتا ہوا اس عمارت کی طرف لے گیا تھا۔

تینوں کو اس نے عمارت کے برآمدے میں ڈال دیا جو ہوش میں تھا اسے اس نے سرگوشی کے سے انداز میں مخاطب کیا۔

یہاں چپ چاپ بیٹھ جاؤ حرکت کرنے یا شور کرنے کی کوشش کی تو اپنی گردن کٹوا بیٹھو گے میں تم سے وعدہ کر چکا ہوں تمہیں قتل نہیں کروں گا تمہیں ہی نہیں یہ جو تمہارے ساتھ دو دوسرے ہیں انہیں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا بس میرا مقصد تم تینوں کی جانیں لینا نہیں میں کسی اور ہی مقصد کے تحت ان سرزمینوں کی طرف آیا ہوں مجھے اپنی کام کی تکمیل کرنے دو چپ چاپ اپنے دونوں ساتھیوں کے

پاس بیٹھ جاؤ۔

جو پہرے دار ہوش میں تھا اس پر سموقان کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی وہاں وہ چپ چاپ بیٹھ گیا پھر سموقان نے اس عمارت کا جائزہ لیا اس عمارت میں سات کمرے تھے ایک کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی جب وہ اس کمرے سامنے آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر چھوٹی سی ایک مشعل روشن تھی کمرے کا دروازہ لوہے کی موٹی سلاخوں کا تھا کمرے کے اندر جو چھوٹی سی مشعل روشن تھی کی روشنی میں سموقان نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر تین افراد فرش پر گہری نیند سو ہوئے تھے سموقان نے اندازہ لگالیا کہ تینوں ایلیم اریش اور اراتا ہی ہو سکتے ہیں۔

یہ سوچتے ہوئے سموقان نے اپنی تلوار نیام میں کی تھوری دیر تک اس دروازے کا جائزہ لیا پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی دروازے کی دو سلاخوں کو اس نے اپنے دائیں بائیں ہاتھ میں تھاما پھر اس نے جو زور لگایا تو سلاخوں کے ا ایک چرچراہٹ پیدا ہوئی سلاخوں کو سموقان نے اپنی طاقت اور قوت سے دوہرا کر رکھ دیا تھا اور سلاخوں کے اندر اس نے اس قدر راستہ بنا لیا تھا کہ وہ بآسانی گزر کمرے میں داخل ہو سکتا تھا۔

سلاخوں میں راستہ بنانے کے بعد سموقان پہلے مڑ کر اس جگہ آیا جہاں ا نے پہرے داروں کو ڈالا تھا ان پہرے داروں کو اٹھا کر اس نے سلاخوں میں بنا جانے والے راستے کے ذریعے کمرے کے اندر پھینک دیا تیسرے کو بھی اس نے کہا وہ کمرے کے اندر داخل ہو جائے تیسرا چپ چاپ اس کے آگے اس کمرے میں داخل گیا دو کو اٹھا کر اس نے کمرے کے کونے میں ڈال دیا تیسرے کو ان کے پاس بیٹھنے کہا وہ چپ چاپ جب ان کے پاس بیٹھ گیا تب سموقان ان افراد کی طرف بڑھا جو گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔

انہیں آواز دے کر جگانے کی بجائے سموقان نے اپنی ڈھال اس عمارت دیوار کے ساتھ ہلکے ہلکے ٹکراتے ہوئے آواز پیدا کی جس پر ان تینوں میں سے ایک حرکت کی پھر ان میں سے ایک جو لڑکی تھی اٹھ بیٹھی اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے سموقان تعجب اور ورطۂ حیرت میں ڈوب کے رہ گیا تھا اس لئے کہ وہ لڑکی رات کے اندھیرے

میں شبنم میں دھلے سبزے اور بوسیدہ حالت میں کسی تازہ دانش کی طرح پرکشش تھی وہ لڑکی من کے کورے کاغذ پر پیار کی خوشبو، پریت کی حرمت، چاہت کی عزت، اپنائیت کی حدت اور وصل کی شدت جیسی جاذب نظر تھی وہ چاندنی راتوں کے فسوں، شام کی گل رنگ شفق جیسی حسین اور خوبصورت تھی اسکی مسکراتی بلوریں آنکھیں رنگ و نکہت و نورس میں ملبوس صبح کے نور کے ہالے کی مانند تھی۔اس کے مرمریں بازو ایسے تھے جیسے دھنک کے رنگین ہالے، اس کے لب گلابوں کے درمیان رکھے مرجان اور احمر کی مانند تھے اس کے جگمگاتے ریشمی رخسار کچھ ایسے تھے گویا شفق کی سرخی میں نرم و نازک لطیف کرنیں ڈوب کے رہ گئی ہوں۔

اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے سموقان تھوڑی دیر کچھ نہ کہہ سکا اس کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ اس لڑکی کی عنابی آنکھوں اور تاثیر سخن کی مستی میں کھو گیا تھا وہ اس کے سرخ ہونٹوں کی شفق رنگ کہانیوں اور احساس جوانی میں لپٹے ہر ایک سے داد تحسین موصول کرتے اس کے رنگین خد و خال میں بھٹک سا گیا تھا سموقان کی ابھی یہی حالت تھی کہ اس لڑکی کی آواز اس کمرے میں سنائی دی۔

اجنبی! تم کون ہو؟ اس کمرے میں کیسے داخل ہوئے اور یہ جو کونے میں تو نے ان تین اشخاص کو قیدیوں کی طرح رکھا ہے ان کے کیا احوال ہیں۔

لڑکی کے اس سوال پر سموقان چونک سا پڑا تھا تاہم اس نے اندازہ لگایا کہ لڑکی کی آواز میں انتہا کی عنائیت کا آہنگ اور حسن بیان کی چاشنی تھی پھر قبل اس کے کہ سموقان اس کے سوال کا جواب دیتا لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اس کا اٹھنا ایسے ہی تھا جیسے پروں کو ترستی اڑان جیسے ہواؤں میں تحلیل ہونے کو تڑپتا نفس، جیسے قلزم میں بھٹکے موتیوں کی تلاش میں سیپ، جیسے نمو کی متلاشی زندگی جیسے آسمان کے زینوں پر سربستہ رازوں کی طرح کھل جانے والی حسن کی کوئی رمز عیاں ہو کر رہ گئی ہو۔

پھر پہلی بار سموقان نے اس لڑکی کو مخاطب کیا سن لڑکی اگر میں غلطی پر نہیں تو تیرا نام ایلیم ہے اور تیرے قریب ہی جو دو دوسرے افراد پڑے ہوئے ہیں ان میں سے ایک تیرا بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا ہے کیا میں نے درست کہا ہے یا میں غلطی پر ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو سے اس لڑکی کے چہرے پر سر سے لے کر پاؤں تک ایک چاہت اور محبت کا لرزہ طاری کر دینے والی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے اس کمرے میں ایک بار پھر اس کی آواز سنائی دی تھی۔

اجنبی! تمہارا اندازہ درست ہے میرا نام ایلم ہے جو ابھی تک سوئے ہوئے ہیں ان میں سے ایک میرا بھائی اریش ہے دوسری اس کی منگیتر اراتا ہے پر یہ تو کہو کون ہو میں یہ تو اندازہ لگا چکی ہوں کہ تم اس کمرے میں کیسے داخل ہوئے ہو اس کہ دیکھ رہی ہوں کہ اس کمرے کا جو لوہے کی سلاخوں پر مشتمل دروازہ ہے تو نے اس کی سلاخوں کو دوہرا کر کے اس میں سے اپنے لئے راستہ بنایا ہے اور ان تین افراد کو جنہیں تو اپنے ساتھ لے کر آیا ہے جن میں سے دو تو بے ہوش پڑے ہیں ایک مجھے ہوش میں لگتا ہے پر کہو تم کس مقصد کے تحت اس کمرے میں داخل ہوئے ہو۔

سموقان مزید کچھ دیر تک کھوئے کھوئے سے انداز میں ایلم کی طرف دیکھ رہا پھر اس نے اس کو مخاطب کیا۔

دیکھ لڑکی جیسا کہ تو بتا چکی ہے کہ تیرا نام ایلم ہے تو کیا مجھے اجازت ہے کہ میں تمہیں تیرے نام سے مخاطب کر سکتا ہوں اس پر ایلم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگی۔

تمہیں مجھے میرے نام سے مخاطب کرنے کے لئے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اس پر سموقان جھٹ سے بول پڑا۔

سن ایلم! اگر یہ معاملہ ہے تو پھر اپنے دل میں یہ بات واضح کر لو کہ میں تمہیں تمہارے بھائی اریش اور اراتا کو ساحرانو کی اسیری سے رہائی اور نجات دلانے کے لئے آیا ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم حیران اور دنگ سی رہ گئی تھی تھوڑی دیر تک وہ سموقان کا جائزہ لیتی رہی پہلے کی نسبت زیادہ خوش کن اور شہد برساتی آواز میں بول پڑی۔

اجنبی! ابھی تک تم نے اپنا نام بھی نہیں بتایا کیا تم یہ انکشاف نہیں کرو گے کہ تمہیں ہماری رہائی کے لئے کس نے بھیجا ہے جواب میں سموقان بھی مسکرا

ہوئے بول پڑا۔

سن ایلم! پہلے اپنے بھائی اور اس کی منگیتر کو جگاؤ اس کے بعد میں تم پر انکشاف کرتا ہوں کہ میں کس کے کہنے پر تم تینوں کی رہائی کے لئے آیا ہوں۔

سموقان کے ان الفاظ سے ایلم مزید خوش ہو گئی تھی آگے بڑھ کر اس نے اپنے بھائی اور اس کی منگیتر اراتا کو جگایا تھا سموقان نے دیکھا کہ اراتا بھی ایلم کی طرح بے حد حسین اور خوبصورت تھی تھوڑی دیر تک دونوں کے ساتھ ایلم نے سرگوشی کی جسے سن کر اریش اور اراتا تینوں اٹھ کھڑے ہوئے پھر اریش آگے بڑھا پرجوش انداز میں سموقان کو مخاطب کیا اور کہنے لگا۔

میرے عزیز تمہارے متعلق تھوڑی سی تفصیل میری بہن ایلم نے بتائی ہے آؤ اس بستر پر بیٹھ کر ہمارے ساتھ گفتگو کرو سموقان آگے بڑھا جس بستر سے ایلم اٹھی تھی وہ اس بستر پر بیٹھ گیا پھر اس نے ان کی مدد کے لئے ان کے باپ لوگل باندہ کے مشیر اشلات کے گگامش کے مرکزی شہر اریک میں آنے، مدد کی درخواست کرنے، ان کدو کے ساتھ گگامش کے مقابلے پھر ان کدو اور گگامش دونوں کے ساتھ اپنے مقابلے کے علاوہ اریک سے روانگی راستے میں ساحرانو، اس کے دست راست ثورفلک، اس کی بیٹی عشتار سے ٹکرانے اور اپنے استاد محترم پشپتیم کے پاس جانے اور وہاں سے ان کی مدد کے لئے وہاں آنے تک کے سارے حالات تفصیل سے سنا ڈالے تھے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ایلم بول پڑی اجنبی تو نے صرف تفصیل بتا دی لیکن اپنا نام نہیں بتایا۔ جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

میرا نام سموقان ہے ایلم نے پھر بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

سموقان تم مجھے طاقت اور قوت کا دیوتا لگتے ہو جس طرح زندان کے کمرے کی لوہے کی سلاخوں کو دوہرا کیا ہے ایسا کوئی عام انسان کر ہی نہیں سکتا میں سب سے پہلے تیرا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تو نے ہمیں اس اسیری سے نجات دلانے کے لئے اتنا بڑا خطرہ مول لیا پر تو نے یہ تو بتایا نہیں کہ جن تین کو تو نے ہمارے کمرے میں لا ڈالا ہے وہ کون ہیں؟

سموقان مسکراتے ہوئے پھر بول پڑا سن ایلم! یہ تینوں ساحرانو کی ان

عمارتوں کے پہریدار ہیں انہیں میں نے بڑے طریقے سے قابو میں کیا ہے میرے میں اب تم تینوں اٹھ کھڑے ہو تم تینوں کو لے کر میں اس کمرے سے نکلتا ہوں کی سلاخوں کو پھر ان کی پہلی جگہ لاتا ہوں اس کے بعد یہاں سے بھاگ جاتے ہیں خیال میں ہمیں تاخیر نہیں کرنی چاہئے تاخیر ہم چاروں کے لئے نقصان کا باعث ہو ہے جن تین پہرے داروں پر ہم نے قابو پایا ہے انہیں میں قتل بھی کر سکتا تھا لیکن ان پر زیادتی نہیں کرنا چاہتا اس لئے کہ تم لوگوں کی اسیری کے معاملے میں ان کا دوش، کوئی قصور نہیں ہے ساحرانو نے انہیں روزینے اور معاوضے پر رکھا ہوا اس کے ملازم ہیں اس کا حکم اس کا کہا ماننے پر مجبور ہیں اب تم تینوں اٹھ کھڑے ہو تینوں نے اپنے اوپر جو کمبل لے رکھے ہیں ان میں سے ایک ایک لو ان سے اپنے ڈھانپو اس لئے کہ باہر برفباری ہو رہی ہے اور ہمیں کسی محفوظ ٹھکانے تک پہنچنے لئے پیدل سفر کرنا ہوگا اس لئے کہ ساحرانو کا یہ مسکن کوہستانی سلسلے کے بالکل ہے یہاں پر اگر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آتا تو گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز دور جاتی اس طرح میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا میں انے اپنے گھوڑ ایک قریبی سرائے میں رکھا ہے میں پہلے تم تینوں کو اسی سرائے میں لے کر جا جہاں کے مالک سے میں نے مزید گھوڑوں کی بات کی ہوئی ہے وہاں پہنچ کر میں گھوڑے خریدوں گا اس کے بعد میں تم تینوں کو لے کر تمہارے مرکزی شہر بعلبک طرف روانہ ہوں گا میں نے عہد کر رکھا ہے کہ بعلبک میں، میں تمہارے باپ کی کا سامان بھی کروں گا اس کے بعد تم سب کو لے کر میں اپنے مرکزی شہر اریک کروں گا ایسا کرنے کے بعد پھر ہم شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے خلاف حرکت آئیں گے جس نے حملہ آور ہو کر نہ صرف تمہاری مملکت کو اپنی سلطنت میں شا بلکہ تمہارے باپ کو بھی بعلبک میں اسیری میں ڈال دیا اب وقت ضائع نہ کر کھڑے ہو میں نے تم تینوں کو اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کر دیا ہے۔

سموقان کے ان الفاظ کے ساتھ ہی ایلیم، اریش اور اراتا تینوں کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے اوپر ایک ایک کمبل لے لیا تھا سموقان بھی اپنی جگہ کھڑا ہوا پھر وہ اس کمرے سے نکلا وہ تینوں بھی اس کمرے سے باہر نکلے۔ سموقان

ایک بار پھر اپنے دونوں ہاتھ دروازے کی آہنی سلاخوں پر جمائے اور زور لگاتے ہوئے سلاخوں کو سیدھا کر دیا پھر اس نے ایلیم اریش اور اراتا کی طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی کی۔

کوئی کھٹکا اور آواز پیدا کئے بغیر میرے پیچھے پیچھے بھاگتے چلے آؤ ہمیں جتنی جلدی ہو سکے اس مسکن سے دور نکلنا چاہئے اس کے ساتھ ہی سموقان ایک طرف ہو لیا تھا ایلیم، اریش اور اراتا میں سے کسی نے بھی اس بات کا جواب نہ دیا وہ پوری طرح اس کے پیچھے اس کا ساتھ دے رہے تھے یوں سموقان کی راہنمائی میں وہ بڑی تیزی سے اس کوہستانی سلسلے سے اترنے لگے تھے برفباری ابھی تک جاری تھی اور سردی نے ہر چیز کو ٹھٹھرا کر رکھ دیا تھا۔

کوہسانی سلسلے کا آدھا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک جگہ سموقان رک گیا جس جگہ وہ رکا تھا وہاں ایک چھوٹا سا غار تھا۔ غار کے اندر خشک لکڑیوں اور گھاس کے ڈھیر لگے ہوئے تھے ان تینوں کو لے کر سموقان اس غار میں داخل ہوا ان تینوں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

اس کوہستانی سلسلے کی چوٹی پر جاتے ہوئے میں یہاں پر رکا تھا اور اس غار میں میں نے خشک لکڑیاں اور گھاس جمع کر دیا تھا میں جانتا تھا کہ جب میں تمہیں لے کر کوہسانی سلسلے سے برفباری میں اتروں گا تو تم یقیناً سردی بھی محسوس کرو گے میں چاہتا ہوں کہ صبح تک ہم چاروں یہیں رکے رہیں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جونہی صبح کی شفق پھوٹے گی تم تینوں کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو جائے گی تم میں سے ایلیم بلی، اور اریش اور، اراتا دونوں نر اور مادہ بندر میں تبدیل ہو جائیں گے۔ شفق کے طلوع ہونے تک اسی غار کے اندر قیام کیا جائے جب مشرق سے شفق طلوع اور تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو تب دیکھو میرے کندھے پر یہ کافی بڑی زنبیل ہے تم تینوں کو اس میں ڈال کر بڑی آسانی سے اس سرائے کی طرف جا سکتا ہوں جہاں میں نے گذشتہ شب قیام کیا تھا اس طرح انو یا اس کے گماشتے میرے تعاقب میں لگتے ہیں تو تم تینوں کو اپنی زنبیل میں ڈالنے کے بعد میں بہتر انداز میں اپنا دفاع کر سکتا ہوں۔

اگر میں اسی حالت میں تم تینوں کو اپنے ساتھ لے کر چلوں اور تعاقب میں

ساحر انو، ثور فلک اور عشتار اور ان کا کوئی اور غیر معمولی قوتوں کا گماشتہ لگتا ہے تو [illegible] مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے تم تینوں کا دفاع کرتے ہوئے وقت پیش آئے گ[illegible] میں وقت سے بچنا چاہتا ہوں دراصل میرا مدعا یہ ہے کہ تم تینوں کو خیر و عافیت [illegible] ساتھ بعلبک میں لے کر چلوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا تھا پھر اس کے بعد [illegible] سرگوشی اور رازداری کے ساتھ اس نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع [illegible] تھا۔

میرے عزیزو سنو! اس غار کو اپنے قیام کے لئے منتخب کرنے کی ایک [illegible] وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ ذرا اپنی پشت کی طرف دیکھو سامنے صاف شفاف پانی کا ایک [illegible] چشمہ ہے اور اس غار کے قیام کے دوران چشمے کے اس پانی سے بھی مستفید ہوئے [illegible] ہیں۔

ایلیم اریش اور اراتا تینوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ [illegible] میں داخل ہوئے جلدی جلدی کچھ گھاس سے انہوں نے آگ روشن کی اور اوپر لکڑیاں [illegible] ڈال دیں اس طرح غار کے اندر انہوں نے آگ کا آلاؤ روشن کر دیا تھا آگ کا آلاؤ روشن [illegible] ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد غار گرم ہو گیا تھا اس دوران سب چپ چاپ اپنی جگہوں [illegible] بیٹھے رہے پھر کچھ سوچتے ہوئے سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

اریش میرے عزیز جو کچھ میں کہنے والا ہوں خصوصیت کے ساتھ تم [illegible] عمومیت کے ساتھ ایلیم اور اراتا غور سے سنو جن محافظوں کو میں نے اس کمرے [illegible] اسیر کیا ہے جس میں تم بند تھے انہیں میں قتل بھی کر سکتا تھا اگر میں انہیں قتل کر [illegible] تب بھی ساحر انو اور اس کے حواریوں کو تمہارے فرار کی خبر ہو جاتی اب جبکہ میں [illegible] انہیں قتل نہیں کیا تب بھی انو اور اس کے گماشتوں کو یہ خبر ہو جائے گی کہ کوئی [illegible] تینوں کو ان کے زندان سے لے بھاگا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ پوری رات تک تمہارے فرار کی خبر انو اور اس [illegible] دوسرے محافظوں کو نہ ہو سکے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کے وقت ہی کوئی محافظ [illegible] کو زندان کے اس کمرے میں دیکھے اور معاملے کی ساری نوعیت سے انو یا اس [illegible]

ثور فلک کو آگاہ کر دے بہر حال معاملہ جس طرح کا بھی ہو انو کے گماشتے دست راست ہمارا تعاقب ضرور کریں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر گفتگو کا سلسلہ اس نے جاری رکھا۔

اس نوع کی گفتگو میں تم لوگوں کے ساتھ اس لئے کر رہا ہوں تا کہ اگر دشمن کے ساتھ میرا ٹکراؤ ہو تو تم اپنا دفاع میرے ساتھ مل کر کر سکو اگر شفق پھوٹنے سے پہلے ہی پہلے انو کے گماشتے ہمارا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچ جاتے ہیں تو یاد رکھنا میں غار کے منہ پر کھڑا ہو جاؤں گا تم تینوں غار کے اندر رہنا جب تک میں غار کے منہ پر رہوں گا مجھے امید ہے کہ میرے خداوند نے چاہا تو میں کسی کو بھی اس غار کے اندر داخل ہونے اور نقصان پہنچانے نہ دوں گا۔

اگر وہ شفق پھوٹنے کے بعد ہمارے تعاقب میں نکلتے ہیں تو پھر ہمارا کام آسان ہو جائے گا تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو جائے گی اور میں تم تینوں کو اپنی زنبیل میں ڈال کر یہاں سے چلتا بنوں گا یہ بات اپنے دل اپنے ذہن میں لکھ رکھنا اگر وہ ایسے وقت میں ہمارے سر پر آن پہنچے جب تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہو رہی ہو اور تم ابھی تک میرے ساتھ میری زنبیل سے باہر ہی ہو تو تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہو گا کہ تم فوراً میرے کندھے سے لٹکتی چمڑے کی اس بڑی زنبیل میں داخل ہو جانا میں اس کا منہ کھلا رکھوں گا ایک بار تم زنبیل میں داخل ہو گئے پھر دیکھنا میں انو اور اس کے حواریوں سے کیسے دفاع کرتا ہوں۔

یہاں تک کہتے ہوئے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں حسین و جمیل ایلیم بول پڑی تھی اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان! ہمارے محسن، ہمارے مربی، جس وقت آپ کے ساتھ ہماری گفتگو زندان کے کمرے میں ہوئی تھی اس وقت میں نے آپ کو لفظ تم سے مخاطب کیا تھا لیکن آپ اس لفظ سے بالا ارفع ہیں آپ نے ہمارے لئے وہ کام سرانجام دیا ہے جو ہمارا کوئی عزیز بھی نہ دیتا لہذا آپکے لیے میں، اریش اور اراتا انتہائی اعلیٰ عقیدت پر مبنی الفاظ استعمال کر سکتے ہیں اور کرنے چاہیں۔

سموقان! آپ نے جو گفتگو کی ہے وہ یقیناً ہمارے لئے حوصلہ افزا ہے آپ نے ہم تینوں کو زندان سے نکالا یہ بہت بڑا معرکہ اور خطرے کا کام تھا آپ نے زن کے لوہے کے دروازے کی سلاخوں کو دوہرا کیا اور ہمیں وہاں سے نکالا یہ آپ کی طاقت اور قوت کا بہترین مظہر تھا اس سے ایک بات تو ظاہر تھی کہ آپ بے پناہ جسمانی طاقت اور قوت کے مالک ہیں پر شاید آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ انو کا دست راست ثور فلک بے پناہ طاقت اور قوت کا مالک ہونے کے علاوہ اپنی سری قوتوں کو بھی استعمال کر سکتا ہیں۔

جہاں تک اس کی جسمانی طاقت کا تعلق ہے میرے خیال میں آپ اس پر غالب رہیں گے لیکن میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی سری قوتوں کا مقابلہ آپ کیسے کریں گے جواب میں سموقان نے پہلے سردار میخو کی بستی میں جو ثور فلک اور عشتار کے ساتھ سری قوتوں کا ٹکراؤ ہوا تھا وہ تفصیل کے ساتھ سنایا اس نے پہلے سری قوتوں کے ٹکراؤ کو فراموش کر گیا تھا یہ سری تفصیل بتانے کے بعد وہ تھوڑی دیر رکا پھر خصوصیت ے ساتھ بڑے غور سے اس نے ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلم! میں خصوصیت کے ساتھ تمہاری تسلی اور تشفی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ انو اور ثور فلک کی طرح میں بھی بے شمار سری قوتوں کا مالک ہوں اور سری قوتوں کے ذریعے میں ان دونوں ہی نہیں ان کے حواریوں کی بھی سری قوتوں کا مقابلہ کر سکتا ہوں اس کے علاوہ میری، پیٹھ پر ایک ایسی قوت بھی ہے جسے میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے کہاں سے آتی ہے اس کا نام ننتورا ہے میرا اس کا سامنا پہلی بار میخو کی بستی میں انو اور ثور فلک کے ساتھ ٹکراؤ کے دوران ہوا جس کی تفصیل تمہیں بتا چکا ہوں اس ننتورا نام کی لڑکی نے جو آگ کے بگولے کی صورت میں ہوتی ہے اس نے جاتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ جب کبھی مجھے اس کی ضرورت پڑے میں اس کا نام لے کر پکاروں وہ میری مدد کے لئے پہنچے گی ہو سکتا ہے کہ میرے خداوند قدوس کی طرف سے میرے لئے یہ ایک انعام اور تحفہ ہو بہرحال تم تینوں کو انو اور ثور فلک کی بیٹی عشتار یا انو کے حواریوں کی طرف سے ان کی سری قوتوں کا کوئی خطرہ

نہیں ہونا چاہیئے میں ہر دو طرح تم لوگوں کی خفاظت کے لئے ان سے مقابلہ کروں گا مجھے امید ہے کہ میں تمہاری خفاظت کر سکوں گا۔

میرے عزیزو اب ہمارا لائحہ عمل یہ ہے کہ شفق پھوٹنے تک ہم نے اسی غار میں رہنا ہے شفق پھوٹنے کے بعد جب تمہاری حیوانی زندگی کی ابتداء ہوگی تب تم تینوں کو اپنی زنبیل میں ڈال کر یہاں سے رخصت ہوں گا جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہ چکا بہرحال تم تینوں کو انو، ثور فلک یا ان کے حواریوں سے کسی قسم کا ڈر، خطرہ اور خوف محسوس نہیں کرنا چاہیئے میرے خیال میں اب اس موضوع پر گفتگو بند کرتے ہیں۔

ایلم، اریش اور اراتا نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا پھر تینوں مل کر سموقان سے اس کے ذاتی احوال کے علاوہ گلگامش، اس کی ماں، ان کدو اور زوستا کے متعلق سوال کرنے لگے تھے اس طرح اس موضوع پر باہم گفتگو کرتے ہوئے وہ وقت گزارنے لگے تھے یہاں تک کہ رات گزرتی ہوئی اپنے انجام کو پہنچنے لگی اور شفق پھوٹنے کا وقت قریب آگیا۔

ایسے میں اراتا اپنی جگہ سے اٹھی باری باری وہ سموقان اور اریش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی میں چشمے سے پانی پی کر آتی ہوں۔

اس پر سموقان نے اریش کی طرف دیکھا وہ اریش کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اریش اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اراتا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

تمہارا یوں اکیلے جانا ٹھیک نہیں چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں سموقان اور ایلم دونوں نے اریش کی بات سے اتفاق کیا دونوں نے خوشی اور رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی گردنیں بھی اثبات میں ہلائی تھیں اریش اور اراتا دونوں غار سے نکل کر چشمے کی طرف چلے گئے تھے۔

اریش اور اراتا کے جانے کے بعد سموقان اور ایلم دونوں چپ چاپ اور خاموش بیٹھے رہے اس دوران حسین و جمیل ایلم نے اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لئے اپنے ہاتھ آگ کی طرف پھیلا رکھے تھے اور نگاہیں اس نے آگ کے بھڑکتے اٹھتے شعلوں پر جما رکھی تھیں دوسری جانب سموقان اپنی جگہ چپ اور خاموش تھا جیسے دونوں ہی اس

بات کے منتظر تھے کہ تنہائی کے اس لمحہ میں کون گفتگو کا آغاز کرے کافی دیر تک ہر دونوں خاموش رہے تب گفتگو کا آغاز ایلم نے کیا ایک قسم کی تڑپ ایک طرح کی بے تابی میں اس نے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز غار میں گونجی تھی۔

سموقان میرے محسن کیا میرے بھائی اریش اور اراتا نے آنے میں دیر نہیں کر دی چشمہ غار کے بالکل قریب ہی تو ہے انہیں واپس آنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے تھی میں ان کے متعلق فکر مند ہوں میرے دل میں ان کے لیے عجیب سے وسوسے اور اندیشے اٹھ رہے ہیں کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ میں اور آپ دونوں غار سے باہر نکل کر ان دونوں کی خبر گیری لیں۔

ان دونوں کے متعلق سموقان شاید خود بھی تفکرات میں کھویا ہوا تھا ایلم کی گفتگو نے اسے فکر مند کر دیا تھا اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے پھر وہ تڑپ کر اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا ایلم تم اگر مجھے مخاطب نہ کرتی تو جن اندیشوں کا اظہار تم نے کیا ہے ایسے ہی خطرات کا اظہار میں تم سے کرنے والا تھا تم یہیں بیٹھو میں باہر جاتا ہوں اور ان دونوں کو دیکھتا ہوں اس پر ایلم فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

نہیں اس غار کے اندر میں اکیلی نہیں رہوں گی اس طرح خطرات سے دوچار ہو سکتی ہوں میں سمجھتی ہوں کہ اگر میں آپ کے ساتھ رہوں گی تو میں محفوظ ہوں۔

ایلم کی اس گفتگو نے سموقان کو اور زیادہ متفکر اور پریشان کر دیا تھا غار کے دہانے کی طرف جاتے ہوئے وہ رک گیا پھر وہ ایلم کی طرف بڑھا اور کہنے لگا۔

ایلم تم نے مجھے زیادہ تفکرات میں ڈال دیا ہے۔ دیکھ اریش اور اراتا دونوں کو اب تک لوٹ آنا چاہیئے تھا اگر وہ کسی مصیبت سے دوچار ہو گئے ہیں تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ مصیبت ساحر انو یا اس کے گماشتوں کی طرف سے ہے اگر ہم دونوں غار سے باہر نکلتے ہیں اور خود انو، ثور فلک یا ان کا کوئی آدمی ہمارے خلاف حملہ آور ہوتا ہے تو تم یہ کام کرنا کہ میری پشت پر رہنا میں اپنی اور تمہاری حفاظت خوب کروں گا اور اگر ان میں سے کوئی اپنی سری قوتوں کو ہمارے خلاف استعمال کرتا ہے تب بھی تم میری پشت پر رہنا پر اپنے ہاتھ سے میرے جسم کے کسی حصے کو چھو کر رکھنا یا میرے کندھے پر ہاتھ رکھنا یا میری پیٹھ پر اپنا ہاتھ جما لینا اس طرح مجھے امید ہے کہ میرے پاس جو اسم اعظم اور دوسرے علوم ہیں ان کی بنا پر میرے ساتھ تم بھی ان کی سری قوتوں کے حملوں سے محفوظ رہو گی۔

ایلم نے سموقان کو اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کی یقین دہانی کروائی پھر اس کے بعد دونوں غار سے نکلے چشمے پر آئے انہوں نے دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا یہ صورتحال یقیناً ایلم اور سموقان کے لئے پریشان کن تھی چشمے پر کھڑے ہو کر سموقان نے دو ایک بار کسی قدر دھیمی آواز میں اریش اور اراتا کو پکارا جب اسے جواب میں کچھ سنائی نہ دیا تب سموقان فکر مند ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک اس نے اپنی نگاہیں چشمے کے پانی پر جمائے رکھیں جو ایک جھنکار کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اوپر سے پستی کی طرف جا رہا تھا پھر وہ چونک سا پڑا نہ جانے اسے کیا ہوا اچانک اس نے ایلم کا ہاتھ پکڑا پھر ایلم کو اس نے ایک دم اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھایا اور پوری رفتار سے غار کی طرف بھاگا تھا ایلم کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ سموقان نے ایسا کیوں کیا ہے غار میں داخل ہونے کے بعد سموقان نے آگ کے آلاؤ کے پاس ایلم کو ڈالا اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے اسم اعظم اپنے بائیں ہاتھ میں لے لیا تھا ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے اپنی تلوار بے نیام کر لی تھی اور غار کے منہ پر آن کھڑا ہوا تھا ایلم سمجھ گئی تھی کہ ضرور انو کی طرف سے کسی قسم کے خطرے کو سموقان نے بھانپ لیا ہے اسے یہ بھی یقین ہو گیا تھا کہ اس کا بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا پھر انو اور اس کے ساتھیوں کے ہتھے چڑھ گئے ہیں ان خیالات نے اسے پہلے سے بھی زیادہ متفکر، غمگین اور پریشان کر دیا تھا۔

سموقان کچھ دیر تک غار کے دہانے پر اسی طرح کھڑا رہا جب کسی رد عمل کا اظہار نہ ہوا تب سہمی سہمی ڈری ڈری خوفزدہ سی ایلم سموقان کی پشت پر آئی بڑے پیارے انداز میں اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

عظیم سموقان آپ مجھے چشمے سے اٹھا کر یہاں لائے کیا آپ نے کوئی خطرہ محسوس کیا تھا۔ ایلم کے اس استفسار پر سموقان نے مڑ کر اس کی طرف نہیں دیکھا اپنی

نگاہیں اس نے سامنے ہی جمائے رکھیں اور ایلیم کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بو
لگا۔

ایلیم جس وقت میں اور تم دونوں چشمے کے پانی کے کنارے کھڑے تھے
میں رات کی تاریکی میں اپنے دائیں پہلو میں کچھ متحرک سائے دیکھے تھے اسی بنا پر
تمہیں اٹھا کر غار میں لے آیا تھا وہ سائے یقیناً انو کے گماشتے تھے۔ ایلیم برا مت مانتا
نے تمہیں اپنے دونوں بازوؤں پر اٹھایا یہ سب میں نے تیری حفاظت کے لئے کیا تھا
یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں ا
بول پڑی۔

عظیم سموقان آپ کو اس سلسلے میں معذرت خواہی کرنے کی ضرورت
نہیں ہے آپ مجھے اپنے دنوں بازوؤں میں اٹھا کر لائے یہ آپ کا مجھ پر گویا بہت
احسان ہے اس کے لئے میں آپ کی ہمیشہ شکر گزار اور ممنون رہوں گی لیکن
پریشان ہوں جن سایوں کو آپ نے دیکھا وہ ہمارے تعاقب میں اس غار تک کیوں
آئے۔

جواب میں سموقان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی
بول پڑا۔

ایلیم لگتا ہے ان سایوں کے ساتھ انو کا دست راست ثور فلک بھی
میری طاقت اور قوت سے آگاہ بھی ہے میرے خیال میں وہ کسی مناسب موقع پر
حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا تا کہ مجھے نقصان پہنچائے میں اسے ایسا موقع
نہیں کروں گا۔

اچانک سموقان خاموش ہو گیا پھر وہ زور زور سے پکارنے لگا۔ ننتورا
ننتورا!! ننتورا!!۔

سموقان کے اس طرح پکارنے پر ایلیم پریشان اور خوفزدہ ہو گئی تھی۔
ہی دیر بعد سموقان کی اس پکار کا رد عمل ظاہر ہوا اس لئے کہ غار کے دہانے کے
کھولتی ہوئی آگ کا وہی بگولہ نمودار ہوا تھا جس کے اندر ننتورا رقص کناں تھی آگ
بگولہ طوفانی انداز میں چکر کاٹتا ہوا غار کے دہانے کے سامنے آن کھڑا ہوا اس بگو

دیکھتے ہوئے ایلیم دنگ رہ گئی تھی جب کہ سموقان کے چہرے پر اس بگولے کو دیکھتے
ہوئے ایک اطمینان بخش مسکراہٹ تھی پھر بگولے کے اندر سے ننتورا نے اپنی شیریں
مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اور شہد بکھیرتی آواز میں پوچھا۔

سموقان کیا اس غار میں تمہارے لئے کوئی خطرہ ہے؟۔

سموقان نے ننتورا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

ننتورا!! میں ان تینوں کو ساحر انو کی اسیری سے نکال کر اس غار میں لایا تھا
اریش اور ارا تا دونوں چشمے پر پانی پینے گئے تھے میرے خیال میں وہ انو کے ساتھیوں کے
ہتھے چڑھ گئے ہیں میرے خیال میں انو کے ساتھی ارد گرد منڈلا رہے ہیں یہ میرے پیچھے
ایلیم کھڑی ہے اس کی طرف دیکھو یہی بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی ہے پھر
سموقان نے مڑ کر ایلیم کی طرف دیکھا اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ایلیم! یہ جو میرے سامنے آگ کے بگولے کے اندر لڑکی ہے یہی ننتورا ہے یہ
میری محسنہ ہے یوں جانو کہ یہ میرے لئے میرے خداوند قدوس کی طرف سے ایک
انعام ایک تحفہ ہے۔

ایلیم کی طرف سے رخ پھیرنے کے بعد سموقان دوبارہ ننتورا سے مخاطب
ہوا۔

ننتورا دیکھ میں ایلیم کے ساتھ یہاں سے بائیں طرف لگ بھگ دس میل
کے فاصلے میں ایک سرائے ہے اس کا رخ کروں گا اس دوران مجھ پر اور ایلیم پر نگاہ رکھنا
سامنے کا حصہ میں خود سنبھال لوں گا پشت کی طرف سے مجھ پر اچانک کوئی حملہ آور
ہونے کی کوشش کرے تو مجھے اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ میری حفاظت کا سامان
بھی کرنا۔

جواب میں ننتورا کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی آگ کے الاؤ کے
اندر اس کے چہرے پر ایک عزم کے آثار نمودار ہوئے پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سموقان تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے شفق پھوٹنے والی ہے
میرے خیال میں تم غار سے نکلو اور ایلیم کے ساتھ اس سرائے کی طرف کوچ کرو جس کی
تم نے نشاندہی کی ہے میں تمہاری پشت کی طرف سے حفاظت کروں گی بلکہ اگر سامنے

کی طرف سے کوئی آیا تو اسے بھی بکھیرتی چلی جاؤں گی۔

یہاں تک کہتے کہتے ننتورا کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ عین اسی مشرق سے شفق پھوٹی تھی اور ان دونوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ایلیم جو اس وقت کی پشت پر کھڑی ہوئی تھی پلک جھپکتے میں ایک سفید بلی میں تبدیل ہو گئی جونہی بلی میں تبدیل ہوئی اس نے ایک چھلانگ لگائی پہلے سموقان کے کندھے پر بیٹھی سموقان کی چمڑے کی اس زنبیل کے اندر چلی گئی تھی جو سموقان نے اپنے کندھے رکھی تھی۔

ایلیم کے اس رد عمل پر سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس نے ننتورا سے کہا۔

ننتورا، شفق پھوٹ چکی ہے ایلیم کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو چکی ہے نے دیکھا کہ تیرے دیکھتے ہی دیکھتے ایلیم میری زنبیل میں چلی گئی ہے یہ بات اسے پہلے سے سمجھا رکھی تھی کہ جب اس کی حیوانی زندگی کی ابتداء ہو اور دشمن کی طرف سے خطرہ ہو تو وہ میری زنبیل میں چلی جایا کرے اس نے میرے کہنے پر عمل کرتے ہوئے میری زنبیل میں پناہ لے لی ہے۔اب میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ایلیم سمیت اس سرائے کا رخ کر سکتا ہوں۔

ننتورا میرا لائحہ عمل یہ کہ میں سب سے پہلے ایلیم کے ساتھ بعلبک کا رخ کروں گا وہاں سے اس کے باپ کو رہائی دلاؤں گا شاید تم جانتی ہو گی کہ اس کے باپ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے بعلبک کے زندان میں ڈال رکھا ہے اسے زندان نکلانے کے بعد پہلے میں ان دونوں باپ بیٹی کو کسی محفوظ جگہ پہنچاؤں گا اور یہ محفوظ فی الوقت جو میری نظر میں ہے صرف میرے استاد پشتیم کی حویلی ہے میں ان دونوں وہیں چھوڑوں گا اسکے بعد میں ایلیم کے بھائی اریش اور اس کی منگیتر اراتا کو تلاش کر گا جب تک وہ دونوں مجھے مل نہیں جاتے اور انہیں میں انو کی اسیری سے نجات نہیں لیتا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

انہیں رہائی دلانے کے بعد پھر ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ ساحر انو نے زندگیوں کو جو انسانی اور حیوانی حصوں میں شفق سے منسلک کر دیا ہے اسے

طرح دور اور دفع کیا جا سکتا ہے اس لیے کہ یہ ایک انتہا درجہ کا پیچیدہ اور اعلیٰ پائے کا سحر ہے جس کا حل جس کا توڑ تلاش کرنا آسان نہیں ہے۔

جب تک میں ایلیم کو لے کر بعلبک اور پھر وہاں سے اپنے استاد پشتیم کے ٹھکانے پر نہیں پہنچ جاتا سن ننتورا تو ایک کام کرنا اس دوران تو اریش اور اراتا کی تلاش میں نکلنا اگر تو انہیں ڈھونڈنے ان کا کھوج لگانے میں کامیاب ہو گئی تو پھر وہ جس جگہ بھی ہوں گے میں ان کی رہائی کا سامان کروں گا اس لئے کہ جب تک میں ان دونوں کو انو کی اسیری سے نجات نہیں دلا لیتا چین سے نہیں بیٹھوں گا میرے خیال میں اب مجھے سرائے کی طرف کوچ کر لینا چاہئے کیا میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ وہ وقت کب آئے گا کہ جب تم مجھے اپنی ذات کے متعلق تفصیل بتاؤ گی جواب میں آگ کے بگولے کے اندر رقص کے انداز میں اپنے جسم کو بل دیتی حسین اور خوبصورت ننتورا کے چہرے پر آتشی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی میٹھی آواز میں کہنا شروع کیا۔

سن سموقان جب وہ سماں آئے گا تمہیں مجھ سے کہنے کی یا پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔اول تو حالات خود ہی تم پر واضح کر دیں گے کہ میں کون ہوں کہاں سے آتی ہوں بالفرض ایسا نہ ہوا تو میں خود اس راز سے پردہ اٹھا دوں گی کہ میں کون ہوں میرے خیال میں تم اب اپنی منزل کی طرف کوچ کر جاؤ میں یہاں سے تحلیل ہونے لگی ہوں اس کے ساتھ ہی آتشیں بگولے نے حرکت کی، بڑی تیزی کے ساتھ وہ گھومتا ہوا لمحوں کے اندر سموقان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اس موقع پر سموقان نے بھی اپنے ہاتھ فضاء میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو وہ حرکت میں لایا اس کے بعد وہ دھوئیں کی طرح فضاؤں میں تحلیل ہو گیا تھا۔

چند ہی ساعتوں کے بعد سموقان سرائے میں اپنے کمرے کے سامنے آ ہوا۔ اپنے کمرے کا دروازہ اس نے کھولا اس وقت تک مشرق سے سورج طلوع ہو رہا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ زنبیل اتار کر اس نے مسہری پر رکھی پھر اس زنبیل کا منہ پوری طرح کھول دیا۔ جس میں سے سفید رنگ کی بلی نے جو حقیقت ایلم تھی اپنا منہ باہر نکالا بڑے غور سے سفید رنگ کی اس بلی نے سموقان کی دیکھا اس کے بعد بڑی تیزی اور پھرتی سے بلی باہر آگئی تھی سموقان نے اس کے سر پھیرا۔ جواب میں بلی جو ایلم تھی کبھی اپنا چہرہ اور کبھی اپنی دم سموقان کی ٹانگوں رگڑتی اسے اٹھا کر سموقان نے مسہری پر بٹھایا پھر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم! تم یہاں بیٹھو میں اپنے لئے کھانا اور تمہارے لئے دودھ لے ہوں۔

جواب میں ایلم نے منہ سے بڑی عجیب طرح کی آوازیں نکالیں پھر وہ اور سموقان کے کندھے پر ہو بیٹھی تھی سموقان سمجھ گیا کہ وہ وہاں اپنے لئے خطرہ کرتی ہے لہذا اسے کندھے پر بٹھائے ہی بٹھائے سموقان اپنے کمرے سے نکل کر کے بھٹیار خانے کی طرف گیا اپنے لئے اس نے کھانا اور ایلم کے لئے اس نے ایک دودھ حاصل کیا، بھدی سی ایک میز پر بیٹھ کر اس نے کھانا شرع کیا ساتھ والی پر اس نے دودھ رکھ دیا تھا اور اس نشست پر بیٹھ کر ایلم دودھ پینے میں مصروف تھی۔

سموقان ابھی کھانا کھا ہی رہا تھا کہ سرائے کا مالک اس کے پاس آیا تھوڑی دیر تک وہ مسکرا کر سموقان کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد اس کی نگاہیں تھوڑی دیر کے لئے ایلم پر جم گئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک وہ مسکراتا رہا پھر وہ سموقان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم! میرے عزیز مہمان! یہ تو نے بلی بڑی خوبصورت اور اعلیٰ پائے کی پال رکھی ہے جس وقت تم سرائے میں قیام کرنے آئے تھے یا جس وقت تم نے گھوڑوں کے متعلق میرے ساتھ گفتگو کی تھی اس وقت تمہارے پاس یہ بلی تو نہ تھی میں نے اپنی زندگی میں ایسی خوبصورت، ایسی اچھی نسل کی بلی نہیں دیکھی کیا تم اسے بیچنا پسند کرو گے۔

سموقان نے جواب میں ہلکا سا ایک قہقہہ لگا پھر کہنے لگا۔

میرے عزیز! تیری نگاہوں کا یہ دھوکا اور فریب ہے یہ بلی میں نے بیچنے والی نہیں رکھی ہوئی اسے میں نے محنت اور جانفشانی سے پالنا شروع کیا یہ بیچنے کے لئے نہیں ہے میرے علاوہ یہ کسی اور کے پاس رہ بھی نہیں سکتی۔

جواب میں سرائے کے مالک نے تیز نگاہوں سے دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

رکھنے کو تو میں رکھ لوں گا تم بیچنے کے لئے ہاں کرو کیا میں اسے ہاتھ لگا کر دیکھ سکتا ہوں۔ سموقان کے جواب دینے سے پہلے ہی سرائے کا مالک آگے بڑھا دونوں ہاتھ بڑھاتے ہوئے چاہتا تھا کہ ایلم کو پکڑے، ایلم پہلے غرائی پھر اس طرح سرائے کے مالک کی طرف بڑھی کہ سرائے کا ملک دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

دیکھا اس عجیب وغریب بلی کا ردعمل یہ میری پالی ہوئی ہے میری سدھائی ہوئی ہے اگر تم اسے ہاتھ لگاتے تو یاد رکھنا یہ تمہیں بری طرح زخمی کر کے رکھ دیتی کیا اب بھی تم دعویٰ کرتے ہو کہ تم ایسی بلی رکھ سکتے ہو۔

سرائے کا مالک خوفزدہ ہو گیا تھا کہنے لگا نہیں میں ایسی بلی رکھنا پسند نہیں کروں گا یہ میری طرف ایسے جھپٹی ہے جیسے کوئی انتہائی خوفناک چیتا حملہ آور ہونے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہنے کے بعد سرائے کے مالک نے گفتگو کا رخ بدلا۔

میرے عزیز! تو نے مجھے گھوڑوں کے لئے کہا تھا اس تاجر کو میں بلا
ہوں اگر تم کہو تو میں اسے یہیں لے آؤں۔

سموقان اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ اس تاجر کو تم باہر ہی رو
کھانا کھا کر باہر آتا ہوں پھر اس سے بات کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی سرائے کا
باہر نکل گیا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد سموقان اٹھ کھڑا ہوا ایلم کو اٹھا کر اس نے کندھے
بٹھا لیا پھر وہ بھٹیار خانے سے نکلا اس نے دیکھا کہ سرائے کا مالک ایک شخص کے
کھڑا باتیں کر رہا تھا۔ سموقان نے اندازہ لگا لیا کہ یہی شخص گھوڑوں کا سوداگر ہوگا۔
ان دونوں کے قریب گیا اور ان سے اس نے پرجوش مصافحہ کیا انہیں مخاطب کر
کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی سرائے کا مالک بول پڑا اور جس شخص کے ساتھ
باتیں کر رہا تھا اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم مہمان! یہی گھوڑوں کا سوداگر ہے یہ تمہارے کہنے کے
تین گھوڑے تو نہیں لا سکا فی الحال یہ دو عمدہ نسل کے گھوڑوں کا اہتمام کر سکا ہے
تم انہیں لینا چاہو تو گھوڑے اس نے اصطبل میں باندھے ہیں انہیں پسند کر لو۔

سموقان نے کچھ سوچا پھر سرائے کے مالک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہنے لگا۔

میرے محترم! جن لوگوں کے ساتھ مجھے یہاں سے رخصت ہونا تھا
تھوڑی دیر پہلے مجھ سے مل کر گئے ہیں ان میں سے فی الحال میرے ساتھ ایک
کرے گا باقی کچھ عرصہ بعد آئیں گے لہذا فی الوقت مجھے صرف ایک ہی گھوڑے کی
ضرورت ہے لہذا دو گھوڑے جو منگوائے گئے ہیں مجھے وہ دکھاؤ تاکہ میں ان میں سے
ایک کا انتخاب کر سکوں۔

سرائے کے مالک اور گھوڑوں کے سوداگر نے ایک دوسرے کی طرف
پھر دونوں اصطبل کی طرف ہو لئے تھے سموقان ان کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا۔

تینوں اصطبل میں داخل ہوئے، گھوڑوں کے سوداگر نے اصطبل
بندھے ہوئے دو عمدہ نسل کے گھوڑوں کی طرف اشارہ کیا۔ سموقان سمجھ گیا کہ یہ

گھوڑے ہیں جو سوداگر لے کر آیا ہے۔ سموقان کسی ردعمل کا اظہار کرنے ہی لگا تھا کہ
گھوڑوں کا سوداگر سموقان کے گھوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔
مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ گھوڑا تمہارا ہے یہ تم نے کہاں سے حاصل کیا، ایسا
عمدہ، ایسا توانا اور اچھی نسل کا گھوڑا میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اجنبی تم کہاں سے
آئے ہو؟

سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر کہنے لگا۔

میرے عزیز میں ایک بدیسی مسافر ہوں میری منزل بڑی دور ہے میں ایک
مہم پر نکلا ہوں بس دعا کرو کہ میں اپنی اس مہم میں کامیاب ہو جاؤں یوں جانو کہ میں
دور دیس سے آیا ہوں پردیکھو اب مجھے گھوڑے دیکھنے دو۔ ان دو میں سے میں ایک کو
پسند کرنا چاہتا ہوں تھوڑی دیر تک سموقان بڑی گہری نگاہ سے ان گھوڑوں کا جائزہ لیتا رہا
پھر ایک گھوڑے کی گردن اس نے ہولے سے تھپتھپائی اور کہنے لگا میں اپنے لئے یہ گھوڑا
پسند کرتا ہوں۔

گھوڑوں کے سوداگر نے سموقان کے اس انتخاب پر سموقان کی تعریف کی۔
دونوں میں معاملہ طے ہوا سموقان نے قیمت چکائی اور سرائے کا مالک اور سوداگر دونوں
اصطبل سے نکل گئے تھے۔ سموقان بھی ایلم کو اپنے کندھے پر اٹھائے اپنے کمرے کی
طرف چلا گیا تھا۔

دن کا باقی حصہ سموقان نے ایلم کے ساتھ سرائے ہی میں گزارا۔ جب
سورج جھکنے لگا تب ایلم کو لے کر وہ اصطبل میں آیا، دنوں گھوڑوں پر زینیں ڈالنے کے
بعد انہیں اصطبل سے نکالا اپنے گھوڑے کی زین کے پچھلے حصے سے اس نے دوسرے
گھوڑے کی باگ باندھ دی تھی وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا ایلم اس کے آگے عجیب سے
انداز میں کچھ اس طرح بیٹھی تھی جیسے برسوں کی وہ اس کی پالتو ہو۔ گھوڑے پر ایک
عرصہ اس کے ساتھ سفر کرتی رہی ہو۔ سرائے سے نکل کر سموقان نے اپنے گھوڑے کو
ایڑ لگاتے ہوئے اسے بھگانا شروع کیا اور پچھلا گھوڑا بھی اسی رفتار سے بھاگ اٹھا تھا۔

سموقان نے تھوڑی ہی مسافت طے کی تھی کہ سورج غروب ہونے لگا پھر
اس کے دیکھتے ہی دیکھتے بلی کی صورت میں اس کے آگے بیٹھی ہوئی ایلم کی ہیئت بدلی

اور ایلیم انسانی روپ دھار گئی تھی۔ سموقان کے آگے بیٹھے ہی بیٹھے حسین خو
اور پرجمال ایلیم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ سموقان کی آنکھو
آنکھیں ڈالتے ہوئے کہنے لگی میرے مہربان، میرے محسن میں آپ کا شکریہ ادا کر
آپ نے سرائے میں میری بڑی خدمت کی سرائے کے مالک کے ہاتھ مجھے بیچنے
انکار کر دیا اور میری خوراک کا عمدہ انتظام کیا اس کے لیے میں آپ کی شکر گزار ہو
جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلیم! تمہیں اس طرح کے الفاظ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے
تمہارا محافظ ہوں اور محافظ کی حیثیت سے کیا یہ سب کچھ کرنا میرے فرائض م
نہیں ہے اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنے گھوڑے کو روک لیا تھا پھر دوبارہ
ایلیم کو مخاطب کیا۔

پہلے تم نیچے اترو پھر میں نیچے اترتا ہوں تمہیں تمہارے گھوڑے
ہوں میرے آگے بیٹھے بیٹھے سفر کرتے ہوئے تم تکلیف محسوس کرو گی۔ اپنے گھ
بیٹھو اس طرح تم پرسکون انداز میں سفر کر سکو گی اور تھکاوٹ بھی محسوس نہ
گی۔

ایلیم نے بھی سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر جب وہ گھو
اترنے لگی تو سموقان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ایلیم نے اس کا ہاتھ تھاما اور سہارا لے
نیچے اتر گئی۔ سموقان بھی چھلانگ لگا کر گھوڑے سے نیچے اترا۔ جو گھوڑا اس نے ا
لئے خریدا تھا اس کی لگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین سے کھولی ایلیم کو سہارا د
اس کے گھوڑے پر بٹھایا خود بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر دونوں پہلو بہ
گھوڑوں کو بعلبک کے رخ پر سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

کچھ دور تک مسافت طے کرنے کے بعد اچانک ایلیم نے اپنے گھو
رفتار کم کر دی اس کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے بھی اپنے گھوڑے کی
ہوئے اس کی رفتار کم کر دی تھی پھر سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے ایلیم نے
مخاطب کیا ایلیم نے شاید اپنے گھوڑے کی رفتار اسی لئے کم کر دی تھی کو وہ
مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہتی تھی۔

سموقان میرے محسن! کیا آپ مجھے اس تفصیل سے آگاہ کریں گے کہ کس طرح آپ میرے باپ کو بعلبک کے زندان سے نکالیں گے تاکہ بعلبک پہنچنے تک میں مطمئن ہو جاؤں کہ آپ میرے باپ کی رہائی کا سامان آسانی اور بغیر خطرے کے کر لیں گے۔

ایلیم کے اس سوال پر لمحہ بھر کے لئے سموقان مسکراتا رہا پھر اس نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو صرف میرا نام لے کر ہی مجھے مخاطب کرے تو ہر بار میرے نام کے ساتھ محسن کا لفظ کیوں لگاتی ہے کیا اس لفظ کو تو ہمیشہ کے لئے میری ذات کے ساتھ چسپاں کر دینا چاہتی ہے اگر تمہارا ایسا ارادہ ہے تو میں کہوں گا کہ یہ بہت بری بات ہے آج کے بعد تو مجھے محسن نہ کہنا ہاں تو میں تمہارے سوال کا جواب کچھ اس طرح دیتا ہوں کہ ہم بعلبک کے قریب پہنچ کر بعلبک کی ایک نواحی سرائے میں قیام کریں گے۔ سرائے میں سب سے پہلے میں ایک اور گھوڑا خریدوں گا جو تمہارے باپ کے لئے ہوگا تمہیں سرائے میں چھوڑ کر میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے بعلبک کے زندان کا رخ کروں گا وہاں سے میں تمہارے باپ کو نکالوں گا سرائے میں آؤں گا تم دونوں باپ بیٹی وہاں ملنا پھر رات کے وقت ہی ہم سرائے سے کوچ کر جائیں گے۔ دراصل میں تم دونوں کو محفوظ جگہ پہنچانے کے بعد پھر تمہارے بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کی تلاش میں نکلوں گا۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں ایلیم نے کسی قدر چونکتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

آپ مجھے اکیلا سرائے میں چھوڑ کر نہیں جا سکتے نہ ہی میں سرائے میں اکیلی رہوں گی آپ نے دیکھا جبل لکام کے اندر جب میرا بھائی اور اراتا پانی پینے کے لئے گئے تھے تو وہ دونوں لوٹے نہیں بلکہ انو کے ساتھی ان دونوں کو اٹھا کر لے گئے اگر آپ مجھے اکیلا سرائے میں چھوڑ کر جائیں گے تو یاد رکھیئے گا میری حالت میرے بھائی اور اراتا سے مختلف نہ ہوگی لہذا مجھے سرائے میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جائیں گے جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلیم تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر میں ت سرائے میں اکیلا چھوڑ کر جاؤں گا تو تمہاری حفاظت کا بھی انتظام کروں گا سرائے نکلنے سے پہلے میں تنتورا کو طلب کروں گا اور اسے تمہاری حفاظت پر چھوڑوں گا اور بعد میں زندان کا رخ کروں گا کیا تم میری اس گفتگو سے مطمئن ہو جواب مسکراتے ہوئے ایلیم نے اثبات میں گردن ہلائی تب سموقان پھر بول پڑا۔

ایلیم تو نے اپنی گفتگو میں جبل لکام کا ذکر کیا ہے کیا یہ وہی پہاڑ ہے جو ساحر انو کا مسکن ہے مجھے لبنان کی ان وادیوں سے بڑی دلچسپی ہے تم چونکہ خود لبنان کی رہنے والی ہو کیا تم مجھے لبنان کے متعلق تفصیل بتاؤ گی۔

سموقان کے اس سوال پر ایلیم کے چہرے پر بڑی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ کہہ رہی تھی۔

یوں جانو لبنان کی سرزمین دو طویل کوہستانی سلسلوں پر مشتمل ہے ان کوہستانی سلسلوں کے درمیان جو سرزمین ہے یہ کاشت کی جاتی ہے یہاں بہتر زراعت ہوتی ہے ہر قسم کا پھل بھی پایا جاتا ہے۔

پہلا کوہستانی سلسلہ جبل لکام ہے اسی جبل کی چوٹی پر ساحر انو نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے اور جبل لکام کی یہ چوٹی تقریباً سارا سال ہی برف سے اٹی رہتی ہے کوہستانی سلسلہ شمال میں ارض شام سے لے کر جنوب میں جزیرہ نمائے سینا تک گیا ہے۔

دوسرا کوہستانی سلسلہ جسے شرقی کوہستانی سلسلہ کہا جاتا ہے۔ اسے جب سبز کہہ کر پکارتے ہیں یہ کوہسانی سلسلہ اپنی بلندی اور طول میں تقریباً مغربی کوہستانی سلسلے لکام کی ہی مانند ہے جگہ جگہ اس کی بلندی گھٹتی بڑھتی ہے شام سے لے کر جنوب میں یہ جو نمکین پانی کا سمندر ہے (بحر لوط) اس سے بھی جنوب میں چلا گیا ہے۔

ان دونوں کوہستانی سلسلوں کے درمیان لبنان کے وسیع عریض میدان ہیں ان میدانوں کو البقاء کا نام دیا گیا ہے۔

البقاء کی یہ وادیاں دو حصوں میں تقسیم ہیں ایک بعلبکی اور دوسری عزیزی۔ بعلبکی ہمارے مرکزی شہر بعلبک سے نسبت رکھتی ہیں اور عزیزی ایک قد

سامی بت سے منسوب ہیں۔ اس بت کا نام عزیز ہے او لبنان ہی میں نہیں بلکہ شام اور عراق کے کچھ حصوں میں عزیز نام کے اس بت کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے البقاء کی ان وادیوں میں بڑے نشیب و فراز ہیں لیکن فی الجملہ یہ ایک ہموار میدان ہے اس میں کھیتی باڑی خوب ہوتی ہے اس علاقے میں چونکہ بے شمار ندیاں ہیں لہذا آبیاری کا بھی اچھا انتظام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ان کوہستانی سلسلوں کے چشمے ہمارے شہر بعلبک تک چلے گئے ہیں۔

ان علاقوں میں دو بڑی ندیاں ہیں ایک کا نام عاصی ہے جو اپنے منبع سے نکل کر شام کی جانب بہتی ہے اور آگے بڑھتی ہوئی ایک خاصے بڑے دریا کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ دوسری ندی کا نام لیطانی ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم تھوڑی دیر کے لئے رکی کچھ سوچا اور اس کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔

سموقان! لبنان کا منظر اپنے حسن کی بدولت دنیا کے سب سے زیادہ شاندار مناظر میں سے ہے ایک طرف رنگ برنگ پہاڑیاں ہیں دوسری طرف سمندر، جس کا اصل رنگ گہرا نیلا ہے سورج کی کرنیں اس پر پڑتی ہیں تو اس کی کیفیت بوقلموں ہو جاتی ہے اور لبنان کے یہ قدرتی اور طبعی رنگوں کا حسن ہمیشہ یہاں کے شاعروں، موسیقاروں اور ادیبوں کے کلام میں چڑھتے جادو کی طرح پایا جاتا ہے۔

لبنان کے کوہستانی سلسلوں اور وادی البقاء کی سب سے بڑی پیداوار صنوبر اور شاہ بلوط ہوتے ہیں یہ دونوں سدا بہار ہوتے ہیں خزاں میں پت جھڑ شروع ہوتی ہے ان کے علاوہ بید، شمشاد، اخروٹ، خرنوب اور ایسے ہی دوسرے درخت بھی موجود ہیں جہاں سطح زمین مربوط ہوتی ہے وہاں ببول پایا جاتا ہے۔

لبنان کے خطوں میں دیگر نباتات بھی پائی جاتی ہیں۔ نباتات کی متعدد پہلو بہ پہلو اقسام ان سرزمینوں میں موجود ہیں ساحلی میدان اور مغربی ڈھلانوں کے نشیبوں میں وہ پھول بافراط نظر آتے ہیں جو بحر روم کے قریب کے علاقوں سے مختص ہیں۔

درختوں میں زیادہ تر کھجور، صنوبر، انجیر، ببول، شہتوت، انگور، کیلا، سنگترہ، مالٹا اور اس طرح کے پھلوں کے دوسرے درخت پائے جاتے ہیں لبنان کے لوگ لکڑی

سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً ہلکے درختوں کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور بھاری شہتیروں کو ان کچے مکانوں میں استعمال کرتے ہیں جن کی چھتیں کچی ہوتی ہیں۔

سموقان لبنان کی تاریخ اور ادب میں دو درختوں کا خاص طور سے ذکر ہے ایک زیتون اور دوسرا دیودار، زیتون مشرق قریب کا مقامی درخت ہے اس کے تیل کے مرتبان گھروں میں بڑی سجاوٹ سے رکھے جاتے ہیں۔ حضرت نوح نے جو فاختہ کشتی سے گردوپیش کا حال معلوم کرنے کے لئے اڑائی تھی وہ زیتون کا ہی ایک پتا چونچ میں لے کر لوٹی تھی اس لئے اسی وقت سے زیتون امن کا نشان خیال کیا جاتا ہے

تب کہتے کہتے ایلیم بیچاری خاموش ہو گئی اس کے اچانک خاموش ہو جانے پر سموقان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ اپنے بدن کو سمیٹ رہی تھی اس کی حالت دیکھتے ہوئے سموقان نے کسی قدر پریشانی میں پوچھا۔

ایلیم کیا ہوا؟ ایک تو تم گفتگو کرتے کرتے خاموش ہو گئی اور دوسرے میں دیکھتا ہوں تم اپنے بدن کو اس طرح سمیٹ رہی ہو جیسے تم سردی محسوس کر رہی جواب میں ایلیم نے مسکراتے ہوئے کہا آپ کا کہنا درست ہے میں سردی محسوس کر رہی ہوں جواب میں سموقان نے اپنے گھوڑے کو روک لیا ایک کمبل اس نے ایلیم گھوڑے کی زین کے نیچے ڈالا تاکہ ایلیم آرام دہ حالت میں سفر کر سکے دوسرا کمبل اس کے جسم پر اوڑھنے میں مدد دی تھی جب وہ کمبل اوڑھ چکی تب سموقان دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر دونوں گھوڑوں کو ایڑ لگاتے ہوئے انہیں سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

پہلی رات سموقان اور ایلیم نے لگاتار سفر کیا تھا اس لئے کہ ان دونوں کو خطرہ تھا کہ ساحرانو یا ان کے گماشتے ان کا تعاقب ضرور کریں گے لیکن جب کسی نے تعاقب نہ کیا تب دونوں رات کا ایک حصہ کسی سرائے میں کہیں نہ کہیں آرام کرتے دونوں نے اس کے بعد باقی حصے میں سفر جاری رکھا یوں ایک روز وہ اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے بعلبک شہر کی ایک نواحی سرائے کے سامنے آن رکے۔

سرائے کے صدر دروازے سے ذرا دور ہی سموقان نے اپنے گھوڑے روک دیا اس وقت سورج غروب ہونے کے لے جھک رہا تھا سموقان اپنے گھوڑے

سوار تھا اور ایلیم کے گھوڑے کی لگام اس نے اپنے گھوڑے کی زین کے پچھلے حصے سے باندھ رکھی تھی۔ بلی کی صورت میں ایلیم اس کی زنبیل کے اندر تھی اسی حالت میں سموقان سرائے کے اندر داخل ہوا پہلے وہ اصطبل کی طرف گیا اصطبل کے محافظ سے گفتگو کی دونوں گھوڑوں کو اندر باندھ کر اس نے ان کے دانے اور چارے کا اہتمام کیا اس لئے کہ لگاتار سفر کرتے ہوئے گھوڑے تھک چکے تھے پھر اصطبل کے نگران کے پاس وہ آیا چند سکے اسے تھمائے پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز میں اکیلا نہیں میرے ساتھ ایک خاتون بھی ہے جس کے یہاں کچھ ملنے والے ہیں وہ ان کے پاس گئی ہے تھوڑی دیر تک وہ اس سرائے میں آئے گی ہمارے دونوں گھوڑوں کا خاص خیال رکھنا لگاتار سفر کرتے ہوئے یہ تھک چکے ہیں ان کی زینیں اتار کر ان کو کھریرہ کر دینا تاکہ یہ تھکاوٹ محسوس نہ کریں۔ زین کے ساتھ میرا جو سامان بندھا ہوا تھا وہ میں نے اتار لیا ہے تم ایسا کرو زین کے ساتھ جو بستر بندھے ہوئے ہیں وہ کھول کے ایک طرف رکھ دو میں کمرہ لے کر بستر اپنے کمرے میں لے جاؤں گا۔

سموقان نے اصطبل کے نگران کو جو سکے دیئے تھے وہ ان سکوں کو تھوڑی دیر تک الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے مسکراتا رہا پھر سموقان کا شکریہ ادا کیا اور اسے یقین دہانی کرائی کہ وہ اس کے گھوڑوں کا بہترین خیال رکھے گا پھر سموقان سرائے کے مالک کے پاس گیا اور اپنے لئے ایک کمرہ حاصل کیا اصطبل سے سامان اٹھایا اور کمرے میں لے گیا تھا۔

سورج غروب ہونے تک سموقان اپنے کمرے ہی میں رہا دراصل اسے ایلیم کے انسانی روپ میں آنے کا انتظار تھا جب سورج غروب ہونے لگا اور مغربی ساحل پر شفق بھیگ گئی تب ایلیم جسے بلی کی صورت میں سموقان نے اپنی زنبیل سے نکال کر مسہری پر بٹھایا ہوا تھا ایک دم اپنے اصل روپ میں آ گئی تھی سموقان کو دیکھتے ہی وہ مسکرا کر کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ سموقان اس سے پہلے ہی بول پڑا۔

ایلیم! مجھے تمہارے اپنے اصلی روپ میں واپس آنے کا انتظار تھا دیکھو سورج غروب ہو رہا ہے بلکہ تمہارا اصل روپ میں آنا ہی اس بات کی نشاندہی ہے کہ سورج

غروب ہو گیا ہے لگاتار سفر کرتے ہوئے میں خود بھی بھوک محسوس کر رہا ہوں میں تو ہوں کہ تم بھی بھوک اور تھکاوٹ محسوس کر رہی ہو گی تم یہیں کمرے میں بیٹھو سرائے کے بھٹیار خانے میں جا کر کھانا لاتا ہوں پھر دونوں یہاں بیٹھ کے کھانا کھاتے ہیں اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے یہ آپس میں مل کے لائحہ عمل طے کریں گے۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم پریشان اور فکر مند ہو گئی تھی سموقان جب خاموش ہوا تب اس نے کہنا شروع کیا۔

عزیز سموقان آپ کس قسم کی گفتگو کرتے ہیں میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ میرے محسن اور مربی ہیں آپ نے مجھے نئی زندگی دی ہے میں کسی بھی موقع پر آپس سے علیحدہ اور اکیلی نہیں رہوں گی اس سے پہلے آپ جانتے ہیں جبل لکام میں جب میرا بھائی اور اراتا صرف پانی پینے کے لئے گئے تھے انو یا اس کے حواری ان پر وارد ہوئے اور انہیں ہم سے جدا کر دیا اگر آپ مجھے سرائے کے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر جاتے ہیں تو یاد رکھئے آپ کے واپس آنے تک ساحر انو اور اس کے گماشتے مجھے یہاں نہیں رہنے دیں گے وہ صرف آپ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے مجھ پر وارد نہیں ہوتے لہذا میری گزارش ہے بلکہ میری التماس ہے آپ جہاں کہیں بھی جائیں مجھے اپنے ساتھ رکھیں میری حفاظت میری بقاء میری آبرومندی اسی میں پنہاں ہے مجھ امید ہے کہ آپ میرے خیالات سے اتفاق کریں گے۔

ایلیم مجھے افسوس ہے کہ میں خطرہ کو فراموش ہی کر گیا تھا کہ انو کسی وقت بھی ہم پر وارد ہو کر تمہیں اریش اور اراتا کی طرح غائب کر سکتا ہے میں اپنی اس نادانی پر شرمندہ ہوں۔ تم میرے ساتھ چلو ہم دنوں سرائے کے بھٹیار خانے میں جا کر کھانا کھاتے ہیں کھانے کے بعد واپس آتے ہیں پھر مل کے لائحہ عمل طے کریں گے کہ تمہارے باپ بادشاہ لولگل باندہ کو زندان سے ہمیں کس طرح نکالنا چاہیئے۔ سموقان نے بڑے معذرت طلب انداز میں ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کا جواب سن کر ایلیم خوش ہو گئی تھی پھر وہ اپنی جگہہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی میرے خیال میں ہمیں اب چلنا چاہئے اس لیئے کہ میں خود بھی بھوک محسوس کر رہی ہوں اس کے بعد میں آرام کرنا چاہوں گی

سموقان بھی اٹھ گیا اپنے کمرے کا دروازہ انہوں نے باہر سے زنجیر کیا اس کے بعد پھر خدشات بھری آواز میں سموقان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! اپنے چہرے پر نقاب ڈال لو یہ تو مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ یہ تمہارا اپنا شہر ہے ہو سکتا ہے تمہیں کوئی پہچان لے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنا جو کوئی حاکم یہاں مقرر کیا ہے اسے اس کی اطلاع کر دے اور تمہیں گرفتار کرنے کی کوشش کرے اس لئے کہ میرے خیال سے انو کے مسکن سے تمہارے بھاگنے کی اطلاع اس وقت لبنان کے بادشاہ اتانا تک پہنچ چکی ہو گی۔

سموقان کے ان الفاظ سے تھوڑی دیر کے لئے ایلیم مسکراتی رہی پھر کہنے لگی۔

اس دروازے سے بھٹیار خانے تک تو میں اپنے چہرے پر نقاب ڈال لوں گی پر وہاں جب میں آپ کے پاس بیٹھ کر کھانا کھاؤں گی کیا مجھے نقاب نہ اتارنا ہو گا میرے خیال میں نقاب ڈلانے کی ضرورت نہیں آپ کی جسمانی طاقت اور قوت اور آپ کی سری قوتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ آپ میری خفاظت خوب کر سکتے یں لہذا میں آپ کے ساتھ چہرے پر نقاب ڈالے بغیر جاؤں گی۔

ایلیم کے ان الفاظ کے جواب میں سموقان نے کچھ نہ کہا تھا جواب میں وہ مسکرا کر رہ گیا تھا پھر دونوں آگے پیچھے بھٹیار خانے کی طرف ہو لئے تھے۔

بھٹیار خانے میں فرش پر چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں جہاں بیٹھ کر کچھ لوگ پہلے سے کھانا کھا رہے تھے سموقان اور ایلیم بھی دونوں جا کے ایک چٹائی پر بیٹھ گئے سموقان نے سرائے کے ملازم کو کھانا لانے کے لئے کہا اس نے کھانا پیش کیا دونوں چپ چاپ بھٹیار خانے کے کونے میں چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

کھانا کھانے کے دوران مٹی کے پیالے میں جس وقت ایلیم پانی پینے لگی تو چونک سی پڑی سامنے کی چٹائی پر بیٹھ کر کچھ جوان کھانا کھا رہے تھے ان میں سے دو لگاتار بڑے غور سے ایلیم کی طرف دیکھ رہے تھے ان کی طرف سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے ایلیم نے پانی پیا پھر اپنی نگاہیں کھانے پر جماتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھے بغیر اس نے دھیمی سی آواز اور سرگوشی کے سے انداز میں کہنا شروع کیا۔

سموقان لگتا ہے سرائے کے اس بھٹیار خانے میں میرے اور آپ کے لئے

کوئی خطرہ اور خدشہ اٹھنے والا ہے اپنی پشت کی طرف دیکھئے کچھ جوان بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہیں ان میں سے دو کی نگاہیں برابر مجھ پر جمی ہوئی ہیں لگتا ہے وہ مجھے پہچان چکے ہیں پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں اگر وہ پہچان چکے ہیں ہیں تو میرے خیال میں وہ دخل اندازی ضرور کریں گے لہذا ان سے نپٹنے کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہیئے۔

ایلیم کے ان الفاظ سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر سموقان نے ان جوانوں کی طرف دیکھے بغیر ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم پریشان اور فکر مند مت ہو اب جب کہ تم اپنی حفاظت کا کام مجھے سونپ چکی ہو تو یاد رکھنا میں اپنے فرائض کو خوب نبھاؤں گا یہ تو دو جوان ہیں قسم ہے اس خدوند قدوس کی جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے اگر یہ زیادہ ہوتے تب بھی میں ان سے مقابلے میں تیرا دفاع خوب کرتا تم پر سکون انداز میں کھانا کھاؤ اگر یہ مداخلت کرتے ہیں تو میں ان سے نپٹ لوں گا اگر نہیں کرتے تو کھانا کھانے کے بعد چپ چاپ اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم خوش ہو گئی تھی پھر وہ پہلے کے سے انداز میں خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی۔

کھانا کھانے کے بعد جب سموقان اور ایلیم اٹھنے لگے تب وہ دونوں جوان فوراً اپنی جگہوں سے اٹھے، تیز تیز چلتے ہوئے سموقان اور ایلیم کے پاس آئے ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں تم کون ہو کہاں سے آئے ہو سرائے میں قیام کرنے سے تمہارا کیا مقصد ہے اور تمہاری منزل کیا ہے۔

اس جوان کے اس سوال پر کھا جانے والے انداز میں سموقان نے اس کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کیا۔

اے عزیز میں نہیں جانتا تو کون ہے تیرا بعلبک کے کس حسب نسب سے تعلق ہے میں تو تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ تم نے ہمارے معاملات میں دخل اندازی کیوں کی جو سوال تم نے مجھ سے پوچھے ہیں کیا تم ہم سے ایسے سوال پوچھنے کا حق رکھتے ہو کیا میں نے تم سے ایسے سوال پوچھے ہیں جب میں تمہیں مخاطب ہی نہیں کیا تو تم مجھے

مخاطب کرتے ہو۔

سموقان کے ان الفاظ سے وہ نوجوان سیخ پا ہو گیا تھا غصے میں اس کا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے کی طرف چلا گیا تھا پھر اس نے دوبارہ سموقان کو مخاطب کیا۔

ہم دو ہیں ہمارے پیچھے ہمارے مزید چار ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب مسلح ہیں ہمارے چھ کے مقابلے میں تم اکیلے ہو تمہارے ساتھ یہ نازک لڑکی ہے میرے اندازے کے مطابق اس کا نام ایلیم ہے اور یہ بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ کی بیٹی ہے تم اسے کہیں سے بھگا کر لائے ہو اگر یہ صورتحال ہے تو ہم اس کے متعلق پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اس لئے کہ اگر ہم اس کی موجودگی کی اطلاع بعلبک کے موجودہ والی کو کر دیں تو وہ ہم چھ کو مالا مال کر سکتا ہے اس لیئے کہ یہاں کا والی لبنان کے حکمران اتانا کا ماتحت ہے اتانا ایلیم کو دل و جان سے پسند کرتا ہے اور ایلیم نے چونکہ اتانا سے شادی سے انکار کر دیا تھا لہذا اتانا نے اسے ساحرانو کے مسکن میں محفوظ کر دیا تھا اب جو ایلیم کو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کہ تم ایلیم کو وہاں سے بھگا لانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔

نوجوان ہمارے ساتھ الجھنے، جھگڑا کرنے کی کوشش نہ کرنا اگر ایسا کرو گے تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور ایلیم کو پکڑ کر ہم بعلبک کے موجودہ حاکم کے سامنے پیش کریں گے تمہاری بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ اصل راز سے پردہ اٹھا دو کہ ایلیم کو تم کہاں سے لائے ہو اور کہاں لے جانا چاہتے ہو اور اسے تم نے ساحرانو کے مسکن سے کیسے نکالا اگر تم ہمارے سوالوں کے جواب نہیں دو گے تو یاد رکھنا ہماری تلواریں حرکت میں آئیں گی اور تم دونوں کو پکڑ کر ہم والی کے سامنے پیش کر دیں گے وہ ایلیم سے تو کچھ نہ کہے گا لیکن تمہاری تکہ بوٹی ضرور کرا دے گا۔

جب تک وہ شخص بولتا رہا سموقان اسے عجیب سے انداز میں دیکھتا رہا اس کے چہرے پر کبھی خفگی کبھی ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوتے رہے کبھی اس کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ کھیلتی تھی اور کبھی، کبھی اس کا چہرہ انتہا درجہ کے غیظ و غضب میں ڈوب کر رہ جاتا تھا تاہم وہ نوجوان جب خاموش ہوا تب سموقان نے باری باری ان دونوں کو ایک بار سر سے پاؤں تک دیکھا لگتا تھا وہ بڑی گہری نگاہ سے ان کا

جائزہ لے رہا ہے پھر جس نوجوان نے اسے مخاطب کیا تھا اس کی طرف دیکھا۔

تو نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے یا مزید کچھ کہنا چاہتے ہو اگر تمہارے پاس کہنے کو کچھ ہے تو کہہ لو تا کہ میں ایک بار تمہارے سارے سوالوں، تمہاری ساری گفتگو کا جواب دوں۔

جواب میں وہ نوجوان اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر لے گیا پھر کھول اٹھا تمہاری باتوں میں ایک طرح کا زہریلا پن ار تیز دھار کی کاٹ پنہاں ہے ہو تم کوئی ٹیڑھے انسان ہو اور تلوار برسے بغیر سیدھے نہیں ہو گے سن اجنبی میں نہ جانا تیرا کیا نام ہے تو کن سرزمیوں کی طرف سے آیا ہے ایلم کو تو نے کہاں سے کیسے حاصل کر لیا ہے پر ایک بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھنا یہ بعلبک شہر ہے جہاں یہ برے خیالات کا منبع ہے وہاں اچھے خیالات کی انتہا بھی ہے ہمارے ساتھ ٹھیک طرح سے چلو گے تو فوزمندی میں رہو گے ہمارے ساتھ طنز برتو گے، ٹیڑھا پن استعمال کرو گے تو پھر یہ بھی لکھ رکھنا کہ تیری زیست کو ہم اس شہر میں دکھ سکھ کے چہروں میں بدل کے رکھ دیں گے اس لئے کہ ہم تو ایسے لوگ ہیں جو وقت کے گرتے، پگھلتے بکھرے عناصر کو پلک جھپکتے میں اندھے گونگے لمحوں میں تبدیل کر کے رکھ دیتے ہیں میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ ایلم کو پالینے کے بعد تو اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب بڑا نیک بخت خیال کر رہا ہو گا پر یاد رکھنا یہ ساز فطرت کا فسوں سدا نہیں رہتا میں اور میرے ساتھی تو تم کے اندر تیری خوشگوار حیرت آسمانوں کی رفعت جیسی جرأت مندی حسن کی دلاویز عشق کی سفارت جیسے سکون نغمۂ محبت اور عظمت جیسی تیری جوانمردی، حسین خوشگوار آبشاروں کی راحت جیسی تیری خوشیوں کو اپنے پاؤں تلے پامال کر کے دیں گے ہم تو ارمغان جنت تک کو فراموش اور آئین مشیت تک کو کرچی کرچی کر دینے والے لوگ ہیں لہذا تیری بہتری تیری بھلائی اسی میں ہے چپ چاپ ایلے کو ہم چاہتے ہیں اگر تو نے اپنی مرضی کرنے کی کوشش کی تو پھر ہمارے سامنے مرکزیت قائم نہیں رہے گی یہیں کھڑے کھڑے تیرے سارے عزائم کو ہم تہمت بدنام، ایک عظمت بد انجام میں تبدیل کریں گے۔ تیری حالت ہمارے غلامی کے جبر، لہو میں ڈوبی اداس شام سے بھی بدتر رہے گی لہذا میں تمہیں

مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی حالت ایلم کے وجہ سے فراق و درد کی بھیانک اور اذیت ناک تحریر میں تبدیل نہ کراؤ یا تو ہمارے ساتھ ایلم کو لے کر بعلبک کے حاکم کے پاس چلو یا یہاں سے دفع ہو جاؤ ایلم کو ہمیں دے جاؤ ہم اسے حاکم کے پاس لے جائیں گے ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ تمہارے لئے نہیں ہے۔

وہ نوجوان جب خاموش ہوا تب عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے سموقان نے اپنے لبوں پر زبان پھیری مسکرانے کے سے انداز میں ایک بار اس نے اپنے پہلو میں کھڑی ایلم کی طرف دیکھا ایلم کے چہرے پر پریشانی اور فکر مندی کا ایک ہجوم تھا اس کی طرف اسے نگاہیں ہٹا کر سموقان نے اس جوان کی دیکھا پھر دھیمے سے لہجے میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے نوجوان میں جانتا ہوں کہ اپنے پانچ چھ ساتھیوں کی وجہ سے اس وقت میرے خلاف تیری تیغ انا تیری شکتی تیرا بل تیرا حوصلہ جوش مار رہا ہے کھول رہا ہے پر دیکھ میرے عزیز بیابان کا ہر لمحہ موسموں کی گلکاری مٹانے والا نہیں ہوتا ہر لفظ سائبان محبت اور ہر بلندی عظمت کی ضمانت نہیں ہوتی۔

میرے عزیز اگر تیرے ساتھ تیرے پانچ چھ ساتھی ہیں تو یاد رکھنا وقت اور موسموں کے تیروں سے بچے ان حالات میں میں بھی اکیلا نہیں ہوں میں اپنی ایک ایسی طاقت لیے ایک ایسے آقا اور مالک پر ایمان رکھتا ہوں جو میرے حالات میں میرا سائبان، میرا مہربان محافظ ہوتا ہے جو میرا عمدہ مسیحا جو میرا چارہ گر بنتا ہے وہ میرا اللہ ہے جسے میں ہر ضرورت کے وقت مدد کے لئے پکارتا ہوں اور وہ ایسا مہربان آقا ہے جو میری مدد کا سامان خوب کرتا ہے میرے عزیز تیری میری کوئی عداوت کوئی دشمنی نہیں ہے اگر اس کے باوجود تو مجھ سے ٹکرائے گا تو پھر یاد رکھنا اپنے لئے تو دست نادیدہ میں دکھ کا مرہم تلاش کرے گا اگر تو مجھ سے الجھے گا تو یاد رکھنا زینہ زینہ فضاؤں سے اترتی بدبختیاں تیری زندگی میں رقص کرنے لگیں گی لہذا میں آخری بار تم سے کہتا ہوں کہ جا یہاں سے چلا جا یہ لڑکی ایلم نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ تم کس ایلم کی بات کر رہے ہو بہر حال یہ ایلم نہیں ہے جس کی تم لوگوں کو تلاش ہے اور اسے تم بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ کی بیٹی کہتے ہو اس کے باوجود اگر تم میں سے کسی کو شک و شبہ ہو تو میرے

ساتھ بیٹھ کے گفتگو کرے اگر یہ لڑکی ایلم ثابت ہو جائے تو میں اسے تمہارے حوالے کر دوں گا اور اگر یہ ایلم ثابت نہ ہو تو پھر تم اپنے لئے بھی کوئی کڑی اور معقول سزا تجویز کر رکھو۔

سموقان یہاں تک کہتے کہتے خاموش ہو گیا اس لئے کہ جو دو جوان اس کے ساتھ محو گفتگو تھے ان کے باقی چار ساتھی بھی اپنی جگہوں سے اٹھ کر ان کے پاس کھڑے ہوئے تھے ابھی تک ان چھ کو ہی خبر ہوئی تھی کہ سموقان کے ساتھ ایلم ہے اس موقع پر سموقان نے عجیب سے انداز میں ایلم کی طرف دیکھا پھر اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے گیا اور کہنے لگا ایلم ذرا اپنے چہرے پر نقاب ڈال لو سموقان کی آواز صرف ایلم کو سنائی دی تھی ان چھ جوانوں نے اسے نہ سنا تھا اس لئے کہ ایلم کے کان کے قریب سموقان نے سرگوشی کی تھی اس سرگوشی کو سنتے ہی ایلم نے فوراً اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا تھا پھر ان چھ جوانوں کیطرف دیکھتے ہوئے سموقان کہنے لگا۔

یہ سرائے کا بھٹیار خانہ ہے میرے عزیزو! یہاں اگر ہم الجھے، بحث و تکرار ہو پڑے تو یاد رکھنا اس کا کاروبار تباہ ہو گا میں ایسا نہیں چاہتا اس لئے کہ اس میں سرائے کے ملاک کا کوئی قصور نہیں ہے کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ سرائے سے باہر نکل کر آپس میں کوئی فیصلہ کر لیں اس پر ان میں سے ایک بول پڑا۔

ہم تمہارے ساتھ کوئی فیصلہ نہیں کرتے تمہیں ابھی اور اسی وقت ہمارے ساتھ بعلبک کے حاکم کے پاس جانا ہوگا۔

سموقان نے دیکھا کہ حالات لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ ہوتے جا رہے تھے اس لئے اس سرائے میں اور بھی لوگ موجود تھے انہیں ایلم کے متعلق خبر تو نہ ہوئی تھی لیکن چھ تو آگاہ ہو چکے تھے اور اگر گفتگو بڑھتی یا ان کے ساتھ سموقان کی تکرار طول پکڑ سرائے کے مالک بلکہ سرائے میں کام کرنے والے ملازموں اور وہاں آنے جانے والوں کو بھی پتہ چل جاتا کہ سموقان کے ساتھ بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ کی بیٹی اس لئے سموقان ہی نہیں ایلم کے لئے بھی مسائل اٹھ کھڑے ہوتے اپنی جگہ پر کھڑا سموقان کچھ دیر تک مسکراتا رہا پھر کہنے لگا چلو میں تمہارے ساتھ بعلبک کے حکمران کے پاس چلتا ہوں اس لئے کہ میں نے جرم نہیں کیا اور میں حکام کے سامنے بھی ثابت

بتاتا ہوں کہ یہ جو لڑکی میرے ساتھ ہے یہ ایلم نہیں ہے۔

سموقان کا یہ جواب سن کر وہ چھ کے چھ خوش ہو گئے تھے پھر ان میں سے ایک بولا تم صاحب فراست اور عقلمند ہو تم نے ایسا فیصلہ کر کے اپنی جان محفوظ کر لی ہے اب ہمارے ساتھ چلو۔

اس موقع پر ایلم کو سموقان نے مخصوص اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ تم چپ رہ کر میرے ساتھ ساتھ چلو لہذا سموقان اور ایلم ان کے ساتھ ہو لئے تھے سموقان اور ایلم دونوں کو انہوں نے اپنے آگے آگے رکھا جب کہ وہ چھ کے چھ ان کے پیچھے پیچھے رہتے ہوئے انہیں ایک طرح سے ہانکتے ہوئے بعلبک کے حاکم کی طرف لے جانے لگے تھے۔

وہ سرائے چونکہ بعلبک شہر سے ذرا باہر فاصلے پر تھی اور انہوں نے یہ بھی حماقت کی تھی کہ انہوں نے سموقان کو غیر مسلح بھی نہیں کیا تھا وہ سموقان کی ظاہری جسمانی طاقت، قوت اور باطنی سری قوتوں سے بھی بے خبر تھے دوسری جانب سموقان اپنی قوتوں اور اپنے اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے ان کے آگے آگے چل رہا تھا جب وہ سرائے اور بعلبک شہر کے قریب ایک ویران سی جگہ آئے تب سموقان نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی چمکتی ہوئی بھاری تلوار بے نیام کی حملہ آور ہونے والے چیتے کی طرح پلٹا اور اس انداز میں ان پر حملہ آور ہوا کہ اپنی پہلی ہی جھپٹ میں اس نے ان میں سے تین کی گردنیں کاٹ کر رکھ دی تھیں اتنی دیر میں باقی تینوں نے اپنی تلواریں بے نیام کر لی تھیں پھر قبل اس کے کہ وہ سموقان پر حملہ آور ہوتے اتنی دیر میں سموقان نے ان کے چوتھے ساتھی کو بھی ڈھیر کر دیا تھا اب باقی دو رہ گئے تھے جنہوں نے سرائے کے اندر اس سے گفتگو کرنے میں پہل کی تھی۔

سرائے اور بعلبک شہر کے درمیان اس ویرانے میں سموقان جیسے خطرناک دشمن کے سامنے وہ دونوں جوان انتہائی بے بسی اور لاچارگی محسوس کر رہے تھے تاہم انہوں نے اپنے چہروں پر کسی قسم کے تفکرات اور پریشانی کو ظاہر نہ ہونے دیا وہ سموقان کی تلوار اور اس کے دستے کے قریب لکھے اس سرخ رنگ میں چمکتے حرف اللہ کو دیکھتے ہوئے بھی پریشان اور بے حوصلہ ہو رہے تھے پھر ان دونوں نے ایک عجیب سے

انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا ان میں سے اس نے سموقان کو مخاطب کیا جو نے سرائے کے اندر زیادہ دیر سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کی تھی وہ کہہ رہا تھا تو کون ہے اور یہ حرکت تو نے کیوں کی جواب میں سموقان بری طرح برس پڑا۔

جس وقت تو نے میرے ساتھ سرائے کے اندر گفتگو کی تھی اس وقت تیرا لہجہ وادیوں کی گزرگاہ سا انجانا، تیرا انداز رات کی تہوں میں ناچتے زہر کی مانند تھا جو بار بار میری طرف پکارتے کرب اور رینگتے درد کی طرح دیکھتا تھا سن میں تیرا نام نہیں پوچھوں گا یہ بھی نہیں جانوں گا کہ بعلبک شہر میں تیری کیا حیثیت ہے میں یہ بھی پوچھنا پسند نہیں کروں گا کہ بعلبک شہر کے حکمران کے ساتھ تیرا کیا تعلق اور رابطہ ہے پر میں تم پر یہ واضح کروں کہ ان لوگوں کے لئے جو میرے ساتھ رفاقت اور جاں نثاری رکھتے ہیں میں ستارہ صحرا، سبزہ کہکشاں جیسا بے ضرر اور سودمند ہوں لیکن جو لوگ مجھ سے عداوت رکھتے ہیں میرے ساتھ دشمنی کا اظہار کرتے ہیں اُن کے لئے میں ابر سے لدے طوفانوں کھولتے چنگھاڑتے، سدا بے چین متحرک بگولوں کی صورت اختیار کر جاتا ہوں۔

اے بدبخت نوجوان اس سرائے میں، میں نے تم پر اپنا پورا انکشاف نہ کیا تھا اب میں تجھے اپنے پورے تعارف سے آگاہ کرتا ہوں میرا نام سموقان ہے میرا تعلق گلگامش کے مرکزی شہر اریک سے ہے میرے ساتھ لڑکی ایلیم ہی ہے میں اسے ساحراؤں کی اسیری سے نکال کر لایا ہوں سرائے میں تو نے یہ نہ سوچا کہ اگر میں ایلیم کو اتنے جیسے ناقابل تسخیر ساحر کی اسیری سے نجات دلا سکتا ہوں تو کیا میں تم جیسے بدبختوں سے اس کی حفاظت نہیں کر سکوں گا۔

سموقان شاید مزید کچھ کہتا لیکن ان میں سے ایک نے بولتے ہوئے اس سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی تھی۔

سن اجنبی! ہمارے چار ساتھیوں کا دھوکہ دہی سے خاتمہ کر کے کسی فریب کسی دھوکے میں مبتلا نہ ہونا یہاں تو اکیلا ہے ہم تیرے سامنے دو ہیں ہم کوئی ایسی داستان ہیں جو تو آسانی سے دوسروں کو سنا ڈالے ہم وہ نغمہ بھی نہیں جو تو آسانی سے گا لے ہم وہ نرم آواز بھی نہیں جو تیری سماعت میں رس گھول دے ہم وہ طوفان

نہیں جو تو دیکھ لے ہم ایسا آئینہ بھی نہیں جس میں تو اپنی کامیابی کو جان لے۔ اجنبی ہم دونوں تو بعلبک شہر اور اس کے درمیانی حصے میں موت کی گونجتی اذان، مرگ کی چھتی کرنوں کا پیغام، بربادی کے پروں پر سوار قضاء کا نغمہ، زندوں کا رزمیہ گیت ثابت ہوں گے تو کیا سمجھتا ہے کہ سامنے کی طرف سے اچانک مڑ کے ہمارے چار ساتھیوں کا خاتمہ کر کے تو اپنے سامنے ہمیں بھی زیر کر لے گا۔

اجنبی اس میں کوئی شک نہیں کہ تجھے سرائے سے بعلبک شہر کی طرف لے جاتے ہوئے ہم سے ایک حماقت اور بے وقوفی ہوئی ہم کو تمہیں نہتا کر لینا چاہئے تھا اگر ہم یہ جانتے کہ تو اس طرح کی فریب کاری سے کام لے کر ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اب تک ہم تمہاری گردن کاٹ چکے ہوتے۔

اس نوجوان کی گفتگو کو سموقان نے بڑے تحمل سے بڑے صبر کے ساتھ سنا تھا جب وہ خاموش ہوا تب سموقان نے جنگلوں میں وحشی ہواؤں کی چیخوں اور تلخ بھاری آواز میں اسے مخاطب کیا۔

تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں کسی دھوکے کسی فریب میں نہ رہوں میں تم دونوں کو تنبیہہ کرتا ہوں کہ تم کسی دھوکے کسی فریب میں مت رہنا تمہارے چار ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد بھی میں تم دونوں کے سامنے قبرستانوں کی تاریکی، دھوئیں کے سائے، خواب آلود دوہوں کے پرانے زخمی گیت اور پتھروں کے شہر میں، کڑکتی بجلی کی سی کیفیت پھیلا کے رکھ دوں گا میں سموقان تم دونوں کے بدن کے پیچ و خم پر تکلیف دہ درد کی یلغار بن کر وارد ہوں گا اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنی بھاری، بھرکم تلوار لہرائی پھر ابھرتے شراروں کی سعی کی طرح آگے بڑھا اور ان دونوں پر بے سحر راتوں میں پھیلتے موت کے خوف اور قضا کی دائمی تلخیوں کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

انہوں نے بے شک بڑھ چڑھ کر لفاظی استعمال کرتے ہوئے اپنی گفتگو سے سموقان کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی تھی لیکن جب سموقان ان پر حملہ آور ہوا تو ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے اپنے تیز حملوں میں اس نے ان دونوں کو آگ کے بگولوں میں ڈال کے رکھ دیا تھا وہ آندھی اور طوفانوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا تھا اور وہ دونوں بڑی مشکل سے مل کر بھی اس کے حملوں کو روک رہے تھے اور پھر اس کی

بھاری بھرکم تلوار اس طاقت اور قوت کے ساتھ گرتی تھی کہ ان کی تلواریں ہی ان کے بازو بھی لرز کانپ جاتے تھے وہ زیادہ دیر تک سموقان کے سامنے جم نہ رہ اور سموقان نے ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

ان دونوں کا خاتمہ کرنے کے بعد سموقان نے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کی پھر اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا قریب ہی ایک گہرا گڑھا تھا اس گڑھے دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ ان چاروں کی لاشوں گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا لاشوں کو اس نے گڑھے میں ڈالا اس کے بعد جب دا خنجر سے زمین کھود کھود کر گڑھے میں مٹی ڈالنے لگا تو اس کام میں اس کی مدد کرنے لئے ایلیم بھی بھاگ کر آگے بڑھی وہ بھی اس گڑھے میں مٹی ڈالنے لگی تھی دونوں نے گڑھے میں جب لاشوں کو مٹی سے ڈھانپ دیا تب اپنا خنجر صاف کر کے سموقان نے نیام میں ڈال لیا پھر اس نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم یہ کارروائی کرتے ہوئے ہمیں کسی نے دیکھا نہیں ہے سرائے بعلبک شہر کے درمیان کافی فاصلہ ہے اور یہ علاقہ بھی اس وقت اجڑا اجڑا ہے لہٰذا یہ خوش قسمتی ہے کہ ان چھ کا خاتمہ کرتے ہوئے ہمیں کسی نے دیکھا نہیں میرے خیال میں آؤ اب سرائے میں چلتے ہیں کھانا تو ہم دونوں کھا ہی چکے ہیں شام تک اپنے کمرے میں کچھ دیر آرام کرتے ہیں۔ پھر میں اپنے کام کی ابتداء کروں گا اور تمہارے باپ لوگل باندہ کو بعلبک شہر کے زندان سے نکالنے کی کوشش کروں گا اس کے ہمیں کیا کرنا ہے تم خود ہی دیکھتی جانا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں اپنی جگہ پر کھڑی ہو کر ایلیم تھوڑی تک مسکراتی رہی اس کے بعد اس نے بڑے غور بڑے انہماک سے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو اس موقع پر میں آپ سے کچھ کہنا چاہوں گی اس کہ آپ کے ساتھ رہتے ہوئے میں کافی حد تک جان اور سمجھ چکی ہوں آپ ان اوباشوں اور بدمعاشوں کے سامنے کیا خوب کانٹوں بھری تلخیوں اور فرقتوں کے خونی عذاب ان دیکھے اور اجنبی سرزمینوں کے زہر کی طرح آئے۔ آپ کے حملوں میں ایک

جذبہ، مستی اور ایک ناآشنا سی آگہی اور ادراک کی شناسائی تھی۔ یہ گفتگو کرتے ہوئے حسین و جمیل ایلیم کا چاندنی میں ڈھلا چندن سا بدن لرز رہا تھا اور اس کے چہرے پر روشن حیا کی سرخ دھوپ رقص کر رہی تھی تھوڑی دیر رک کر اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

آپ یقیناً اپنے دشمنوں کے لئے تنہائی کے زندان کی کراہ، بے بسی کے منہ سے نکلی آہ اور اپنوں کے لئے عہد بہاراں کی روشنی اور زندگی اور بلندی اور پستی کو یکجا کرتا سکون کا سمندر رہیں میں آپ کی جراتمندی، آپ کی دلیری، آپ کی اس کارگزاری کو سلام پیش کرتی ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم تھوڑی دیر کے لئے رکی تھی اس گفتگو کا جواب سموقان دینا ہی چاہتا تھا کہ ایلیم ایک بار پھر اس سے پہلے ہی بول پڑی۔

ان اوباشوں کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ سرائے کا رخ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں کیا ہمارے لئے پھر وہاں کوئی خطرہ تو نہ اٹھ کھڑا ہو گا میں اپنے فعل اپنے عمل پر انتہا درجہ کی شرمندہ ہوں اس لئے کہ جس وقت کھانا کھانے کے لئے آپ مجھے لے کر کمرے سے نکلے تھے آپ نے مجھے چہرے پر نقاب ڈالنے کے لئے کہا تھا اس وقت میں آپ کا کہا مانتے ہوئے اگر چہرے پر نقاب ڈال لیتی تو یقیناً یہ صورتحال دیکھنا نصیب نہ ہوتی کھانا کھانے کے دوران بھی میں اپنے چہرے کا کچھ حصہ ڈھانپ کر کھانا کھا سکتی تھی میں اس وقت آپ کا کہا نہ مانتے ہوئے انتہا درجہ کی خجالت اور شرمندگی محسوس کر رہی ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری اس غلطی کو معاف کر دیں گے۔

ایلیم کے خاموش ہونے پر سموقان اپنی جگہ پر کھڑا کچھ دیر مسکراتا رہا پھر اس کی آواز ایلیم کے کانوں سے ٹکرائی۔

ایلیم! تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو ہونا تھا ہو چکا اس وقت تم نے میری ذات پر بھروسہ کیا تھا کہ میں تمہاری خوب حفاظت کر سکتا ہوں پھر میں کیسے تمہاری بات نہ مانتا پر اس وقت میں تمہاری بات کو رد کرتا تو یہ میری طرف سے ایک طرح کا اظہار تھا کہ میں تمہاری پاسبانی، تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا اب بھی میں تمہیں عہد دیتا ہوں کہ بدترین حالات میں بھی میں تمہاری حفاظت کا سامان خوب

کروں گا تاوقتیکہ میرے اللہ کی حمایت میرے رب کی نصرت میرے ساتھ رہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم خوش ہو گئی تھی اس کے بعد دونوں چپ چاپ مڑے اب وہ جس راستے پر آئے تھے اسی پر ہوتے ہوئے واپس سرائے کی طرف جا رہے تھے۔

سرائے کے اندر داخل ہونے کے بعد دونوں پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے دونوں پہلے اصطبل میں داخل ہوئے اپنے گھوڑوں کا جائزہ لیا۔ اصطبل کے نگران نے ان کے گھوڑوں کی خوب دیکھ بھال کی تھی چارہ بھی بہترین مہیا کیا تھا گھوڑوں کو اس نے کھریرہ بھی کر دیا تھا۔ گھوڑوں کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان اور ایلم دونوں اپنے کمرے میں داخل ہوئے۔ ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے ایلم کو مسہری پر بیٹھنے کے لئے کہا جب اس مسہری پر ایلم بیٹھ گئی تب سموقان اس کمرے کے دروازے پر آیا اپنے دونوں ہاتھ اس نے اپنے منہ کے دائیں بائیں جمائے پھر زور زور سے اس نے پکارا۔ ننتورا، ننتورا، ننتورا۔

تین بار اس طرح پکارنے کے بعد سموقان، ایلم کے سامنے دوسری مسہری پر آ کے بیٹھ گیا تھا تھوڑی ہی دیر بعد ننتورا کا رقص کرتا ہوا آگ کا بگولہ سرائے کے اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا پھر اس بگولے کے اندر ننتورا مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی وہ عجیب سی حالت میں تھی اس کے ارد گرد کھولتا اور چکر لگاتا ہوا آگ کا بگولہ تھا اور اس بگولے کے اندر وہ بسمل اور پارہ کی طرح اس طرح بے چینی سے حرکت کر رہی تھی جیسے وہ دل موہ لینے والے انداز میں آگ کے اس بگولے کے اندر رقص کناں ہو ننتورا جب اپنے آگ کے اس بگولے میں سموقان کے سامنے آئی تو سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

ننتورا میں ایلم کے باپ لوگل باندہ کی رہائی کے لئے نکلنا چاہتا ہوں میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے بعلبک کے زندان پر وارد ہوں گا اور لوگل باندہ کی رہائی کا سامان کروں گا ایلم کو میں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا اس لئے تمہیں طلب کیا ہے کہ جب تک میں زندان سے نہیں لوٹتا تو اس کمرے میں رہ کر ایلم کی حفاظت کرنا سموقان کو اس گفتگو کے جواب میں ننتورا منہ سے تو کچھ نہ بولی تاہم

مسکراتے ہوئے اس نے اپنی گردن اثبات میں ہلا دی تھی ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے ایلم چونکہ پریشان اور خوفزدہ ہو رہی تھی لہذا سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

ایلم! میں تمہاری کیفیت اور حالت بڑے غور سے دیکھ رہا ہوں۔ ننتورا کو دیکھ کر تم خوفزدہ ہو رہی ہو اس سے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں یوں جانو کہ تمہاری بہترین دوست، تمہاری بہترین محافظ ثابت ہو گی جب تک میں نہیں لوٹتا یہ اسی کمرے میں رہے گی اور یاد رکھنا اس سے بہتر کوئی اور تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کرو گی۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم کو کسی قدر حوصلہ ہوا اپنے آپ کو سنبھالا پھر ہلکی سی مسکراہٹ میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگی۔

میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق کرتی ہوں کہ آپ کے بعد ننتورا سے بہتر کوئی اور میری حفاظت نہیں کر سکتا اور پھر جس مقدس کام پر آپ نکلنے والے ہیں وہ کام بھی میری ہی ذات کا ایک حصہ ہے آپ اس سے پہلے مجھے میرے بھائی اور اراتا کو انو کے جنگل سے بچا چکے ہیں میرے بھائی اور اراتا کی بدبختی کہ وہ پھر ان کے جنگل میں پھنس گئے ہیں اب اگر آپ میرے باپ لوگل باندہ کو بھی بعلبک کے زندان سے نکالتے ہیں تو میں سمجھوں گی کہ آپ کا یہ ہم پر ایسا احسان ہو گا جسے پشتوں تک فراموش نہ کیا جا سکے گا۔

سموقان نے ایلم کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے وہ سارے حالات اسے سنا ڈالے تھے جو تھوڑی دیر پہلے اس سرائے میں اسے پیش آئے تھے پھر سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

ننتورا میری غیر موجودگی میں ایلم کی خوب حفاظت کرنا یہ خوفزدہ اور سہمی ہوئی ہے اس لئے کہ اس سے پہلے ساحر انو یا اس کے گماشتوں نے اس کے بھائی اور اراتا کو اس سے علیحدہ کر دیا ہے اسے محفوظ مقام پر پہنچانے کے بعد میں اس کے بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کی تلاش میں نکلوں گا میں اب جاتا ہوں۔

میرے بعد تم اس کمرے میں کسی کو داخل مت ہونے دینا پھر مڑتے ہوئے سموقان نے ایلم کی طرف دیکھا۔

اسلیم اٹھو دروازے کو اندر سے زنجیر لگا لو اس کے بعد اگر کوئی حادثہ پیش
ہے تو جس طرح ننتورا کہے گی تم اس طرح کرنا۔ اسلیم نے سموقان کے ان الفاظ
اتفاق کیا۔ سموقان کمرے سے باہر نکلا۔ اسلیم نے اندر سے کمرے کو زنجیر لگا
ننتورا نے اپنا آگ کے بگولے سا روپ ختم کر دیا اور ایک عام سی لڑکی کی طرح اس
پاس بیٹھ کر اس کی حفاظت کرنے لگی تھی۔

کمرے کے باہر جو چھوٹی سی دیوار تھی اس کے پاس کھڑے ہو کر
نے حسب معمول اپنے دونوں ہاتھ فضاء میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو وہ حرکت
لایا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ فضاؤں کے اندر دھوئیں کی طرح تحلیل ہو کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد سموقان بعلبک کے زندان کی اس کوٹھڑی کے سا
نمودار ہوا جس کے اندر بعلبک کا سابق بادشاہ لوگل باندہ بند تھا اس کمرے کے
چھوٹی سی ایک مشعل روشن تھی جس نے کمرے کو کسی حد تک روشن کر دیا تھا
نے دیکھا کمرے کے کونے میں کوئی اپنے بدن کو سردی سے بچانے کے لئے سمیٹے
سو رہا تھا۔ سموقان نے اندازہ لگا لیا کہ سوتے والا وہ لوگل باندہ اسلیم کا باپ ہی ہوگا۔

اپنی کارروائی شروع کرنے کے پہلے سموقان نے اپنے دائیں بائیں
وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ زندان کی لمبی قطار میں کوٹھڑیوں کے سامنے ایک برآمدہ
جس کے اندر ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی چونکہ وہ سارے کمرے زندان کے اندر
زندان کے باہر گول دائرے کی صورت میں فصیل جیسی بلند اور اونچی دیوار تھی
ان کوٹھریوں کے سامنے کسی محافظ یا پہریدار کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔

دائیں بائیں سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان نے اپنے دونوں ہاتھ
کوٹھڑی کی لوہے کی سلاخوں پر جما دئے تھے پھر جب اس نے زور لگایا تو لوہے
سلاخوں کے اندر چرچراہٹ نمودار ہوئی پھر ان کے اندر اس قدر فاصلہ ہو گیا جس
سے سموقان اندر جا سکتا تھا۔

ایک بار پر اس نے دائیں بائیں دیکھا اس کے کندھے پر جو رسا لٹک
وہ اس نے درست کیا پھر لوہے کی سلاخوں کے بیچ میں سے جو راستہ بنا تھا اس
ذریعے وہ کوٹھڑی میں داخل ہوا تھا۔

کوٹھڑی میں داخل ہونے کے بعد اس نے سب سے پہلا جو کام کیا وہ یہ کہ لوہے کی سلاخوں پر زور لگاتے ہوئے انہیں وہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں لے آیا تھا اس کے بعد آہستہ آہستہ دبے پاؤں وہ کمرے سے اس کونے کی طرف بڑھا جہاں کوئی گہری نیند سویا ہوا تھا۔

آگے بڑھ کر سموقان نے اس کا پاؤں پکڑ کر بڑی نرمی سے ہلایا جس پر سونے والا چونک کر اٹھ بیٹھا وہ بعلبک کا سابق حکمران لوگل باندہ ہی تھا۔ سموقان کو دیکھتے ہوئے وہ دنگ رہ گیا تھا ایک نگاہ اس نے زندان کی اس کوٹھڑی پر ڈالی۔ لوہے کا دروازہ چونکہ بند تھا لہذا لوگل باندہ تفکرات میں ڈوب کر رہ گیا تھا کچھ دیر تک وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر زندان کی اس کوٹھڑی میں اس کی آواز دھیمی سی لے کے ساتھ گونج گئی۔

میرے عزیز تو کون ہے میں نہیں جانتا تو نے مجھے کیوں جگایا ہے اس کا بھی مجھے علم نہیں اور میں اس پریشانی میں بھی مبتلا ہوں کہ تو زندان کی اس کوٹھڑی میں کیسے گھس آیا میں دیکھتا ہوں کہ اس کوٹھڑی کا لوہے کا دروازہ بند ہے دروازے کے اندر لوہے کی جو مضبوط سلاخیں ہیں وہ بھی اپنی جگہ قائم دائم ہیں پھر میرے ذہن میں اس وقت خلجان اٹھا ہوا ہے کہ تم اس کوٹھڑی میں کیسے داخل ہو گئے۔

لوگل باندہ کی اس پریشانی پر سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی لوگل باندہ کے قریب ہی وہ بیٹھ گیا پھر وہ کہنے لگا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو آپ بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ ہیں اگر ایسا ہے تو پھر میں اپنی گفتگو کا آغاز کروں اگر آپ لوگل باندہ نہیں تو پھر جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ میں نہیں کہوں گا۔

جواب میں ایک گہری نگاہ اس نے سموقان پر ڈالی پھر پہلے کی نسبت شفقت آمیز آواز میں اس نے سرگوشی کی۔

میرے عزیز آہستہ بول گو اس وقت باہر کوئی پہریدار نہیں ہوگا اس لئے کہ اس زندان کے ارد گرد ایک خاصی بڑی فصیل ہے جس کی وجہ سے دن یا رات کے کسی حصے میں قیدیوں کی کوٹھڑیوں کے سامنے پہریدار نہیں ہوتے میں تم پر انکشاف کروں

کہ میں ہی بعلبلک کا سابق حکمران لوگل باندہ ہو میرے علاقوں پر لبنان کے حکمران اتانا نے قبضہ کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا ہے اب جب کہ میں تم پر انکشاف دیا ہے کہ میں ہی لوگل باندہ ہوں، کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

لوگل باندہ کا یہ جواب سن کر سموقان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے سارے حالات شروع سے لے کر آخر تک لوگل باندہ سے کہہ سنائے تھے کہ کس طرح اس مشیر اس کے حکمران گلگامش کے پاس گیا اور کس طرح وہ اس کی بیٹی ایلم کو کروانے میں کامیاب ہوا۔

سموقان جب سارے حالات کہہ چکا تب لمحہ بھر کے لئے لوگل باندہ چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے پہلے کی نسبت زیادہ شفقت سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز تو نے ہم پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے ایسا کام کوئی اپنا ہی سرانجام دے سکتا ہے لہذا میں تجھے بیٹا ہی کہہ کر پکاروں گا بات یہ ہے کہ سب پہلے میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میری بیٹی ایلم کو ساحرانو کی اسیری سے نجات دلائی مجھے اس بات کا دکھ بھی ہے کہ میرے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا پر انو پھر قبضہ کر لیا ہے لیکن تمہاری گفتگو سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ عنقریب تم میرے بیٹے اور اس کی منسوبہ اراتا کو بھی ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو جاؤ گے میرے عزیز کیا بتا سکتے ہو کہ ایلم میری بیٹی اس وقت کہاں ہے اگر تم اسے کہیں اکیلا چھوڑ کے آئے تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ ساحرانو یا اس کے گماشتے اسے پھر پکڑ کر اپنے مسکن میں جائیں گے میں امید رکھتا ہوں کہ تو نے میری بیٹی کی حفاظت کا کوئی نہ کوئی سامان ہو گا۔

سموقان نے بڑے غور سے لوگل باندہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

لوگل باندہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کی بیٹی ایلم محفوظ ہے میں اس کی حفاظت کا اہتمام کرنے کے بعد آپ کی طرف آیا ہوں میں نے کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ زندان کی اس کوٹھڑی میں کیسے داخل ہوا زندان کے

فصیل ہے اس کی ایک محفوظ جگہ جو فصیل پر پہرہ دینے والوں سے قدرے پوشیدہ ہے محفوظ رسا باندھ کر آیا ہوں ایک فالتو رسا میرے پاس بھی ہے مجھے امید ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی اب میں اور آپ دونوں زندان سے نکلتے ہیں اس کے بعد میں آپ اور آپ کی بیٹی کو کسی محفوظ مقام پر پہنچانے کے بعد آپ کے بیٹے اریش اور اراتا کی تلاش میں نکلوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو نے لوگل باندہ کو کافی حد تک پرسکون اور مطمئن کر دیا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کچھ سوچا اور پھر سموقان سے کہنے لگا۔

میرے عزیز آج سے تم میرے بیٹے ہی نہیں مرے محسن بھی ہو اب جو کارروائی تم کرنا چاہتے ہو اس کی ابتداء کرو میں پوری طرح تمہارے ساتھ ہوں یوں جانو کہ اب میرا جینا مرنا تمہارے ہی ہمراہ ہے۔

سموقان بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پہلے وہ دروازے کے قریب آیا جس طرح کوٹھڑی میں داخل ہوتے وقت لوہے کی سلاخوں میں راستہ بنایا تھا ویسے ہی اس نے لوہے کی سلاخوں کو دوہرا کرتے ہوئے راستہ بنایا اس کی یہ طاقت اور قوت دیکھتے ہوئے لوگل باندہ حیران پریشان اور دنگ رہ گیا تھا تاہم وہ منہ سے کچھ نہ بولا سموقان جب سلاخوں کے بیچ بنے ہوئے رستے سے باہر نکلا تو پیچھے پیچھے لوگل باندہ بھی باہر نکل گیا سموقان نے لوہے کی سلاخوں کو پھر اپنی پرانی حالت پر کر دیا تھا اس کے بعد اس نے لوگل باندہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

آپ خاموشی سے میرے ساتھ آئیں یہ جو سامنے والی عمارت ہے اس کی دیوار کے ساتھ ساتھ مجھے اور آپ کو فصیل کے مغربی حصے کی طرف جانا ہوگا۔

سموقان میرے عزیز بیٹے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ میرا اپنا شہر ہے یہ زندان بھی میرا ہی تعمیر کردہ ہے میں اس کے ایک ایک چپے سے واقف ہوں تم جس سمت میں کہو گے میں بڑی رازداری سے اسی سمت میں چلوں گا لوگل باندہ نے بڑے خوشکن انداز میں سموقان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا اس کے ساتھ ہی دونوں بڑی تیزی سے زندان کی فصیل کے اس مخصوص حصے کی طرف جا رہے تھے جس کی نشاندہی سموقان نے کی تھی۔

لوگل باندہ نے دیکھا کہ وہاں پہلے سے فصیل پر ایک رسا بندھا ہ[وا تھا]
وہاں پہنچ کر سموقان نے لوگل باندہ سے سرگوشی کی۔

میرے محترم! میں فصیل کے باہر جاتا ہوں کیسے جاؤں گا یہ آپ تھوڑی دیر میں دیکھ لیں گے دوسری جانب جا کر میں اس رسے کو ہلاؤں گا جب آپ کو ہلتا ہوا دیکھیں تو آپ اس رسے کے ذریعے فصیل پر چڑھ جائیں اور پھر فصیل پر لیٹ جائیں میں دوبارہ اس سمت میں نمودار ہوں گا جب میں اس سمت آؤں تو فصیل سے باہر لٹکتے ہوئے رسے کے ذریعے فصیل سے نیچے اتر جانا اس کے بعد میں آپ کے پاس آ جاؤں گا دونوں پھر اس سرائے کی طرف چلیں گے جہاں میں ایلم کو [چھوڑ] کر آیا ہوں۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں لوگل باندہ کچھ کہنا ہی چاہ[تا تھا] کہ سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دوسرے ہی لمحے وہ فصیل [پر] نمودار ہوا تھا۔

لوگل باندہ کو اس کے اس فعل پر حیرت اور پریشانی نہ ہوئی تھی زندا[ن کی] کوٹھڑی میں سموقان اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتا چکا تھا اب لوگل باندہ [بے] چینی سے رسے کے ہلنے کا منتظر تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جب رسا ہلا تب لوگل باندہ [نے] ایک بار رسے کو کھینچ کر دیکھا رسا مضبوطی کے ساتھ سموقان نے پکڑا ہوا تھا لوگل باندہ رسے کے ذریعے فصیل پر چڑھنے لگا فصیل پر چڑھنے کے بعد وہ فصیل پر لیٹ [گیا] دیکھتے ہی دیکھتے سموقان دوسرے ہی لمحے فصیل کے اندر نمودار ہوا تھا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے لوگل باندہ پھر اٹھا رسے کے دوسرے ذریعے وہ فصیل سے باہر نیچے اتر گیا تھا جونہی اس کے پاؤں زمین پر لگے اس نے [دیکھا] عین اسی وقت ہی سموقان اس کے قریب ظاہر ہوا تھا سموقان نے پہلے رسا جو لٹک رہا تھا اسے کھینچتے ہوئے لپیٹا اسے اپنے کندھے سے لٹکایا پھر لوگل باندہ کو [مخاطب] کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم! ہم نے اپنی اس مہم کا بڑا معرکہ سر کر لیا ہے اب آپ [سرائے] کی طرف چلتے ہیں اس لئے کہ ایلم میری اور آپ کی واپسی کے لئے انتہا درجہ کی

اور فکر مند ہو گی۔ رات کی تاریکی میں لوگل باندہ نے سموقان کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔

سموقان میرے بیٹے میں تیری اس کارگزاری پر انتہا درجہ کا ممنون ہوں۔

لوگل باندہ اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ سموقان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا پھر اس سے سرگوشی کی۔

آپ بیٹا بھی کہتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کچھ نہ کہئے چپ چاپ میرے ساتھ چلئے شہر سے باہر نکل کر آپ جو کہنا چاہیں گے میں سنوں گا سموقان کے کہنے پر لوگل باندہ خاموش ہو اپڑا اس کے بعد دونوں بڑی تیزی سے بعلبک شہر اور سرائے کے درمیان پڑنے والی مسافت کو طے کرنے لگے تھے۔

سرائے کے صدر دروازے کے قریب سموقان رک گیا پھر لوگل باندہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم آپ اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیں آپ جانتے ہیں کہ سرائے کا کچھ عملہ رات کے وقت بھی جاگتا ہے تاکہ آنے والے مہمانوں کا استقبال کر سکے۔ آپ بعلبک کے حکمران رہے ہیں لہٰذا یہاں کا سارا عملہ آپ کو جانتا اور پہچانتا ہو گا کسی نے اگر آپ کو پہچان لیا تو بعلبک کے نئے حاکم سے آپ کی شکایت کر دے گا اس طرح ہمارے لئے مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں ہمیں ایلم کو یہاں سے لے کر فی الفور اپنی منزل کی طرف کوچ کرنا ہو گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں لوگل باندہ نے فوراً اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا تھا پھر دونوں سرائے میں داخل ہوئے سموقان اپنے کمرے کے سامنے آیا اور دروازے پر دستک دی پہلی ہی دستک پر ایلم کی دھیمی سی اور خوفزدہ سی آواز سنائی دی "کون ہے" جواب میں رازدارانہ سی آواز میں سموقان بول پڑا۔

ایلم دروازہ کھولو میں سموقان ہوں۔ جواب میں ایلم نے فوراً دروازہ کھول دیا جس وقت سموقان اور لوگل باندہ دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے اپنے باپ لوگل باندہ کو دیکھتے ہی ایلم بھاگی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے وہ لوگل باندہ سے لپٹ گئی تھی۔

لوگل باندہ نے بھی اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اس کی پیشانی اس پر طویل بوسے دئے پھر اسے علیحدہ کیا اور کہنے لگا میری بچی میری بیٹی میں انتہائی خوش ہوں کہ تو بخیریت ہے مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ تجھے وہاں بے آبرو کیا گیا اور تو اپنی جان اپنی عصمت کو لے کر سموقان کے ساتھ ان سرزمینوں کی طرف آنے میں کامیاب ہو گئی ہے تاہم مجھے اس بات کا دکھ اور افسوس ہے کہ تمہارا بھائی اریش اور اراتا ایک بار پھر ساحرانو کے چنگل میں پھنس گئے ہیں مجھے امید ہے سموقان ان دونوں کو بھی ایک نہ ایک روز رہا کرانے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔

اپنے باپ لوگل باندہ کی اس گفتگو کا جواب ایلیم دینا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی ننتورا نے آگ کے بگولے کی صورت اختیار کر لی پھر وہ حرکت میں سموقان کے قریب آئی اس موقع پر اس کے خوبصورت، گلابی موتیوں جیسے لبوں پر زہد شکن مسکراہٹ تھی اس کا جنسی کشش سے بھرپور جسم اپنے پورے اعضاء ساتھ دل موہ لینے والے انداز میں حرکت کر رہا تھا سموقان کے قریب ہونے کے ننتورا نے مسکراہٹ بھری سرگوشی میں اسے کہنا شروع کیا۔

سموقان تمہارے اس سرائے میں قیام کے دوران لوگل باندہ اور اس بیٹی ایلیم کے لئے خطرات اٹھ سکتے ہیں تم فی الفور بلکہ ابھی اور اسی وقت یہاں سے منزل کی طرف کوچ کر جاؤ۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا خاموش ہو گئی تھی پھر سموقان، لوگل اور ایلیم نے دیکھا کے آگ کا وہ بگولہ ایک بار بڑی تیزی سے گردش میں آیا تھا پھر آگ کے اس بگولے میں سرائے کے اس کمرے سے نکل کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

ننتورا کے جانے کے بعد اس کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا اس نے لوگل باندہ اور ایلیم کی طرف دیکھتے کہنا شروع کیا تھا۔

محترم لوگل باندہ! آپ ایک بار پھر اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیں آپ بھی اپنا چہرہ ڈھانپ لو اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ مزید حادثے کے بغیر

یہاں سے ہم تینوں سیدھے اصطبل جائیں گے اپنے گھوڑوں پر زینیں ڈالیں گے اور فی الفور اس سرائے سے نکل جائیں گے فی الحال ہماری منزل ہمارا مرکزی شہر اریک ہوگا اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے یہ وہیں فیصلہ ہو گا۔ میں جانتا ہوں آپ آگ کے اس بگولے کو دیکھ کر بھی پریشان ہیں اس کی تفصیل راستہ میں ایلیم آپ کو بتا دے گی۔

لوگل باندہ اور ایلیم دونوں باپ بیٹی سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر تینوں نے اپنا جو مختصر سامان تھا وہ سمیٹا اس کمرے سے باہر نکلے سرائے کے مالک کے ساتھ سموقان نے اپنا حساب بیباک کیا اس کے بعد تینوں اصطبل میں آئے تھے سموقان آگے بڑھ کر گھوڑوں پر زینیں ڈلنے لگا تھا۔

دونوں گھوڑوں کو پکڑ کر سموقان اصطبل سے باہر لایا پھر جس گھوڑے پر ایلیم بیٹھ کے آئی تھی اس کی باگ سموقان نے لوگل باندہ کو تھماتے ہوئے کہا اس گھوڑے پر آپ سفر کریں گے اس کے بعد سموقان نے ایلیم کی طرف دیکھا۔

ایلیم! میرے خیال میں تم اپنے باپ کے پیچھے بیٹھ جاؤ اس طرح تم پرسکون انداز میں سفر کر سکو گی۔

سموقان کے ان الفاظ پر ایلیم نے تیز اور چبھتی ہوئی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگی نہیں میں آپ کے پیچھے گھوڑے پر سوار ہوں گی یا آپ کے آگے بیٹھوں گی اس لئے کہ۔

ایلیم یہاں تک کہنے پائی تھی کہ اس کے باپ لوگل باندہ نے بیچ میں بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے بیٹے ایلیم ٹھیک کہتی ہے میے بچے تو جانتا ہے کہ شفق پھوٹنے کے ساتھ ہی ایلیم کی دوسری زندگی کی ابتداء ہو جائے گی جیسا کہ زندان کی کوٹھڑی میں تو پورے حالات مجھے تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہے کہ حیوانی زندگی کی جونہی ابتداء ہوتی ہے ایلیم تمہاری زنبیل میں داخل ہو جاتی ہے لہذا جس طرح تم دونوں نے جبل لکام سے بعلبک کی اس سرائے تک سفر کیا ہے ایسے ہی اب بھی تم سفر کرو گے ایلیم تمہارے آگے یا پیچھے جس طرح بھی وہ اپنے لئے آسانی سمجھے سفر کرے گی تم دیکھتے

ہو میرے بیٹے رات کا کافی حصہ جا چکا ہے صبح کی شفق پھوٹتے ہی جب اس کی حا(لت)
تبدیل ہو گی تو یہ حسب معمول تمہاری چرمی زنبیل میں چلی جائے گی اس طرح م(یرے)
خیال میں زنبیل کے اندر ایلیم محفوظ رہے گی اگر دشمن کا کہیں بھی ہمارے ساتھ ٹکر(اؤ)
ہو جاتا ہے تو تمہیں صرف میرا دفاع کرنا ہوگا ایلیم پہلے ہی چونکہ تمہاری چرمی زنبیل کے
اندر ہو گی لہذا تمہیں اس کے متعلق فکر مند ہونے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی
سموقان مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کرو گے میرے خیال میں میری
بیٹی ایلیم بھی یہی کہنا چاہتی تھی اور میں نے بیچ میں بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی
تھی۔

اپنے باپ کے ان الفاظ پر ایلیم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی
پھر اس کی چاہت بھری آواز سنائی دی۔

اے میرے باپ آپ نے یقیناً میرے باطن کی ترجمانی کر دی ہے میں
سموقان سے یہی کہنا چاہتی تھی یہ مجھے اپنے ساتھ بٹھانے پر اس لئے پس و پیش کر رہے
تھے کہ انہیں شاید یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس کے خلاف احتجاج اور اعتراض کریں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلیم رکی اس کے بعد اس نے اس بار سموقان کی
طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں اپنے والد محترم کی شکر گزار اور ممنون ہوں کہ خود انہوں نے میرے
جذبات میرے احساسات میرے خیالات کی ترجمانی کر دی ہے میرے خیال میں اب
آپ کو مجھے اپنے ساتھ بٹھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جواب میں سموقان مسکرا کر رہ گیا تھا سہارا دے کر ایلیم کو اس
گھوڑے پر بٹھایا تھا خود اس کے پیچھے بیٹھا اس کے بعد سموقان اور لوگل باندہ دونوں نے
اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگائی پہلے وہ سرائے کے صدر دروازے سے باہر نکلے پھر اپنے گھوڑوں
کی رفتار تیز کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں وہ اس شاہرہ پر آئے جو بعلبک سے اریک
شہر کی طرف جاتی تھی پھر وہ دونوں اس شاہرہ پر اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

اریک شہر کے قصر میں ایک روز گلگامش اس کی ماں نن سون ،انکدو اور
اس کی بیوی زوستا ایک کمرے میں بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ گلگامش کا ایک مخبر
دروازے پر نمودار ہوا اندر آنے کے لئے اس نے گلگامش کی اجازت چاہی۔ گلگامش نے
جب اپنے سر کو اثبات میں ہلایا تب وہ مخبر اندر آیا مخبر کے چہرے پر اس لمحہ گلگامش نے
دیکھا کہ خوشیاں رقص کر رہی تھیں اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے گلگامش نے ہلکے تبسم
میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

میرے عزیز تیرا چہرہ بتاتا ہے۔۔ کہ تو کوئی اچھی خبر لے کر آیا ہے بتا تو کیا
کہنا چاہتا ہے۔ جواب میں وہ آنے والا مخبر بول پڑا۔

آقا میں آپ کو سموقان کی آمد سے آگاہ کرنے آیا ہوں تھوڑی دیر تک وہ محل
میں داخل ہوگا اس کے ساتھ دو مہمان بھی ہیں ان میں سے ایک بعلبک کا بادشاہ لوگل
باندہ اور دوسری اس کی بیٹی ایلیم ہے۔

اپنے مخبر کے اس انکشاف پر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گلگامش
اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر وہ اس کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

قسم خداوند وحدہ لاشریک کی اس سموقان سے مجھے ایسی ہی امید تھی پر وہ
اس قدر جلدی بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ اور اس کی بیٹی کو رہا کرانے میں کامیاب
ہو جائے گا اسکی تو میں توقع ہی نہیں رکھتا تھا۔ پھر خلاؤں میں گھورتے ہوئے گلگامش

کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی تو اپنے دشمنوں کے دل کا آئینہ کرچی کرچی اور ان کی روح کا پیمانہ پارہ پارہ کر دینے والا ایک ایسا طوفان ہے۔ جو اپنے دشمنوں کے موسموں کے ذائقے، محفلوں کی رونقیں تک چھین لیتا ہے۔ میرے عزیز بھائی میں جانتا ہوں دشمن کے لئے تیرے حروف تیر، الفاظ تلوار بن جاتے ہیں تو میرے لئے بڑے موسموں میں زندگی کا دھارا، برفباریوں کی رت میں آلاؤ کی آگ اور آتش چنار ہے سموقان میں تیری گرتے آبشاروں جیسی عظمت، خیمہ صحرا میں ستم گر ہواؤں جیسی تیری جرأتمندی، سسکتی تنہائیوں میں سیلابی ریلے کی بے روک یورش سی تیری شجاعت کو سلام کرتا ہوں۔

سموقان میرے عزیز بھائی تو میرے لئے یقیناً سراب سوچوں کے دشت پر رنگ وروشنی بکھیرتا ایک ایسا ستارہ ہے۔ جو رہبر وراہنمائی کا کام دیتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گلگامش خاموش ہو گیا پھر وہ اپنے بائیں جانب بیٹھی اپنی ماں نن سون ہرانکدو اور زوستا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا ہمیں قصر سے باہر نکل کر سموقان، بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ اور اس کی بیٹی ایلم کا استقبال کرنا چاہیئے۔

گلگامش کی ماں نن سون نے گلگامش کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر چاروں اس کمرے سے نکلے اور قصر کے صدر دروازے کے قریب آن کھڑے ہوئے تھے۔

اس وقت سورج غروب ہونے کے لئے جھک رہا تھا۔ عین اسی لمحہ صدر دروازے کے قریب سموقان نمودار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ تھا۔ سموقان، نن سون ہرانکدو اور زوستا کے دیکھتے ہی دیکھتے سموقان نے اپنی زنبیل سے ایک بلی نکال کر اپنے آگے بٹھا لی تھی اس کے بعد سموقان اپنے گھوڑے کو ہانکتا ہوا صدر دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر آکر وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور گلگامش سے بغلگیر ہونے کے لئے بھاگا تھا۔ اسے دیکھتے ہی گلگامش نے اپنے بازو پھیلا دئے تھے جونہی سموقان قریب آیا گلگامش نے اسے اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے اس کی پیشانی چومی پھر وہ کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائی سموقان، قسم خداوند وحدہ لاشریک کی میرے پاس الفاظ نہیں جنہیں استعمال کرتے ہوئے میں تیری کارگزاری پر تیرا شکریہ ادا کر سکوں۔

سموقان، گلگامش کے ان الفاظ پر فوراً تڑپ کر علیحدہ ہو گیا۔ گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

گلگامش میں تمہارا بھائی ہوں تمہیں میری کسی بھی کارگزاری پر میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی دیر تک نن سون آگے بڑھی اس نے سموقان کو لپٹا کر اس کی پیشانی پر طویل بوسہ دیا پھر آگے بڑھ کر سموقان ہرانکدو سے بغلگیر ہوا اس کی بیوی زوستا کا احوال پوچھا پھر سموقان نے گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گلگامش ان سے ملو یہ بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ ہیں یہ جو میرے گھوڑے پر تم سفید رنگ کی بلی بیٹھی دیکھتے ہو یہ ان کی بیٹی ایلم ہے۔ سورج اب غروب ہو رہا ہے شفق پھوٹنے لگی ہے اسی لئے میں نے اسے اپنی زنبیل سے نکال کر اپنے گھوڑے پر آگے بٹھا دیا ہے۔ کیونکہ یہی وقت ہے۔ جب اس کی حیوانی زندگی کا خاتمہ اور انسانی زندگی کی ابتداء ہونے والی ہے۔ اس ظالم انو نے اس پر ایسا سحر کر دیا ہے۔ جس کا کوئی توڑ ہی نہیں ہے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان خاموش ہو گیا اس لیے کہ اتنی دیر تک گلگامش آگے بڑھا، لوگل باندہ کو اس نے لپٹا کر اس کا استقبال کیا پھر انکدو آگے بڑھا اس نے بھی لوگل باندہ سے مصافحہ کیا اس کے بعد گلگامش کی ماں نن سون اور انکدو کی بیوی نے لوگل باندہ کو خوش آمدید کہا۔ عین اسی لمحہ شفق پھوٹی اور گھوڑے پر بیٹھی بلی ایک دم ایلم میں تبدیل ہو گئی تھی سب نے دیکھا وہ انتہا درجہ کی خوب صورت تھی اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی اپنے گھوڑے سے اتر کر ایلم، سموقان کے پہلو میں آن کھڑی ہوئی تھی۔ سموقان نے سب سے اس کا تعارف کروایا اتنی دیر تک نن سون اور زوستا آگے بڑھیں اور دونوں نے پیار سے ایلم کو اپنے ساتھ لپٹا کر بہترین انداز میں اس کا استقبال کیا۔

اس دوران گلگامش کے حکم پر اس کے کچھ محافظ سموقان اور لوگل باندہ کے

گھوڑوں کو اصطبل کی طرف لے گئے تھے جب کہ خود گلگامش ان سب کو لے کر کمرے کی طرف ہو لیا جس سے اٹھ کر وہ سموقان اور لوگل باندہ کا استقبال کرنے کے لئے قصر کے صدر دروازے پر آیا تھا۔

جب وہ سارے اس کمرے میں آکر بیٹھ گیے تب گفتگو کا آغاز گلگامش نے کیا اور بعلبک کے سابق حکمران لوگل باندہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

لوگل باندہ میرے عزیز! شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی وجہ سے جو کچھ تم پر بیتی، مجھے اس پر بے حد دکھ اور غم ہے۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد تمہارے علاقوں کو اتانا سے آزاد کروانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

اس کے بعد گلگامش تھوڑی دیر کے لئے رکا اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے عزیز بھائی سددری کی رہائش کے قریب تمہارا جو ٹکراؤ انو، اس کے دست راست ثور فلک اور انو کی بیٹی عشتار سے ہوا تھا۔ اس کی خبر میرے جاسوسوں نے مجھے پہنچا دی تھی میرے بھائی ان تینوں کے خلاف تمہاری کامیابی پر جو خوشی مجھے، ہماری ماں ہرانکدو اور زوستا کو ہوئی تھی وہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اب تم مجھے پورے حالات بتاؤ کس طرح تم ایلیم کو انو کے چنگل سے نکالنے میں کامیاب ہوئے ہو اور یہ کہ ایلیم کا بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کہاں ہیں جواب میں سموقان نے تفصیل کے ساتھ سارے حالات سنا ڈالے تھے۔

یہ سارے حالات سننے کے بعد اریش اور اراتا کے کھو جانے پر تھوڑی دیر کے لئے سبھی دلگیر اور غم زدہ سے ہو گئے تھے اس کے بعد گلگامش پھر بول پڑا۔ وہ سموقان ہی مخاطب کر رہا تھا۔

سموقان تمہاری غیر موجودگی میں ہمارے کچھ مخبروں نے مجھے جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی کارروائیوں سے آگاہ کیا ہے۔ اتانا کے کہنے پر حمبابا عنقریب ہمارے خلاف اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آئے گا ہم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اتانا نے جو اپنے سفیر اتانا کی طرف لوگل باندہ کی رہائی اور اس کے علاقے خالی کرنے کے لئے بھیجے تھے میرے ان الفاظ کو تم جانتے ہو اتانا نے ناپسند کیا تھا اور اس نے حمبابا کو ترغیب دی ہے کہ وہ ہمارے علاقوں پر حملہ آور ہو۔ حمبابا گو جنوبی لبنان کا آزاد حکمران ہے لیکن وہ ایک طرح سے اتانا کا دست راست ہے اور اتانا کا بھائی بھی بنا ہوا ہے لہذا میں تم پر انکشاف کروں کہ حمبابا عنقریب ہم پر حملہ آور ہو گا لیکن میں نے اس کی سمت اپنے جاسوس روانہ کر رکھے ہیں لشکریوں کو بھی میں نے لیس کر رکھا ہے جونہی میرے مخبروں نے اطلاع کی، میں حمبابا کا مقابلہ کرنے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا میرے عزیز بھائی تو بڑے وقت پر پہنچا ہے لشکر میں تیری موجودگی نہ صرف یہ کہ میرے لشکریوں کا حوصلہ بلند کرتی ہے بلکہ جب تم چھا جانے والے انداز میں اپنے دشمنوں پر حملہ کرتے ہو تو پھر شکست دشمن کا مقدر بن جاتی ہے۔

گلگامش تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اور پھر اس کے بعد دوبارہ اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان جہاں تک لوگل باندہ کا تعلق ہے یہ معزز مہمان کی حیثیت سے اس وقت تک ہمارے اس قصر میں قیام کرے گا جب تک ہم اسے اتانا سے اس کے علاقے واپس لے کر نہیں دیتے۔

میرے عزیز بھائی جہاں تک ایلیم کا تعلق ہے تو میں ایلیم کے متعلق بڑا فکر مند ہوں مجھے سب سے بڑا دکھ تو یہ ہے کہ جب سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے یہ بلی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور جب سورج غروب ہونے کے قریب آتا ہے تو یہ اپنی اصلی شکل وصورت پر آتی ہے۔ برا ہو اس انو کا جس نے ایلیم کو اس اذیت میں مبتلا کیا ہے۔

سموقان جیسا کہ اس سے پہلے اریش اور اراتا کی ذرا سی غفلت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انو کے گماشتے ان دونوں کو ہم سے چھین چکے ہیں میں ایلیم کے متعلق بھی فکر مند ہوں اور اگر کسی بھی موقع پر اسے اکیلا یا تنہا چھوڑا گیا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ انو کے گماشتے جو بے پناہ سری قوتیں رکھتے ہیں وہ ایلیم کو بھی ہم سے چھین کر لے جائیں گے اور اگر ایک بار ایلیم ہم سے چھن گئی تو یاد رکھنا ہمارے لیے اسے ڈھونڈنا انتہائی دشوار ہو جائے گا اس لیے کہ انو کے بیشمار ٹھکانے ہیں، دنیا کے مختلف خطوں میں اس کے گماشتے، اس کے ایجنٹ اس کے شاگرد اور چاہنے والے پھیلے ہوئے ہیں لہذا کہیں بھی انو، ایلیم، اس کے بھائی اور اراتا کو چھپا سکتا ہے۔ جہاں سے ہمیں ڈھونڈ نکالنا بڑا

مشکل اور ایک طرح سے ناممکن ہو کر رہ جائے گا۔

اب یہ بات بھی عیاں ہے۔ کہ حمبابا عنقریب ہم پر حملہ آور ہو گا اس
حملے کا جواب دینے کے لئے میرے لشکریوں کا سپہ سالار اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے
لشکر میں شامل ہو گے اس موقع پر میں یہ سوچتا ہوں کہ ہم ایلیم کا کیا کریں گے دن کے
وقت جب یہ حیوانی زندگی میں ہو گی اس وقت اس کی حفاظت کرنا بھی ایک مسئلہ
گا اس لئے کہ بلی کی صورت میں بھی انو کے گماشتے اسے ہم سے چھین سکتے ہیں رات کے
وقت اس کی حفاظت کرنا اور زیادہ مشکل ہو گا اس لئے کہ انو کے زیادہ تر گماشتے اس کی
شکل وصورت سے واقف ہیں اور وہ کسی بھی وقت اسے اٹھا کر لے جا سکتے ہیں میرے
عزیز بھائی تیرے ذہن میں اگر کوئی ایلیم کی خفاظت کا لائحہ عمل ہو تو کہو ورنہ اس معاملے
پر ہم سب کو سوچ بچار سے کام لینا ہو گا۔

جب تک گگامش بولتا رہا ایلیم اور سموقان ہی نہیں لوگل باندہ کے چہرے
پر بھی ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ کھیلتی رہی۔ گگامش خاموش ہوا تو سموقان نے اسے
مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گگامش میرے عزیز بھائی تمہیں ایلیم کی طرف سے زیادہ فکر مند ہونے کی
ضرورت نہیں ہے راستے میں ہم نے ایک لائحہ عمل طے کیا تھا۔ اب یہاں کے حالات
جاننے کے بعد مجھے اس لائحہ عمل میں تھوڑی سی تبدیلی کرنا پڑے گی جو لائحہ عمل ہم نے
طے کیا تھا۔ وہ میں تم سے کہتا ہوں۔

پہلے میرا ارادہ تھا۔ کہ میں ایلیم کو لے کر یہاں سے جزیرہ دلمون کی طرف
روانہ ہوں جب کہ ایلیم کا باپ لوگل باندہ یہیں تمہارے پاس رہے گا ایلیم کو میں استاد
لشمیتم کے پاس چھوڑتا تا کہ جن سری علوم سے انہوں نے مجھے مسلح کیا ہے۔ ایسے ہی
سری علوم اسے بھی سکھائیں اس کو وہاں چھوڑنے کے بعد میرا ارادہ تھا کہ میں اس کے
بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کی تلاش میں نکلتا اگر میں ان دونوں کو تلاش کرنے
میں کامیاب ہو جاتا تب میں اریش اور اراتا کو تو یہاں تم لوگوں کے پاس چھوڑتا اس
کے بعد میں جزیرہ دلمون سے ایلیم کو لیتا اس وقت تک لشمیتم پوری طرح اسے سری
قوتوں سے لیس کر چکے ہوتے اس کے بعد میں اور ایلیم دونوں مل کر ساحر انو اور اس

کے گماشتوں کے خلاف حرکت میں آتے اور اس سے نہ صرف اپنا انتقام لیتے بلکہ اس
اس سحر کا راز جاننے کی بھی کوشش کرتے جو سحر اس نے ایلیم اریش اور اراتا پر کر
اس لئے کہ ہمیں ہر صورت میں اس سحر کا توڑ جاننا ہو گا کہ حیوانی زندگی کا جو
رکھا ہے۔ ان تینوں پر چڑھا ہوا ہے اسے اتار سکیں اس سلسلے میں، میں نے پہلے اپنے استاد
خول محترم لشمیتم سے گفتگو کی تھی اس سحر کا توڑ کسی کے پاس بھی نہیں ہے بہر حال مجھے امید
ہے۔ کہ یہ توڑ ہم تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اب جبکہ حمبابا اور اتانا کی طرف سے ہم پر حملے کا خطرہ اور خدشہ ہے تو اس
لائحہ عمل میں تھوڑی سی تبدیلی ہو گی میں کل ہی ایلیم کو لے کر جزیرہ دلمون کا رخ کروں
گا لوگل باندہ یہیں رہیں گے ایلیم کو میں جزیرہ دلمون میں چھوڑ کر واپس آؤں گا اور حمبابا
کے خلاف جنگوں میں بھرپور حصہ لوں گا ہمیں ان حالات میں حمبابا کو بدترین شکست
دینی چاہیئے تا کہ آنے والے دنوں میں وہ یونہی سر اٹھائے ہماری مملکت میں داخل
ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر اس کے بعد اتانا نے بھی ہمارے خلاف حرکت میں
آنے کی کوشش کی تو مجھے امید ہے۔ کہ اتانا کو بھی شکست دینے میں ہم کامیاب ہو
جائیں گے۔

گگامش میرے عزیز بھائی اگر ہم نے اتانا کو شکست دے دی تو اتانا کچھ
عرصہ کیلئے ہماری طرف سے سہم جائے گا اور ہمیں اس عرصے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے
کہ بعلبک پر حملہ آور ہو کر اتانا کے جس قدر لشکری اس نے بعلبک کی ریاست میں
پھیلا رکھے ہیں ان کا کام تمام کر کے بادشاہ کی حیثیت سے لوگل باندہ کو بحال کر دینا
چاہیئے۔

ان جنگی امور سے فارغ ہونے کے بعد میں پھر جزیرہ دلمون کا رخ کروں گا
وہاں سے ایلیم کو اپنے ساتھ لوں گا اور انو اور اس کے گماشتوں کے خلاف حرکت میں
آؤں گا۔

گگامش میرے بھائی میں نے یہ سارا لائحہ عمل ایلیم کے مشورے پر طے کیا
ہے۔ پہلے میرا ارادہ تھا۔ کہ میں اکیلا اریش اور اراتا کو تلاش کروں گا۔ انو اور اس کے
گماشتوں کے خلاف حرکت میں آؤں گا لیکن ایلیم کی اپیل پر زور تھی کہ اس تلاش میں وہ

میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ لہٰذا اس کی بات مانتے ہوئے اب میں اسے اپنے رکھوں گا جب اسے استاد محترم پشیتم پوری طرح سری قوتوں سے لیس کر دیں گے ایلیم میرے لئے فائدہ مند اور میرے لئے ایک طرح سے میری دست راست ثابت ہوگی میرے اس لائحہ عمل پر تم لوگوں کو کوئی اعتراض ہو تو کہو۔

جواب میں گگامش اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مسکراتے ہوئے کہنے

سموقان میرے عزیز بھائی میں تمہارے اس لائحہ عمل سے مکمل اتفاق کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ تم لوگ بل باندہ اور ایلیم لگاتار سفر کرتے رہے تمہیں بھوک بھی محسوس ہو رہی گی اب اٹھو سب مل کر کھانا کھاتے ہیں اس کے گفتگو کا آغاز کریں گے۔

گگامش کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور کھانے کے کمرے کی چلے گئے تھے اگلے روز سموقان اور ایلیم وہاں سے کوچ کر گئے تھے۔

OOO

ایک روز عشاء کے قریب سموقان اور ایلیم دونوں لبنان کے ساتھ پھلوں کا رس بیچنے والی عورت سدوری کی حویلی میں داخل ہوئے اس حالت میں گھوڑے پر آگے سموقان بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پیچھے حسین و جمیل اور خوبصورت تھی۔

جس وقت حویلی کے صدر دروازے سے وہ اندر داخل ہوئے تب حصے سے پہلے سدوری نکلی اس نے بہترین انداز میں سموقان کا استقبال کیا تھا عجیب سے اچنبھے اور پریشانی میں ایلیم کی طرف دیکھے جا رہی تھی اتنی دیر تک سموقان استاد پشیتم کا جواں سال ملاح ارشابنی بھی نکلا آگے بڑھ کر وہ بڑے پرجوش انداز سموقان سے گلے ملا پھر سموقان کے گھوڑے کو پکڑ کر اس نے اصطبل میں باندھ اس کے بعد دوبارہ وہ سموقان کے پاس آیا۔

سدوری اور سموقان شاید اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ جب حویلی کے دیوان خانے میں جا کر بیٹھ گئے پھر سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

جب چاروں سدوری تم میری ماں کی جگہ ہو اور میں تمہیں ماں جیسی ہی عزت و احترام دیتا ہوں تاہم ارشابنی عمر میں مجھ سے تھوڑا ہی بڑا ہو گا اس کی حیثیت میرے ہاں ایک بھائی کی سی ہے۔ میں تم دونوں پر انکشاف کروں گا کہ یہ جو لڑکی میرے ساتھ ہے۔ اس کا نام ایلیم ہے اس کے بعد سموقان نے ان کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد جو حالات پیش آئے تھے تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ارشابنی بول پڑا۔

عظیم سموقان جو حالات آپ نے بتائے ہیں ان کے تحت کیا آپ ابھی اور اسی وقت جزیرہ دلمون کی طرف روانہ ہوں گے۔

ارشابنی کے ان الفاظ سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ بول پڑا۔

ارشابنی تمہارا اندازہ درست ہے۔ میں ابھی اور اسی وقت جزیرہ دلمون کی طرف روانہ ہوں گا میں فی الفور پشیتم سے ایلیم کے سلسلے میں ملنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں ہمیں حمبابا اور اتانا دونوں کی طرف سے حملہ آور ہو جانے کا خدشہ ہے لہٰذا میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ارشابنی اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو ابھی اٹھو اور اپنی کشتی کو تیار کرو تا کہ ہم یہاں سے کوچ کریں۔

جواب میں ارشابنی نے کچھ بھی نہ کہا اپنی جگہ سے وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ پھر اچانک وہ پلٹا کمرے کے دروازے پر آیا پھر کہنے لگا میں تیاری کر لوں پھر میں خود ہی آپ کو بلانے آتا ہوں اس کے ساتھ ہی وہ چلا گیا تھا۔

سموقان، ایلیم اور سدوری تھوڑی دیر تک اسی کمرے میں بیٹھ کر گفتگو کرتے رہے۔ تھوڑی دیر میں ارشابنی لوٹا اور سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم سموقان میں کوچ کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں کشتی بھی میں نے ساحل سے لگا دی ہے آپ کے گھوڑے کے لئے دانے چارے کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ اس کی زین اتار دی ہے۔ اس کے منہ سے دھانہ بھی میں نے نکال دیا ہے۔ میری طرف سے اب کوئی تاخیر نہیں اگر آپ چاہیں تو ابھی اور اسی وقت کوچ کر سکتے ہیں۔

ارشابن کے ان الفاظ کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا
سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

خاتون محترم میں اب ایلیم کے ساتھ یہاں سے کوچ کروں گا اس لئے ایلیم کو پشمیتم کے پاس چھوڑنے کے بعد مجھے وقت ضائع کئے بغیر پھر اپنے مرکزی اریک کا رخ کرنا ہوگا حمبابا اور اراتانا کی طرف سے کسی وقت بھی گلگامش پر حملہ ہو سکتا ہے اور اس حملے سے پہلے مجھے گلگامش کے پاس ہونا چاہیئے۔ سدوری بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی۔ سب حویلی سے نکل کر ساحل سمندر پر آئے وہاں ارشابن کی کشتی کھڑی تھی سموقان، ایلیم اور ارشابن کشتی میں بیٹھ گئے سدوری ساحل پر کھڑی ہو کر انہیں الوداع کہتی رہی اس کے بعد ارشابن نے چپو سنبھالے اور کشتی بڑی تیزی کے ساتھ ساحل سے دور ہوتی چلی گئی تھی۔

چھوٹی سی وہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے جزیرہ دلمون کے قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی سموقان اور ارشابن دونوں قطبی ستارے کی مدد سے اپنا رخ سیدھا رکھے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ تینوں جزیرہ دلمون کے ساحل پر اترے ساتھ ہی ارشابن نے کشتی کو باندھ دیا پھر وہ تینوں پشمیتم کی حویلی کی طرف ہو لئے تھے۔

پشمیتم کی حویلی تک پہنچتے پہنچتے رات کافی جا چکی تھی حویلی پر سموقان نے دستک دی تھی ایک بار دستک دینے کے بعد سموقان پیچھے ہٹ کے کھڑا ہو گیا تھی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا دروازہ کھولنے والا خود پشمیتم تھا۔ سموقان کو دیکھتے ہی پشمیتم نے اپنے بازو پھیلا دئے سموقان بھاگ کر آگے بڑھا اور پشمیتم سے بغلگیر ہو گیا تھا۔

اس کے بعد سموقان نے ایلیم کا تعارف کروایا پشمیتم تینوں کو لے کر حویلی کے دیوان خانے میں داخل ہوا جب چاروں نشستوں پر بیٹھ گئے تب سموقان نے تفصیل کے ساتھ جو حالات بیتے تھے وہ پشمیتم سے کہہ ڈالے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب پشمیتم نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! میری بیٹی میں اپنی حویلی میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں میں تمہیں اس کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ تمہیں رہا کروانے میں کامیاب ہوا میری بچی

افسوس اور دکھ ہے کہ تمہارا بھائی اور اراتا دونوں پھر ساحرانو کے چنگل میں پھنس گئے ہیں میرے خداوند نے چاہا تو تمہاری طرح ان کی رہائی بھی ایک روز ضرور ممکن ہو گی۔

میری بیٹی میری بچی سموقان کے ساتھ مل کر تم نے جو لائحہ عمل تیار کیا ہے اسے میں نے پسند کیا ہے۔ جو حالات سموقان نے بتائے ہیں ان کے مطابق وقت ضائع کئے بغیر اسے اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف چلے جانا چاہیئے میری بچی تم اس وقت تک میرے پاس رہو گی جب تک سموقان ان جنگوں سے فارغ نہیں ہو جاتا اس دوران میں تمہیں سموقان کی ہی طرح سری علوم سے لیس کر دوں گا پھر سموقان کے ساتھ رہتے ہوئے تم نہ صرف یہ کہ بدی کی قوتوں کا مقابلہ کر سکو گی بلکہ اپنے بھائی اور اس کی منوبہ کو بھی تلاش کرنے میں سموقان کی ممد و معاون ثابت ہو سکو گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد پشمیتم لمحہ بھر کے لئے رکا کچھ دیر سوچا اس کے بعد دوبارہ ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میری بیٹی میری بچی میری اس حویلی میں تمہیں ایسا ہی ماحول ملے گا جیسے تم اپنے باپ کے ساتھ رہتی رہی ہو میرے ہاں تمہاری حیثیت ایک عزیز ترین بیٹی کی سی ہو گی میری بچی میری بیٹی جن سری علوم سے میں نے سموقان کو لیس کر رکھا ہے۔ ایسے ہی علوم سے میری بیٹی میں تمہیں بھی بہرہ مند کر دوں گا پھر تم آسانی سے بدی کی قوتوں کا مقابلہ کر سکو گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد پشمیتم لمحہ بھر کے لئے رکا پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے بیٹے کیا تم تینوں کھانا کھاؤ گے اور یہ کہ تم یہاں سے کس وقت روانہ ہونا پسند کرو گے جواب میں سموقان فوراً بول پڑا۔

محترم پشمیتم میں سدوری کی حویلی میں اس وقت داخل ہوا جب رات چھا چکی تھی راستے میں ایلیم اور میں نے کھانا کھا لیا تھا۔ جہاں تک ارشابن کا تعلق ہے۔ تو ہماری وہاں آمد سے پہلے ہی یہ اور سدوری کھانا کھا چکے تھے اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا۔

محترم پشمیتم اب میں یہاں سے کوچ کروں گا اپنا مزید وقت ضائع کئے بغیر میں

اریک پوچھنا چاہتا ہوں جس وقت سموقان خاموش ہوا تب ارشابنی بول پڑا۔

محترم پشتیم اگر سموقان ابھی اور اسی وقت روانہ ہو رہا ہے تو کیا میں اس کے ساتھ یہاں سے کوچ نہ کر جاؤں جیسا کے سموقان نے آپ کو اپنے حالات بتائے ہیں ان حالات کے تحت لگتا ہے کہ گلگامش، جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے درمیاں جنگ ضرور ہو گی ٹل نہیں سکتی میں چاہتا ہوں کہ واپس جا کر سدوری کی حویلی میں قیام کروں وہ ویسے ہی میرا خیال رکھتی ہے جیسے ایک ماں اپنے بیٹے کا رکھتی ہے آقا اس کی کوئی اولاد نہیں ہے وہ مجھے ہی اپنا بیٹا خیال کرتی ہے وہاں رہتے ہوئے ایک تو پہلے کی طرح میں سدوری کی خدمت کروں گا دوسرے وہاں رہتے ہوئے میں گلگامش کی حمبابا اور اتانا کے ساتھ ہونے والی جنگ کی خبریں بھی آپ تک پہنچانے کا اہتمام کروں گا اس طرح آپ سموقان کے حالات سے بھی باخبر رہیں گے۔

پشتیم نے ارشابنی کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس کے ساتھ ہی ارشابنی کھڑا ہوا سموقان پہلے ہی اٹھ چکا تھا۔ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے ایلیم بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس موقع پر سموقان ایلیم کے قریب ہوا اور اسے مخاطب کیا۔

ایلیم تمہیں یہاں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے پشتیم پہلے ہی تمہیں بتا چکے ہیں کہ تمہاری حیثیت یہاں ان کی بیٹی کی سی ہو گی شاید تم یہ خیال کرو کہ تمہیں ساحرانو یا اس کے گماشتوں سے کوئی خطرہ ہو تو ایسی کوئی بات نہیں ساحرانو اس کے گماشتے یہاں پشتیم کی حویلی میں بھٹک تک نہیں سکتے لہذا یہاں رہتے ہوئے بالکل محفوظ ہو ہاں رخصت ہونے سے پہلے میں تمہیں ایک نصیحت ضرور کروں گا جس قدر جلد ممکن ہو محترم پشتیم سے سری علوم سیکھ لینا یہ آئیندہ زندگی میں تمہارے کام آئیں گے سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں ایلیم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ وہ کم سے کم وقت میں اپنے آپ کو پشتیم کی بتائی ہوئی سری قوتوں سے لیس کرے گی اور پھر اس کے بعد حویلی سے وہ باہر آئے یوں رات کی تاریکی میں سموقان اور ارشابنی وہاں سے رخصت ہو گئے تھے۔

اگلے روز دن کے وقت سموقان اور ارشابنی دونوں سدوری کی حویلی

پہنچے سموقان نے وہاں کچھ دیر قیام کیا دوپہر کا کھانا اس نے سدوری ارارشابنی کے ساتھ کھایا پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اس کے بعد سدوری کی حویلی سے وہ اریک شہر کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اریک شہر کے قصر میں ایک روز گلگامش، سموقان، نن سون، بلبلہ بادشاہ لوگل باندہ، رانکدو اور اس کی بیوی زوستا ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضو گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک سموقان جو اس وقت بول رہا تھا رک گیا اس لئے گلگامش کے محافظ دستوں کا ایک سالار کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی جہاں سموقان کچھ متفکر ہوا تھا۔ گلگامش بھی بڑے تجسس سے اس کی طرف دیکھ تھا۔ قبل اس کے کہ گلگامش یا سموقان میں سے کوئی بولتا محافظ دستوں کا وہ سالار جھکا کر گلگامش کو اس نے تعظیم دی پھر وہ بول پڑا۔

آقا اس وقت دو اشخاص آپ سے ملاقات کے خواہش مند ہیں ان میں ایک ہمارا اپنا مخبر ہے جو جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی طرف سے کوئی خبر لے کر ہے۔ میں اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ چکا ہوں میں نے اس سے کچھ پوچھا نہیں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے میں نے یہ اندازہ لگالیا ہے کہ وہ کوئی اچھی خبر لے کر نہیں دوسرا شخص جو آپ سے ملنے کا متمنی ہے وہ شمالی لبنان کے بادشاہ قاصد ہے۔ لگتا ہے یہ قاصد بھی کوئی اچھی خبر لے کے نہیں آیا۔

اس سالار کے اس انکشاف پر سموقان کے چہرے پر عجیب سی مسکر نمودار ہوئی تھی اس موقع پر سموقان نے گلگامش کی طرف دیکھا سموقان کو مسکر ہوئے دیکھ کر اس کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ اتر گئی تھی پھر تھوڑی دیر

سرگوشی کے سے انداز میں گلگامش، سموقان سے مشورہ کرتا رہا اس کے بعد گلگامش نے اپنے محافظ دستے کے سالار کو مخاطب کیا۔

جاؤ پہلے اپنے مخبر کو اندر بھیجو تاکہ میں جانوں کہ وہ حمبابا کی طرف سے کیا خبر لے کر آیا ہے۔ اسکے بعد تم اتانا کے قاصد کو اندر بھیجنا۔

گلگامش کے اس فیصلے پر وہ سالار مڑا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد گلگامش کا ایک مخبر اس کمرے میں داخل ہوا آگے بڑھ کر اس نے گلگامش، سموقان، لوگل باندہ اور رانکدو سے مصافحہ کیا ہاتھ کے اشارے سے گلگامش نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا جب وہ نشست سنبھال چکا تب گلگامش نے اسے مخاطب کیا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ تم حمبابا کی طرف سے کوئی اہم خبر لے کر آئے ہو کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

آقا میں اور میرے کچھ ساتھی آپ کے حکم کے مطابق حمبابا کے مرکزی شہر چندن میں اس کی اور اس کے لشکریوں کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھے ہوئے تھے میں آپ پر انکشاف کروں کہ جس وقت آپ نے اپنے قاصد اتانا کے مرکزی شہر کی طرف روانہ کئے تھے اور آپ نے لوگل باندہ، اس کی بیٹی، بیٹے اور اس کی منگیتر کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اسی وقت ہی اتانا نے حمبابا کو پیغام بھیجا تھا کہ وہ ہماری سلطنت پر حملہ آور ہو جائے دراصل حمبابا اور اتانا کا آپس میں گٹھ جوڑ ہے۔ دونوں بھائی بنے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے جاں نثار ہیں۔

اتانا کا یہ پیغام ملتے ہی حمبابا ہم پر حملہ آور ہو جاتا لیکن اسے ہماری قوت کا احساس ہے۔ لہٰذا اب تک وہ جنگی تیاریوں میں مصروف رہا اب وہ اپنی ساری تیاریاں مکمل کر چکا ہے اور کسی بھی وقت اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر ہماری سرحدوں کی طرف بڑھے گا اور ہمارے علاقوں کے اندر دور تک یلغار اور تباہی و بربادی پھیلانے کی کوشش کرے گا میں اور میرے جو ساتھی حمبابا کے مرکزی شہر چندن کی طرف سے آئے ہیں انہوں نے اپنی آنکھوں سے جنگی تیاریوں کی تکمیل کو دیکھا ہے اور ہم نے ان کے لشکریوں سے یہ بھی سنا ہے چند روز تک حمبابا ہمارے علاقوں کی طرف کوچ کرے گا۔

آنے والے اس مخبر کی ساری گفتگو سننے کے بعد گلگامش تھوڑی دیر تک

خاموش رہا پھر وہ اپنا منہ سموقان کے قریب لے گیا تھوڑی دیر تو وہ سرگوشی کے انداز میں باہم گفتگو کرتے رہے۔اس کے بعد گگامش نے مخبر کی طرف دیکھا شاید دونوں مل کر کچھ فیصلہ کر چکے تھے پھر اپنے مخبر کو گگامش نے مخاطب کیا۔

اب تم جاؤ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم آنے والی شب یہاں آرام کرو کل پھر حمبابا اور اس کے لشکریوں پر نگاہ رکھنے کے لئے یہاں سے کوچ کر جاؤ کوچ کرنے سے قبل تم اور تمہارے ساتھی مجھے مل کر جانا میں تمہارے لئے نئے احکامات جاری کروں گا اب تم جا سکتے ہو اس کے ساتھ ہی وہ مخبر اٹھا اور اس کمرے سے وہ نکل گیا تھا۔

اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد گگامش کے محافظ دستوں کا سالار شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے قاصد کو اندر لے کر آیا اتانا کے قاصد کے علاوہ گگامش کے محافظ دستوں کے سالار نے بھی خوب جھکتے ہوئے گگامش کو تعظیم دی پھر اس کے بعد گگامش کا محافظ تو باہر نکل گیا تھا۔قاصد کو ہاتھ کے اشارے سے گگامش نے اس جگہ بیٹھنے کو کہا جہاں تھوڑی دیر پہلے اس کا اپنا مخبر بیٹھا ہوا تھا۔

گگامش کی طرف سے اس عزت افزائی پر وہ قاصد خوش ہو گیا تھا۔ممنونیت سے اس نے گگامش کی طرف دیکھا پھر وہ اس نشست پر بیٹھ گیا گفتگو کا آغاز خود گگامش نے کیا۔

میرے عزیز میں نہیں جانتا کہ تو اپنے بادشاہ اتانا کی طرف سے کیا پیغام لے کے آیا ہے پر میں تمہیں اپنی سرزمیوں میں خوش آمدید کہتا ہوں اب کہو تم کیا پیغام پہنچانا چاہتے ہو۔

اتانا کے اس قاصد نے پہلے اپنا گلا صاف کیا پھر گگامش کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم گگامش میں آپ کے نام اپنے آقا کا یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ آپ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ اور اس کی بیٹی ایلم کو اس کے حوالے کر دیں ہمارے بادشاہ کو یہ خبر ہو چکی ہے کہ آپ کے سپہ سالار اعلیٰ سموقان نے انو کے مسکن سے لوگل باندہ کی بیٹی ایلم، اس کے بیٹے اریش اور اس کے بیٹے کی منسوبہ اراتا کو نکالا تھا اس کے بیٹے اریش اور اس کے بیٹے کی منگیتر اراتا کی بدبختی کہ وہ پھر انو کے چنگل میں

پھنس چکے ہیں لیکن ایلم کو وہاں سے بھگانے میں سموقان کامیاب ہو گیا اور اس نے یہی نہیں کیا بلکہ کہنے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سموقان نے بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو بھی بعلبک کے زندان سے نکالا اور اب اسے وہاں سے یہاں لے آیا ہے۔میں نہ ایلم اور نہ اس کے باپ لوگل باندہ کو شکل وصورت سے پہچانتا ہوں لیکن ہمارے بادشاہ تک یہ خبر پہنچ چکی ہے کہ وہ دونوں آپ کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

اس لئے کہ جس وقت ایلم کو سموقان نے انو کے مسکن سے نکالا تھا۔تو ثور فلک اور عشتار دونوں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔ثور فلک اور عشتار دونوں چونکہ پہلے سموقان سے ٹکرا کر ہزیمت اٹھا چکے تھے لہذا انہوں نے اریش اور اراتا کو ہی حاصل کرنے پر اکتفا کیا ایلم چونکہ اس وقت سموقان کے قبضے میں تھی لہذا انہوں نے سموقان سے ٹکرانا مناسب نہیں سمجھا لہذا سموقان ایلم کو لے بھاگا۔

اور پھر ہمارے بادشاہ اتانا کے پاس یہ خبریں بھی پہنچ چکی ہیں کہ سموقان نے بعلبک کی ایک نواحی سرائے میں قیام کیا وہاں کچھ لوگوں نے اسے پہچان لیا وہ اسے بعلبک کے حاکم کے پاس لے کر چلے لیکن کہیں راستے میں سموقان نے ان کا خاتمہ کر دیا اس کے بعد پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ سموقان نے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو بعلبک کے زندن سے کیسے نکالا اور وہاں سے کیسے بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

عظیم گگامش اب ہمارے بادشاہ اتانا نے میرے ذریعے آپ کو یہ پیغام بھجوایا ہے کہ آپ وقت ضائع کئے بغیر تین اشخاص کو فی الفور اتانا کی طرف روانہ کر دیں۔

ان تین میں سے ایک بعلبک کا سابق حکمران لوگل باندہ، دوسری اس کی بیٹی ایلم اور تیسرا آپ کا سپہ سالار اعلیٰ سموقان ہے۔سموقان کو اس جرم کی سزا میں اتانا نے طلب کیا ہے تاکہ اسے وہ ساحر انو کے مسکن میں داخل ہو کر ایلم اریش اور اراتا کو نکالنے کی جسارت کی اسے اس کی سزا دی جا سکے۔

اتانا کے قاصد کی اس گفتگو سے گگامش کے چہرے پر ایسی غضبناکی چھا گئی تھی جو دلوں کی دھڑکنوں تک کو بے ترتیب کر دے اس کے سینے میں ایک سیل پیچ و تاب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔جب کہ اس کی آنکھوں میں آگ کی فصلیں کھڑی کرتے جذبے

جوش مارنے لگے تھے تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشیوں کے کرب جیسا
زندگی اور فنا کے بغلگیر ہونے کی سی خاموش صورتحال چھائی رہی لگتا تھا۔ وہ کو
پتھروں کا کوئی شہر ہو جہاں پر صدائے زندگی مکمل طور پر مضمحل ہو کر رہ گئی ہو
جانب سموقان کے چہرے پر خوں سے ولولے آنکھوں میں حلقہ در حلقہ موت کی دیو
کھڑی کرتے قضا کے اثرات بکھر گئے تھے اس کے بعد گلگامش اور سموقان دونو
رازداری سے آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے جب یہ صلاح مشورہ ختم ہو
گلگامش ہی نہیں سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی اس کے بعد آواز د
گلگامش نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو طلب کیا جو اس کی چوبداری کا کام
سرانجام دیتا تھا۔ جب وہ اندر آیا تب گلگامش نے اسے مخاطب کیا۔

اتانا کے اس قاصد کو لے جاؤ اور اس کا قیام شاہی مہمان خانے میں
اس کے بہترین طعام کا بندوبست کرو جو پیغام یہ لے کر آیا ہے اس کا جواب ہم چند
تک دیں گے۔

اپنے اس سالار سے نگاہیں ہٹانے کے بعد گلگامش نے اتانا کے قاصد
طرف دیکھا اور اسے مخاطب کیا۔

میرے عزیز تو چند روز تک ہمارے شاہی مہمان خاں میں قیام کر
اس دوران میں اپنے مشیروں سے صلاح مشورہ کروں گا اس کے بعد جو پیغام تو
ہمیں دیا ہے۔ اس کا جواب تمہیں بتا کر تمہارے بادشاہ اتانا کی طرف روانہ کر دیں
تم تھوڑی دیر تک برآمدے میں رکو میں اپنے سالار کو تمہارے طعام و قیام کے منت
ہدایات جاری کرتا ہوں۔

اتانا کا وہ قاصد اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ پھر ہاتھ کے اشارے
گلگامش نے اپنے محافظ دستوں کے سالار کو قریب بلایا جب وہ قریب ہوا تو گلگامش
اسے مخاطب کیا۔

سن میرے عزیز میں نے اتانا کے قاصد کو اس لئے باہر بھیجا ہے تاکہ
رازداری سے تمہیں اس کے متعلق ہدایات جاری کروں اس شاہی مہمان خا
طرف لے جاؤ شاہی مہمان کے کارندوں اور عملہ سے کہو کہ اس کی حیثیت

مہمان خانے میں ایک قیدی سے زیادہ نہیں ہوگی اس پر گہری نگاہ رکھی جائے اور یہ خیال بھی کیا جائے کہ یہ ہمارے ہاں سے بھاگنے نہ پائے اب تم جاؤ اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر عمل کرنے کے کام کی ابتداء کر دو اس پر سالار مڑا اور کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی پھر اس کے بعد گلگامش نے خصوصیت کے ساتھ سموقان کو اور عمومیت کے ساتھ انکدو کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

میرے عزیزو اتانا کے قاصد کو کوئی مناسب جواب دینے سے پہلے میں نے اپنے بھائی سموقان سے مشورہ کیا میرے اور سموقان کے درمیان جو فیصلہ طے پایا ہے اس سے میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں میرے خیال میں تم لوگ بھی میری اور سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کرو گے ہمرے درمیان یہ طے پایا ہے کہ اتانا کے قاصد کو اس وقت تک اپنے ہاں ایک اسیر اور قیدی کی حیثیت سے رکھا جائے جب تک ہم حمبابا سے نہیں نپٹ لیتے ہم چاہتے ہیں کہ حمبابا کو بدترین شکست دیں اور وہ اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ جائے تب ہم واپس اپنے مرکزی شہر اریک آکر اتانا کے قاصد کو واپس بھیجیں اور اسے یہ اطلاع دیں کہ ہم کسی بھی صورت سموقان، لوگل باندہ اور ایلیم کو اتانا کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ پیغام جب اتانا کو پہنچے گا تو لازمی امر ہے کہ اتانا ہمارے خلاف لشکر کشی کرے گا۔

اس سے پہلے چونکہ ہم نے حمبابا کو زیر کر لیا ہوگا مجھے امید ہے بلکہ یقین واثق ہے کہ جب ہم حمبابا کو بدترین شکست دیں گے اور اس کی عسکری طاقت کی کمر توڑ کر رکھ دیں گے اور جب اتانا ہم سے خفا ہو کر ہمارے مقابل آئے گا تو حمبابا اس حالت میں نہیں ہوگا کہ وہ اس متوقع جنگ میں اتانا کی مدد کر سکے لہذا اتانا کے خلاف بھی ہم صف آراء ہو جائیں گے مجھے امید ہے کہ اگر خداوند قدوس نے ہمارا ساتھ دیا اگر میرے آقا، میرے مولا نے ہم پر اور اپنے ماننے والوں پر نگاہ کی تو اتانا کو بھی ہم بدترین شکست دیں گے اگر ہم اتانا کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو میرے عزیزو یاد رکھنا حمبابا اور اتانا دونوں کچھ عرصے کے لئے ہمارے مقابلے سے مفلوج ہو کر رہ

جائینگے۔

ان کی اس بے بسی، لاچارگی اور مفلوجی سے ہم فائدہ اٹھائیں گے اور لشکر کے ساتھ ہم نے اتانا کو شکست دی ہو گی اس لشکر کے ساتھ اریک شہر نہیں آئیں گے بلکہ سیدھا بعلبک کا رخ کریں گے اس لشکر میں لوگل باندہ بھی ہمارے ہمراہ ہو بعلبک میں جس قدر اتانا کا لشکر ہو گا اسے ہم تہ تیغ کر دیں گے یوں بعلبک کی حکومت ہم لوگل باندہ کو دلانے میں کامیاب ہو جائیں گے میرے عزیزو! اس سلسلے میں تم سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو کہے۔

گلگامش کی اس تجویز کے خلاف کسی نے ایک لفظ تک نہ کہا تھا۔ سموقان پہلے ہی اس کی تجویز پر متفق تھا اب دوسروں نے بھی خاموشی اختیار کرتے ہوئے اس سے اتفاق کیا تو گلگامش اور سموقان دونوں خوش ہو گئے تھے پھر اس روز رات کے وقت سموقان، گلگامش اور رانکدو اور بعلبک کا سابق حکمران لوگل باندہ ایک جرار لشکر کے ساتھ اریک شہر سے جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

ooo

سموقان، گلگامش اور رانکدو، لوگل باندہ کے ہمراہ اپنے لشکر کو لے کر ابھی حمبابا کی طرف پیش قدمی کر ہی رہے تھے کہ حمبابا کے مخبروں نے بھی انہیں اطلاع کر دی تھی کہ اس پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ گلگامش اس کی سرحدوں کا رخ کر رہا ہے۔

یہ خبریں ملتے ہی حمبابا فوراً اپنے لشکر کو حرکت میں لایا اور اپنے مرکزی شہر چتدن سے بڑی برق رفتاری سے اس نے اپنی سرحدوں کی طرف کوچ کیا تھا تاکہ نہ صرف یہ کہ گلگامش کی راہ روکے بلکہ اسے اس کے علاقوں میں جنگ پر مجبور کرے اور اسے ایسی شکست دے کہ وہ اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو جائے یہاں تک کہ لگاتار پیش قدمی کرتے ہوئے حمبابا اپنی سرحدوں کے قریب پہنچا اس وقت تک گلگامش، سموقان، رانکدو اور لوگل باندہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ پہنچ چکے تھے دونوں

لشکروں نے ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کر لیا تھا۔

دو روز تک دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے۔ تیسرے روز حمبابا نے جنگ کی ابتداء کرنے کے لئے اپنے لشکر میں دفیں اور جنگ کے طبل بجانے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے لوگل باندہ اور سموقان نے بھی اپنے لشکر میں دفیں اور طبل پیٹنے کا حکم دے دیا تھا۔ پھر دونوں لشکر جنگ کی ابتداء کرنے کے لئے بڑی تیزی سے اپنی صفیں درست کرنے لگے تھے۔

حمبابا اپنی جگہ بڑا مطمئن تھا۔ جو لشکر وہ لے کر آیا تھا۔ وہ لشکر اگر گلگامش کے لشکر سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہ تھا۔ اسے امید تھی کہ وہ گلگامش کو مار بھگائے گا وہ اس بناء پر بھی وہم اور خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ اس سے پہلے چونکہ گلگامش کے ساتھ اس کا ٹکراؤ نہیں ہوا تھا اور وہ اپنے آپ کو جسمانی طاقت اور قوت میں بھی گلگامش سے اعلیٰ اور ارفع خیال کرتا تھا لہٰذا اسے قوی امید تھی کہ اس جنگ میں وہ کامیاب رہے گا۔

جس وقت دونوں لشکر اپنی صفیں درست کر رہے تھے سموقان اپنے گھوڑے کو بھگاتا ہوا اس جگہ پر آیا جہاں گلگامش، رانکدو اور لوگل باندہ کھڑے ہوئے تھے۔ گلگامش کے سامنے سموقان نے اپنے گھوڑے کی روکا اور گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

گلگامش میرے عزیز بھائی میں اپنے لشکر کی پشت پر اپنے پڑاؤ کا انتظام درست کر کے آیا ہوں اب جیسا کہ میرے اور تمہارے درمیان طے ہے کہ لشکر تین حصوں میں تقسیم ہو گا ایک تمہارے پاس ایک میرے پاس اور تیسرا رانکدو کی کمانداری میں ہو گا۔ لوگل باندہ پڑاؤ میں رہ کر پڑاؤ کی دیکھ بھال کرے گا اور وہاں محفوظ رہے گا۔

میرے عزیز بھائی مجھے امید ہے کہ یہ حمبابا اپنے لشکر کو حصوں میں تقسیم نہیں کرے گا بلکہ سارے لشکر کو اپنی کمانداری میں رکھتے ہوئے وہ ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا اس لئے کہ جہاں تک میں حمبابا کے متعلق جانتا ہوں یہ اپنی جسمانی طاقت اور قوت کی بناء پر فخر و گھمنڈ میں پڑا ہوا ہے۔ اگر اس نے ہمارے لشکر کی تقسیم کو دیکھتے ہوئے اپنے لشکر کو تقسیم کرنا چاہا تب بھی یہ ہماری طرح اپنے لشکر کو

زیادہ سے زیادہ تین حصوں میں تقسیم کر دے گا ایک حصہ اپنے پاس رکھے گا دوسرا حصہ اپنے چھوٹے بھائی اور تیسرا حصہ اپنے لشکر کے سپہ سالار اعلیٰ کی سرکردگی میں دے گا۔ بہر حال وہ جتنے بھی حصے کرے گا ہمیں اپنا جنگ کا طریقہ کار پہلے جیسا رکھنا چاہیے۔

گلگامش میرے بھائی تم لشکر کے وسطی حصے میں رہو گے دائیں پہلو پر میں، بائیں پہلو پر رانکدو ہو گا پہلے دشمن پر بھرپور ضرب لگائی جائے گی اور میرا اندازہ یہ بھی ہے کہ پہلے حمبابا رانکدو پر حملہ آور ہونے کا موقع دیا جائے ہم اپنے آپ کو دفاع تک محدود رکھیں اور جب اندازہ لگائیں کہ حمبابا اپنی پوری قوت صرف کر چکا ہے۔ اور اس کے لشکری ہمیں پسپا نہ ہوتے دیکھ کر تھکاوٹ اور بے زاری محسوس کرنے لگے ہیں تب ہمیں پوری قوت کے ساتھ حمبابا اور اس کے لشکریوں پر حملہ آور ہونا چاہیے۔

گلگامش اس حملے کے بعد تم بھی سامنے کی طرف سے اپنے لشکر کے ساتھ دشمن پر ضرب لگاتے جاؤ گے میں اور رانکدو دونوں دائیں اور بائیں جانب سے دشمن پر حملہ آور ہوتے ہوئے اس کے پہلو کی طرف پھیل جائیں گے اس طرح ہم دیکھتے ہی دیکھتے تین اطراف سے حمبابا کے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے امید ہے۔ کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو نہ صرف یہ کہ حمبابا کو بدترین شکست دیں گے بلکہ اس کے لشکر کا خوب قتل عام کر سکیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر تک سموقان رکا کچھ سوچا اور اس کے بعد اس نے گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا تھا۔

گلگامش سب سے اہم بات جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ اس جنگ میں حمبابا کی کمر ہمیں پوری طرح توڑ دینی چاہیے تا کہ آنے والے دنوں میں یہ اتانا کے ساتھ مل کر ہمارے لئے دشواریوں کا باعث نہ بنے اگر آج ہم حمبابا کی کمر توڑ دیتے ہیں تو میرے بھائی آنے والوں دنوں میں اتانا کی طاقت اور قوت میں اس کی وجہ سے اضافہ نہ ہو سکے گا اور اتانا سے بھی ہم ایسے ہی نپٹنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس طرح آج کی جنگ میں ہم حمبابا سے نپٹیں گے۔

میرے عزیز بھائی مجھے یقین ہے کہ ہم اس جنگ میں حمبابا کو بدترین شکست دیں گے جب حمبابا ہم سے شکست کھا کر بھاگے تو پوری طاقت اور قوت سے

اس کے لشکر کا تعاقب کرنا ہے۔ تعاقب میں، میں، تم اور رانکدو تینوں شامل ہوں گے۔ لوگل باندہ پڑاؤ کی حفاظت کے لئے رہے گا پڑاؤ کی حفاظت کے لئے ہم نے پہلے ہی چند دستے مقرر کر دیئے ہیں جو حفاظت کے لئے کافی ہوں گے ہم جہاں تک ممکن ہوا حمبابا کا تعاقب کریں گے تا کہ زیادہ زیادہ اس کے لشکریوں کو کاٹ کر رکھ دیں اور دوبارہ طاقت قوت حاصل کرنے میں اسے ایک مدت درکار ہو اس وقت تک ہم اتانا کو اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد بعلبک پر لوگل باندہ کی حکمرانی کو بحال کر سکیں گے۔

سموقان شاید مزید کچھ کہنا چاہتا تھا پر خاموش ہو گیا اس لئے کہ سامنے حمبابا کے لشکر میں طبل اور دفلیں بجنا بند ہو گئی تھیں جو اس بات کی نشاندہی کرتی تھیں کہ حمبابا حملہ کی ابتداء کرنا چاہتا ہے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے گلگامش نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے عزیز بھائی دیکھ دشمن حملہ کی ابتداء کرنے والا ہے۔ جو تجویز تم نے پیش کیا ہے میں اور رانکدو اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اب میرے خیال میں ہمیں اپنے لشکر کے آگے آگے اپنے حصوں کی کمانداری سنبھال لینی چاہیے۔

اس کے بعد گفتگو کا سلسلہ ختم ہوا لوگل باندہ لشکر کے پیچھے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔ سموقان، گلگامش اور رانکدو اپنے اپنے لشکر کے آگے بالکل استوار ہو گئے تھے۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے حمبابا نے اپنے لشکر کو آتشیں پکار کے شور، دوپہر کی تپتی لو، صحراؤں کی تپتی ہواؤں اور طوفانوں کے خروش میں بگولوں کے وحشی پن کی طرح آگے بڑھایا اس کے بعد وہ گلگامش، سموقان اور رانکدو پر دشت و دمن میں شکست و ریخت کا کام کرتی قضا کی چیرہ دستیوں، زمانے کے سوختہ لمحوں سے اٹھتے بیگانہ طویل لمحوں اور آرزوؤں اور عزائم کے فسوں کو پامال کر دینے والی آتشیں قیامت کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔ سموقان کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ حمبابا نے اپنے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم نہیں کیا تھا بلکہ اپنی ذاتی طاقت اور جرأتمندی پر بھروسہ کرتے ہوئے سارے لشکر کی کمانداری اس نے اپنے پاس رکھی اور اکیلا ہی اپنے لشکر کی راہنمائی کرتے ہوئے وہ حملہ آور ہوا تھا۔

گلگامش، سموقان اور رانکدو نے بڑے بھرپور انداز میں حمبابا کے اس حملے کو

روکا تھا۔ جب ان تینوں نے دیکھا کہ حمبابا اپنی پوری طاقت صرف کر چکا ہے تو انہوں نے تیز رفتار قاصد ایک دوسرے کی طرف بھگائے اس کے بعد اپنے کام کی ابتدا کی بس پھر سموقان، گلگامش اور رانکدو حمبابا کے لشکر پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے ابر پر کھلے صحراؤں میں لہو رنگ آرزوؤں کے نغموں، جسم کی شریانوں میں آگ بن کر جانے والی آتشی ناآسودگیوں اور کائنات کی گہرائیوں تک سرایت کر جانے والے اندوہناک زہریلے، بگولوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے۔

اسس جوابی حملے سے میدان جنگ تنگدستی کے تشنج، دھند بھرے میدانوں، ہوس کے صحراؤں اور اندھے کوہستانی جکڑوں کی صورت اختیار کر گیا تھا۔

جنوں میں سرشار موت صدیوں کی طوالت اور تنگ راستوں کے قلعہ بھرے خونی محاذ کی طرح بڑی تیزی سے چاروں طرف پھیلنے لگی تھی۔ سانسوں کے زیرو بم مدہم ہونے لگے تھے فضا کی خستہ، خیز ہواؤں میں، نرم و گرم، سیدھے اور ٹیڑھے وحشی اور بزدل، الجھے اور بھڑکیلے، رعب دار و سجیلے غرضیکہ ہر قسم کے سپاہی ایک دوسرے پر شام دھندلکوں میں تلواروں اور ڈھالوں کی طرح ٹکرانے لگے تھے۔

کچھ دیر تک گھمسان کا رن پڑتا رہا اس کے بعد گلگامش، سموقان اور رانکدو نے اپنے اصلی کام کی ابتداء کی گلگامش تو اپنے لشکر کے حصے کو حمبابا کے بالکل سامنے لایا اور اس کے حملوں کو بری طرح روکنے کے ساتھ ساتھ اس پر جارحیت اختیار کرتے ہوئے حملے بھی کرتا رہا جب کہ سموقان اور رانکدو نے بڑی تیزی سے حمبابا کے پہلوؤں کی طرف پھیلنا شروع کر دیا تھا۔

حمبابا کے پہلو پر جانے کے بعد سموقان اور رانکدو نے اس زور سے پہلو پر حملے کئے کہ پہلوؤں کی طرف سے انہوں نے کئی صفیں کاٹ کر رکھ دی تھیں۔

حمبابا کی اگلی صفوں کے جوانوں کو جب پتہ چلا کہ دشمن ان کے دائیں بائیں سے بھی حملہ آور ہوا ہے اور ان کی کئی صفوں کو خون میں نہلا گیا ہے۔ تب پیچھے صفوں کے لشکری خوفزدہ ہو کر جنگ سے جی چرانے لگے۔ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا شروع ہوئے یہ صورتحال گلگامش کے لئے بڑی حوصلہ مند تھی لہذا اس نے اپنے حملوں میں تیزی پیدا کر دی تھی۔

اب لمحہ بہ لمحہ حمبابا کے لشکریوں کے حوصلہ پست، گلگامش، سموقان اور رانکدو کے لشکریوں کے حملے بلند سے بلند تر ہونے لگے تھے۔

یہاں تک کہ گلگامش سموقان اور رانکدو کے تین اطراف کے ان حملوں سے حمبابا کے لشکر کا ایک بڑا حصہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یہ صورتحال حمبابا کے لئے ناقابل برداشت تھی لہذا وہ شکست تسلیم کرتے ہوئے بھاگ پڑا۔

حمبابا کی پشت پر چونکہ اس کے علاقوں کے چندن کے گھنے جنگلات تھے لہذا اسے امید تھی کہ ان جنگلات میں گلگامش، اور رانکدو اس کا تعاقب نہیں کریں گے لیکن ان تینوں نے پہلے ہی بھرپور انداز میں حمبابا کا تعاقب کرنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ لہذا جس وقت حمبابا میدان جنگ سے منہ موڑ کر بھاگا گلگامش، سموقان اور رانکدو نے اپنی پوری قوت سے حمبابا اور اس کے لشکریوں کا تعاقب کیا تھا۔

یہ ایک طویل اور خونی تعاقب تھا۔ جس کے نتیجے میں گلگامش، سموقان اور رانکدو نے حمبابا کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یوں حمبابا کو ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑی اور وہ اپنے چند محافظ دستوں کے ساتھ اپنی جان بچا کر اپنے مرکزی شہر چندن کی طرف بھاگ جانے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس جنگ میں شکست اٹھانے کے بعد حمبابا کی عسکری طاقت کی ایک طرح سے کمر توڑ کے رکھ دی گئی تھی۔

•

گلگامش، سموقان اور رانکدو نے جب دیکھا کہ حمبابا کے ساتھ چند محافظ دستے رہ گئے ہیں اور اس کے لشکر کی اکثریت کو تباہ و برباد کر دیا گیا ہے تو انہیں یقین ہو گیا تھا کہ کچھ عرصہ تک حمبابا ان کے خلاف حرکت میں نہیں آسکے گا لہذا انہوں نے ان کا تعاقب ترک کیا اور ان میدانوں میں آئے جہاں جنگ ہوئی تھی۔

سب سے پہلے انہوں نے حمبابا کے پڑاؤ کی ہر چیز کو سمیٹا اس کے پڑاؤ سے گلگامش، سموقان اور رانکدو کو خوراک کے ذخائر کے علاوہ کافی تعداد میں ہتھیار بھی ملے تھے۔ تیسرے یوم تک انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ اسی میدان میں قیام کیا۔ جنگ میں ان کے جو لشکری کام آئے تھے ان کی تدفین کا کام سرانجام دیا جو زخمی ہوئے تھے ان کی دیکھ بھال کی اس کے بعد وہ اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف کوچ

کر گئے تھے۔

گگامش، سموقان، رانکدو اور لوگل باندہ جب اپنے لشکر کے ساتھ
مرکزی شہر اریک میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو چند یوم تک اریک شہر
ان کی فتح کا جشن منایا جاتا رہا اس لئے کہ حمبابا کے خلاف یہ ان کی بہترین اور شاندار فتح
تھی۔

جشن فتح کے آخری روز ایک بار پھر گگامش، سموقان اور رانکدو اور بعلبک
سابق لوگل باندہ اور گگامش کی ماں نن سون اریک کے قصر کے ایک کمرے میں
ہوئے اس موقع پر گفتگو کا آغاز گگامش نے کیا۔

میرے عزیزو فتح کا جشن آج ختم اور تمام ہو جائے گا شمالی لبنان کے حکمران
اتانا کے جس قاصد کو ہم نے اپنے پاس روک رکھا ہے ابھی تک اس کا قیام شاہی
مہمان خانے میں ہے اور اسے باہر نکلنے نہیں دیا جا رہا یوں اسے ابھی تک خبر نہیں ہے
کہ ہم نے حمبابا کو بدترین شکست دی ہے اور یہ کہ ہمارے مرکزی شہر اریک میں فتح
جشن منایا گیا ہے۔

اب جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس میں خصوصیت کے ساتھ خطاب سموقان
کے لئے ہو گا اور عمومی طور پر سبھی میرے مخاطب ہوں گے اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں
کہ حمبابا کو شکست دینے کے بعد اگلا کون سا قدم اٹھانا چاہیئے اس موضوع پر سب
اس کے بعد مجھے اپنی اپنی رائے سے آگاہ کرو۔

گگامش کی اس گفتگو کے جواب میں کمرے میں تھوڑی دیر تک خاموشی
ہر کوئی گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر ایک کی نگاہ بار بار سموقان پر اٹھتی تھی
لئے کہ گگامش کا خطاب خصوصیت کے ساتھ اسی کے لئے تھا۔ تھوڑی دیر کی خاموشی
بعد آخر کار سموقان بول پڑا۔

گگامش میرے عزیز بھائی اس موقع پر میرے ذہن میں ایک تجویز آئی
میرا اندازہ ہے، میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس پر عمل کریں تو نہ صرف یہ کہ بعلبک
ہم لوگل باندہ کی مملکت اور حکمرانی کو بحال کر سکتے ہیں بلکہ اتانا کو شکست
ساتھ ساتھ اس کے لیے مسائل بھی کھڑے کر سکتے ہیں۔

سموقان کے ان الفاظ سے لوگل باندہ، نن سو، رانکدو ہی نہیں بلکہ گگامش
کی آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہوئی تھی پھر گگامش نے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی رکتے کیوں ہو کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس لئے کہ
میں ہمیشہ تمہاری ہی تجویز کو ترجیح دیتا ہوں میں نے جب کبھی بھی میرے بھائی
تمہارے مشوروں پر عمل کیا کامیابی سرفرازی اور کامرانی نے میرے قدم چومے اب کہو
مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

گگامش کے خاموش ہونے پر سموقان پھر بول پڑا۔

گگامش میرے عزیز بھائی جو تجویز اس وقت میرے ذہن میں ہے۔ وہ کچھ
اس طرح ہے کہ جس قدر لشکر ہمارے پاس ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے
ایک حصہ مجھ اکیلے کے پاس ہو میں لوگل باندہ کو اپنے ساتھ لوں اور اپنے حصے کے لشکر
کے ساتھ بعلبک کا رخ کروں۔ لوگل باندہ کے علاقوں میں جس قدر اتانا کے لشکر ہیں
میں ان پر حملہ آور ہوں اور ان کا قتل عام کر کے لوگل باندہ کی حکمرانی اس کے لئے
حاصل کروں۔

ظاہر ہے جب میں بعلبک پر حملہ آور ہوں گا اور وہاں مقیم اتانا کے
لشکریوں کا قتل عام کروں گا تو اتانا ضرور میرے خلاف حرکت میں آئے گا اس کی اس
پیشقدمی کو روکنے کے لئے یا اس کے لئے مسائل کھڑے کرنے کے لئے ہمارے پاس
ایک دوسرا اقدام بھی ہے۔

اور وہ اس طرح کہ ہمارے لشکر کا دوسرا حصہ تمہاری اور رانکدو کی
کمانداری میں ہو گا جس وقت میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ لوگل باندہ کو لے کر
بعلبک کی طرف کوچ کروں گا تم لوگ بھی میرے ساتھ ہی کوچ کرنا پہلے اکٹھے اس
شاہراہ پر سفر کریں گے جو بعلبک کی طرف جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو یہ شاہرہ حمبابا کی
سلطنت کے شمالی حصوں کے پاس سے ہوتی ہوئی شمالی لبنان کی طرف جاتی ہے۔ میں
اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ لوگل باندہ کو لے کر بعلبک کی طرف چلا جاؤں گا تم
دونوں اپنے حصے کے لشکر کو لے کر شمالی لبنان کی سرحدوں پر جا کر خیمہ زن ہو جانا اپنا
وہاں پڑاؤ کر لینا۔

میں یہ تجویز پیش کرتے ہوئے ایک بات بھول گیا ہوں وہ یہ کہ اتانا کا
قاصد ہمارے پاس ہے۔ جس وقت ہم یہاں سے کوچ کریں گے اسے بھی
روانہ کر دیں گے اور اسے یہ جواب دے دیں گے کہ وہ اپنے بادشاہ کو جا کر کہے کہ
سموقان کو اور نہ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ اور اس کی بیٹی ایلیم کو اتانا کے
کرنے کے لئے تیار ہیں ظاہر ہے جب یہ قاصد اپنے بادشاہ کو جا کر یہ پیغام سنائے گا
ضرور سیخ پا ہو گا اور ہمارے خلاف ضرور کارروائی کرنے کے متعلق سوچے گا اتنی دیر
میں بعلبک پہنچ جاؤں گا اور اپنی کارروائی کی ابتداء کر چکا ہوں گا۔

میری اس کارروائی کی خبریں اتانا تک بھی پہنچ جائیں گی لہذا وہ فوری طور
ہمارے مرکزی شہر کو فراموش کرتا ہوا بعلبک کا رخ کرے گا۔

گلگامش میرے بھائی جہاں میں اتانا پر نگاہ رکھنے کے لئے اپنے جاسوس
کروں گا وہاں تم بھی اپنے حصے کے لشکر سے اپنے مخبر مقرر کرنا جس وقت تمہارے
تمہیں یہ اطلاع کریں کہ اتانا اپنے لشکر کے ساتھ مجھ سے ٹکرانے کے لئے بعلبک کا
کر رہا ہے۔ تب تم اس کی سلطنت کے اندر داخل ہو کر اس کے علاقوں میں تباہی
بربادی کا کھیل کھیلنا شروع کر دینا۔

اس طرح اتانا کے خلاف دو محاذ کھل جائیں گے ایک میرا محاذ جو بعلبک
ہو گا دوسرا تمہارے اور رانکدو کی صورت میں جو تم اس کی سلطنت کے اندر شکست
ریخت کا کام شروع کر دو گے۔

اب اتانا کے لئے کچھ مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے پہلا قدم وہ یہ
ہے۔ کہ اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرے ایک تمہاری طرف روانہ کرے
میری سرکوبی کے لئے بھیجے اور مجھے امید ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اس لئے کہ
اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے تو اس کی طاقت بھی تقسیم ہو جائے گی
طرح اس کے اندر کمزوری کا تاثر پیدا ہو جائے گا۔

میرا اندازہ میرا خیال ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے لشکر کو تو متحد
گا سب سے پہلے گلگامش اور رانکدو تمہارے خلاف وہ حرکت میں آئے گا تم دونوں
ٹکرا کر وہ تمہیں اپنی سرحدوں سے باہر نکالے گا اسکے بعد میری طرف آنے کا
گا۔

جب تک اتانا ایسا کرے گا اس وقت تک بعلبک شہر میں میں اپنی
کارروائی مکمل کر چکوں گا اس لئے کہ میں اپنی پوری طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے
ہوئے آندھی اور طوفان کی طرح اپنے کام کی ابتداء۔ بعلبک کے علاقوں میں کروں گا اور
وقت ضائع کئے بغیر لوگل باندہ کو وہاں بحال کر دوں گا اب لوگل باندہ کا یہ کام ہو گا کہ
اپنا سابق لشکر استوار کرے اپنی عسکری قوت میں دن رات اضافہ کرتا چلا جائے
لوگل باندہ کو یہ کام سونپنے کے بعد میں اس سمت کا رخ کروں گا جہاں تم دونوں نے
کر رکھا ہو گا اس سلسلے میں میرے مخبر میری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

اب اگر اتانا تم دونوں سے ٹکراتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ وہ ہم سے بڑا لشکر لے
کر آئے گا اس لئے کہ یہ بات پہلے سے طے شدہ اور جانی ہوئی ہے کہ اتانا کے پاس ہم سے
کئی گنا بڑا لشکر ہے۔ جب وہ تم دونوں پر حملہ آور ہو گا اس وقت تک میں اس کی پشت
پر حملہ آور ہونے کے قابل ہو جاؤں گا اور پھر یاد رکھنا جب ہم سامنے اور پشت کی طرف
سے اتانا پر حملہ کریں گے تو اتانا کے سامنے سوائے شکست اور ذلت و پستی کے کچھ نہ ہو
گا۔

اتانا کو اگر ہمارے ہاتھوں شکست اٹھانا پڑتی ہے تو اس کا تعاقب نہیں کیا
جائے گا اس لئے کہ اتانا بڑا عیار آدمی ہے جن شاہراہوں پر وہ سفر کرتا ہے وہاں اپنے
محافظ دستے بھی مقرر کرتا چلا جاتا ہے۔ اسے شکست دینے کے بعد ہمارا لشکر چند ہفتوں
تک اس کی سرحدوں پر ہی خیمہ زن رہے گا ظاہر ہے ہم سے شکست اٹھانے کے بعد کئی
تک وہ اپنی شکست کے زخم چاٹتا رہے گا اور ہمارے خلاف کارروائی کرنے کے قابل
نہیں رہے گا اس دوران لوگل باندہ بھی اپنی طاقت اور قوت کو مستحکم بنا لے گا اور پھر ہم
اپنے مرکزی شہر اریک میں آجائیں گے۔

گلگامش میرے بھائی یہ ہماری کارروائی کی تکمیل نہیں ہو گی بلکہ یہاں آکر
ہمیں بھی اپنے لشکر میں دن رات اضافہ کرنا ہو گا اپنے ہتھیاروں کی بھٹیوں کو گرم رکھتے
ہوئے دن رات ہتھیار بنانا ہوں گے اس لیے کہ حمبابا اور اتانا دونوں قوتوں کو
شکست دینے کے بعد ہمیں آرام اور سکون سے بیٹھ نہیں جانا چاہئے گلگامش میرے بھائی
یاد رکھنا حمبابا اور اتانا دونوں منتقم مزاج ہیں ہم سے شکست اٹھانے کے بعد وہ دن رات

اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف ہو جائیں گے اور ہر صورت میں ہم سے بڑا کوشش کریں گے جہاں ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے لشکریوں کو تیار کرنا چاہئے وہاں ایک دوسرا قدم بھی اٹھانا چاہئے تاکہ ان کی کارروائیوں کی اطلاع خبر ہم تک پہنچ سکے۔

ہمیں اپنے کچھ تیز اور خونخوار مخبر مقرر کرنے چاہئیں جو حمبابا اور اتانا کی کارروائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی نقل و حرکت سے ہمیں برابر آگاہ کرتے رہیں ایسا کر سکیں تو گلگامش یاد رکھنا اتانا اور حمبابا کبھی بھی ہمیں اپنے سامنے مغلوب نہ کر سکیں گے۔

گلگامش مستقبل قریب میں ہمیں دو طرح کے حالات کا سامنا کرنا ہے۔ حمبابا اور اتانا ظاہر ہے ہم سے انتقام ضرور لیں گے اور وہ دو طرح کے قدم اٹھا سکتے ہیں اول یہ کہ اتانا اور حمبابا آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد ایک ساتھ ہمارے خلاف حرکت میں آئیں گے۔ حمبابا کو اتانا ہماری طرف روانہ کرے گا تاکہ وہ ہم سے ٹکرائے ہمیں شکست دے یا کم از کم ہمیں اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھے اور اتانا خود بعلبک کا رخ کرے گا جس طرح پہلے اس نے بعلبک پر حملہ آور ہو کر بعلبک پر قبضہ کر لیا تھا۔ اپنی اس کارروائی کو پھر دہرانے کی کوشش کرے گا لیکن ہم نے اس کے اس قدم کو روکنا ہے۔

اتانا اور حمبابا دونوں مل کر ایک دوسرا قدم بھی اٹھا سکتے ہیں اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اتانا اور حمبابا دونوں اپنی عسکری اور لشکری طاقت کو یکجا کرتے ہوئے ہمارا رخ کریں ہم سے ٹکرائیں وہ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ پہلے ہمیں ختم کریں اور اس کے بعد بعلبک کا رخ کریں تاکہ ان علاقوں میں کوئی بھی طاقت ان کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔

جب ہم اپنے مخبر مقرر کریں گے تو ظاہر ہے وہ حمبابا اور اتانا کی نقل و حرکت سے ہمیں برابر آگاہ کرتے رہیں گے اور انہی کی ہی اطلاعات کی روشنی میں ہم کارروائی کی ابتداء کرینگے۔

میرے عزیز بھائی اگر ہمارے مخبر یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اتانا اور حمبابا دونوں اپنی قوت کو یکجا کر کے ہماری طرف آنا چاہتے ہیں تو ہم بھی متحد ہو

کر ان سے ٹکرانے کی کوشش کریں گیا ایسی صورت میں لوگل باندہ بھی ہمارے لئے بڑی اہمیت اختیار کر سکتا ہے اگر اتانا اور حمبابا اپنی پوری قوت سے ہم سے ٹکراتے ہیں تو جس وقت وہ ہم سے نبرد آزما ہوں گے لوگل باندہ بعلبک سے نکل کر پشت کی طرف سے ان پر حملہ آور ہو جائے یوں مجھے امید ہے کہ ایک بار پھر ہم اتانا اور حمبابا کی قسمت میں شکست کے داغ بھرتے چلے جائیں گے۔

اور اگر اتانا اور حمبابا دونوں اپنی قوت کو علیحدہ رکھتے ہیں۔ حمبابا ہماری طرف آتا ہے اور اتانا بعلبک کا رخ کرتا ہے تو حمبابا کے سامنے گلگامش تم اور رانکدو جم جانا لوگل باندہ کی مدد کے لئے میں اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ بعلبک کی طرف کوچ کر جاؤں گا اس طرح مجھے امید ہے۔ کہ دو محاذوں پر بھی ہم دشمن کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان دم لینے کے لئے رکا ایک بار اس نے سب کے چہروں کا جائزہ لیا پھر پہلے کی نسبت دھیمی آواز میں اس نے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو جو کچھ میرے ذہن میں تجویز آئی تھی میں نے تم سب کے سامنے بیان کر دی ہے۔ اب تم کہو تمہارا میری اس تجویز کے متعلق کیا خیال ہے۔

سموقان کی اس ساری گفتگو سے گلگامش کے چہرے پر ایک انوکھی اور خوشگوار مسکراہٹ تھی کچھ دیر تک وہ خاموشی سے سموقان کی طرف توصیفی انداز میں دیکھتا رہا پھر جوب طلب انداز میں باری باری اس نے رانکدو اور لوگل باندہ کی طرف دیکھا آخر میں اس کی نگاہیں اپنی ماں ننسون پر جم گئی تھیں جب ان تینوں میں سے کوئی بھی نہ بولا تب گلگامش نے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی تیری یہ تجویز آخری ہے۔؟ ہم میں سے کسی کو بھی تیری اس تجویز کے خلاف کوئی اعتراض نہیں ہے میرا ارادہ ہے کہ ہم ایک ہفتہ جنگی تیاریوں میں مصروف رہیں اس کے بعد اکٹھے یہاں سے کوچ کریں میں اور رانکدو اپنے حصے کے لشکر کو لے کر اتانا کی سرحدوں کی طرف بڑھ جائیں تم لوگل باندہ کے ساتھ بعلبک کی طرف جانا مجھے امید ہے کہ لوگل باندہ کو اس کی حکمرانی پر بحال کرنے میں تم زیادہ

دن نہیں لو گے اس کے بعد اتانا نے ہماری خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو تمہاری تجویز کے مطابق میرے خیال میں اس کی حالت بھی حمبابا جیسی بنا کے رکھ دیں گے۔

یہاں سے کوچ کرنے سے پہلے میں اپنی ماں کے ذمے بھی ایک کام لگا جاؤں گا اور وہ یہ ہماری غیر موجودگی میں میری ماں میرے لشکریوں کی بھرتی اور ان کی تربیت کے کام کی خود نگرانی کرے گی میرے خیال میں اس طرح اگر مستقبل میں اتانا اور حمبابا کے خلاف ہماری جنگیں طول پکڑتی ہیں تو تازہ دم لشکریوں کی وجہ سے ہم ان دونوں کے خلاف دفاع اور جارحیت دونوں میں کامرانیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

گلگامش کی اس تجویز سے بھی سبھی نے اتفاق کیا اس کے بعد گلگامش سموقان ہرانکدو اور نن سون نے ایک ہفتہ بڑی سرگرمی سے اپنی جنگی تیاریاں کیں۔ پھر گلگامش ہرانکدو، سموقان اپنے اپنے لشکر لے کر اریک شہر سے کوچ کر گئے تھے اتانا کا قاصد ان کے پاس آیا ہوا تھا۔ اسے بھی رہا کر دیا گیا تھا اور اس کے ذریعے اتانا کو پیغام بھجوا دیا گیا تھا کہ سموقان، لوگل باندہ یا ایلم میں سے کسی کو بھی اتانا کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

گلگامش اور انکدو اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اتانا کی مملکت کی سرحد پر کر خیمہ زن ہو گئے تھے جب کہ سموقان، لوگل باندہ کے ساتھ طوفانی انداز میں حرکت میں آیا اپنے لشکر کے ساتھ وہ بعلبک پہنچا وہاں جو اتانا کا لشکر تھا اس پر اس نے رات کے وقت جان لیوا شب خون مارا اور اتانا کے جس قدر لشکر وہاں متعین تھے اس سب کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا یوں لوگل باندہ اور سموقان نے بعلبک پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب سموقان نے اگلا قدم اٹھایا اس نے لوگل باندہ کو تو بعلبک میں ہی قیام کرنے کے لئے کہا اور اسے یہ بھی ہدایات دیں کہ وہ بڑی تیزی کے ساتھ اپنے ذاتی لشکر کو استوار کرنا شروع کر دے خود سموقان، لوگل باندہ کے چند قابل اعتماد مشیروں کے ساتھ اپنے لشکر کو لے کر بعلبک سے نکلا اور بعلبک کی ریاست کے حصوں میں جو اتانا نے اپنے لشکر متعین کئے ہوئے تھے ان پر بھی باری باری سموقان حملہ آور ہوا اور ان سب کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اس طرح سموقان نے چند ہی دنوں میں بعلبک

کی ریاست میں اتانا کی حکمرانی کو ختم کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ بعلبک میں خیمہ زن ہو گیا تھا۔ اور بعلبک کے لشکریوں کی بھرتی اور ان کی عسکری تربیت میں وہ لوگل باندہ کی مدد کرنے لگا تھا۔ لوگل باندہ بڑی تیزی اور بڑی سرگرمی سے اپنے لشکر میں اضافہ کرتا چلا جا رہا تھا۔

دوسری جانب شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ گلگامش اور سموقان نے مل کر اس کے دوست اور دست راست اور جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کو بدترین شکست دی ہے یہ شکست اس کے لئے ناقابل برداشت تھی اس لئے کہ اس نے خود ہی حمبابا سے کہا تھا کہ وہ گلگامش کی سلطنت پر حملہ آور ہو کر دور تک تباہی اور بربادی پھیلائے اب جو اسے حمبابا کی شکست کی خبریں ملیں تو وہ بڑا سیخ پا ہوا لہذا وہ گلگامش پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف ہو گیا تھا اس دوران اتانا کو دو اور بڑی خبریں ملیں پہلی یہ کہ اس کا وہ قاصد جو گلگامش کی طرف گیا ہوا تھا۔ وہ لوٹ آیا ہے۔ اس نے اتانا کو یہ اطلاع دی کہ گلگامش نے سموقان، لوگل باندہ اور اسی کی بیٹی ایلم کو واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اس پیغام نے اتانا کو اور زیادہ برہم اور غضبناک کر دیا تھا۔

دوسرا پیغام اتانا کے مخبروں نے بعلبک کے سلسلے میں دیا اس کے مخبروں نے اتانا کے خدمت میں حاضر ہو کر اسے یہ بتایا کے گلگامش کا سپہ سالار اعلیٰ سموقان ایک لشکر کے ساتھ لوگل باندہ کی مد کے لئے بعلبک کی ریاست کے اندر جہاں جہاں اور جس قدر بھی اتانا کے لشکری تھے ان سب کو سموقان نے موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد بعلبک کی ریاست میں لوگل باندہ کی حکومت کو بحال کر دیا ہے۔

ان ساری اطلاعات نے اتانا کو مزید برہم کر دیا تھا۔ گلگامش، سموقان اور لوگل باندہ کے خلاف اس کی انتقامی خواہش کی کوئی انتہا نہ تھی حمبابا کی شکست سے اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ گلگامش کی عسکری طاقت کچھ یوں نہیں جسے وہ چٹکیوں میں ختم کر کے رکھ دے لہذا کوئی جوابی کارروائی کرنے سے قبل اتانا نے تعداد اور قوت کے لحاظ سے اپنے لشکریوں کو مظبوط اور مستحکم کرنا شروع کر دیا تھا۔

حسین وجمیل ایلم کو جزیرہ دلمون میں پشمیتم کی حویلی میں قیام کئے ہوئے
اب ہفتے اور ماہ گزر گئے تھے ایک روز وہ پشمیتم کی حویلی میں جو کمرہ اس کے لئے مخصوص کر
گیا تھا اس میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی کہ حویلی کی ایک خادمہ اندر آئی اور اسے مخاطب
کرتے ہوئے اطلاع دی کہ اسے پشمیتم نے بلایا ہے۔

یہ پیغام ملنے پر ایلم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اپنا لباس اس نے درست کیا
پھر اپنے کمرے سے نکلی اور ایک راہداری میں سے ہوتی ہوئی ایک کمرے کے سامنے آن
رکی اور ایک دروازے پر اس نے ہلکی سی دستک دی تھی۔

پہلی دستک کے جواب میں ہی اندر سے پشمیتم کی آواز سنائی دی اس نے
اندر آنے کے لئے کہا تھا جس پر بڑی آہستگی سے ایلم نے دروازہ کھولا کمرے میں داخل
ہوئی اس وقت پشمیتم اپنے اس کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اندر داخل ہونے کے بعد
بڑی ارادتمندی سے پشمیتم کو مخاطب کرتے ہوئے ایلم بول پڑی۔

کیا آپ نے مجھے طلب کیا ہے ؟۔

پشمیتم نے مسکراتے ہوئے شفقت بھری آواز میں کہا۔

میری بیٹی میں نے ہی تمہیں بلایا ہے پشمیتم نے اپنے سامنے ایک نشست
کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا یہاں بیٹھو میری بیٹی تمہیں ایک خوشخبری سنا
چاہتا ہوں جواب میں ایلم آگے بڑھی اور جس نشست کی طرف پشمیتم نے اشارہ کیا تھا

گئی تھی ایلم کے بیٹھنے کے بعد پشمیتم نے گفتگو کا آغاز کیا۔

اس پر جا کر بیٹھ ایلم! میری بچی میری بیٹی پہلے یہ بتاؤ تم نے رات کا کھانا کھا لیا ہے جواب
میں ایلم پھر ویسی ہی ارادتمندی سے بول پڑی۔

میں رات کا کھانا کھا چکی ہوں آپ بالکل بے فکر رہیں آپ جو کچھ کہنا چاہتے
ہیں کہیں آپ کہہ رہے تھے کہ آپ مجھ سے کوئی خوشخبری کہنا چاہتے ہیں میرے لئے بھی
کوئی خوشخبری ہو سکتی ہے جواب میں پشمیتم نے ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

یہ تم کیسی گفتگو کر رہی ہو بیٹی تمہارے لئے کوئی خوشخبری کیوں نہیں ہو
سکتی میں تمہیں ایک نہیں کئی خوشخبریاں سنانا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے تمہیں بلایا
ہے تو سو تو نہیں رہی تھی ؟۔

نہیں میں تو ابھی اپنے کمرے میں جاگ رہی تھی جونہی خادمہ نے پیغام دیا تو
میں آپ کی طرف چلی آئی آپ جو کچھ خوشخبری کہنا چاہتے ہیں کہیں اس کے بعد میں بھی دو
سوال آپ سے کرنا چاہتی ہوں یہ سوال کل سے میرے ذہن میں کلبلا رہے ہیں اور ان
سوالوں کے سلسلے میں، میں آپ سے اطمینان چاہتی ہوں۔

پشمیتم نے پھر بڑی نرمی سے ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اگر میری خوشخبری سننے سے پہلے تم اپنا سوال کرنا چاہتی ہو تو کر لو میری
بیٹی مجھے امید ہے کہ میں تمہیں ان سوالوں کا مناسب جواب دے سکوں گا۔ ایلم پھر
بول پڑی۔

نہیں پہلے آپ وہ خوشخبری کہیں جس کے لئے آپ نے مجھے بلایا ہے اس پر
پشمیتم خوشکن آواز میں کہنے لگا ایلم میری بیٹی میں تیرے لئے دو اچھی خبریں رکھتا ہوں۔
یہاں سے رخصت ہونے کے بعد سموقان نے سیدھا اپنے مرکزی شہر کا رخ کیا پھر ان کی
جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا سے جنگ ہوئی اس جنگ میں تمہارے باپ نے بھی
شرکت کی۔ گلگامش، سموقان اور تمہارے باپ نے حمبابا کو بدترین شکست دی۔ حمبابا
کے لشکر کا اکثر حصہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا بہت کم سپاہیوں کو لے کر حمبابا اپنے
مرکزی شہر چندن کی طرف بھاگ گیا۔

میری بیٹی، میری بچی یہ تیرے لئے پہلی خوش خبری ہے۔

دوسری خوشخبری تیرے لئے یہ ہے کہ سموقان اپنے ایک لشکر کے ساتھ بعلبک کی طرف گیا۔ تمہارا باپ لوگل باندہ اس کے ساتھ تھا بعلبک کی سرزمین پر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے جس قدر لشکری متعین کیئے ہوئے تھے سموقان نے سب کا قتل عام کرتے ہوئے بعلبک کی ریاست کو ان سے صاف کر دیا ہے اب بعلبک کی سرزمین پر اتانا کی نہیں تمہارے باپ لوگل باندہ کی حکومت ہے اور لوگل باندہ اب اپنے لشکریوں میں بڑی تیزی سے اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے تاکہ آنے والے دوروں میں اگر اتانا حملہ آور ہو تو اس کا احسن طریقے سے جواب دیا جا سکے۔

سموقان نے بھی اپنے لشکر کے ساتھ بعلبک میں قیام کیا ہوا ہے وہ لشکریوں کی تربیت میں تمہارے باپ لوگل باندہ کی مدد کر رہا ہے اور اگر اس شمالی لبنان کا حکمران اتانا بعلبک پر حملہ آور ہوتا ہے تو میرے خیال میں تمہارے باپ کے ساتھ مل کر سموقان بہترین انداز میں بعلبک کا دفاع کر سکے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد پشیتم تھوڑی دیر تک کے لئے رکا اس کے بعد غور سے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑا۔

میری بیٹی میری بچی یہی وہ دو اچھی خبریں ہیں جو میں تمہیں سنانا چاہتا تھا اسی لیئے میں نے تمہیں تمہارے کمرے سے یہاں بلایا ہے۔

ایلیم میری بیٹی دوران گفتگو تم نے انکشاف کیا کہ تم مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہو میں نے جو کچھ کہنا تھا وہ تم سے کہہ دیا اب تم اپنے سوال پوچھو مجھے امید ہے کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب دے سکوں گا کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو

جواب میں ایلیم تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتی رہی پھر مناسب الفاظ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی پھر رات کی گہری خاموشی میں اس نے اپنے سامنے بیٹھے بزرگ پشیتم کی طرف دیکھا پھر کمرے میں اس کی دھیمی آواز گونج گئی تھی۔

میرا پہلا سوال یہ ہے کہ روح کیا چیز ہے؟ اور وہ لوگ جو ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور وہ جو صرف بتوں کی پوجا پاٹ کرنے والے ہیں وہ کیسے انسانوں کی روحوں پر قابو پا لیتے ہیں یا روحانی قوتیں حاصل کر لیتے ہیں۔

میرا پہلا سوال ہے اور یہ سوال میرے ذہن میں اس وقت اٹھا ہے جب یہ سارے بتوں کو ترک کر کے ایک خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کرنے لگی ہوں اس سوال نے مجھے پریشان بھی کر رکھا ہے اس لئے کہ میں نے ساحرانو کی اسیری کے دوران یا ساحرانو کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یا اس کے ساتھ رہتے ہوئے یہ اندازہ لگایا تھا کہ ساحرانو اکثر بیشتر ماضی کی وہ خبریں بھی بتا دیا کرتا تھا جو اسکی پیدائش سے بھی پہلے ہو چکی تھیں اس وقت چونکہ میں بت پرست تھی ایسی باتوں پر غور نہیں کرتی تھی اب میں موحد ہوں صرف ایک اللہ کی عبادت اور بندگی کرنے والی ہوں یہ باتیں میرے دل میں پریشانی اور بے چینی اور جستجو کھڑی کرتی ہیں کہ آخر انو جیسے گناہ گار شخص کو کیسے ایسی باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد حسین و خوبصورت ایلیم رکی تھی تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچا اس کے بعد دوبارہ اس نے پشیتم کیطرف دیکھا یہ میرا پہلا سوال ہے پہلے آپ میرے اس سوال کا جواب دیں اس کے بعد میں اپنا دوسرا سوال پوچھوں گی۔

ایلیم کے اس سوال کے جواب میں پشیتم تھوڑی دیر تک گردن جھکائے گہری سوچوں میں ڈوبا رہا شاید وہ ایلیم کے سوال کا جواب دینے کے لئے مناسب الفاظ یا خیالات تلاش کر رہا تھا پھر اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنی گردن اس نے سیدھی کی اور ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم میری بیٹی اس کائنات میں یا یوں جانو خداوند قدوس کی تخلیق کردہ اس زمین پر انسانی زیست جسم و روح کے اتصال کا نام ہے۔ ہر جاندار شئے میں یہ دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں لیکن انسان اور دوسرے جانداروں میں ان اشیاء میں ایک خاص فرق پایا جاتا ہے۔

میری بیٹی انسان کو خداوند قدوس نے عقل و شعور اور خیر و شر میں تمیز کی صلاحیت سے نوازا ہے جب کہ حیوانات اور دوسرے جانداروں کو اس صفت سے نہیں نوازا گیا اسی عقل و شعور کا ہی کرشمہ ہے کہ عقل مند انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اس کائنات میں اپنا مقام ایسے ہی متعین کرے جیسے اس کے خالق نے حکم

دے رکھا ہے لیکن انسان کی عقل محدود ہے زندگی میں بے شمار ایسے مسائل پر آئے ہیں جن میں اکثر عقل بھٹک جاتی ہے مثلاً اس کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی میں وہ کس حیثیت سے آیا ہے مرنے کے بعد کیا روح بھی فنا ہو جائے گی اگر ایسا نہ تو پھر اس کی آئندہ زندگی کس طرح کی ہوگی یہ ایسے سوالات ہیں جن کا عقل کی کسوٹی مشاہدہ اور تجربہ نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن ہر انسان کی عقل کا معیار بھی الگ الگ ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں ہر وقت اسی قسم کے سوالات پر غور و فکر کرنے میں منہمک رہتے ہیں کچھ دوسرے ایسے بھی ہوئے ہیں جنہیں صرف کھانے پینے اور سونے سے غرض ہوتی ہے ان مسائل کی طرف کبھی بھول کر بھی نہیں سوچتے پھر یہ بات بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے انسان کی سوچ پر اس کے ماحول کی گہری چھاپ ہوتی ہے لہذا یہ بھی ضروری نہیں اس محدود دائرہ میں ہر انسان کی عقل ایک جیسا ہی نتیجہ اخذ کرے۔

لہذا خداوند قدوس نے جب انسان کو زمین پر اتارا تو جہاں اس کی بھوک پیاس اور خواہشات کی تکمیل کے لئے خوراک پانی اور اس کے جوڑے کا انتظام وہاں اس کی اخلاقی اور روحانی تمناؤں کی تکمیل کے لئے ایک واضح نظام ہدایت بھی فرمایا چنانچہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان تھے جو دنیا میں تشریف لائے وہ پہلے نبی بھی تھے حضرت آدمؑ کی جنت میں رہائش اور وہاں سے نکلنے کا قصہ بیان کر خداوند قدوس نے بنی نوع انسان کو مخاطب کیا کہ اے بندے تمہیں میری طرف ہدایت ملتی رہے گی پس جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے ان پر نہ کوئی خوف ہو گا نہ کوئی غم۔

میری بیٹی جس طرح انسان کو عقل و شعور سے نوازا گیا ہے اسے وجدان سے بھی سرفراز کیا گیا ہے جسے قلبی کیفیت بھی کہتے ہیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عقل کی کسوٹی پر تجربہ اور مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا لیکن انسان کا دل اس کی شہادت ہے میری بیٹی اس کی مثال یوں سمجھو کہ اللہ تعالی نے موت کے بعد کی زندگی کے ثبوت میں نیند کو بطور تفسیر پیش کیا ہے کیونکہ ان دونوں میں بہت سی باتیں بطور مشترک پائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی انسان کو یہ تنبیہہ فرمائی ہے کہ جو خدا انسان کو

کے بعد زندہ کر دیتا ہے وہ بھلا مرنے کے بعد زندگی کیوں نہیں عطا کر سکتا۔

میری بیٹی اس قلبی کیفیت کو جسے ہم وجدان کہتے ہیں لوگ روحانیت کا علم کہتے ہیں پر دیکھ میری بیٹی مذاہب عالم میں جب کبھی بھی بگاڑ پیدا ہوا ان دو چیزوں یعنی عقل اور وجدان کے حدود سے نکل کر استعمال کی وجہ سے پیدا ہوا عقل نے جب کبھی بھی وحی الہی میں بے جا تنقید او مداخلت کی اور اسے کلام اور فلسفہ کی سان پر چڑھایا تو اس کے عیب عیب انوکھے گل کھل اٹھے اسی طرح جب انسان نے اپنی قلبی کیفیت وجدان کو بے راہ روی اختیار کرنے پر مجبور کیا تو اپنی عقل و قوت سے بھی انسان نے عجیب طرح کی بے راہروی اخیتار کرنا شروع کر دی میری بیٹی قلبی کیفیت وجدان کے ذریعے جو لوگ روحانیت یا روحانی علم یا روحوں کی تسخیر کا کام سرانجام دیتے ہیں میری بیٹا میری بچی خداوند قدوس نے کسی بھی شریعت میں اس کی اجازت نہیں دی اس لئے کہ اس سے انسان کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے لہذا خداوند قدوس نے انسان کو اسی قدر ایسے علوم سے استفادہ کرنے کی اجازت دی ہے جہاں اس کے قدم نہ لڑکھڑائیں اور اس کے بھٹکنے کا اندیشہ نہ ہو میری بیٹی روح روحانیت یا اس قسم کے علوم سے متعلق تمہیں زیادہ بحث میں نہیں پڑنا چاہئے اس بحث میں میری بیٹی جس قدر پڑھو گی الجھتی چلی جاؤ گی جہاں تک تمہارے پہلے سوال کا دوسرا حصہ ہے کہ خداوند قدوس کو ماننے والے اور اس کے منکر دونوں طرح کے لوگ ہی روحانیت سے کس طرح مستفید ہو جاتے ہیں۔

میری بیٹی میری بچی میں یہ بھی کہتا چلوں کہ اب تو لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر کبھی یکسوئی کے ساتھ روحانیت میں ترقی نہی کی جا سکتی ہے ان کے خیال میں روحانی ترقی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جو دنیا کے اندر سے ہو کر جاتا ہے لہذا درویش قسم کے لوگوں نے اسے نیکی سمجھ کر اخیتار کیا جب کہ خداوند نے ایسی روحانی ترقی اور رہبانیت کو ممنوع قرار دیا ہے خدا کا دین صرف ایسی روحانی ترقی کا قائل ہے جس کا راستہ دنیا کے اندر سے ہو کر آگے بڑھتا ہو یہ روحانی ترقی تھوڑی ہو یا بہت، سب سے مقبول ہے۔

میری بیٹی تو نے جو یہ کہا کہ ساحر انو یا اس کے گماشتے کیسے ماضی کی خبریں

جان جاتے ہیں تو ماضی کی خبریں جاننے کے لئے بہت عوامل اور عناصر ہیں
لئے ان پر روشنی ڈالتا ہوں۔

ایلیم میری بیٹی ماضی کی خبریں جاننے والے یا مستقبل کے متعلق
کرنے والے لوگوں کے مختلف گروہ ہیں ایسے گروہ زیادہ تر غیر مسلم ہی ہو
میری بچی ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو تارک الدنیا ہو کر جنگلوں
کر یا اس میں کوئی پناہ گاہ بنا کر مقیم ہو جاتے ہیں تزکیہ باطن اور دل کو آئینہ
میں مصروف رہتے ہیں ان کا اصل مقصد لوگوں کا اپنی طرف متوجہ کرنا ہوتا
رجال الغائب کی مدد سے لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے ہیں انہی کے کچھ
دوسرے بھی ہوتے ہیں جو چلہ کشی کے ذریعے اپنے نفس پر پابندی کی کوشش
ہیں ان کا تعلق بھی رجال الغیب یا شیطانی روحوں سے ہو جاتا ہے اور انہی رجال
یا شیطانی قوتوں سے یہ لوگوں میں اپنی واہ واہ کرنے کے لئے انہیں ان کی
خبریں بتاتے رہتے ہیں۔

میری بیٹی میری بچی یہ تو پہلا گروہ ہے دوسرا گروہ وہ ہے جو لوگوں
کی خبریں دیتا ہے مستقبل کے متعلق بھی اشارے فراہم کرتا ہے اور لوگوں
گروہ کہتا پھرتا ہے کہ یہ باتیں انہیں اپنے کشف اور مشاہدے کی بنا پر معلوم
ہیں۔

میری بیٹی یہ لوگ عالم ارواح یا رجال غائب سے اپنا تعلق قائم کر
چلہ کشی کے ذریعے یہ انہیں قابو میں لاتے ہیں قبروں پر معتکف ہو کر صاحب
روح یا اس کے متماثل کسی روح سے ملاقات کر کے ان کے احوال معلوم کر
اور ماضی کی خبریں حاصل کر کے لوگوں کو بتاتے ہیں اگرچہ ان میں سے
شیطانی قسم کا ہوتا ہے لیکن عوام کیا خواص میں بھی تمیز نہیں ہوتی کہ وہ اس
سمجھ سکیں یہ مقام انہیں عوام میں اور زیادہ پروقار اور پرہیبت بنا دیتا ہے
میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ایسے لوگ
کچھ تجلی ضرور ہوتی ہے وہ تجلی خواہ شیطان کی ہی طرف سے کیوں نہ ہو اور
ان کے لئے کیف و سرور بھی ہوتا ہے بعض لوگ اس مستی کی کیفیت

غیب سے راستے اختیار کرتے ہیں جب وہ اپنے علوم کے ذریعے کشف مشاہدہ حاصل
نہیں کر سکتے اپنے علوم کے ذریعے وہ اپنی ذات پر ایسی مستی نہیں طاری کر سکتے کہ جس
کی وجہ سے انہیں کشف ہو تب وہ یہ کام کرتے ہیں کہ اس مستی اور کشف کے حصول
کے لئے اتنے بیتاب ہو جاتے ہیں کہ وہ سماع اور رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرتے
ہیں تاکہ ان پر ایک طرح سے سرود اور مستی طاری ہو اور اسی سرود اور مستی میں ان پر
کشف اور مشاہدہ ہو اور وہ لوگوں کی اور ضروریات کے مطابق کام کر سکیں میری بیٹی وہ
احکامات جو خداوند قدوس کی طرف سے وحی کے ذریعے بھجوائے گئے تھے وہ احکامات ان
سارے علوم کی نفی کرتے ہیں ایلیم میری بیٹی میں نے تمہارے سامنے دو گروہوں کا ذکر
کیا ہے ان دو کے علاوہ ایک تیسرا گروہ بھی ہے جو لوگوں کو متاثر کرتا ہے او یہ لوگ
اپنی شعبدہ بازیوں کی بنا پر لوگوں میں شہرت حاصل کر لیتے ہیں یہ لوگ نہ تو اہل دل
ہوتے ہیں نہ صاحب حال وہ محض اپنے لباس اور ہیئت کی تبدیلی ہی سے اور راہبانیت
اور روحانیت کے معزز رکن بن کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں ایسے لوگ عموماً کسی
راہب کے یا کسی روحانی قوت کے ماہر شخص کے گدی نشین مجاور یا خلیفے بن کر سانے
آتے ہیں اور اپنی شعبدہ بازیوں کی بنا پر لوگوں کے اندر شہرت پا جاتے ہیں لوگوں کو
اوٹ پٹانگ لچھے دار باتوں کے ذریعے مطمئن کرتے ہیں ان کی کچھ باتیں صحیح بھی ہوتی
ہیں اور اکثر و بیشتر یونہی فضول او جھوٹ ثابت ہوتی ہیں۔

میری بیٹی ایسے لوگ آگ میں بھی کود جاتے ہیں انگاروں اور سانپوں سے
کھیلتے ہیں اور یہی ان کے اہل حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل خیال کی جاتی ہے حالانکہ
انہیں خداوند قدوس کی عبادت اس کی بندگی سے کوئی غرض و غایت نہیں ہوتی۔

پشتیم یہاں تک کہنے پایا تھا کہ ایلیم بے چین ہو کر بول پڑی۔

بزرگ پشتیم آپ نے خوب کہا ہے ساحرانو کے مسکن میں قیام کے دوران
ساحرانو کو ہی نہیں میں نے اس کے کئی ساتھیوں اور اس کے چاہنے والوں کو اپنی
آنکھوں سے آگ کے اندر کودتے، آگ کے اندر رقص کرتے ہوئے دیکھا آپ روشنی
ڈالیں گے کہ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔

ایلیم کی اس گفتگو کے جواب میں پشتیم کے چہرے پر خوشگوار سی

مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کے بعد پشیتم نے کہنا شروع کیا۔

میری بیٹی جو کچھ تم نے پوچھا ہے میں جانتا ہوں اکثر بیشتر لوگ ایسا [illegible] ہیں پر میری بیٹی یہ سب شعبدہ بازیاں ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں لوگ آگ کے اندر کود جاتے ہیں انہوں نے آگ میں کودنے سے پہلے اپنے [illegible] مینڈک کی چربی اور نارنگی کے اندرونی چھلکے کو مل لیا ہوتا ہے جو شخص بھی مینڈک [illegible] چربی یا نارنگی کا گودا اپنے جسم پر ملے گا آگ اس پر اثر نہیں کرے گی میری بیٹی یہ شعبدہ بازیاں ہیں بہرحال تمہارے پہلے سوال کے متعلق جس قدر میں جانتا تھا [illegible] بتا دیا ہے اب میری بیٹی تو اپنا دوسرا سوال کہہ۔

پشیتم کی اس گفتگو سے ایلیم کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی [illegible] سوال کہنے سے پہلے اس کی گردن جھک گئی تھی شاید دوسرے سوال کے لیئے وہ الفاظ تلاش کر رہی تھی گردن جھکائے ہی جھکائے دو تین بار اس نے عجیب سے [illegible] میں پشیتم کی طرف دیکھا اس انداز میں ایک نسوانی شرم و حجاب تھا پھر ایلیم نے فیصلہ کیا اور اپنی گردن سیدھی کی اور پشیتم کی طرف دیکھا۔

میرے بزرگ جس مقصد اور کام کے لئے سموقان نے مجھے آپ کے [illegible] چھوڑا تھا اس کی تکمیل ہو چکی ہے میں بتوں کی پرستش ترک کر کے ایک خداوند [illegible] کی بندگی اور عبادت کرنے والی بن چکی ہوں اور پھر جن سری قوتوں سے آپ [illegible] سموقان کو آراستہ کیا تھا ویسی ہی سری قوتوں سے میں خود بھی آراستہ ہو چکی ہوں [illegible] میں چاہتی ہوں کہ سموقان کے ساتھ مل کر بدی کی قوتوں کے خلاف حرکت بر [illegible] میرا آپ سے دوسرا سوال یہ ہے کہ سموقان کب یہاں آئے گا تا کہ میں یہاں سے [illegible] کروں اور اس کے پہلو بہ پہلو بدی کی قوتوں کے خلاف حرکت میں آؤں۔

پشیتم نے محسوس کیا کہ یہ گفتگو کرتے ہوئے ایلیم کی گفتگو میں ایک [illegible] درد تھا تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز میں پشیتم ایلیم کی طرف دیکھتا رہا اس کے [illegible] پر سنجیدگی بکھر گئی ساتھ ہی اس نے ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم تیری حیثیت میرے ہاں ایک بیٹی کی سی ہے میں تم سے [illegible] چاہتا ہوں میری بیٹی مجھ سے وعدہ کر جو کچھ میں پوچھوں اس کا جواب سچائی [illegible]

[illegible] سامنے جھوٹ مت کہنا سچائی میں ہی تیری بہتری تیری کامیابی ہو گی۔

پشیتم کے ان الفاظ پر ایلیم چونکی تھی اس نے پشیتم کی طرف دیکھا پھر اس [illegible] کی آواز سنائی دی۔

آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کے [illegible] ہر سوال کا جواب سچائی سے ہی دوں گا۔

میری بیٹی میری بچی! اس موقع پر اگر میں تم سے یہ سوال کروں کہ کیا تو [illegible] سموقان کو پسند کرنے لگی ہے اس سے محبت کرتی ہے؟ پشیتم نے بڑے غور سے ایلیم کی [illegible] طرف دیکھتے ہوئے بڑی شفقت بھری آواز میں پوچھا تھا۔

اس سوال پر ایلیم بیچاری روشنی کی جانب جست کرتی جذبات کی شدت، [illegible] نازک شاخ پر رقصان نئی نویلی کونپل اور فرقت کی زنجیریں توڑتی وصل کی کھولتی [illegible] کی مانند ہو کے رہ گئی تھی وہ چپ تھی تاہم پشیتم بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ [illegible] رہا تھا اس موقع پر ایلیم کی آنکھوں میں شوق کے پردوں کے پس منظر میں ان دیکھی میٹھی کسک، جسموں کے اتصال کا باعث بنتی معصوم دلوں کے رشتوں کی تفسیر اور نغموں [illegible] کی جھنکار دیکھی جا سکتی تھا جب کہ اس کے چہرے پر ساز گیتی کی امنگ اور آہنگ' [illegible] سرشاری کی سی کیفیت تھی تھوڑی دیر تک ایلیم کی ایسی ہی حالت رہی اس کی گردن جھکی [illegible] رہی وہ کچھ سوچتی رہی پھر اس نے اپنا چہرہ اٹھایا پشیتم کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

محترم پشیتم میرے بزرگ ہر مرد کسی نسوانی آنچل، کسی لڑکی کے دامن کا [illegible] ارمان رکھتا ہے اسی طرح ہر کنواری لڑکی کے خوابوں کی متلاشی آنکھیں اور اس کے [illegible] جسم کے متلاشی ہونٹ اس کا خواب ڈھونڈتا جسم اور بے منزل راستوں پر بھٹکتی اس [illegible] کی روح تنہائی اور افسردگیوں اور سینے میں سلگتے انگاروں سے نجات کی خاطر کسی مرد کی [illegible] متلاشی رہتی ہے ہر لڑکی اپنی زیست کی مہیب راہوں کی تیرگی بدحال و نڈھال وقت کی [illegible] سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور اپنی ذات کے کھرے عناصر کو یکجا دیکھنے کے [illegible] لئے کسی ایسے مرد کی متلاشی رہتی ہے جو اس کے دامن میں زمانہ ساز چاہتیں ڈال دے [illegible] کے حسین آنچل کو اس کا مقدر کر دے جو خواہشوں کی تکمیل کے نظارے [illegible] اس کی قسمت کا حصہ بنا دے جو اس کے کنوارے نفس کو نغموں کی تخلیق جیسا کر دے

جو اس کے پیاسے او آبلہ پا سرابوں کے سے سفر کو کاروان شوق اور خوشیوں
رخشندہ دہلیز میں بدل کر رکھ دے۔

بزرگ پشمیتم محبت جب ہوتی ہے وہ ہر اونچ نیچ اور ہر طبقاتی امتیاز کو
جنم لیتی ہے محبت جھونپڑوں کی ظلمتوں محلوں کے ضیا خانوں میں بھی اپنا رنگ
جاتی ہے محبت ساون کی جھڑیوں وقت کی ان دیکھی منزلوں میں بندھی اپنے رنگ
جاتی ہے محبت خوف کی وادیوں اور بوتی راتوں میں بھی اپنے رقص کی ابتداء کر جاتی
بزرگ پشمیتم یہاں قیام کے دوران آپ کا سلوک میرے ساتھ ایک انتہائی شفیق
مہربان باپ جیسا ہے جو کچھ آپ نے پوچھا اس کا جواب میں نے سچائی پر مبنی رہتے ہوئے
دینے کا عہد کیا تھا میں آپ کے سامنے ایک اقرار کرتے ہوں کہ سموقان کے بغیر میری
نگاہی کے کرب و شر خیزی او لاحاصلی کے عذاب کے بے لباس نوحوں اور دکھ اٹھانے
وقت کے رقت انگیز مناظر جیسی ہوں اے میرے باپ اگر سموقان مجھے مل جائے تو
ایلم بے تعبیر خوابوں کے تعبیر کو بھی ظاہر پر باطن کی تاثیر کی طرح عیاں کر دوں
سموقان مجھے مل جائے مجھے اس کی محبت، چاہت نصیب ہو جائے تو میں لمحوں کی ذنجیر
تصویروں میں، صدیوں کی ساعتوں کو تحریروں میں بدل دوں بکل مارے
خاموشیوں، آہیں بھرتی تنہائیوں اور موسموں کے تاریک زندان کو ستاروں کے
اور نغموں کے غبار میں تبدیل کر دوں ایسا میں صرف سموقان کی محبت ملنے کے بعد
سکتی ہوں اس لئے کہ میں زندگی کے اب ایک ایسے مقام پر کھڑی ہوں جہاں
سموقان کی محبت ہی مجھے افشاں سی سرفرازی کے خوابوں سے ہمکنار کر سکتی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلم تھوڑی دیر کے لئے رکی تھی اس کے بعد اس کی
دھیمی سی آوز پھر سنائی دی۔

اے میرے عزیز و محترم باپ جو کچھ آپ نے مجھ سے پوچھا میں نے جس طرح
رہتے ہوئے اس کا جواب دے دیا ہے اب میرے اس جواب سے
رد عمل کا اظہار بہر حال میں نے آپ پر اپنا باطن ظاہر کر دیا ہے۔

ایلم کے ان الفاظ پر پشمیتم تھوڑی دیر تک دبی دبی مسکراہٹ میں
طرف دیکھتا رہا پھر اس کی شفقت بھری آواز سنائی دی۔

ایلم میری بیٹی میری بچی ترا کہنا درست ہے یقیناً محبت انسانی آنکھ کو گوہر
محبت کے، ہونٹوں کی آہ کو نغموں میں بدل سکتی ہے محبت یقیناً بھوکے کومل چہروں
ختندگی، آوازوں میں درد کی چبھتی لہروں کو تجلیات کے معجزوں کا روپ عطا کر سکتی
محبت یقیناً درد کے تاریک کدوں کو اڑن طشتریوں کی داستانوں جیسا پرکشش بنا
میری بیٹی مجھے اس انکشاف پر خوشی ہوئی ہے کہ تو سموقان کو پسند کرتی ہے۔
میں اپنے رد عمل کا اظہار کچھ اس طرح بھی کر سکتا ہوں کہ تیرے
سے پہلے ہی قسم خداوند لاشریک کی میں یہ خواہش رکھتا تھا کہ تو سموقان کی
اس کی زندگی کی ساتھی بن کر میرے سامنے آئے پر ابھی میری اس خواہش کی
نہیں ہو سکتی۔ اس کی ساتھی نہیں بن سکتی۔ ابھی صرف اس سے محبت کر سکتی
اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتی اس لئے کہ ساحرانو نے جو تم پر سحر کیا ہوا ہے اگر
حر کے دوران تو سموقان سے شادی کرتی ہے اور اس کا قرب حاصل کرتی ہے تو جو
تم پر کیا ہوا ہے اس کا اثر سموقان پر بھی ہو سکتا ہے اور اس کی زندگی بھی دو حصوں
انسانی اور حیوانی حصوں میں بٹ سکتی ہے لہذا میں اس موقع پر تمہیں مشورہ دوں
تم سموقان سے محبت ضرور کرو لیکن اس وقت تک اس سے شادی مت کرنا جب
تک تمہارے اوپر سے انو کا سحری اثر زائل نہیں ہو جاتا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ لمحہ بھر کے لئے رکا تھا اس کے بعد اس نے اپنی
گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا ایلم میری بیٹی ویسے تمہارے اس انکشاف پر
تم سموقان کو پسند کرتی ہو اسے چاہتی ہو اس سے محبت کرتی ہو جو خوشی مجھے ہوئی ہے
میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا تمہارا یہ انکشاف میرے لئے بے پناہ خوشی اور
درجہ کے اطمینان کی ایک وجہ ہے میری بچی ان دنوں جن مہمات میں سموقان
الجھا ہوا ہے جب وہ ان مہمات سے فارغ ہو کر یہاں آتا ہے تو میں اس کے سامنے
محبت کا اظہار کروں گا پھر دیکھوں گا کہ تمہاری محبت کے جواب میں سموقان
تم کے رد عمل کا اظہار کرتا ہے اگر اس نے تمہاری محبت کا جواب محبت سے دیا تو
ہوں گا کہ میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہو گی اور جو کچھ میں چاہتا تھا وہ ہو گیا اگر
نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے تیری طرف مائل

کرنے کی کوشش ضرور کروں گا تاکہ تم دونوں جب انو کا سحر زائل ہو جائے تو ایک دوسرے کے ساتھی کی حیثیت سے اکٹھے زندگی بسر کر سکو۔

پشیتم جب خاموش ہوا تو تھوڑی دیر تک چپ سادھے ایلم اپنی جگہ پر بیٹھی رہی پھر اس کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کے بعد اس نے پشیتم کی طرف دیکھا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز بھی گونجی تھی۔

میری محبت کے اس انکشاف پر آپ نے جس خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے اس کے لئے تو میں آپ کی ممنون اور شکر گزار ہوں لیکن میں یہ نہیں چاہوں گی کہ سموقان جب یہاں مجھے لینے یا آپ سے ملنے کے لئے آئے تو آپ اس پر میری محبت کا انکشاف تو کر سکتے ہیں لیکن میں آپ سے گذارش کروں گی کہ آپ اسے میری طرف مائل کرنے کی کوشش نہ کریں اس لئے کہ آنے والے دور میں مجھے امید ہے کہ میں سموقان کے ساتھ رہوں گی اس کے ساتھ ساتھ رہتے ہوئے میں یہ چاہوں گی کہ جس طرح میں نے اس چاہا اسی طرح وہ بھی مجھے چاہے جب دونوں طرف سے چاہت ہو گی پھر ہم اچھے ساتھی کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکیں گے اب میں چونکہ ایسی سری قوتوں سے لیس ہو چکی ہوں جو قوتیں اس وقت سموقان کے پاس ہیں لہذا اب میں بہتر طور پر سموقان کے ساتھ کام کر سکوں گی ہمارے سامنے سب سے پہلے کام یہ ہو گا کہ ہم اریش اور اراتا کو تلاش کریں ان کی تلاش کے بعد ہمیں ساحر انو یا اس کے کسی گماشتے کو تلاش کرنا ہو گا جو اس سحر کو زائل کر سکے جو مجھ پر میرے بھائی اور اس کی بیوی اراتا پر ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی ایلم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور پشیتم کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں کہنے لگی۔

اے میرے محترم باپ اگر آپ اجازت دیں اب میں اپنے کمرے میں جا کر آرام کروں جواب میں پشیتم نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں اپنی گردن ہلا دی ایلم مڑی اور اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے جب اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لیں تو جو لشکر پہلے سے اس کے پاس تھا اسے ہتھیاروں کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی سے لیس کیا نئے لشکری اس نے نئے بھرتی کئے ان کی بہترین تربیت کا انتظام کیا اس طرح اس نے ایک جرار لشکر تیار کیا اور اس لشکر کو لے کر وہ اپنے مرکزی شہر کیش سے نکلا تھا اس سلسلے میں اتانا نے جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا سے کسی قسم کی مدد کی درخواست نہ کی اس لئے کہ حمبابا کی عسکری طاقت اور قوت کو اس سے پہلے گلگامش اور سموقان نے پوری طرح کچل کر رکھ دیا تھا اور حمبابا اس حالت میں نہ تھا کہ اتانا کی کوئی مدد کر سکتا اس لئے کہ وہ نئے لشکری بھرتی کرنے اور ان کی تربیت کے کام میں بری طرح مصروف تھا لہذا اتانا اپنے ہی لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر کیش سے نکلا تاکہ گلگامش پر ایسی ضرب لگائے کہ گلگامش کو ہمیشہ کے لئے اپنے سامنے زیر اور مغلوب ہونے پر مجبور کر دے۔

اتانا کو یہ خبریں تو پہنچ چکی تھی کہ گلگامش نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کی سرحدوں پر پڑاؤ کر لیا ہے جب کہ گلگامش کا دست راست سموقان بعلبک میں قیام کئے ہوئے ہے لہذا اتانا کا ارادہ تھا کہ اپنے مرکزی شہر سے نکل کر برق رفتاری سے ان سرحدوں کا رخ کرے جہاں گلگامش نے پڑاؤ کر رکھا تھا پہلے گلگامش پر ضرب لگائے گلگامش کو شکست دینے کے بعد وہ بعلبک کا رخ کرے اور سموقان کو بھی ذلت آمیز

شکست دینے کے بعد اپنی پہلی عزت اور وقار کو حاصل کرے اور بعلبک پر ... کرے۔

اس مقصد کے تحت اتانا اپنے لشکر کو لے کر بڑی تیزی سے اپنے ... کیش سے نکلا اور ان سرحدی علاقوں کا اس نے رخ کیا جہاں گلگامش نے اپنے ... لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا ہوا تھا رانکدو بھی اس کے ساتھ تھا۔

لیکن اتانا کی بد قسمتی کے اسے یہ خبر نہ ہوئی کہ گلگامش اور سموقان ... تیزی سے اپنا کام کر رہے ہیں اور وہ گلگامش اور سموقان دونوں کو اتانا کی نقل ... سے پوری طرح آگاہ کئے ہوئے ہیں لہذا اتانا جس وقت اپنے مرکزی شہر سے نکل ... کے اس کوچ اور پیش قدمی کی اطلاع بیک وقت گلگامش اور سموقان دونوں کو ... جاسوسوں نے کر دی تھی۔

گلگامش اور سموقان دونوں کے لئے یہ انکشاف حوصلہ افزا تھا ... پورے لشکر کو لے کر اتانا، گلگامش کا رخ کئے ہوئے ہے اور یہ کہ اس سلسلے ... نے اپنے دست راست حمبابا سے کوئی مدد طلب نہیں کی اتانا کا اپنے لشکر ... متحدہ حالت میں لے کر سرحدی علاقوں کی طرف بڑھنا سموقان اور گلگامش دونوں ... لئے سود مند تھا اس لئے کہ وہ دونوں اکٹھے ہو کر اتانا کا مقابلہ کر سکتے تھے اور ... سارے ارادوں کو پامال کر سکتے تھے یہ خبر ملتے ہی سموقان اپنے حصے کے لشکر ... گلگامش کی طرف کوچ کر گیا جب کہ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کو اس نے ... دیا کہ اس کے پیچھے پیچھے اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ وہ بھی بعلبک ... جس وقت اتانا کے ساتھ ان کی جنگ اپنے عروج پائے وہ پشت کی طرف ... حملہ آور ہو جائے تا کہ اتانا کی شکست کو یقینی بنایا جاسکے۔

یہ سارا لائحہ عمل طے کرنے کے بعد خود تو سموقان اپنے حصے کے ... ساتھ گلگامش کی طرف کوچ کر گیا تھا اس کے دوسرے روز لوگل باندہ بھی ... آیا اپنے لشکر کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے بعلبک ... پر چھوڑا جب کہ دوسرے حصے کو لے کر لوگل باندہ بڑی تیزی کے ساتھ سموقان ... پیچھے انہی سرزمینوں کی طرف کوچ کر گیا تھا جہاں گلگامش اور رانکدو نے پڑاؤ کر ...

بڑی تیزی اور برق رفتاری سے سفر کرتے ہوئے سموقان اپنے لشکر کے ساتھ گلگامش اور رانکدو سے جا ملا تھا۔ جس روز سموقان، گلگامش کے پاس پہنچا اس کے ٹھیک دو روز بعد اتانا بھی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ آن پہنچا اس نے گلگامش، سموقان اور رانکدو کے سامنے اپنے لشکر کا پڑاؤ کر لیا تھا بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ بھی وہاں پہنچ چکا تھا لیکن اس نے اپنے لشکر کو گھات میں رکھا تا کہ جب جنگ کی ابتداء ہو تو گھات سے نکل کر وہ اتانا کی پشت پر ضرب لگا سکے۔

دونوں لشکر دو دن تک ایک دوسرے کے سامنے قیام کئے رہے شاید ایسا کرکے اتانا زیادہ سے زیادہ اپنے لشکریوں کو آرام اور سستانے کا موقع فراہم کرنا چاہتا تھا دوسری جانب گلگامش اور سموقان بھی جنگ کی ابتداء نہیں کرنا چاہتا تھا وہ یہ موقع اتانا کو ہی فراہم کرنا چاہتے تھے دو دن کے قیام او آرام کرنے کے بعد تیسرے روز صبح سویرے ہی اتانا نے اپنے لشکر میں جنگ کے طبل بجوا دئے تھے جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ اتانا جنگ کی ابتداء کرنا چاہتا ہے جس وقت اتانا کے لشکر میں جنگ کے طبل بجے تھے گلگامش نے بھی اپنے لشکر میں جنگ کے طبل پیٹنے کا حکم دے دیا تھا پھر گلگامش، سموقان اور رانکدو تینوں اپنے لشکر کی صفیں درست کرنے لگے تھے ساتھ ہی گلگامش، سموقان اور رانکدو اپنے سامنے موجود دشمن کے لشکر کا جائزہ لینے لگے تھے اسکے سامنے اتانا نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ایک حصہ لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنے ساتھ رکھا دوسرے کی سرکردگی اس نے اپنے بہترین سپہ سالار خیفو کو سونپی تھی۔

اتانا کی طرف دیکھتے ہوئے گلگامش نے سموقان اور رانکدو سے مشورہ کیا پھر اس نے بھی اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا لشکر کا وہ حصہ جو پہلے سے ہی گلگامش لے کر سرحدوں پر خیمہ زن تھا وہ حصہ گلگامش نے اپنے پاس رکھا اور رانکدو کو اپنے ساتھ نائب کی حیثیت سے رکھا۔ لشکر کا وہ حصہ جو سموقان بعلبک سے لے کر آیا تھا اسے سموقان کی ہی کمانداری میں رکھا گیا تھا۔

خود گلگامش شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے سامنے رہا سموقان کو اس کے حصے کے لشکر کے ساتھ اتانا کے خونخوار سپہ سالار خیفو کے سامنے رکھا گیا۔

اپنے لشکر کی صفیں درست کرنے کے بعد گلگامش، سموقان اور رانکدو اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے حملہ آور ہونے کا انتظار کرنے لگے تھے دراصل وہ تینوں جنگ کی ابتداء نہیں کرنا چاہتے تھے اور یہ ارادہ کئے ہوئے تھے کہ اس جنگ کی ابتداء اور حملہ آور ہونے کی شروعات اتانا اور اس کا سپہ سالار خیفو کرے اور اس کے بعد وہ ان کے حملوں کو روک کر جارحیت پر اتریں اور حمبابا کی طرح اسے بھی بدترین شکست سے دوچار کریں ادھر اتانا اور خیفو کچھ دیر تک اپنے اپنے حصوں کی صفیں درست کرتے رہے پھر اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ اپنے لشکریوں کے سامنے آکھڑے ہوئے کچھ دیر تک وہ صلاح مشورہ کرتے رہے پھر وہ اپنے اپنے حصے کے لشکر کے سامنے آئے عجیب سے انداز میں سب سے پہلے اتانا نے نعرے بلند کرنا شروع کئے تھے اس کے جواب میں خیفو بھی عجیب سے انداز میں رزمیہ نعرے لگانے لگا تھا پھر دونوں نے اپنے لشکر کو آگے بڑھایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اتانا اور اس کا سپہ سالار گلگامش، سموقان اور رانکدو پر جان کا عذاب بنتے عناصر، خوابوں کو کرچیاں کرچیاں کرتی رسوائیوں کرب بنتی تعبیروں اور قدیم تہذیبوں کے نقش ونگار کے اندر دکھی انسانوں کے نوحے کھڑے کرتے بھونچال انگیز طوفانوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اتانا اور خیفو کے اس حملے سے چاروں طرف نعروں اور چیخوں کا ایک شور اٹھ کھڑا ہوا تھا اور میدان جنگ میں زندگی کا رخ بڑی تیزی سے خون آلود ہونے لگا تھا ہر شے غم والم کا مجسمہ بننے لگی تھی۔

ادھر پہلے سے طے شدہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق گلگامش، سموقان اور رانکدو نے اپنی پوری طاقت اور قوت کو صرف کرتے ہوئے سب سے پہلے اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے حملے کو روکا دونوں کے حملوں کو مکمل طور پر روکنے کے بعد جب انہیں اطمینان ہوا کہ اتانا اور خیفو کو جو کچھ کرنا تھا وہ کر چکے ہیں اب ان کے رد عمل اور جوابی کارروائی کی باری ہے تب گلگامش اور سموقان نے دفاع ترک کرتے ہوئے جارحیت اختیار کی تھی۔

گلگامش، سموقان اور رانکدو نے گرم تپتے صحراؤں میں تہذیب کے کھردرے ہاتھوں کی طرح اپنے کام کی شروعات کر دی تھیں پھر وقت کی خون آلود

آنکھوں نے دیکھا وہ تینوں شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور خیفو کے لشکریوں پر بشاشت آمیز شائستگیوں کو ناامیدیوں کی چنگاریوں، زندگی کے رسیلے پن کو زہر بھری معاندانہ کنک، ہر اعتماد کو ہر اشتیاق کو بے بسی اور شکستگی اور تلخ و تاریک دور میں تبدیل کر دینے والے بے کراں آرزوؤں کے سرسام کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

گلگامش، سموقان اور رانکدو کی اس جوابی کارروائی کے باعث میدان جنگ میں فطرت کی پراسرار قوتیں، سانسوں کو پرانی زنجیروں کی طرح کاٹنے لگی تھی کتاب زندگی کے اوراق میں حسین نقش ونگار لہو لہو خون گوں ہونا شروع ہو گئے تھے قضاء خوفناک بھوک کی طرح ہر چیز کو نگلنے لگی تھی صفوں کا انتظام وانصرام درہم برہم ہونے لگا تھا شام کے غمگین اندھیروں میں زندگی کی ابتداء اپنی آخری سرحدوں کو چھونے اور ان سے گلے ملنے لگی تھی مرگ کے پراسرار اشارے لاشعوری طور پر ہر شئے میں حلول کرتے ہوئے وقت کے سروں کو منجمد کرنے لگے تھے۔

گلگامش، سموقان، اور رانکدو کی اس جوابی کارروائی سے اتانا اور اس کا سپہ سالار دہل کر رہ گئے تھے تھوڑی دیر پہلے تک وہ بڑھ چڑھ کر حملہ آور ہو رہے تھے اس لئے کہ وہ جارحیت پر تھے گلگامش، سموقان اور رانکدو دفاع تک محدود تھے لیکن اب جب گلگامش، سموقان اور رانکدو نے جارحیت اختیار کی تب اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو نے جارحیت کا جو لبادہ اوڑھا تھا وہ اتار پھینکا اور اب بڑی مشکل سے گلگامش، سموقان اور رانکدو کے سامنے اپنے دفاع کی تکمیل کر رہے تھے۔

جنگ جس وقت اپنے عروج پر آئی موت میدان جنگ میں اندھا رقص کر رہی تھی لاشیں گر رہی تھیں گھوڑے ذخمی ہو کر ہنہنا رہے تھے انسانی چیخوں نے میدان جنگ میں اک کہرام کھڑا کر رکھا تھا تب اتانا کے لشکر کی پشت کی طرف سے ایک اور انقلاب رونما ہوا اور وہ یہ کہ بعلبک کا حکمران لوگل باندہ جو ابھی تک گھات میں بیٹھا ہوا تھا اور مناسب وقت کی تلاش میں تھا وہ نکلا اور خیفو کی پشت کی طرف سے اس نے اپنی یلغار کی ابتداء کی تھی وہ کچھ اس طرح حملہ آور ہوا تھا جیسے افسردہ فضاؤں میں قیامتوں کے نزول کے کام کی شروعات کی ہوں جیسے سرخ طوفانوں میں یورش افلاس اٹھ کھڑی ہوئی ہو جیسے قدرت کے قہر بھرے قضا و قدر کے اراکین نہ تھمنے نہ رکنے

والے عذاب مہیب کی طرح نزول کرنے لگے ہوں۔

اتانا اور خیفو پہلے ہی بڑی مشکل سے اپنے سامنے گگامش، سموقان اور رانکدو کے حملوں کو روک رہے تھے اب جو انہیں خبر ہوئی کہ ان کی پشت کی طرف سے کسی نامعلوم لشکر نے حملہ آور ہو کر بڑی بری طرح ان کے لشکریوں کا کاٹنا شروع کر دیا ہے تب اتانا اور خیفو ہی نہیں ان کے ہر لشکری کے دل کا تجسس، ذہن کا تخیل آنکھوں کی حیرت اور روح کی کلپنا، حسرت و یاس بن کر لاوے کی طرح کھول اٹھی تھی اب سامنے کی جانب سے گگامش، سموقان اور رانکدو ضربیں لگا رہے تھے دوسری جانب سے لوگل باندہ نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اتانا سے اپنے ماضی کا انتقام لینے کا تہیہ کیا ہوا تھا یوں میدان جنگ آتش و آہن کے سیلاب آگ و خون کے ہیجان کی صورت اختیار کر گیا تھا یادوں کے گوشوں کو ویران کرتے کالی صدیوں کے کہرام بری طرح چاروں سمت ناچ اٹھے تھے۔

جس وقت اس جنگ کی ابتدء ہوئی تھی اتانا اور خیفو کو پورا پورا یقین اور اعتماد تھا کہ وہ گگامش اور اس کے سپہ سالار اعلیٰ سموقان کو بدترین شکست دیں گے اپنے مرکزی شہر کیش سے کوچ کرتے وقت انہوں نے یہ تہیہ کیا ہوا تھا کہ گگامش کو نہ صرف یہ کہ اس کی نافرمانی کی سزا دیں گے اس لئے کہ اس نے اتانا کے حکم کا اتباع نہ کرتے ہوئے لوگل باندہ، اس کی بیٹی اور سموقان کو اس کے حوالے نہیں کیا انہوں نے یہ بھی عہد کیا تھا کہ وہ گگامش سے اپنے دست راست حمبابا کی شکست کا بھی انتقام لیں گے لیکن اب میدان جنگ میں خود اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کو اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے تھے۔

پشت کی جانب سے لوگل باندہ کے حملہ آور ہونے سے پہلے کسی نہ کسی طرح وہ دفاع کی چادر اوڑھے گگامش، سموقان اور رانکدو کے حملوں کو روک رہے تھے لیکن جب یہ حملے تیز ہو جاتے تو تھوڑا سا وہ پیچھے سرک جاتے تھے اب پیچھے ہٹنا بھی محال ہو گیا تھا اس لئے کہ پشت کی جانب سے لوگل باندہ نے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا لہٰذا اتانا اور اس کا سپہ سالار خیفو زیادہ دیر تک اس حالت کو برداشت نہ کر سکے لہذا شکست کا داغ اٹھاتے ہوئے وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

گگامش نے بعلبک کے حکمران لوگل باندہ کو اتانا کے پڑاؤ پر قبضہ کرنے کا حکم دیا جب کہ وہ خود سموقان اور رانکدو کے ساتھ اتانا اور خیفو کے تعاقب میں لگ گیا یہ تعاقب چند میل تک اتانا کی سلطنت کے اندر تک جاری رہا جب گگامش کو یقین ہو گیا کہ اتانا کے لشکر کی تعداد کو اس قدر کاٹ دیا گیا ہے کہ آنے والے چند سالوں میں اس علاقے میں امن اور سکون رہے گا تب اس نے اتانا کا تعاقب ترک کر دیا یوں شکست کا داغ اٹھا کر اتانا اپنے مٹھی بھر بچے کھچے لشکریوں کو لے کر اپنے سپہ سالار خیفو کے ساتھ اپنے مرکزی شہر کیش کی طرف بھاگ گیا تھا۔

گگامش سموقان اور رانکدو اپنے لشکر کے ساتھ لوٹے اس جگہ آئے جہاں جنگ ہوئی تھی ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی لوگل باندہ نے دشمن کے پڑاؤ کی ہر چیز سمیٹ کر ڈھیر لگا دیئے تھے گگامش نے اتانا کے پڑاؤ سے ملنے والی اشیاء کا ایک حصہ لوگل باندہ کے حوالے کیا بے شمار قیمتی اشیا اس نے اپنے اور لوگل باندہ کے لشکروں میں تقسیم کیں پھر اس نے اپنے لشکر کے ساتھ احتیاطاً وہیں پڑاؤ کر لیا تھا تاکہ اگر شکست اٹھانے کے بعد اتانا حمبابا کے ساتھ مل کر کوئی نئی شرارت کرے تو ان دونوں سے نپٹا جا سکے۔

میدان جنگ میں قیام کے دوران ایک دن سموقان اپنے خیمہ سے نکلنے ہی والا تھا کہ عین اسی وقت اس کے خیمے کے دروازے پر گگامش، رانکدو او بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ نمودار ہوئے تھے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے سموقان اپنے خیمے سے نکلتے نکلتے رہ گیا بہترین انداز میں اس نے ان تینوں کا استقبال کیا قبل اس کے کہ وہاں ان تینوں سے کچھ پوچھتا تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے آگے پیچھے سموقان کے خیمے میں داخل ہوئے اور نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔

سموقان جب ان کے سامنے بیٹھ گیا تب گگامش نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

سموقان میرے عزیز بھائی جس وقت ہم تینوں تمہارے خیمے کے سامنے دروازے پر آئے تو میں نے دیکھا کہ تم خیمے سے نکل رہے تھے کیا تم کہیں جانے والے تھے۔ جواب میں سموقان مسکراتے ہوئے بول پڑا۔

گلگامش میرے عزیز بھائی میں نے کہاں جانا ہے میں تو ایک ضروری
کے سلسلے میں تم تینوں ہی کی طرف جا رہا تھا اچھا ہوا تم تینوں یہاں آ گئے میں تم
کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کرنا چاہتا تھا جو گفتگو کرنے کے لئے میں اپنے خیمے سے
رہا تھا وہ اب یہیں ہو جائے گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے گلگامش ہی نہیں رانکدو اور لوگل باندہ
مسکرا رہے تھے۔ گلگامش نے پھر سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی ہم تینوں بھی ایک موضوع پر تمہارے
گفتگو کرنے کے لئے آئے تھے۔ میرے خیال میں جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو کہو۔ اس کے
جو کچھ ہم تینوں کہنے کے لئے آئے ہیں وہ ہم بعد میں کہیں گے جواب میں سموقان نے
سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا اب جب کہ آپ تینوں میرے خیمے میں آ ہی گئے ہیں تو
آپ تینوں یہ بتائیں کہ آپ کس سلسلہ میں آئے ہیں اس کے بعد جو کچھ میں کہنا
ہوں کہوں گا۔ گلگامش نے جواب طلب انداز میں اپنے سامنے بیٹھے لوگل باندہ کی طرف
دیکھا لوگل باندہ نے تھوڑی دیر تک اثبات میں اپنا سر ہلایا پھر سموقان کو مخاطب کر
ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے عزیز بیٹے یوں جانو گلگامش اور رانکدو میرے کہنے پر تمہارے
پاس آئے ہیں میں نے ان سے ایک التماس کی تھی اس التماس کے جواب میں ہم تم
تمہارے خیمہ میں آئے ہیں میرے بیٹے میری بیٹی ایلیم کو تم نے اپنے استاد پشتیم
پاس جزیرہ دلمون میں اس لئے چھوڑا تھا تاکہ پشتیم اسے سری قوتوں سے لیس کر
اب میری بیٹی کو جزیرہ دلمون میں قیام کئے ہوئے کئی ماہ گزر چکے ہیں میرے خیال
جس مقصد کے تحت تم نے میری بیٹی ایلیم کو وہاں چھوڑا تھا وہ اس مقصد کو پورا کر
ہو گی۔

سموقان میرے بیٹے میں اپنے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کے
فکرمند ہوں ساحرانو اور اس کے گماشتوں نے نہ جانے میرے بیٹے اور اس کی
کہاں چھپا رکھا ہے وہ یقیناً ان دونوں پر سختیاں بھی کرتے ہوں گے۔
میرے بچے کیا میری بیٹی ایلیم نے یہ لائحہ عمل طے کیا تھا کہ وہ

ساتھ مل کر اپنے بھائی اریش اور اراتا کو تلاش کرے گی اب جب کہ ہم جنگ کے نتیجے
میں اناتا اور اس کی طاقت اور قوت کی پوری کمر توڑ چکے ہیں پہلے حمبابا کو بھی اپنے سامنے
جھکنے پر مجبور کر چکے ہیں تو میرے خیال میں مستقبل قریب میں نہ ہی حمبابا ہمارے
خلاف اٹھ سکے گا نہ اناتا سرکشی کا مظاہرہ کر سکے گا امن اور آشتی کے دور میں میں چاہتا
ہوں کہ تم اور میری بیٹی ایلیم مل کر اریش اور اراتا کو تلاش کرو اپنی سری قوتوں کو
حرکت میں لاتے ہوئے ان دونوں کو انو کی قید سے رہائی دلاؤ۔ سموقان میرے بیٹے میں
سمجھتا ہوں یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو اور میرے بیٹے جزیرہ دلمون میں قیام کے
دوران اگر ایلیم نے پشتیم سے سری قوتیں حاصل کر لی ہیں تو اس سلسلے میں وہ بھی
تمہاری مدد اور معاونت کر سکتی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد لوگل باندہ تھوڑی دیر کے لئے رک گیا تھا کچھ سوچا
اور اس کے بعد سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

عظیم سموقان اس سے پہلے میں تفصیل کے ساتھ گلگامش اور رانکدو سے
گفتگو کر چکا ہوں ہم تینوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ میرے عزیز میرے بیٹے تو اس
میدان جنگ سے نکل کر جزیرہ دلمون کا رخ کرے وہاں میری بیٹی ایلیم کو اپنے ساتھ لے
اور پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میرے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ
اراتا کو تلاش کرے مجھے امید ہے کہ جب تم اور ایلیم دونوں مل کر تلاش کا کام شروع
کرو گے تو اپنے مقصد میں ضرور کامیاب رہو گے سموقان میرے بیٹے یہی وہ گفتگو ہے جو
ہم تم سے کرنے کے لئے آئے ہیں اب تم کہو ہم سے کیا کہنے کے لئے تم اپنے خیمے سے
نکل رہے تھے۔

جواب میں سموقان نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا میرا خیال ہے آپ
میری طرف جس مقصد کے لئے آ رہے تھے اسی مقصد کے لئے میں آپ لوگوں کی طرف
جانے والا تھا میں آپ لوگوں کو مطلع کرنا چاہتا تھا کہ جب تک متحدہ لشکر کا یہاں پڑاؤ
ہے میں سیدھا دلمون کا رخ کرتا ہوں میں یہ سفر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے
ہوئے کروں گا جزیرہ دلمون میں، میں پشتیم سے ملوں گا اگر اس نے سری قوتوں میں ایلیم
کی تعلیم مکمل کر لی ہو گی تو پھر میں ایلیم کو ساتھ لے کر یہاں آؤں گا اس طرح ایلیم اپنے

باپ لوگل باندہ سے بھی مل لے گی پھر لوگل باندہ سے اجازت لے کر ایلم میرے ساتھ اپنے بھائی اور اس کی منسوبہ کی تلاش میں نکلے گی بس یہی کچھ میں آپ لوگوں سے کہنے کے لئے آپ لوگوں کی طرف جانے والا تھا لیکن جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا وہ تم سب نے پہلے ہی کہہ دیا ہے اب میں سمجھتا ہوں کہ میرا اور آپ تینوں کا مقصد اور مدعا ایک ہی مرکز پر جمع ہو گئے ہیں۔

سموقان کہتے کہتے رک گیا تھا تھوڑی دیر خاموش رہ کر اس نے کچھ سوچا تھا سکے بعد اس نے گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

گلگامش میرے عزیز بھائی اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو معاملہ طے کرنے تم میرے پاس آئے ہو وہی معاملہ میں تمہارے ساتھ نپٹانے کے لئے تمہاری طرف جا رہا تھا اب میں تم لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر میں تھوڑی دیر تک یہاں سے جزیرہ دلمون کی طرف کوچ کروں تو تم لوگوں کو اس سلسلے میں کوئی اعتراض تو نہ ہو گا جواب میں گلگامش نے ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

سموقان میرے بھائی اس سے پہلے بھی کبھی میں نے تیرے کسی فیصلے خلاف اعتراض کیا ہے میرے عزیز بھائی میں لوگل باندہ اور رانکدو جاتے ہیں میرے خیال میں تم اپنے خیمے ہی سے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جزیرہ دلمون طرف کوچ کر جاؤ میرے خیال میں تم زیادہ دن نہیں لگاؤ گے ایک دو دن ہی میں ایلم کو لے کر یہاں ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے تمہارے جانے کے بعد میں بڑی بے بڑی بے تابی سے تمہاری واپسی کا انتظار کروں گا اس کے ساتھ ہی گلگامش، لوگل با اور رانکدو اس کمرے سے نکل گئے تھے۔ سموقان نے پہلے اپنے آپ کو مسلح کیا ضرورت ہر شئے اس نے اپنی چرمی زنبیل میں ڈالی پھر خیمے کے اندر ہی کھڑے ہو کر اس نے سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنے کام کی ابتداء کی دھوئیں کی طرح وہ خیمے میں تحلیل ہو کر فضاؤں میں کھو گیا تھا۔

سورج غروب ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ چند ہی لمحے پہلے ایلم دائی سے انسانی زندگی میں تبدیل ہوئی تھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کہ عین اسی وقت بوڑھا پشپتیم کھنکھارتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوا پشپتیم کو دیکھتے ہی ایلم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی چند قدم وہ آگے بڑھی اور بڑی خوشگوار آواز میں وہ پشپتیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی۔

اے پدر محترم میں اپنے کمرے میں آپ کو خوش آمدید کہتی ہوں آپ کے چہرے پر مسکراہٹ اور سکون ہے جس سے میں یہ اندازہ لگا سکتی ہوں کہ آپ میرے لئے کوئی اچھی اور نئی خبر لے کر آئے ہیں۔

آگے بڑھتے ہوئے پشپتیم، ایلم کے قریب رک گیا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا ساتھ ہی ساتھ مسکراتا رہا اس کے بعد اس کی آواز سنائی دی۔

ایلم میری بیٹی! تمہارا اندازہ درست ہے میں تمہارے لئے ایک اچھی خبر لے کر آیا ہوں سب سے پہلے تو میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج شام کا کھانا تم میرے ساتھ میرے کمرے میں کھاؤ گی۔

پشپتیم کی اس گفتگو سے ایلم چونکی پھر عجیب سے انداز میں اس نے پشپتیم کی طرف دیکھا اور جستجو بھرے لہجے میں کہنے لگی۔

اے پدر محترم! کیا آج کوئی خاص بات ہے جو آپ مجھے شام کا کھانا اپنے

کمرے میں کھانے کے لیئے کہہ رہے ہیں جواب میں پشمیتم نے ہلکا سا ایک قہقہ
کے بعد اس نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم میری بیٹی میں واقعی تمہارے لئے ایک اچھی خبر لے کر
دوسرے الفاظ میں تم سے یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میرے کمرے میں تمہارا ایک
بیٹھا ہوا ہے جو بڑی بے چینی سے تمہارا منتظر ہے میرا اندازہ میرا خیال ہے کہ
کر تم خوش ہو جاؤ گی اسلئے کہ۔

یہاں تک کہتے کہتے پشمیتم کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں ایلم
تھی۔اس نے پشمیتم کی بات کاٹ دی تھی۔

پدر محترم میرے لئے سموقان کے علاوہ کون سا ایسا مہمان ہو سکتا
دیکھ کر میں خوش ہو سکتی ہوں جواب میں پشمیتم نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا
آوز گونجی تھی۔

ایلم میری بچی تیرا اندزاہ درست ہے تھوڑی ہی دیر پہلے سموقان ہم
وہ تمہیں لینے آیا ہے میری بیٹی وہ میرے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے کھانا میرے
لگ چکا ہے میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ساتھ چلے تینوں اکٹھے بیٹھ کے کھانا کھ
کے بعد سموقان تمہیں یہاں سے لے کر روانہ ہو جائے گا۔

میرے ساتھ میرے کمرے میں جانے سے پہلے میری بچی میں ت
انکشاف کر دوں کہ میں نے سموقان کو بتا دیا ہے کہ تم اسے چاہتی ہو اس
کرتی ہو میرے اس انکشاف پر وہ بے حد خوش ہوا تھا اس کی حالت سے میں
لگا یا جیسے وہ بڑی بے چینی سے اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ تمہاری محبت اسے
بچی میری بیٹی جو کچھ مجھے سموقان سے کہنا چاہیئے تھا وہ تو میں نے تفصیل سے
آگے تم باقی باتیں خود ہی سموقان سے کر لو گی میرے خیال میں میرے ساتھ
مل کر کھانا کھاتے ہیں اس لئے کہ سموقان رکنے والا نہیں ہے وہ فی الفور
چاہتا ہے اس نے مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ گلگامش، سموقان، انکدو اور
باپ لوگل باندہ نے مل کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو بدترین شکست دی
جب کہ حمبابا اور اتانا کی عسکری قوت کی کمر سموقان نے توڑ دی ہے تو تمہا

باندہ کی خواہش پر تمہیں ساتھ لے کر وہ تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کی
ہیں نکلنا چاہتا ہے میری بیٹی میرے ساتھ آؤ سموقان بڑی بےچینی سے ہمارا منتظر ہو

جواب میں ایلم نے کچھ نہ کہا مسکراتے ہوئے اور بے پناہ خوشی کا اظہار
ہوئے چپ چاپ وہ پشمیتم کے ساتھ ہو لی تھی۔

پشمیتم کے ساتھ ایلم جب اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا
ے کی ایک نشست پر سموقان بیٹھا ہوا تھا ایلم کو دیکھتے ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ
ہوا اور مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا ایلم، سموقان کو دیکھتے ہی بڑی تیزی سے
کے قریب ہوئی پھر اس نے اپنی رس اور شہد برساتی آواز میں سموقان کو مخاطب

آپ کیسے ہیں۔

ایلم شاید کچھ مزید کہنا چاہتی تھی کہ سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے
بات کاٹ دی ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے سموقان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ
نے چاہت بھری آواز میں ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم تم دیکھتی ہو میں ٹھیک ہوں پشمیتم مجھے بتا چکے ہیں کہ یہاں قیام کے
تمہیں سری قوتوں پر پورا عبور حاصل ہو چکا ہے پشمیتم نے تمہیں یہ بتا دیا ہو گا
سے پہلے ہم نے حمبابا کو شکست دی اس کے بعد اتانا کی بھی کمر توڑی اس وقت
اور انکدو اور تمہارا باپ لوگل باندہ، اتانا کی سرحدوں پر خیمہ زن ہیں میں وہیں
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے تمہاری طرف آیا ہوں اور میں تمہیں
ہوں اس لئے کہ تمہارا باپ لوگل باندہ بھی تم سے ملنے کے لئے بے چین ہے۔

اس کے ساتھ ہی سموقان جس نشست سے اٹھا تھا اس پر بیٹھ گیا اس موقع
ہوئے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تم اور ایلم دونوں گفتگو کرو میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں پھر سموقان
جواب کا انتظار کیئے بغیر پشمیتم وہاں سے ہٹا اور کمرے سے ملحق ایک دوسرے کمرے
ہو گیا تھا ایلم، سموقان کے سامنے بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک اس کمرے میں

خاموشی رہی اس دوران ایلم کی عجیب سی حالت تھی کبھی وہ گہری نگاہوں سے
طرف دیکھ لیتی تھی کبھی حیا اور شرم کے باعث اس کی نگاہیں جھک جاتی تھیں
کی توقعات کے خلاف سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

ایلم میں نہیں جانتا حقیقت میں تمہارے دلی جذبات میرے
ہیں لیکن پشمیتم نے مجھے بتایا ہے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو مجھ سے محبت کرتی ہو
اپنی محبت کا اظہار تم نے پشمیتم سے بھی کیا ہے کیا اس سلسلے میں تم میرے ساتھ
گفتگو کرنا پسند کرو گی۔

سموقان کے ان الفاظ سے سامنے بیٹھی بیچاری ایلم کی حالت جو
سنی کے وصال کی سی ہو کے رہ گئی تھی اس کی گردن جھک گئی تھی کچھ اس ا
جیسے وہ لطیف و خوشگوار دھڑکنوں میں کھو گئی ہو یا دل کی دھڑکن کی سرگوشیوں
اپنے معصوم دلکش اور حسین احساسات کو تلاش کرنے لگی ہو اس موقع پر
تبسم آفرین چہرے پر محبت کے چمکتے جام جیسی کیفیت تھی اس کی مہتاب پیشانی
کے گرد باد کا رقص تھا جب کہ دلوں کو موہ لینے والی سنہری امواج اس کی آنکھو
رقص کناں ہو گئی تھیں کچھ دیر تک ایسا ہی سماں رہا ایلم بیچاری اپنے احسا
تکمیل حسین سپنوں کی تعبیر اور سانسوں کے سنگیت میں کھوئی رہی اس کے
سموقان کی آواز پھر سنائی دی۔

ایلم میرے سوال کا جواب خاموشی نہیں ہے میں تمہارے منہ
چاہتا ہوں تمہارے الفاظ ہی کی روشنی میں اپنے مستقبل کا لائحہ عمل طے کر

سموقان کے ان الفاظ پر آہستہ آہستہ ایلم نے اپنی گردن سیدھی
گہری نگاہ اس نے سموقان پر ڈالی پھر اس کی شہد میں ڈوبی آواز سنائی دی۔

سموقان میرے محترم میں نہیں جانتی کہ مستقبل میں میرا
میں اس قدر جانتی ہوں کہ اپنا ماضی اپنا حال اپنا مستقبل آپ کے نام کر
کے ساتھ ملاقات سے قبل انو کے مسکن میں ڈوبتی کشتی میں مغموم مسکراہ
تھی میرے سامنے تاریکی کے سوا کچھ نہ تھا آپ کے سپاہیانہ وقار آپ کی علا
ذلت کی تابکاری شعاعوں او تخریب کی ظلمتوں سے نجات دی اب آپ ہی

بت کا روشن ستارہ میری آزادی کی دعاؤں کا الہام اور میری زیست کی ساری کجی کو
درست کرتا تقدیر کا فرشتہ ہیں۔

سموقان آپ میری محبت کے نقاروں کی گونج میرے ساز حیات کی نوید اور
مایوسی کی گھٹا ٹوپ فضاؤں آپ اور صرف آپ ہی میرے لئے روشنی کا مینار اور وقت کی
آندھیوں کے طوفان میں آپ ہی میرے لئے منزل کا رہنما ہیں۔یہاں قیام کے دوران
میں نے وقت کے بدترین لمحوں کے علاوہ ستاروں کی سرگوشیوں سانسوں کی تھکن اور
نگاہوں کے سکوت میں ہمیشہ آپ کے نام کی گونج سنی ہے۔سموقان میرے جسم کی
کروٹیں لیتی ترنگ اور میرے فکر و خیال کی رعنائی اب آپ کے ہی نام ہے اس لئے کہ
آپ اب میری امیدوں کے گوہر ہیں یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے ایلم رکی اس
کے بعد اس نے پہلے کی نسبت زیادہ پرعزمی میں کہنا شروع کیا تھا۔

سموقان میرے عزیز جو کچھ میں نے اپنے دل کے نہاں خانوں میں پایا وہ میں
نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں وہ آپ سے کہہ چکی ہوں
میرے خیال میں آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ میرے دلی اور قلبی احساسات آپ کے
متعلق کیا ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایلم خاموش ہو گئی تھی کمرے میں کچھ دیر سکوت رہا
اس دوران کبھی کبھی ایلم چور نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھ لیتی تھی اس نے دیکھا
کہ سموقان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی پھر سموقان کی آواز ایلم کے کانوں میں
رس گھول رہی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

میں تیری محبت کا جواب محبت اور چاہت سے دوں گا گو تم اس سے پہلے
پشمیتم پر میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کر چکی ہو پر میں تمہارے منہ سے کچھ سننا چاہتا
تھا جو الفاظ تم نے استعمال کئے ہیں انہوں نے میرا دل خوش کر دیا ہے اب اپنی محبت
اپنی چاہت اپنی الفت اور اپنے ان الفاظ کے جواب میں میرا ردعمل بھی سنو۔ایلم آج
کے بعد تم میرے لئے مہر و محبت کی کھیتی رنگینی کے جہاں کی ایک حکایت میرے لئے
محبت کی خوشبوؤں کا مہکتا پھول او درخشاں نور سحر ہو ایلم آج کے بعد تم میرے لئے
محبت کا گیت فطرت کا حسن ارچاہتوں کا پھول ہو جیسی محبت سے تم نے مجھے نوازا ہے

میں اس سے بڑھ کر محبت کے پھول تم پر نچھاور کروں گا سنو ایلم آج سے تم میں تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا ہر دشمن ہر قوت کے سامنے تمہارا تمہارا محافظ بن کر تمہارے سامنے آؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا ایک نگاہ اس نے دروازے پر ڈالی جس دروازے سے پشیتم دوسرے کمرے کی طرف گیا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور ایلم کو گلے لگانے کے لئے اس نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے تو ایلم نے پہلے تیز نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھا ایک احتجاجی نگاہ بھی اس کے چہرے پر ڈالی پھر اٹھ کھڑی ہوئی بڑی تیزی سے بھاگی اور سموقان سے گلے مل گئی تھی تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی پھر وہ دونوں علیحدہ ہوئے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے اس کے بعد سموقان نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم تمہارے یہاں آنے سے قبل پشیتم کے ساتھ میری تفصیل کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے وہ مجھ پر انکشاف کر چکے ہیں کہ انہوں نے تم کو سری قوتوں سے پوری طرح لیس کر دیا ہے انہوں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ یہاں سے روانہ ہوتے وقت ایک خط تمہارے باپ لوگل باندہ کے نام دیں گے اس خط میں شاید وہ یہ انکشاف کریں گے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کا انتخاب کر چکے ہیں یہ بات انہوں نے مجھ سے وثوق کے ساتھ تو نہیں کی لیکن ان کی گفتگو کے دوران مجھے چند اشارے ملے ہیں ان کی بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے باپ کو جو وہ خط لکھ رہے ہیں اس میں تمہاری چاہت کا اظہار ہو گا میرے خیال میں اگر پشیتم ایسا کرتے ہیں تو میری اور تمہاری محبت کی یہ بات تمہارے باپ کی نگاہوں میں مزید آسان ہو کر رہ جائے گی۔

سموقان شاید مزید کچھ کہتا لیکن بیچ میں ایلم بول پڑی وہ کہہ رہی تھی۔

محترم سموقان اگر پشیتم میری چاہت او محبت کے اظہار کے متعلق کوئی بات میرے باپ کو نہ بھی لکھیں تب بھی اس معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ ہو گا وہی جو میں چاہوں گی میرا باپ میری کوئی بھی بات نہیں ٹالتا جب میں اپنے باپ پر یہ انکشاف کروں گی کہ میں اور آپ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو آپ دیکھئے گا کہ میرا باپ بے پناہ خوشی کا اظہار کرے گا اور وہ بخوشی مجھے آپ کا ساتھی بنانے پر رضامند

پشیتم مجھے بتا چکے ہیں کہ اس معاملے میں ابھی ایک بڑی رکاوٹ ہے ہم ہو جائے گا لیکن دونوں ایک دوسرے سے محبت تو کر سکتے ہیں لیکن شادی کر کے ایک دوسرے کا قرب نہیں کر سکتے اس لئے کہ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ساحرانو نے جو سحر مجھ پر کر رکھا ہے اس کا اثر آپ پر بھی ہو جائے گا اور میں ایسا ہرگز پسند نہیں کروں گی میں آپ کو انو کے ہر سحر سے ہر رد عمل سے محفوظ رکھنا چاہتی ہوں اس لئے کہ آپ ہی میرے محافظ اور میری منزل کی نشاندہی ہیں ایلم شاید مزید کچھ کہتی لیکن خاموش ہو گئی اس لئے کہ ساتھ والے کمرے سے پشیتم نمودار ہوا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں بانس کا ایک خول تھا جسے ہلاتا ہوا وہ دونوں کے قریب آیا پھر وہ سموقان کے قریب بیٹھ گیا اور ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم میری بیٹی جیسا کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ سموقان تمہیں لے کر آج یہاں سے کوچ کرنا چاہتا ہے میری بچی جن قوتوں سے سموقان لیس ہے ایسی ہی قوتوں سے میں نے تمہیں بھی لیس کر دیا ہے سموقان کے پاس ایک زنبیل ہے جس میں وہ چیزیں رکھتا ہے جو سری قوتوں میں اس کی معاون اور مددگار ثابت ہوتی ہیں ایسی ہی ایک زنبیل میں نے تیرے لئے بھی تیار کر دی ہے ذرا اپنے پیچھے نشست کی طرف دیکھو۔

ایلم نے جب اپنی پشت کی طرف دیکھا تو چھوٹی سی ایک چمڑے کی زنبیل رکھی ہوئی تھی جسے دیکھتے ہوئے وہ مسکرا دی۔ پشیتم کی آواز پھر سنائی دی ایلم میری بیٹی زنبیل کو اٹھاؤ اپنے کندھے سے لٹکاؤ پھر بانس کا خول جو پشیتم نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا وہ ایلم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

بانس کے اس خول کے اندر کپڑے پر لکھا ہوا ایک پیغام ہے جو تمہارے باپ کے نام ہے میری بیٹی اس پیغام کو اپنی زنبیل میں ڈالو راستے میں تم یا سموقان اسے پڑھنے کی کوشش مت کرنا میرا یہ پیغام اپنے باپ کے حوالے کرنا پھر دیکھنا وہ کیا رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔

اس موقع پر جب کہ تم دونوں میرے پاس سے رخصت ہو رہے ہو میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم دونوں کی حیثیت میرے ہاں ایک

بیٹے اور بیٹی کی سی ہے مجھے اس بات پر بھی بے پناہ خوشی اور سکون ہے کہ تم
ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو ایک دوسرے کو چاہتے ہو۔ میرے بچو
کوچ کرنے سے قبل میں تم پر یہ واضح کروں گا کہ انو کی طرف سے محتاط رہنا جب
بھی اس کے یا اس کے گماشتوں کے خلاف حرکت میں آنا تو دونوں اکٹھے رہنا ایک
دوسرے پر کڑی نگاہ رکھنا ایک دوسرے کی حمایت، مدد اور تعاون کرنا میرے بچو اگر
ایسا کرو گے تو یاد رکھنا میرا خدا جو سارے جہانوں کا پالنے والا جو سارے جہانوں
محافظ جو سارے جہانوں کا رازق ہے وہ تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب کرے
اس لئے کہ تم دونوں اسی کے ماننے والے ہو اور بوقت ضرورت اسی سے مدد مانگنے والے
ہو۔

میرے بچو یہ بات بھی یاد رکھنا کہ خداوند قدوس اپنے بندوں کو آزمائش
امتحان میں ڈالتا ہے موجودہ حالت کو خداوند قدوس کی طرف سے ایک آزمائش ہی
جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے جس طرح تم اس کی بندگی کرتے ہو اسی سے مدد
مجھے امید ہے کہ ہمارا خدا ہمیں مایوس نہیں کرے گا میرے بچو جو کچھ میں نے کہنا تھا
دیا اب تم یہاں سے کوچ کر سکتے ہوں۔

ایلیم نے بانس کا وہ خول لے لیا جس کے اندر پشمیتم نے اپنا پیغام رکھا
پشت کی طرف رکھی زنبیل اس نے اٹھائی بانس کا خول اس میں ڈالا زنبیل کو اس
اپنے کندھے پر ڈال لیا اس دوران سموقان بھی حرکت میں آیا نشست کے قریب ہی
اس کی زنبیل پڑی ہوئی تھی وہ اس نے اپنے کندھے پر لٹکائی اور اٹھ کھڑا ہوا ایلیم
پشمیتم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے سموقان آگے بڑھا پشمیتم سے گلے ملا جب
علیحدہ ہوا تو پشمیتم نے شفقت آمیز انداز میں ایلیم کے سر پر ہاتھ پھیرا ایک بار پھر اس
ان دونوں کو مخاطب کیا۔

میرے بچو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایلیم میری بیٹی میں تم کو
چکا ہوں کہ تم اس وقت تک سموقان سے شادی نہیں کر سکتی نہ اس کا قرب حاصل
سکتی ہو جب تک انو کا سحر تم پر سے زائل نہیں ہو جاتا میرے خیال میں یہ بات
خود بھی سموقان پر واضح کر دی ہو گی جواب میں ایلیم نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

اب تم دونوں رخصت ہو جاؤ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں رخصت
ہونے سے پہلے ایک بار پھر میں تم سے کہوں گا کہ جب بھی تم پر کوئی افتاد پڑے اپنی مدد
حمایت کے لئے صرف اپنے خداوند قدوس کو پکارنا اب تم یہاں سے کوچ کر سکتے ہو
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ سیدھے ان علاقوں کا رخ کرو جہاں گلگامش نے لشکر
کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا ہے۔ دونوں نے پشمیتم کی تجویز سے اتفاق کیا، پھر سموقان نے
ایلیم کی طرف دیکھا۔

ایلیم اپنا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور دونوں اکٹھے سری قوتوں کو
حرکت میں لائیں اور یہاں سے کوچ کریں اس موقع پر پشمیتم ہی نہیں ایلیم کے چہرے پر
بھی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ سموقان کے ہاتھ میں
دیا اس کے ساتھ ہی جب سموقان نے اسے مخصوص اشارہ کیا تو دونوں نے اپنا ایک
ایک ہاتھ فضاء میں بلند کیا اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور
دوسرے ہی لمحے وہ دھوئیں کی طرح فضاؤں میں تحلیل ہوتے ہوئے پشمیتم کی نگاہوں
سے اوجھل ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ایلیم دونوں شمالی لبنان کی ان سرحدوں پر
نمودار ہوئے جہاں گلگامش، لوگل باندہ اور رانکدو نے اپنے لشکریوں کے ساتھ پڑاؤ کیا
تھا دونوں گلگامش کے خیمے کے باہر نمودار ہوئے تھے خیمے کے اندر اس وقت گلگامش،
رانکدو اور لوگل باندہ باہم گفتگو کر رہے تھے۔ سموقان اور ایلیم جب مسکراتے ہوئے خیمے
میں داخل ہوئے تو ایلیم کو دیکھتے ہی اس کا باپ لوگل باندہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے
ہوئے آگے بڑھا اپنی بیٹی ایلیم کو اس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور اس کی پیشانی اس کا سر چوما
پھر اپنے ساتھ لپٹائے ہی ایلیم کو لوگل باندہ اس نشست کے قریب لے گیا جہاں وہ خود
بیٹھا ہوا تھا ایک نشست پر اس نے ایلیم کو بٹھا دیا دوسری پر وہ خود بیٹھا۔ اتنی دیر تک
سموقان، گلگامش اور رانکدو سے مصافحہ کر چکا تھا بعد میں اس نے لوگل باندہ سے بھی
مصافحہ کیا پھر رانکدو اور گلگامش کے درمیان خالی نشست پر بیٹھ گیا۔

اس موقع پر گلگامش نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

ایلم میری بہن میں تمہیں یہاں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں میری
میں سمجھوں کہ بزرگ لشمیتم نے تمہیں ان تمام سری قوتوں سے آراستہ کر دیا
قوتوں سے سموقان مسلح ہے جواب میں ایلم کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ
ہوئی تھی جواب میں کچھ کہنے کی بجائے اس نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں
تھا اس کے اس رد عمل پر گلگامش کے چہرے پر گہری مسکراہٹ کھیل گئی تھی
لوگل باندہ کی بھی خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی قبل اس کے کہ گلگامش یا لوگل
میں سے کوئی اپنے رد عمل کا اظہار کرتا ایلم نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے
مخاطب کیا۔

اے میرے محترم باپ بزرگ لشمیتم آپ کو جانتے تو نہیں لیکن آپ
نام انہوں نے مجھے ایک پیغام دیا ہے اس پیغام میں کیا لکھا ہے میں نے پڑھا ہے
سموقان اس تحریر سے آگاہ ہے۔ بانس کے ایک خول میں بند وہ پیغام میں آپ کو
ہوں پہلے اسے پڑھیں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کے نام بزرگ لشمیتم نے کیا لکھا ہے۔

پھر ایلم نے اپنے کندھے پر لٹکتی چمڑے کی زنبیل میں ہاتھ ڈال کر بانس
وہ خول نکالا پھر اس نے اس کے اندر سے ایک کپڑا نکالا جس پر پیغام لکھا ہوا تھا
اس نے اپنے باپ کو دے دیا تھا لوگل باندہ نے وہ کپڑا کھولا اور اس پر لکھی تحریر
لگا۔ قریب ہی بیٹھے گلگامش نے بھی اپنی نگاہیں اس تحریر پر جما دی تھیں۔

لوگل باندہ اور گلگامش دونوں اس تحریر کو پڑھتے رہے ار گاہے
مسکراتے ہوئے دونوں ہی کبھی سموقان کبھی ایلم کی طرف دیکھ لیتے تھے ان کی
حرکات نے سموقان اور ایلم دونوں کو ایک طرح سے جستجو میں مبتلا کر کے رکھ دیا
اس لئے کہ دونوں ابھی تک خط کے نفس مضمون سے آگاہ نہیں تھے۔

خط پڑھنے کے بعد لوگل باندہ نے اسے گلگامش کی طرف بڑھایا اور
میرے عزیز اسے پڑھو۔

گلگامش مسکراتے ہوئے کہنے لگا لوگل باندہ میں اس تحریر کو پڑھ چکا
اور اسے پڑھنے کے بعد مجھے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر
لوگل باندہ نے گلگامش کی اس بات کا جواب نہ دیا تھوڑی دیر تک

ے انداز میں اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی بیٹی ایلم سے گفتگو کرتا رہا۔ ایلم منہ سے
کہہ رہی تھی بس کبھی کبھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیتی تھی کچھ دیر
دونوں باپ بیٹی اسی طرح راز و نیاز کرتے رہے پھر لوگل باندہ نے اپنے سامنے بیٹھے
سموقان کی طرف دیکھا اس کے بعد اس نے اسے مخاطب کیا سموقان میرے بیٹے میں ایلم
کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں تم دونوں اس خط کے نفس مضمون سے آگاہ
نہیں ہو بہر حال بزرگ لشمیتم نے ایک طرح سے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اپنے
میں اس نے تم دونوں کی محبت کا انکشاف مجھ پر کیا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے دم لینے کو لوگل باندہ رکا اس
دوران حسین و خوبصورت ایلم کی حالت عجیب و غریب ہو چکی تھی وہ تھوڑی تھوڑی
ہچکچاتی نگاہوں سے اپنے سامنے بیٹھے سموقان کی طرف دیکھ لیتی تھی اس موقع پر
کے خوبصورت چہرے پر حسن کے نغمات کی زریں امواج، رنگین آنچلوں کے شبنمی
ہانوں اور صبح نور کی لشکارتوں جیسی کیفیت چھائی رہی تھی تھوڑی دیر رکنے کے بعد
لوگل باندہ پھر بول پڑا۔

سموقان اور ایلم مجھے تم دونوں کی محبت کے انکشاف پر انتہا درجہ کی خوشی
اور اطمینان ہوا ہے میری دعا ہے کہ تم دونوں ایک ساتھ زندگی کے صحرا میں
تنہائیوں کے مراحل میں منزلوں کی جستجو میں خوش اور پائندہ رہو میری دعا ہے کہ
تمہاری محبت کے سوتے سدا پھوٹتے رہیں تمہاری محبت پائندہ خیالات اور جمال سحر کی
طرح شاداب رہے تمہاری چاہت ستاروں کی بلندیوں کی سوچوں کی طرح رفعت اختیار
کرتی رہے میرے بچو میری دعا ہے کہ تم دونوں وقت کی گود میں عروس حیات کی طرح
شاداب صبا کے لطیف جھونکوں جیسے خوشکن ارچھاتی سحر کے نور کی طرح مطمئن و
پرسکون رہو۔

سموقان میرے بیٹے اس سلسلے میں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں اپنی بیٹی ایلم
سے گفتگو کر چکا ہوں یہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تمہارے ساتھ اپنی محبت کا اقرار کر
بہت میرے بچے ایلم کا یہ اقرار میرے لئے خوشکن ہے اس لئے کہ تم دونوں ارلیش اور
تلاش میں نکلنے والے ہو اگر دونوں ایک دوسرے سے اجنبی رہتے ہوئے اپنے کام

کی ابتداء کرتے تو تمہارے کام میں کوئی ضبط اور ربط نہ رہتا تمہاری راہیں بھی ایک دوسرے سے جدا ہی رہتیں اب جب کہ تم دونوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے لئے وقف کر دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں جس مہم پر تم روانہ ہونے والے ہو اس میں بہترین کارکردگی کا اظہار کر سکو گے ایلم میری بیٹی جہاں ضرورت کے وقت تمہاری بہترین حفاظت کر سکے گا وہاں اگر کوئی ایسا موقع آیا تو تم بھی اس کے کام آؤ گی اس طرح تم دونوں دو چاہنے والوں کی طرح ایک دوسرے سے جاں نثاری اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی منزل کو پالینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

بزرگ پشمیتم نے اپنے اس خط میں اس بات کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ جب تک ایلم سے سحر کا اثر ختم نہیں ہوتا اس وقت تک تم دونوں شادی کر کے ایک دوسرے کا قرب حاصل نہیں کر سکتے اگر تم ایسا کرو گے تو جو سحر اس وقت ایلم پر ہے اس کا اثر سموقان تم پر بھی وارد ہو جائے گا لہذا میں پشمیتم کی طرح تم دونوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکتے ہو ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا کر اپنی منزل کی طرف رواں ہو سکتے ہو پر میرے بچو تم دونوں اس وقت تک شادی نہ کرنا اس وقت تک ایک دوسرے کا قرب حاصل مت کرنا جب تک تم دونوں ارنگ اور اراتا کو تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اس سحر سے نجات نہیں حاصل کر لیتے جو اب اریش اور اراتا پر ہو چکا ہے سموقان میرے بیٹے مجھے امید ہے کہ تم پشمیتم اور میری تجویز سے اتفاق کرو گے۔

لوگل باندہ جب خاموش ہوا تب سموقان نے ایک گہری نگاہ ایلم پر ڈالی اس موقع پر ایلم کی نگاہیں جھک گئی تھیں سموقان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

لوگل باندہ میرے محترم آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے میرے اور ایلم کے درمیان یہ معاہدہ طے پا چکا ہے کہ ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہیں گے اس وقت تک نہ ایک دوسرے سے شادی کریں گے نہ ایک دوسرے کا قرب حاصل کریں گے جب تک اس سحر سے نجات حاصل نہیں کر لیتے ہم دونوں میں یہ بھی طے پا چکا ہے جب تک ہم اپنی منزل نہیں پالیتے اس وقت تک اکٹھے رہیں گے۔

سموقان خاموش ہو گیا لوگل باندہ اس کے ان الفاظ سے تھوڑی دیر

لطف اندوز ہوتا رہا پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان مجھے تمہارے ان الفاظ پر پورا یقین اور بھروسہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایلم تمہارے لئے ہی پیدا ہوئی تھی اور تم سے بہتر ایلم کو کوئی اور ساتھی مل ہی نہیں سکتا میری طرف سے تم دونوں کو اجازت ہے تم ایک ہی خیمے میں قیام کر سکتے ہو ایک ہی جگہ رہ سکتے ہو اور جب اور جس وقت چاہو اپنی مہم پر روانہ ہو سکتے ہو۔

لوگل باندہ کے ان الفاظ سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ مطمئن ہو گیا تھا ایلم کے چہرے پر بھی دور دور تک اطمینان تھا سموقان نے گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے بھائی میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اور مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز سے تم اتفاق کرو گے میں اور ایلم آج شب ہی یہاں قیام کریں گے میں چاہتا ہوں اگلے روز ہم اپنے کام کی ابتداء کریں۔ گلگامش تم اور رانکدو دونوں اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف روانہ ہو جانا۔ لوگل باندہ اپنے لشکر کے ساتھ بعلبک کی طرف چلا جائے گا جب کہ میں اور ایلم دونوں کل سے اپنی مہم پر روانہ ہوں گے ہمیں اس مہم کی ابتداء کیسے اور کہاں سے کرنی ہے یہ میں اور ایلم علیحدہ بیٹھ کر طے کریں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں مل کر اس مہم کی ابتداء بہتر انداز میں کر سکیں گے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب گلگامش بول اٹھا۔

مجھے تمہاری اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق ہے آنے والی صبح کو میں اور رانکدو اپنے لشکریوں کو لے کر اریک کی طرف روانہ ہو جائیں گے لوگل باندہ بعلبک کی طرف کوچ کر جائے گا اور تم دونوں اپنی مہم کی طرف نکل جانا اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب میں اپنے خیمے میں جاتا ہوں سموقان کے کھڑا ہونے کے ساتھ ہی ایلم بھی کھڑی ہو گئی اور اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اے میرے باپ آپ مجھے سموقان کے ساتھ رہنے کی اجازت دے چکے ہیں لہذا میرا قیام اب سموقان کے ساتھ ہی ہو گا۔

لوگل باندہ نے جواب میں مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا دی تھی لہذا سموقان اور ایلم دونوں اس خیمے سے نکل گئے تھے۔

سموقان جب اپنے خیمے کے قریب آیا تو باہر کھڑے محافظ کو اس نے
کے اندر ایک اضافی بستر لگانے کا حکم دیا سموقان کا حکم سنتے ہی وہ مسلح جوان حرکت
آیا اور وقت ضائع کئے بغیر اس نے خیمے کے اندر دوسرا بستر بھی لگا دیا تھا پھر ایلم کو لے
سموقان خیمے میں داخل ہوا کندھے پر لٹکائی ہوئی زنبیل اس نے خیمے کی چھت کے بانس
سے لٹکا دی تھی ایلم نے بھی ایسا ہی کیا پھر ایک بستر پر سموقان اور دوسرے پر ایلم بیٹھ
گئی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے سموقان نے گفتگو کا آغاز
کیا۔

ایلم اپنی مہم کا آغاز کرنے کے لئے میرے ذہن میں جو کچھ ہے وہ میں
تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں اگر تمہارے پاس اس سے بہتر کوئی تجویز ہو تو پیش کرنا
اگر تم میری تجویز سے اتفاق کرو تو اس پر پھر عمل کیا جائے گا جواب میں ایلم نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں اپنی گردن ہلا دی تھی جس پر سموقان پھر بول پڑا۔

ایلم آنے والی صبح کو گلگامش اور رانکدو اریک کی طرف چلے جائیں گے
تمہارا باپ بعلبک کی طرف کوچ کر جائے گا میں اور تم دونوں اپنی مہم کا آغاز کریں گے
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہم بھی یہاں سے کوچ کریں گے اور جس
کوہستانی سلسلے کے اوپر ساحر انو کا مسکن ہے اس سے چند میل شمال میں ایک سرائے
ہے دونوں اس سرائے میں قیام کریں گے پورا دن اس سرائے میں گزاریں گے جب
رات ہو گی اور چاروں طرف تاریکیاں چھا جائیں گی تب ہم اپنے کام کی ابتداء کریں گے
سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہم انو کے مسکن میں داخل ہوں گے لیکن یاد
رکھنا انو بہت بڑا ساحر ہے اگر ہم اپنی سری قوتوں کو بھی حرکت میں لاتے ہوئے اس
کے مسکن میں داخل ہوتے ہیں تو میرا اندازہ ہے کہ اس کو ہمارے اس داخلے کی
اطلاع ہو جائے گی لہذا اب ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہو گا۔

فی الوقت ہمارے سامنے جو پہلی مہم درپیش ہے وہ یہ کہ انو کے مسکن
سے ہم کسی ایسے شخص کو اٹھانے کی کوشش کریں گے جسے ہم اپنے ساتھ سرائے میں
لے جائیں اور وہاں اس سے پوچھ گچھ کریں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ انو نے
اریش اور اراتا دونوں کو کہاں رکھا ہوا ہے اس سے ہم دوسری بات یہ پوچھیں گے

نے جو سحر تم پر کر رکھا ہے اس سحر کا توڑ کیسے اور کسطرح کیا جا سکتا ہے میرے خیال
ساحر انو کے کسی شخص سے ان دو باتوں کا جواب ہم حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گئے تو پھر مجھے امید ہے کہ ایک روز ہم ساحر انو کو اپنے سامنے زیر اور بے بس
کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ایلم! مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز کو سمجھ گئی ہو
اب بولو تم کیا کہتی ہو۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلم تھوڑی دیر تک مسکراتی رہی۔ اس کی
آنکھوں میں دور دور تک پیار اور محبت ہی محبت تھی پھر اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

مجھے آپ سے کچھ نہیں کہنا میں آپ کی تجویز سے پوری طرح اتفاق کرتی
ہوں نہ اس میں کوئی تبدیلی چاہتی ہوں اب آپ بتائیں آپ مجھ سے مزید کیا چاہتے ہیں
جواب میں سموقان نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہنے لگا۔

ایلم میں تمہارا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم میری تجویز سے اتفاق کر رہی
ہو بہر حال اگر ایسا ہے تو پھر آؤ اپنے اپنے بستر میں گھس کر آرام کریں کہ صبح سب نے
یہاں سے کوچ کرنا ہے ایلم نے سموقان کی طرف دیکھا اور پھر دونوں چپ چاپ اپنے
بستروں میں دبک گئے تھے۔ اگلے روز گلگامش اور رانکدو اریک کی طرف، لوگل باندہ
بعلبک، جب کہ سموقان اور ایلم ساحر انو کے مسکن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سموقان اور ایلم نے ساحرانو کے مسکن سے لگ بھگ دس میں ے
پراسی سرائے میں قیام کیا جہاں اس سے پہلے بھی ایک بار سموقان اور ایلم قیام کر
تھے۔ اپنے لئے کمرہ حاصل کرنے کے بعد دونوں اس کمرے میں دن بھر آرام کرتے ر
تھے جب سورج غروب ہو گیا اور ایلم انسانی صورت میں آئی تب سموقان اور ا
دونوں سرائے کے کمرے سے نکل کر بھٹیار خانے کی طرف آئے پیٹ بھر کے دونوں
کھانا کھایا اس کے بعد سرائے کے اندر انہوں نے جو کمرہ حاصل کیا تھا اس میں آئے
سموقان نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! شام ڈھل گئی ہے رات اب گہری ہونا شروع ہو گئی ہے میرے خ
میں ہم دونوں کو اب یہاں سے ساحرانو کے مسکن کی طرف کوچ کرنا چاہئے میرا ا
عمل اس وقت یہ ہے کہ ساحرانو کے مسکن میں داخل ہونے کے بعد ہم ساحرانو
کسی ذمہ دار کارکن پر ہاتھ ڈالیں گے جو تمہارے بھائی اریش اور اس کی منسوبہ اراتا
قید خانے کے محل وقوع سے واقف ہو تاکہ ان دونوں کی مدد کرتے ہوئے ان کی
کا سامان کریں۔

میرے سامنے اس وقت سب سے اہم کام اریش اور اراتا کی رہائی
میں دونوں کو رہا کرانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو اس کے بعد میں ساحرانو ک
ایسے سرکردہ کارکن کی تلاش میں نکلوں گا جو اس سحر کے بھید سے واقف ہو

بڑے بھائی اور اراتا پر کیا ہوا ہے اس سحر کا بھید جاننے کے بعد ہی میں تم تینوں کو اس سحر سے نجات دلانے میں کامیاب ہو سکوں گا۔

بہرحال اس وقت ہم دونوں کے سامنے جو اہم اور پہلا کام ہے کہ ابھی تھوڑی دیر تک ہم یہاں سے ساحرانو کے مسکن کی طرف کوچ کریں گے اور کسی ایسے شخص پر ہاتھ ڈالیں گے جو ہمیں یہ بتا سکے کہ ساحرانو نے اریش اور اراتا کو کہاں رکھا ہوا ہے اس کے بعد ہمیں کیا کرنا ہے جو حالات ہمارے سامنے آئیں گے اس کے مطابق میں اور تم مل کر فیصلہ کرتے رہیں گے کیا تمہیں میری اس تجویز سے اتفاق ہے۔

ایلم تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر کھڑی مسکراتی رہی ساتھ ہی ساتھ بڑے دلکش انداز میں وہ سموقان کی طرف دیکھتی رہی پھر سموقان کو اس کی انتہائی شیریں اور دلکش آواز سنائی دی۔

سموقان تمہاری کسی اور تجویز سے اتفاق نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سموقان تمہارا فیصلہ مجھ ایلم کے لئے آخری ہے جو تم کہو گے میں ویسا ہی کروں گی اس لئے کہ میں جانتی ہوں کہ تمہارے فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے ہی ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اب بتاؤ ہم نے اگلا قدم کیا اٹھانا ہے۔

ایلم کا جواب سن کر سموقان کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کی لہریں بکھر گئی تھیں تھوڑی دیر تک وہ بڑے غور سے ایلم کی طرف دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔

ایلم اگر تم میری تجویز سے اتفاق کرتی ہو تو پھر آؤ حرکت میں آئیں اور ساحرانو کے مسکن کا رخ کریں جواب میں ایلم بھی مسکرا دی تھی پھر دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا ایلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے سموقان کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اس کے بعد ایک ایک ہاتھ دونوں نے فضاؤں میں بلند کیا سری قوتوں کو وہ حرکت میں لائے اس کے بعد وہ دھواں دھواں سا ہو کر فضاؤں میں تحلیل ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ایلم دونوں ساحرانو کے مسکن کے کوہستانی سلسلے پر نمودار ہوئے تھے رات اس وقت گہری ہو چکی تھی لوگ اپنے اپنے مسکنوں میں آرام کرنے کے لئے چلے گئے تھے کوہستانی سلسلے کے اوپر نمودار ہونے کے

بعد سموقان ایک چٹان کی اوٹ میں ہوا پھر اس نے ایلیم سے سرگوشی کی۔

ایلیم وہ سامنے عمارت کی طرف دیکھو وہاں کچھ لوگ پہرہ دے رہے
میرے خیال میں اس عمارت کے اندر رانو کے مسکن کی خوراک یا ہتھیاروں کے ذ
ہوں گے تم اسی چٹان کی اوٹ میں بیٹھی رہو جس میں اس وقت ہم دونوں کھڑے
میں آگے جاتا ہوں اور پہرہ دینے والوں میں سے کسی ایک کو اپنی گرفت میں کرنے
بعد اسے یہاں لاتا ہوں اور اس سے مناسب معلومات حاصل کرنے کے بعد پھر ہم
قدم اٹھائیں گے۔

سموقان جب اپنی بات مکمل کر چکا تب سرگوشی کے انداز میں ایلیم
بول پڑی۔

سموقان میں آپ کی اس تجویز سے قطعی اتفاق نہیں کرتی نہ میں آپ
اکیلا جانے دوں گی نہ ہی میں یہاں بیٹھ کر اذیت ناک لمحوں میں آپ کا انتظار کر سکوں
گی پھر آپ یہ بھی سوچیں کہ آپ کے جانے کے بعد اگر رانو کے گماشتے ہم پر حملہ آور ہو
یں تو جس طرح انہوں نے میرے بھائی اور اس کی منسوبہ کو ہم دونوں سے چھین
غائب کر دیا تھا اگر وہ میرا ان جیسا حشر نہیں کر سکتے تو کم از کم مجھے نقصان تو پہنچا
ہیں۔ لہذا میں کسی بھی صورت میں آپ سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔

اس کے علاوہ آپ کا اکیلے جانا میرے لئے باعث اذیت ہو گا میں آپ
کے ساتھ رہوں گی اگر کوئی ایسا موقع آتا ہے تو آپ کی مدد بھی کر سکوں گی آپ جانتے
ہیں کہ آپ ہی کی طرح میں بھی سری قوتوں سے لیس ہوں لہذا ہم دونوں کو ایک
دوسرے سے علیحدہ علیحدہ نہیں رہنا چاہئے اکٹھے رہتے ہوئے ہمیں اپنی اپنی طاقت
قوت کو مرکوز کرتے ہوئے دشمن کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے لہذا میں یہاں چٹان
کی اوٹ میں اکیلی نہیں بیٹھوں گی اور آپ کے ساتھ جاؤں گی میرے خیال میں آپ
اس سلسلے میں کوئی اعتراض بھی نہ ہو گا۔

ایلیم کی اس گفتگو سے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی
اس کے بعد اس نے دوبارہ سرگوشی کی۔

ایلیم میں تمہاری اس گفتگو سے اتفاق کرتا ہوں اب آؤ چٹانوں

ن میں ہوتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اور پہرہ دینے والوں میں سے ایک کو اپنی گرفت
رتے ہوئے یہاں لاتے ہیں اور اس سے کچھ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے
ہیں۔

ایلیم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا دونوں پھر چٹان سے نکلے
تک کر چلتے ہوئے درختوں، چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے وہ اس عمارت کے قریب گئے
جس کے ارد گرد کچھ پہرے دار چوکنے اور مستعد تھے عمارت کے بالکل قریب جا کر ایک
جگہ سموقان رک گیا اس نے ایلیم سے سرگوشی کی۔

ایلیم! تم نے دیکھا اس وقت اس عمارت پر دو مسلح جوان پہرہ دے
رہے ہیں باقی ساتھی کہیں سو رہے ہوں گے اگر ہم ان میں سے ایک کو پکڑ کر اپنی
گرفت میں لے کر مطلوبہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو دوسرے کو
اپنے ساتھی کے غائب ہونے کی خبر ہو جائے گی اس لئے کہ تم دیکھتی ہو دونوں مسلح
جوان عمارت کے آخری کونوں پر جانے کے بعد مڑتے ہیں اور وسطی حصے میں آ کر ملنے
کے بعد پھر ایک دوسرے کی مخالف سمتوں میں جاتے ہیں اس طرح ایک پر ہاتھ ڈالنا
ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے میں چاہتا ہوں کہ دونوں پر اپنی گرفت کریں
اور اس کے بعد اس سے معلومات حاصل کریں۔

ایلیم ایسا کرنے کے لئے ہمیں عمارت کے آخری کونے کی طرف جانا ہو
پہلے ایک پر قابو پاتے ہیں اس کے بعد دوسرے سے نپٹیں گے ایلیم نے اثبات میں
جب سر ہلایا تو سموقان حرکت میں آیا اور اس کے بعد وہ نیچے جھکتے ہوئے کہیں رینگتے
کہیں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس عمارت کے دائیں کونے کی طرف بڑھے تھے۔

عمارت کے آخری سرے پر جا کر سموقان اور ایلیم دونوں ایک ستون کی
اوٹ میں کھڑے ہو گئے تھے ایک پہرے دار چکر لگاتا ہوا جب اس کونے میں پہنچا تو
جونہی مڑ کے واپس جانے لگا پشت کی جانب سے سموقان اس پر وارد ہوا اس نے ایک
ہاتھ اس پہرے دار کے منہ پر رکھا دوسرا ہاتھ اس کی بغل کے نیچے ڈالتے ہوئے اس نے
اسے اوپر اٹھا لیا تھا وہ پہرے دار بڑا تڑپا بڑی جدوجہد کی لیکن اس کی حالت ایسے ہی تھی
جیسے کوئی بے بس میمنا کسی طاقتور اور بے رحم قصائی کی گرفت میں آگیا ہو۔

سموقان اس پہرے دار کو لے کر ستون کی اوٹ کی طرف گیا اس نے ایلیم سے سرگوشی کی۔

ایلیم اس کے ہاتھ اس کی پشت پر کس کر باندھ دو مجھے ایک کپڑا دو میں اس کے منہ پر باندھوں تا کہ یہ بول نہ سکے۔

ایلیم فوراً حرکت میں آئی اپنی زنبیل سے اس نے ایک رسی نکالی اس کے ہاتھ اس نے اس کی پشت پر باندھ دئیے تھے اپنی زنبیل سے ہی ایلیم نے کپڑا نکالتے ہوئے سموقان کو دیا اور سموقان نے وہ کپڑا اس کے منہ پر باندھ دیا تو سموقان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم تم یہیں اس کے پاس کھڑی رہو میں عمارت کے وسطی حصے کے دوسرے پہرے دار کی طرف جاتا ہوں اس لئے کہ وہ عمارت کے دوسرے کونے کی طرف جا کر اب مڑ چکا ہو گا اور وسطی حصے کی طرف آئے گا اپنے ساتھی کو نہ پا کر پریشان ہو گا اس کی پریشانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اسی کی طرح بے بس کر دوں گا اس دوران تم اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میری طرف آجانا۔

ایلیم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان بڑی تیزی سے چٹانوں کی اوٹ میں ہوتا ہوا اس عمارت کے وسطی حصے کی طرف بڑھا تھوڑی دیر بعد دوسرا پہرے دار عمارت کے آخری حصے تک جانے کے بعد مڑا تھا اور وسطی حصے میں رکا تھا وہ اپنے دوسرے ساتھی کے نہ آنے کی وجہ سے کچھ پریشان تھا پھر وہ آواز دیتے ہوئے اپنے ساتھی کو پکارنے لگا عین اسی لمحہ سموقان اس پر وارد ہوا اور جس طرح اس نے پہلے پہرے دار کو بے بس کیا تھا اسی طرح اس نے اسے بھی اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بے بس کر دیا اسے اٹھایا اور اس جگہ لے آیا جہاں ایلیم کھڑی تھی پہلے ہی کی طرح سموقان نے دوسرے پہریدار کے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دئے اس کے منہ پر اس نے کپڑا لگا دیا پھر ایلیم کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

ایلیم میں ان دونوں کو اٹھاتا ہوں ہمارا رخ اسی چٹان کی طرف ہو گا جس چٹان کے پاس ہم دونوں سرائے سے نکل کر اس کوہستانی سلسلے پر نمودار ہوئے تھے

اس چٹان کی اوٹ لے کر ہم دونوں سے اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کریں گے تم میرے پیچھے پیچھے آنا اور پشت کی طرف نگاہ رکھنا۔

اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنے دونوں ہاتھوں میں دونوں پہرے داروں کو اٹھایا اور بڑی تیزی سے اس چٹان کی طرف بھاگنے لگا تھا جس چٹان سے نکل کر وہ اس عمارت کی طرف آئے تھے ایلیم اس کے پیچھے پیچھے جا رہی تھی۔

اس چٹان کی اوٹ میں جانے کے بعد سموقان نے دونوں پہرے داروں کو زمین پر ڈال دیا اس نے اپنا خنجر نکالا اور ساتھ ہی اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم اپنا خنجر نکالو ایک کے منہ سے میں اور دوسرے کے منہ سے تم کپڑا ہٹاؤ اور خنجر اس کی گردن پر رکھو دوسرے کی گردن پر میں اپنا خنجر رکھتا ہوں اور اس کو بھی تنبیہہ کرو کہ اس نے شور کرنے کی کوشش کی تو اس کا حلقوم کاٹ کر رکھ دیا جائے گا اس کے بعد میں ان سے وہ کچھ پوچھتا ہوں جو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں ایلیم فوراً حرکت میں آئی اس نے اپنا خنجر نکال لیا اتنی دیر تک سموقان نے ان دو میں سے ایک کے منہ سے کپڑا ہٹا دیا اور اپنا خنجر اس کی گردن پر رکھ دیا تھا سموقان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایلیم بھی حرکت میں آئی اس نے دوسرے کے منہ سے کپڑا ہٹا دیا اور سموقان ہی کی طرح اپنا خنجر اس کی گردن پر رکھ دیا عین اسی موقع پر سموقان نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو ساحرانو کے گماشتو میں نہیں جانتا کہ اس وقت مسکن میں تم دونوں کی کیا حیثیت ہے لیکن میں نے دیکھا تم اس سامنے والی عمارت پر پہرہ دے رہے تھے میں تم سے کچھ پوچھتا ہوں اگر میرے سوالوں کے جواب تم نے نہ دئے یا مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی یا چپ سادھے رکھی یا یہ کہ میرے سوالوں کے غلط جواب دیے تو میں وعدہ کرتا ہوں تم دونوں کے حلقوم کاٹ کر یہاں سے چلتا بنوں گا اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی کہ تم دونوں کو ہلاک کرنے والا کون ہے تم اس وقت ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں اور پوری طرح میری گرفت میں ہو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ ساحرانو جو اپنے مخالفوں پر سحر کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے مخالفوں کی زندگی انسانی اور حیوانی دو حصوں میں بٹ جاتی ہے اس سحر کا توڑ کس کس کے پاس ہے سچ کہنا جھوٹ بولو گے تو

میرے ہاتھوں حرام موت مارے جاؤ گے۔

سموقان کے اس سوال پر تھوڑی دیر تک ان دونوں نے خاموشی
کیئے رکھی اس موقع پر سموقان نے ایلیم کو مخصوص اشارہ کیا یہ اشارہ ملتے ہی ا
اپنے خنجر کی نوک پر دباؤ بڑھا دیا تھا ایسا ہی سموقان بھی کر چکا تھا خنجر کی نوک
بڑھتے ہی وہ دونوں بلبلا اٹھے تھے پھر ان میں سے ایک بول پڑا۔

ہمیں ایسی اذیت ناک موت مت مارو تم نے جو سوال کیا ہے
اس کا جواب دیتا ہوں غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا جو حقیقت ہے بیان کروں
لئے کہ میں دیکھتا ہوں تم دونوں عجیب و غریب اور مافوق الفطرت قوتوں کے
ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو ان سرزمینوں میں تم دونوں بھٹکنے تک کی جرأت نہیں کر سکتے

جس سحر کے متعلق تم نے سوال کیا ہے یہ سحر صرف ساحرانو کے
ہے ہاں اس نے اس سحر کو اپنی موت کے بعد اپنی اولاد تک پہنچانے کے لئے ا
لکام کی سب سے اونچی چوٹی میں ایک عظیم عمارت کے اندر محفوظ کر رکھا ہے لیکن
سحر کو حاصل کرنے کے لئے یا اس سحر کا توڑ تلاش کرنے کے لئے کوئی بھی انسان
حیات اس عمارت میں داخل نہیں ہو سکتا جس عمارت کے اندر اس نے سحر کو ر
ہے اگر کوئی اس عمارت کے اندر داخل ہونے کی جرأت کر ہی لیتا ہے تو زندہ
نہیں نکل پاتا۔

اجنبی تم کون ہو میں نہیں جانتا لیکن جو سوال تم نے کیا اس کا
میں نے سچائی پر مبنی رہتے ہوئے دیا ہے مجھے امید ہے کہ میرے اس جواب
مطمئن ہو گئے ہو گے۔

اس جواب پر سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس کے بعد اس
دوسرا سوال کیا۔

اپنے پہلے سوال کے جواب میں میں تمہاری طرف سے مطمئن
میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ لبنان کے حکمران اتانا نے بعلبک پر حملہ آور ہو کر
بعلبک کو اپنی سلطنت میں شامل کیا بلکہ بعلبک کے بادشاہ لوگل باندہ کی بیٹی
بیٹے اور اس کے بیٹے کی منسوبہ کو اپنا اسیر بنا کر ان تینوں پر ایسا سحر کیا کہ ان کو

ہوں یعنی انسانی اور حیوانی زندگی میں تبدیل کر دیا۔

جہاں تک لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم کا تعلق ہے تو وہ اس اسیری سے
حاصل کر چکی ہے لیکن ایلیم کا بھائی اریش اور اراتا ابھی تک ساحرانو کی قید میں
کیا تم بتا سکتے ہو وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں سنو جس طرح میرے پہلے سوال کا
تم نے سچائی پر مبنی رہتے ہوئے دیا ہے ایسے ہی اس سوال کا جواب دینا سموقان
نگاہوں سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کے دوسرے سوال کے جواب میں ان دونوں نے تھوڑی دیر
ایک دوسرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا پھر وہ باہم گفتگو کرتے رہے اس گفتگو
سموقان اور ایلیم بھی سنتے رہے پھر ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کرتے
ے کہنا شروع کیا۔

اجنبی ہم دونوں جانتے ہیں ساحرانو نے ایلیم اریش اور اراتا کی زندگی کو
دونوں میں تقسیم کیا تھا ایلیم رہائی پا چکی ہے جو لڑکی تمہارے ساتھ ہے یہی ایلیم ہے
دونوں اسے پہچان چکے ہیں جہاں تک اریش اور اراتا کا تعلق ہے تو اس میں کوئی
نہیں کہ وہ دونوں ابھی تک ساحرانو کی قید میں ہیں لیکن انو نے ان دونوں کو
جبل لکام کے مسکن میں نہیں رکھا ہوا۔

اجنبی اگر میں کسی دھوکے اور فریب میں مبتلا نہیں ہوں تو تمہارا نام
قان ہے تمہارا ذکر اکثر و بیشتر ہمارے مسکن میں ہوتا رہتا ہے اور تم اس دنیا کے
طاقتور انسان ہو جس سے ساحرانو کا دست راست ثور فلک خوف اور خدشات کا
ہوتا رہتا ہے اس لئے کہ ایک موقع پر تم ثور فلک ہی نہیں ساحرانو کی بیٹی عشتار
بھی عبرتناک شکست دے چکے ہو اور ہمارے خیال میں اس شکست میں خود ساحرانو
شامل تھا اس بناء پر اس مسکن میں اکثر و بیشتر تمہارا ذکر ہوتا رہا ہے اجنبی ایک
مت چھپانا کیا تم سموقان ہی ہو۔

سموقان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

دیکھو بات کو ٹالنے کی کوشش مت کرو میں نے جو تم سے سوال کیا
ہے پہلے اس کا جواب دو۔

اجنبی تمہارے سوال کا جواب ضرور ملے گا صرف ہم دونوں اطمینان کی خاطر صرف یہ بتادو کہ کیا تم ہی سموقان ہو جواب میں سموقان مسکراتے ہوئے گردن اثبات میں ہلادی جس پر ان میں سے ایک پھر بول پڑا۔

سموقان، ساحرانو کا صرف ایک یہی مکسن نہیں جو جبل لکام پر تم رہے ہو دنیا کے مختلف خطوں میں ساحرانو کے رفیق دوست، دست راست اور اس شاگرد پھیلے ہوئے ہیں جو اسی کی طرح بہترین سری اور سحری قوتوں کے مالک ہیں ساحرانو، ثور فلک اور عشتار کو تمہاری قوتوں تمہاری طاقتوں سے خطرہ محسوس ہو لگا تھا لہذا اریش اور اراتا دونوں کو یہاں سے منتقل کر دیا گیا ہے کہاں منتقل کیا گیا یہ کوئی وثوق سے نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ ان کی منتقلی کے متعلق ساحرانو، ثورفلک اور عشتار ہی جانتے ہیں تاہم چونکہ تم ہم دونوں پر جبر کر رہے ہو لہذا میں تمہیں سا کے اس مکسن کے علاوہ تین اور بڑے بڑے مسکنوں کی نشاندہی کرتا ہوں میرے میں اریش اور اراتا ان میں سے کسی ایک میں ہو سکتے ہیں۔

ان تینوں مسکنوں کے علاوہ ساحرانو کے اور بہت سے چھوٹے مسکن ہیں جہاں اس کے رفیق اس کے عقیدتمند رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر یہ اپنی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے ساحرانو ان کے پاس بھی آتا جاتا رہتا ہے لیکن زیادہ مسکنوں کے متعلق نہیں جانتا میں صرف تمہیں تین مسکنوں کا پتہ دے ہوں۔

ان میں سے پہلا مسکن تبت کی سرزمین میں قدیم شہر لاسا کے میں دریائے برہم پتر کے کنارے ہے۔ اس مسکن کے سرکردہ کا نام یان شی مسکن بہت سی خانقاہوں اور چند بڑے بڑے غاروں پر مشتمل ہے۔

دوسرا بڑا مسکن جنوبی ہند کے دریائے گوداوری کے کنارے اند کے مقام پر ہے یہ ایک عجیب و غریب مندر ہے اسے بھول بھلیوں کا مندر بھی کہتے اگر کوئی اجنبی ایک بار اکیلا اس مندر میں بھی داخل ہو جائے تو اسے نکلنے کے انتہائی دشواری پیش آئے اس لئے کہ اس مندر کی عمارت جہاں بہت بڑی ہے عجیب و غریب ہے بغیر راہنمائی کے اس کے اندر سے نکلا تک نہیں جا سکتا۔

اس مسکن کا جو سربراہ ہے اس کا نام سنیات ہے۔

تیسرا مسکن جزائر انڈیمان میں ہے جو جنوبی ہند کے مشرق میں واقع یہاں چار جزیرے ہیں ایک شمالی انڈیمان دوسرا وسطی انڈیمان تیسرا جنوبی ان اور چوتھا چھوٹا انڈیمان ہے جنوبی انڈیمان میں ایک چھوٹا سا شہر ہے نام اس کا ہے یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے اس شہر کے نواح میں پرانے اور قدیم وں کا ایک مندر ہے اس مندر کی عمارت بھی بہت بڑی ہے یہاں بھی ساحرانو کا دست اور رفیق رہتا ہے اور یہ بھی ساحرانو کا مسکن ہے جو شخص اس مسکن کا رہ ہے اور وہ ساحرانو کا دست راست اور رفیق ہے اس کا نام تیزو ہے۔

وہ جوان تھوڑی دیر کیلئے رکا عجیب سے انداز میں اس نے اپنے ساتھی کی دیکھا تھا اس کے بعد دوبارہ سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

عظیم سموقان، ساحرانو کے جن بڑے مسکنوں کے متعلق میں جانتا تھا ان نے تمہیں نشاندہی کر دی ہے ساحرانو کا سب سے بڑا مسکن اس وقت جبل ں ہے جہاں اس وقت تم موجود ہو باقی سارے مسکن اس مسکن سے چھوٹے ہر حال مجھے امید ہے کہ ساحرانو نے اریش اور اراتا کو ان تین مسکنوں میں سے ایک میں رکھا ہو گا اور اگر وہ ان تینوں مسکنوں میں نہ ہوں تو پھر ساحرانو کے اور سرکردہ آدمی سے تم معلوم کر سکتے ہو کہ ان دونوں کو کہاں رکھا گیا ہے بس ے زیادہ کوئی تفصیل میں تمہیں نہ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی جانتا ہوں۔

وہ جوان جب خاموش ہوا تب سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکائے بیٹھا رہا اس موقع پر اس کے چہرے پر پرسکون تاثرات بھی تھے ہاتھ کے اشارے ں نے ایلم کو اپنے قریب آنے کو کہا ایلم بالکل سموقان کے پہلو میں آ بیٹھی سموقان ی دیر تک اس کے کان میں کھسر پھسر کرتا رہا جس کے جواب میں ایلم کبھی کبھی راتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیتی تھی پھر سموقان کے کہنے پر ایلم دوبارہ اپنی جگہ پر آ تھی اس کے بعد دونوں مسلح جوانوں کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

جو تفصیل تم نے مجھے بتائی ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ تفصیل تم دونوں ہنسنے کے بعد میں رہا کر دیتا تم واپس جاکر پھر اسی عمارت پر پہرہ دینے لگتے جہاں سے

میں تمہیں اٹھا کے لایا ہوں لیکن ایسا ممکن نہیں اس لئے کہ تم دونوں چونکہ مجھ چکے ہو میرے نام سے بھی واقف اور آگاہ ہو لہذا مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں رہا کر سکتا نہ تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں اس لئے کہ واپس جا کر تم سارے حالات انو کو گے اور وہ اپنے مختلف مساکن میں میرے اور ایلیم کیلئے دشواریاں کھڑی کر سکتا ہے اس سلسلے میں میں نے ایلیم سے بھی صلح مشورہ کیا ہے وہ بھی اس تجویز سے اتفاق کرتی ہے یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رک گیا آنکھ کا اشارہ اس نے ایلیم کی طرف کیا جس پر ایلیم فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اپنی زنبیل کے اندر اس نے رسی نکال لی تھی سموقان بھی ایسا ہی کر چکا تھا پھر سموقان اور ایلیم ایک دو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک ساتھ حرکت میں آئے اور جو رسیاں ان دونوں اپنی اپنی زنبیل سے نکالی تھیں ان کی مدد سے ان دونوں محافظوں کا گلا گھونٹ کر نے ان دونوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔

ایسا کرنے کے بعد دونوں نے پھر رازدارانہ مشورہ کیا رات کی میں انہوں نے دیکھا قریب ہی ایک گڑھا تھا دونوں کی لاشوں کو انہوں نے اس میں ڈال کر اوپر مٹی ڈال کر دبا دیا تھا جب وہ اس کام سے فارغ ہوئے تب سموقان ایلیم سے سرگوشی کی۔

ایلیم ہمیں کیا کرنا چاہیئے یہ ساری تفصیل سرائے میں جا کر طے گے آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور یہاں سے سرائے کا رخ کریں ا سموقان سے اتفاق کیا پھر دونوں ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہوئے لپ انہوں نے فضا میں بلند کئے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور رات کی تار وہ دھویں کی طرح اندھیرے میں غائب ہو گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان، اور ایلیم دونوں سرائے میں اپنے کمر نمودار ہوئے دونوں اپنی اپنی مسہری پر بیٹھ گے اس کے بعد سموقان نے ایلیم کو کیا۔

ایلیم تم جانتی ہو جو محافظ ہمارے ہاتھوں مارے گئے ہیں ان سے دو طرح کی معلومات حاصل کی ہیں پہلی معلومات ساحر انو کے اس سحر اور

جو اس نے تم پر تمہارے بھائی اور اراتا پر کر رکھا ہے ہم پر انہوں یہ یہ بھی بتایا ہے کہ یہ سحر اور اس کا توڑ صرف انو ہی جانتا ہے تاہم اس سحر کو اس نے بستان لکام کی سب سے اونچی چوٹی پر ایک طلسم گاہ میں رکھا ہوا ہے اور جو کوئی اس طلسم گاہ میں داخل ہو وہ بچ کر باہر نہیں نکل سکتا ایلیم اس طلسم گاہ کا بھید تو ہم بعد میں لیں گے اور میں نے ارادہ کر رکھا ہے کہ حالات کچھ بھی ہوں اس طلسم گاہ میں داخل ہو کر اس کا راز اس کا بھید جاننے کی کوشش ضرور کروں گا تا کہ میں تمہیں، تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ اراتا کو اس سحر سے نجات دلا سکوں جو تم تینوں پر انو نے کر رکھا ہے، لیکن یہ کام ہم بعد میں کریں گے۔

سب سے پہلا کام جو ہمارے کرنے کا ہے اور جو اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ اریش اور اراتا کی تلاش ہے ایلیم مرنے والے محافظوں میں سے ایک ہمیں ساحر انو کے تین بڑے مسکنوں کی نشاندہی کر چکا ہے جہاں انو کے دوست یا اس کے حواری اور ارادتمند رہتے ہیں سب سے پہلے ان تینوں مسکنوں میں ہمیں اریش اور اراتا کو تلاش کرنا ہو گا میرے خیال میں پہلے ہم دونوں تبت کی سرزمین کا رخ کریں اور وہاں دریائے برہم پتر کے کنارے لاسا کے قریب جو خانقاہیں اور غار ہیں وہاں ان دونوں کو تلاش کریں اگر ہم ان دونوں کو تلاش کرنے اور بازیاب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھو کہ جانو کے ہمارے ایک کام کی تکمیل ہو جائے گی اور اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو پھر جنوبی ہند میں دریائے گوداوری کا رخ کریں گے جہاں اندراوتی کے مقام پر بھول بھلیوں کا مندر ہے وہاں ان دونوں کو تلاش کریں گے اگر وہ ہمیں وہاں بھی نہ ملے تو پھر ہم ارانڈیمان کے شہر بلائر کی طرف ہم جائیں گے مجھے امید ہے کہ ان تینوں مسکنوں میں سے کہیں نہ کہیں ہم اریش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے میرے خیال میں ہمیں وقت برباد نہیں کرنا چاہیئے اس لئے ابھی اور اسی وقت اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں، تبت کا رخ کریں دریائے برہم پتر کے قیرب کسی سرائے میں قیام کرنے کے بعد حالات کا جائزہ لیں گے اس کے بعد حرکت میں آئیں گے کیا تم میری اس تجویز سے اتفاق کرتی ہو۔

ایلیم کچھ کہنے سے پہلے اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی پھر اس کی آواز سنائی

دی۔

آپ بار بار مجھ سے میرا ارادہ کیوں پوچھتے ہیں میں تو اپنے ارادے سارے گمان اپنی ساری حسی قوتوں کو آپ کے سپرد کر چکی ہیں میں آپ سے کہہ چکی ہوں کہ آپ کا فیصلہ میرے لئے آخری ہے لہذا اٹھیں اور یہاں سے کوچ کر

سموقان مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر رات کی تاریکی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ اس سرائے سے غائب ہو گئے ان کا رخ تبت کی طرف تھا۔

کافی رات گئے سموقان اور ایلیم دونوں تبت کے شہر لاسا سے باہر ایک سرائے کے صدر دروازے کے باہر نمودار ہوئے پھر وہ سرائے میں داخل ہوئے سرائے کا عملہ ابھی تک جاگ رہا تھا سرائے کے ایک کونے میں جہاں روشنی ہو رہی تھی وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے سموقان اور ایلیم دونوں اس طرف گئے وہاں دو آدمی باہم بیٹھے گفتگو کر رہے تھے سموقان اور ایلیم ان کے سامنے جا کے کھڑے ہو گئے اس موقع پر سموقان ان دونوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ان میں سے ایک بول پڑا۔

میرا نام کوانگ ہے اور میں سرائے کا مالک ہوں میرے ساتھ اس وقت میرا دوست بیٹھا ہوا ہے اس کا نام شویان ہے کہو کیا تم دونوں سرائے میں قیام کے لئے کمرہ لینے کے خواہشمند ہو۔

اس موقع پر ایلیم چونکہ سموقان کے پیچھے کھڑی تھی لہذا کوانگ اور شویان دونوں کی نگاہ ابھی تک اس پر نہ پڑی تھی پھر جس وقت سموقان نے ان دونوں کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا تب ایلیم سموقان کے پہلو میں آن کھڑی ہوئی۔ کوانگ اور شویان دونوں ایلیم کو دیکھتے ہوئے دنگ رہ گئے شاید وہ دونوں ہی اس کی خوبصورتی، اس کے جمال، اس کے حسن میں کھو کے رہ گئے تھے اس موقع پر سموقان بول پڑا۔

تمہارا اندازہ درست ہے ہم دونوں تمہاری سرائے میں قیام کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ہمیں کمرہ چاہئے ہمارا قیام چند دنوں، چند ہفتوں پر بھی مشتمل ہو سکتا

ہے۔

سرائے کے مالک کوانگ کی نگاہیں ابھی تک ایلم کے چہرے پر پیوست تھیں لگتا تھا وہ اپنے ساتھی شویان کی نسبت زیادہ ہی ایلم کے حسن سے متاثر تھا سموقان نے جب اسے مخاطب کیا تب وہ چونکا، ایلم کے چہرے سے اس نے نگاہیں ہٹائیں پھر سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بول پڑا۔

میرے عزیز، سرائے میں آنے والے مہمان ہمارے لئے بڑے عزت والے ہوتے ہیں۔ دراصل میں تم دونوں کو دیکھنے میں اس لئے محو ہو گیا تھا تم دونوں مجھے دور دراز کی سرزمینوں کے لگتے ہو۔ تم دونوں کی شکل و شباہت، حال لباس اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اسی بنا پر دونوں کو اس قدر انہماک سے دیکھتا رہ گیا۔

سرائے کے مالک کوانگ کے اس جواب پر سموقان کے چہرے پر سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ بول پڑا۔

کوانگ تمہارا اندازہ درست ہے ہم دونوں واقعی اجنبی سرزمینوں کے رہنے والے ہیں رات بسر کرنے کے لئے ہمیں کمرہ چاہیئے اور جب ہم دونوں میاں کو یہاں سے کوچ کرنا ہو گا تو اس سے پہلے ہی ہم تمہاری ادائیگی کر کے یہاں رخصت ہو جائیں گے۔

سموقان جب خاموش ہوا تو کوانگ نے عجیب سے انداز میں ساتھی شویان کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کیا۔

ان دونوں محترم مہمانوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور جو سب سے اور بہترین کمرہ ہو وہ ان دونوں کو مہیا کرو۔

سرائے کے مالک کوانگ کے کہنے پر شویان اٹھا سموقان، ایلم کو وہاں سے جانا ہی چاہتا تھا کہ دو گھڑ سوار سرائے میں داخل ہوئے سرائے کے کوانگ کے پاس آ کر وہ اپنے اپنے گھوڑوں سے اترے ان کی نگاہ جب ایلم پر پڑی تو لگا جیسا ایلم کے حسن نے ان دونوں کو سحر زدہ کر دیا ہو ان میں سے ایک آگے بڑھا کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر کوانگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ لڑکی کون ہے کیا یہ سرائے کے مالک کی رشتہ دار ہے یا اس نے سرائے میں قیام کر رکھا ہے۔

آنے والے اس جوان کے اس رویے پر سموقان کا چہرہ غصہ میں تپ کر سرخ ہو گیا تھا آنکھیں قہر مانیاں برسانے لگی تھیں قبل اسکے کہ وہ اس نوجوان کے خلاف ردعمل کا اظہار کرتا۔ ایلم اچانک پلٹی اپنی سری قوتوں کو وہ فوراً حرکت میں لائی اپنا ایک ہاتھ ایک نوجوان کی گردن پر دوسرا دوسرے کی گردن پر رکھا پھر ان دو جوانوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے پورے جسم میں کسی نے زوردار انداز میں برقی لہریں دوڑا دی ہوں اور ایک جھٹکے کے ساتھ ایلم نے ان دونوں کو دور پھینک دیا تھا۔

ایلم کے اس ردعمل پر جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ ابھر آئی تھی وہاں کوانگ اور شویان دونوں ہی دنگ رہ گئے تھے ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں وہ عجیب سی پریشانی کا شکار تھے اتنی دیر تک ایلم کی قہر برساتی ہوئی آواز بلند ہوئی اس نے آنے والے دونوں سواروں کو مخاطب کیا تھا۔

تم دونوں یہاں سے دفع ہو جائے ورنہ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اگر تم دونوں نے سرائے میں قیام کیا تو صبح تک زندہ نہ رہ سکو گے۔

وہ دونوں سوار ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے گھوڑوں کی طرف بھاگے سوار ہوئے اور پھر انہیں بھگاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

اتنی دیر تک شویان اٹھا سموقان کے قریب آیا اور بڑی عقیدتمندی اور بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے اسے کہنے لگا۔

ہمارے محترم و معزز و پروقار مہمان آپ دونوں میرے ساتھ آئیے میں آپ کو کمرہ دکھاتا ہوں۔

سموقان اور ایلم دونوں اس کے ساتھ ہو لیے تھے سرائے کے ایک صاف ستھرے حصے میں شویان نے انہیں ایک بہترین کمرہ مہیا کیا سموقان اور ایلم اس کمرے میں گھس کر آرام کرنے لگے تھے۔

شویان واپس جب کوانگ کے پاس آیا تو اس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز میرے دوست میرے رفیق تو نے اس لڑکی کو کشش کرنے والے حسن ایسی ساحرانہ خوبصورتی میں نے آج تک نہیں دیکھا لڑکی میرے سامنے آئی تو میں اس کے حسن اس کی خوبصورتی اس کی جسمانی کھو سا گیا تھا میں اس کے ساتھی کو بھی فراموش کر گیا بلکہ خود اپنی ذات کی بھی بھول بیٹھا۔

جواب میں شویان مسکرایا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

کوانگ میرے عزیز تیرا کہنا درست ہے پر ساتھ ہی ساتھ یہ لڑکی عجیب و غریب قوتوں کی مالک ہے جہاں وہ انتہا درجہ کی خوبصورت پرکشش ہے وہاں وہ عجیب طرح کی طاقتیں بھی رکھتی ہے۔ تم نے دیکھا اپنے دونوں ہاتھوں میں ان دونوں اوباش جوانوں کو اٹھا کر کس طرح دور کوئی بچہ کھلونا نہ پسند آنے پر دور پھینک دیتا ہے۔

کوانگ اپنے دوست شویان کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چا ان کی سرائے میں ٹھہرا ہوا ایک مسافر ان کے ساتھ اپنا حساب بے باک لئے آگیا لہذا اس کے ساتھ وہ مصروف کار ہو گئے تھے۔

OOO

اگلے روز صبح ہی صبح جس وقت شویان سرائے کے بھٹیار خا لے رہا تھا ایک سمت سے سرائے کا مالک کوانگ بھاگا بھاگا آیا شویان کو اس کے اشارے سے اپنی طرف آنے کا کہا۔ شویان جب اسکے قریب گیا تو پھولی ہو میں کوانگ نے اسے مخاطب کیا۔

میرے بھائی میں نے ایک عجیب و غریب منظر دیکھا ہے صورت میں اس لڑکی کو حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے جس کی خوبصورتی جس کی میں نے تعریف کی تھی اور جو اپنے ساتھی کے ساتھ کل ہی ہماری سرائے ہوئی ہے۔

سنو ان دونوں کا کوئی چکر ضرور ہے وہ دونوں میاں بیوی نہیں ہیں نانے کہ لڑکی کی جسمانی ساخت بتاتی ہے کہ ابھی تک اس نے شادی نہیں کی لیکن جو میں نے سماں دیکھا ہے کہ وہ ناقابل یقین ہے پہلے تو مجھے بھی اپنی آنکھوں پر نہیں آیا تھا لیکن جو کچھ میں نے دیکھا اسے تسلیم کرنا پڑا۔

ہوا یوں کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی اپنے بستر سے اٹھی طہارت خانے میں گئی منہ ہاتھ دھویا پھر وہ اپنے ساتھی کے پاس آکر بیٹھ گئی جو اس سے پہلے ہی جاگ چکا تھا ان دونوں نے مل کر کوئی عبادت کی جسے میں نہیں جانتا اس کے بعد جانتے کیا ہوا میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ لڑکی بلی میں تبدیل ہو گئی اور اپنے ساتھی کی گود میں بیٹھ کر اپنا سر گردن اس کی چھاتی سے رگڑنے لگی تھی جب کہ اس کا ساتھی اس کے اس کی پیٹھ پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا۔

میں نہیں جانتا اس لڑکی کی کیا حقیقت اور کیا اصلیت ہے وہ بلی ہے یا کی لیکن میں اسے ہر صورت میں حاصل کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں تمہاری طرف آنے سے پہلے میں نے اپنے چار مسلح جوانوں کو تیار کیا ہے اور انہیں میں کہہ آیا ہوں کہ وہ اس جوان کے پاس جائیں اور اس سے بلی طلب کریں اگر وہ بغیر کسی مزاحمت کے بلی دے دے تو میرے پاس لے آئیں اگر وہ نہ دے تو اس کی جان کا تو خاتمہ نہ کریں اسے مار مار کر ادھ موا کر دیں اور اس سے بلی چھین کے میرے پاس لے آئیں بس یوں جانو اس بلی کا حصول میں نے اپنا مطمع نظر بنالیا ہے۔

کوانگ کو خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ اسی وقت کوئی نیا مسافر سرائے میں داخل ہوا تھا لہذا دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

دوسری جانب سموقان نے سرائے کے بھٹیار خانے سے اپنا صبح کا کھانا منگوایا ایلیم کو اس نے دودھ پلایا خود کھانا کھایا ابھی وہ فارغ ہوا ہی تھا کہ چار مسلح جوان اس کے کمرے کے کھلے دروازے پر نمودار ہوئے پھر وہ کچھ کہے بغیر بڑے بے باکانہ انداز میں کمرے میں داخل ہوئے سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا ان کی اس حرکت کو اس نے ناپسند کیا تھا پھر قبل اس کے کہ وہ ان سے اس گستاخی کی بازپرس کرتا ان میں سے ایک سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا۔

اجنبی ہم نہیں جانتے تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کدھر کا ارادہ رکھنے والے ہو تم سے کوئی مزاحمت نہیں کرنا چاہتے بس ہمارا ایک کام کر دو ہم چاہتے ہیں یہ جو بلی تھوڑی دیر پہلے تمہاری گود میں بیٹھ کے دودھ پی رہی تھی وہ بلی ہمارے حوالے کر دو بس ہمارا تمہارا کوئی تنازعہ، کوئی جھگڑا نہ رہے گا۔

آنے والے کی اس گفتگو پر سموقان کی آنکھیں قہر برسا گئی تھیں اس کی گستاخی پر پہلے ہی سیخ پا ہو چکا تھا تاہم اس نے جھگڑے اور لڑائی سے بچنے کے لئے نرم سے لہجے میں انہیں مخاطب کیا۔

دیکھو تمہارا میرا کوئی تنازعہ کوئی جھگڑا کوئی لین دین نہیں تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ چاروں جدھر سے آئے ہو ادھر ہی چلے جاؤ ورنہ معاملہ بڑھ جائے گا اور اگر معاملہ بڑھا تو تم چاروں کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

سموقان کے اس جواب کو ان چاروں نے ناپسند کیا تھا پھر ان میں ایک جو اپنے آپ کو کچھ زیادہ ہی بے باک اور نڈر سمجھتا تھا آگے بڑھا اس نے مسہری پر بیٹھی ہوئی بلی کو پکڑنا چاہا ابھی وہ جھکا ہی تھا کہ سموقان نے ایک ایسا زوردار گھونسہ اس کی چھاتی پر مارا کہ وہ ہوا میں اچھلتا ہوا دروازے سے باہر جا گرا تھا۔

سموقان سمجھ گیا کہ معاملہ اب بڑھ جائے گا اور اس کے تین ساتھی اس پر حملہ آور ہوں گے لہذا وہ رکا نہیں آگے بڑھا اور ان تینوں پر بھی اس نے لاتوں گھونسوں کی ایسی بارش کی کہ ان چاروں کو مار مار کر اس نے ادھ موا کر دیا پھر وہ کمرے سے باہر نکلا دو کے گریبان اپنے دائیں ہاتھ میں دو کے بائیں ہاتھ میں پکڑے اور گھسیٹتا ہوا جب وہاں سے لے جانے لگا تو ایلیم جو اس وقت بلی کی صورت میں تھی چھلانگ لگا کر مسہری سے نیچے اتری اور اس کے کندھے پر بیٹھ گئی۔

سموقان ان چاروں کو گھسیٹتا ہوا سرائے کے مالک کوانگ اور اس کے دوست راست شویان کے پاس آیا اور ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نہیں جانتا یہ چاروں کون ہیں اگر یہ تمہاری سرائے سے تعلق رکھتے ہیں تو انہیں سمجھا دو آئندہ اگر یہ مجھ سے ٹکرائے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور اگر ان کا تم یا تمہاری سرائے سے کوئی تعلق نہیں تب بھی انہیں یہ بات

سمجھا دینا کہ جو مطالبہ انہوں نے مجھ سے کیا ہے اگر دوبارہ اس مطالبے کو دھرایا تو میں نے جس کمرے میں قیام کر رکھا ہے اس میں ان چاروں کی لاشوں کو بند کر کے یہاں سے کوچ کر جاؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی سموقان نے ان چاروں کو وہاں چھوڑا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا سرائے کا مالک کوانگ اور اس کا دوست شویان دونوں سموقان کی اس حرکت پر دنگ اور حیران و پریشان رہ گئے تھے سموقان پھر جا کے اپنے کمرے میں بیٹھ گیا تھا ایلیم بلی کی صورت میں پہلے کی طرح دودھ پینے لگی تھی۔

کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ کچھ مسلح جوان پھر سموقان کے دروازے پر نمودار ہوئے جو دروازے سے باہر رک گئے پھر ان میں سے ایک نے بڑی شائستگی اور لجاجت میں سموقان کو مخاطب کیا۔

کیا تمہارا نام سرجون ہے؟۔

سموقان اٹھ کر کمرے کے دروازے پر آیا اور کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہے میرا ہی نام سرجون ہے وہ نوجوان پھر بول پڑا۔

اگر ایسا ہے تو پھر ہمارے ساتھ چلو شہر کے ناظم نے تمہیں طلب کیا ہے تمہارے خلاف کسی نے نالش کی ہے۔

اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر سموقان نے کچھ سوچا پھر فیصلہ کیا اپنی زنبیل اس نے دائیں کندھے پر ڈالی بلی کی صورت ایلیم فوراً حرکت میں آئی اور زنبیل کے اندر چلی گئی تھی جب کہ ایلیم کی زنبیل اس نے اپنے بائیں کندھے پر لٹکائی پھر دروازے پر آیا انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں پھر وہ مسلح جوان سموقان کو اپنے ساتھ لے کر سرائے سے چل دئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ ایک عمارت کے سامنے چھوٹے سے ایک میدان میں پہنچے جہاں پہلے سے بہت سے لوگ جمع تھے ان کے درمیان شہر کا ناظم بیٹھا ہوا تھا شاید وہ جگہ شہر کے ناظم کی عدل گاہ تھی ان مسلح جوانوں نے سموقان کو لے جا کر شہر کے ناظم کے سامنے پیش کر دیا۔

ناظم تھوڑی دیر تک سر سے لے کر پاؤں تک سموقان کا جائزہ لیتا
سموقان کو اس نے مخاطب کیا۔

تم اپنے چہرے اپنے لباس اور حلیے سے ان سرزمینوں میں اجنبی لگ
تم نے جس سرائے میں قیام کر رکھا ہے اس کے مالک کا نام کوانگ ہے اس
تمہارے خلاف یہ نالش پیش کی ہے کہ تم نے اس کی بلی پر قبضہ کر لیا ہے اور
پاس اس نے تمہارے خلاف دعویٰ کیا ہے کہ اسکی بلی کو تم سے واپس دلایا جا
تم اس جرم کو تسلیم کرتے ہو۔

سموقان نے پہلے حالات کا جائزہ لیا ناظم کے ایک طرف سرائے کا
کوانگ اور اس کا دوست اور رفیق شویان کھڑے ہوئے تھے ایک قہر بھری نگاہ
نے ان پر ڈالی پھر ناظم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بول پڑا۔

میں نے کوئی جرم کیا ہے اور نہ کسی جرم کو تسلیم کرتا ہوں۔

ناظم بڑے ٹھنڈے مزاج کا انسان لگتا تھا سموقان کا یہ جواب
اس کے چہرے پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا اس کے بعد دوبارہ اس نے دھیمے لہجے اور نرم
میں سموقان کو مخاطب کیا۔

کیا تمہارے پاس کوئی بلی ہے؟۔

میں جھوٹ نہیں بولوں گا یقیناً میرے پاس ایک بلی ہے جو
ملکیت ہے سموقان نے اپنی زنبیل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا پھر اس نے زنبیل کا
کھولا اور بلی کی صورت میں ایلم زنبیل سے نکل کر اس کے شانے پر بیٹھ گئی تھی۔

بلی کو دیکھنے کے بعد شہر کے ناظم نے سرائے کے مالک کوانگ
طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

کیا یہی بلی ہے؟ جس کے متعلق تمہارا دعویٰ ہے کہ یہ تمہاری ہے
اس شخص نے جس کا نام تم نے سرجون بتایا ہے تمہاری بلی پر قبضہ کر لیا ہے۔

یہی وہ بلی ہے جس کے لئے میں نے آپ کے سامنے نالش پیش کی
اور اس شخص نے زبردستی اس بلی پر قبضہ کر لیا ہے میرا دوست میرا رفیق شویان
میرے پہلو میں کھڑا ہے اسی سے پوچھ لیں یہ بلی میری ملکیت ہے کوانگ نے

بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا بیان دیا تھا۔

کوانگ کی یہ گفتگو سن کر ناظم تھوڑی دیر تک سوچ بچار میں ڈوبا رہا
بعد اس نے پھر سموقان کی طرف دیکھا۔

اجنبی! سرائے کے مالک نے جو کچھ کہا ہے میں نے بھی سنا تم نے بھی
گا اب تم اس کے جواب میں کیا کہتے ہو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ بلی تمہاری ہے
مالک جھوٹا ہے تو ثبوت پیش کرو۔

میرے پاس تو ثبوت ہے کہ یہ بلی میری ہے اس لئے کہ میرے قبضے
سرائے کے مالک سے کہیں کہ اگر یہ بلی اس کی ہے تو پھر یہ ثبوت پیش کرے
اس کے حوالے کر دی جائے۔

ناظم بولنے ہی لگا تھا کہ اس سے پہلے ہی کوانگ بول پڑا۔

بلی میری ہے تب ہی تو میں نے دعویٰ دائر کیا ہے اور اس کے خلاف
ہے اب جب کہ میں شکایت کر چکا ہوں تو یہ ثابت کرے کہ اس کی بلی ہے
بت کر دے تو میں دست بردار ہو جاؤں گا۔

سموقان کو شاید کوانگ کی یہ گفتگو اور فیصلہ پسند آیا تھا اس لئے کہ
چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد وہ ناظم کے مزید نزدیک ہوا
مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں بلی کو کندھے سے اتار کر اپنے اور کوانگ کے درمیان رکھتا ہوں
نگ کو یہ موقع دیتا ہوں کہ یہ بلی کو اپنی طرف بلائے اگر بلی اس کی ہوئی تو اس
چلی جائے گی اگر نہ ہوئی تو پھر میں بلی کو اپنی طرف بلاؤں گا اگر میرے کہنے پر
میری طرف نہ آئی تو سمجھ لیں بلی میری بھی نہیں ہے آپ کو حق ہو گا یہ جسے چاہے
ے دیں اور اگر بلی میری طرف آ گئی تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ بلی میری ہے اس
ر کوانگ کے خلاف مناسب کارروائی کرنا آپ کا کام ہو گا کیا آپ کو میری اس
ے اتفاق ہے۔

سموقان کی یہ تجویز شاید ناظم کو پسند آئی تھی اس نے مسکراتے ہوئے
دیا گیا۔

اجنبی میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں۔ کوانگ
تسلیم کرے نہ کرے لیکن اس سے بہتر اور عمدہ ترکیب ہو ہی نہیں سکتی۔ بلی ا
اپنے اور کوانگ کے درمیان رکھو۔

سموقان نے بلی کو اتارا اور اپنے اور کوانگ کے درمیان ر
ناظم نے کوانگ کی طرف دیکھا۔

تم کہتے ہو کہ بلی تمہاری ہے اگر یہ تم سے مانوس ہے تو ا
طرف بلاؤ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ تمہاری ہے تو تمہاری طرف بھاگتی چلی جائے

کوانگ تھوڑی دیر تک پچکارتا رہا پھر جھک کر اپنا ہاتھ آ
ہوئے بلی کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بلی اس کی طرف پیٹھ
کھڑی ہو گئی تھی۔

جب کوانگ تھوڑی دیر تک ناکام کوشش کرتا رہا تو ناظم خود
پڑا۔

کوانگ اب یہ ڈراما بند کرو بلی کا تمہاری طرف پشت کرکے
اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس بلی کا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں اب ا
کو ثابت کرنے دو کہ یہ بلی اس کی ہے۔

کوانگ شرمندہ سا ہو کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اب ناظم نے س
طرف دیکھا۔

اب تم بلی کو اپنی طرف بلاؤ۔

سموقان نے بلی کو پچکار کر بلایا اس کی پہلی پچکار پر بلی بھاگ
میاؤں کرتی ہوئی وہ اس کی ٹانگوں میں سے ہوتی ہوئی دوبارہ اس کے کندھے
گئی۔

بلی کی اس حرکت سے ناظم کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا تھ
تک وہ خاموش رہا پھر سموقان کو اس نے مخاطب کیا۔

اجنبی تم سچے ہو یہ بلی تمہاری ہے اس کے بعد ناظم پلٹا کوا
طرف دیکھا پھر اس پر برس پڑا۔

تم مجھے جھوٹے بدکار اور بے ایمان شخص لگتے ہو یہ بلی جس کا تم نے
کیا ہے جس طریقے سے اس اجنبی کے کندھے پر جا کے بیٹھ گئی ہے یہ اس بات کی
ہے کہ بلی سے تمہارا کوئی تعلق نہیں بلی کا مالک یہ اجنبی ہے لہذا میں تمہاری
نہیں کروں گا تم نے ایک اجنبی، ایک پردیسی کے ساتھ بے ایمانی، دھوکہ اور
کیا ہے لہذا تیرے لئے میں سزا بھی اسی سے تجویز کراؤں گا۔

اجنبی تو سچا ہے تو حق پر ہے بلی کا تو ہی مالک ہے سرائے کا مالک
جھوٹ بولتا ہے بکتا ہے اس نے چونکہ تمہیں فریب دینے کی کوشش کی ہے
بے عزتی کا باعث بنا ہے لہذا میں تمہیں حق دیتا ہوں کہ اس کے لئے سزا تجویز
میرے سامنے اردگرد کھڑے بے شمار لوگوں کی موجودگی میں جو اس کے لئے
کروگے اس پر پوری طرح عمل درآمد کیا جائے گا چونکہ اس نے تمہاری شئے پر
وی کرنے کی کوشش کی ہے لہذا ہمارے ہاں یہ بہت بڑا مجرم ہے اب اس کے
تجویز کرو۔

ناظم کے فیصلے سے سموقان خوش ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ مسکراتا
ظم کو اس نے مخاطب کیا۔

میرے مہربان میں اس کوانگ کے لئے یہ فیصلہ تجویز کرتا ہوں کہ
اف کر دیا جائے بس میری طرف سے یہی اس کی سزا ہے۔

سموقان کے ان الفاظ پر ناظم نے ایک قہقہہ لگایا تھوڑی دیر تک وہ
ے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے
ہت درشت آواز اور کھولتے لہجے میں کوانگ کو مخاطب کیا۔

تم اور تمہارا دوست دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ آئندہ اگر تم نے کسی
اجنبی کے ساتھ ایسا معاملہ کیا تو یاد رکھنا میں تم دونوں کو لٹکا دوں گا اب یہاں
ہو جاؤ۔

لہذا دونوں وہاں سے کھسک گئے تھے۔ کوانگ اور شویان نے اس
و غنیمت جانا تھا۔ ان کے جانے کے بعد ناظم نے سموقان کو مخاطب کیا اجنبی تم
بہ خو با اخلاق اور فراخ دل لگتے ہو کوانگ نے تمہارے خلاف جھوٹا دعویٰ کیا

اس کے دعویٰ کو تم نے سب لوگوں کے سامنے جھوٹا ثابت کیا میں نے تم
بات کا حق دیا کہ اس کے لئے سزا تجویز کرو لیکن تم نے کمال فراخدلی سے کام لے
معاف کر دیا تمہارا مقدمہ میرے ہاں ختم ہوا اگر تم ان سرزمینوں میں مزید
چاہتے ہو یہاں قیام کے دوران اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے کوئی گزند یا رنج
کوشش کرے تو سیدھے میرے پاس آؤ میں مجرم کو ایسی سزا دوں گا جو ایک
کر رہے گی اب تم جاؤ جا کے آرام کرو اس کے ساتھ ہی ناظم اٹھا اور وہاں سے
تھا۔

تھوڑی دیر بعد سموقان جب سرائے میں داخل ہوا تو سیدھا بڈ
کی طرف گیا جہاں کوانگ اور شویان بیٹھے ہوئے تھے سموقان کو اپنی طرف آ
دونوں کھڑے ہو گئے پھر کوانگ نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے سموقان
کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سرجون میرے عزیز میرے محترم جو کچھ ہماری طرف سے
تمہارے خلاف ہوئی اسے بھول جاؤ میں سمجھتا ہوں تمہارے سلسلے میں ہم سے
ہوئی اور اس کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جو میں تمہارے سامنے بیان کر دیتا
تم مجھ سے ناراض ہی کیوں نہ ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تم میری سرائے میں داخل ہوئے تو
نام کی لڑکی تمہارے ساتھ تھی وہ ایسی خوبصورت ایسی پر جمال اور پر کشش
وقتی طور پر میں اس کے حسن اس کی کشش اس کے جذب اس کے جمال میں
گیا تھا میں جھوٹ نہیں بولوں گا جو حقیقت ہے وہ تم سے بیان کر دوں گا تا
سکو کہ تمہارے خلاف فریب اور سازش میں کیوں مبتلا ہوا۔

پھر ایسا ہوا کہ آج صبح میں تمہارے کمرے کی طرف گیا کھڑکی
میں نے دیکھا یوں جانو میں نے دانستہ ایسا کیا کہ اس لڑکی کے حسن نے مجھے
تھا گو اس لڑکی نے اپنے آپ کو تمہاری بیوی ظاہر کیا تھا لیکن اس لڑکی کی
جسمانی ساخت بتاتی تھی کہ وہ ابھی غیر شادی شدہ ہے بہر حال میں نے جب
سے دیکھا اس وقت لڑکی سو کے اٹھی تھی سورج طلوع ہونے کے قریب تھا

ایسا حادثہ دیکھا کہ دنگ رہ گیا اور اس نے مجھے پریشان کر دیا کھڑکی سے میں نے
ا کہ وہ لڑکی میرے دیکھتے ہی دیکھتے بلی میں تبدیل ہو گئی پھر وہ بلی تمہاری گود میں
بیٹھی اور تم اس کے سر اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پیار کرنے لگے اس واقعہ
مجھے الجھن ایک کشمکش میں مبتلا کر دیا اور میرے سازشی ذہن نے یہ ارادہ کر لیا کہ
ہر حال میں اس بلی کو حاصل کرنا چاہیئے بس اسی بناء پر میں نے اپنے چند مسلح
انوں کو بھیجا تا کہ وہ تم سے بلی چھین لیں جب میں اس میں ناکام ہوا تب میں نے جا
ناظم سے شکایت کی لیکن افسوس کہ اس نے بھی مجھے ناکام لوٹایا جو کچھ میں نے کیا
ا پر میں شرمندہ اور نادم ہوں اور تم سے اپنے اس ناروا رویے کی معافی مانگتا ہوں۔

سموقان جو کچھ ہونا تھا ہو چکا مجھ سے غلطی ہوئی میں ایک بار پھر معافی
نگتا ہوں اور تم سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ تمہارا مخلص اور جاں نثار رہوں گا تم میری
رائے میں رہو میں ہی نہیں کوئی بھی تمہارے خلاف سازش نہیں کر سکتا اس لئے کہ
سمجھ چکا ہوں تم کوئی عام انسان نہیں جس طرح تمہاری ساتھی لڑکی خرق عادت
توں کی مالک ہے میرے خیال میں تم بھی اس سے کم نہیں ہو تم بھی خرق عادت
سان لگتے ہو اور تم نے جو بیک وقت چار آدمیوں کو مار مار کر ادھ مواء کر دیا تو اس
ے میں نے یہ بھی اندازہ لگا لیا کہ تم بے پناہ قوتوں کے مالک ہو بہر حال جو ہونا تھا ہو
چکا مجھے معاف کر دو۔

سموقان نے جواب میں مسکراتے ہوئے اسے معاف کر دیا پھر کوانگ
اور شویان سرائے کے کام میں لگ گئے تھے جب کہ سموقان اپنے کمرے میں داخل ہوا
ہاں سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور سرائے سے وہ تبت کے شہر لاسا سے باہر
دریائے برہم پتر کے کنارے ساحرانو کے ذیلی مسکن کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سموقان دریائے برہم پتر کے کنارے اس خانقاہ کے
قریب نمودار ہوا جس کا زیادہ حصہ کوہستانی غاروں پر مشتمل تھا وہ خانقاہ کے دروازے
کے قریب گیا وہاں کچھ محافظ کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک کے پاس وہ رک گیا
اور انتہائی عاجزی اور لجاجت میں اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

ایک انتہائی اہم اور ذاتی کام کے سلسلے میں خانقاہ کے سرکردہ یان شی

سے ملنا چاہتا ہوں تم لوگ میرا پیغام اس تک پہنچا دو پھر جو وہ جواب دے مجھے منظور ہے۔

جس محافظ سے سموقان مخاطب ہوا تھا تھوڑی دیر تک وہ شک و شبہ کی نگاہ سے سر سے لے کر پاؤں تک سموقان کا جائزہ لیتا رہا سموقان کے چہرے پر اسے کسی قسم کے شک و شبہ یا گھبراہٹ کے آثار نہیں تھے۔ لہٰذا وہ محافظ مطمئن ہو گیا قریب ہی کھڑے ایک شخص کے ساتھ اس نے رازدارانہ گفتگو کی جس کے بعد وہ شخص خانقاہ کے اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ محافظ واپس آیا سموقان کے سامنے آن رکا وہ خوشدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یان شی نے تمہیں بلایا ہے وہ تم کو شرف ملاقات بخشنا چاہتا ہے میرے ساتھ آؤ۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ چپ چاپ اس محافظ کے ساتھ ہو لیا تھا اس سے سموقان کے دائیں اور بائیں دونوں کندھوں پر اپنی الابلیم کی زنبیل لٹک رہی تھیں۔

خانقاہ میں داخل ہونے کے بعد وہ محافظ ایک دروازے کے سامنے رکا پہلے دروازے پر دستک دی اندر سے جب اجازت ملنے کی آواز سنائی دی تب اس محافظ نے سموقان کو اشارے سے اندر جانے کے لئے کہا سموقان نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا سامنے ایک نشست پر قدیم چینی شکل و شباہت کا ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا سموقان نے قریب جا کر بڑے اعتقاد اور ارادتمندی سے اسے تعظیم دی جواب میں اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ہاتھ کے اشارے سے سامنے ایک خالی نشست پر اس نے جب بیٹھنے کے لئے کہا تو سموقان اپنے دونوں کندھوں پر زنبیلوں کو سمیٹتا ہوا اس نشست پر بیٹھ گیا تھا پھر یان شی کی آواز اس کمرے میں سنائی دی تھی۔

مجھے میرے محافظ نے بتایا ہے کہ خانقاہ کے صدر دروازے پر ایک اجنبی آیا ہے اور وہ مجھ سے ملاقات کرنے کا خواہشمند ہے میرے محافظ نے نہ مجھے تمہارا نام بتایا ہے نہ آنے کا مقصد اور نہ ملاقات کرنے کی وجہ بتائی ہے۔ بہر حال میں نے

تمہیں ملاقات کی اجازت دے دی ہے اب اپنے متعلق کچھ تفصیل سے کہو اور ساتھ ہی یہ بھی بتاؤ کہ تم مجھ سے کیوں ملاقات کرنے کے خواہش مند ہو۔

یان شی کے اس سوال پر سموقان فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم جو گفتگو میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں وہ انتہائی رازداری میں رہتے ہوئے کرنا چاہتا ہوں اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کے کمرے کو اندر سے زنجیر لگا دوں تاکہ جب تک میں آپ سے گفتگو کروں کوئی اور اندر داخل نہ ہو سکے پھر یان شی کے جواب کا انتظار کئے بغیر برق کے کوندے کی طرح سموقان دروازے پر آیا دروازے کو اس نے اندر سے زنجیر لگا دی دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا تھا یان شی نے اس کی اس حرکت کو پہلے تو ناپسند کیا تھا اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات بھی ظاہر ہوئے تھے پھر نہ جانے کیا سوچتے ہوئے وہ دھیمے دھیمے ہلکے ہلکے مسکرا دیا اس کے بعد وہ پھر سموقان کی طرف دیکھنے لگا تھا سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

میرا نام سرجون ہے میں مغرب کی اجنبی سرزمینوں کا رہنے والا ہوں میری کچھ لوگوں کے ساتھ دشمنی ہے میری اچھی خاصی زمین تھی باغات تھے اہل خانہ اور دوسرے لواحقین تھے لیکن میری کچھ لوگوں کے ساتھ دشمنی تھی ان دشمنوں نے جہاں میرے اہل خانہ کا خاتمہ کر دیا وہاں مجھ سے میرے باغات اور زمینیں بھی چھین لیں وہ چونکہ طاقت ور اور دراز دست لوگ تھے لہٰذا میں ان کا کچھ بگاڑ تو نہ سکا لیکن ان کا جو سرکردہ تھا ایک روز میں نے گھات لگا کر اس کا خاتمہ کر دیا پھر ان سرزمینوں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

جگہ جگہ دھکے کھاتے ہوئے میں ادھر آنکلا اور یہاں قریب ہی شمال میں ایک سرائے ہے وہاں میں نے قیام کیا وہاں قیام کے دوران مجھے خبر ہوئی کہ دریائے برہم پتر کے کنارے ایک خانقاہ ہے جس کے سربراہ کا نام یان شی ہے اور وہ بے پناہ ظاہری اور باطنی قوتوں کا مالک ہے۔

میں آپ کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے بھی اپنی سری

اور باطنی قوتوں سے آراستہ کریں تاکہ جن لوگوں نے مجھ پر اور میرے اہل خانہ
مظالم کئے ہیں اور جنہوں نے میرے سارے اہل خانہ کا خاتمہ کر دیا ہے میں آپ کی
اور سکھائی ہوئی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ان سے انتقام لوں اور اپنے
کا اطمینان اپنے ضمیر کی تسکین کا سامان کروں میرے خیال میں آپ مجھے مایوس نہیں
کریں گے۔

اس موقع پر یان شی نے عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا
اس کی نگاہوں میں دور دور تک شک شبہہ کے جذبات موجزن تھے تھوڑی دیر تک
کی ایسی ہی حالت رہی اس کے بعد اس نے بڑی سنجیدگی سے سموقان کی طرف دیکھتے
ہوئے کہنا شروع کیا۔

جو کچھ تم نے کہا ہے اگر میں اسے تسلیم نہ کروں اور جن سری علوم کا
تم نے ذکر کیا ہے اگر وہ میں تمہیں سکھانے سے انکار کر دوں تب؟۔

سموقان نے انتہائی عاجزی انتہائی انکساری سے جواب دیتے ہوئے
شروع کیا۔

ایسی صورت میں میں ایک بار پھر آپ کی منت سماجت کروں گا
جن مشکلات میں ان دنوں میں دوچار ہوں آپ سے سری علوم حاصل کرنے
میں ان مشکلات کو دور کر سکوں۔

یان شی نے پھر کڑوے سے لہجے میں جواب دیا اگر میں پھر بھی
سری علوم سے آراستہ کرنے کی حامی نہ بھروں تب؟۔

سموقان نے اور زیادہ انکساری اختیار کر لی۔

تب میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہوگا کہ آپ
ہاں سے چلا جاؤں اور ایسے ہی کسی اور در پر دستک دوں جہاں میں ایسی طاقتوں
مستفید ہو سکوں جن سے کام لیتے ہوئے میں اپنے وحشی اور خونخوار دشمنوں سے
لے سکوں۔

سموقان کو کہتے کہتے پھر خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ اس کی زنبیل
اندر بلی کی صورت میں ایلم کلبلانے لگی تھی اور وہ باہر آنے کے لئے بے چین تھی

ناپڑا اس لئے کہ باہر سورج غروب ہو رہا تھا شفق پھوٹنے والی تھی لہذا اس نے
زنبیل کا منہ پورا کھول دیا منہ کھلتے ہی بلی باہر نکل آئی پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلی
ایلم میں تبدیل ہوئی یہ صورتحال یان شی کے لئے انتہائی پریشان کن تھی قبل اس
کہ وہ کسی رد عمل کا اظہار کرتا سموقان فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ایک جھٹکے کے
اپنی تلوار جس پر سرخ رنگ میں لفظ "اللہ" لکھا ہوا تھا وہ نکالی تلوار کا درمیانی حصہ
نے یانگ شی کی گردن پر رکھا اپنی زنبیل سے اسم اعظم نکال کر اس نے اس سے
شی کا منہ بند کر دیا اور پھر اس نے یان شی کو مخاطب کیا۔

یان شی نہ میرا نام سرجون ہے نہ میں کسی کے سامنے مظلوم اور بے
ہوں میں سموقان ہوں تم سے بھی زیادہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہوں اس
تم اپنی کسی بھی سری قوت کو حرکت میں لاسکتے ہو نہ ہی وہ تمہارے کسی کام آ
ہے میں تم سے چند سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے ان کا صحیح جواب نہ دیا تو یاد رکھنا
تلوار حرکت میں آئے گی اور ایسی حرکت میں آئے گی کہ تمہیں سر سے لے کر
تک خون میں نہلاتی چلی جائے گی لہذا میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ کسی سوال کا
ب غلط مت دینا۔

اتنی دیر تک ایلم بھی سنبھل چکی تھی کہ ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے
اپنی تلوار نکال لی جس پر لفظ اللہ لکھا ہوا تھا اور اس تلوار کی نوک اس نے یان شی
کے پیٹ میں چبھودی تھی سموقان یان شی کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا تم جانتے ہو
لبنان کا بادشاہ اتانا انتہائی ظالم اور جابر شخص ہے اس نے بعلبک کے بادشاہ لوگل
کی بیٹی ایلم کو پسند کیا اور پر مرمٹا اسے حاصل کرنے کے لیے اس نے بعلبک پر
کیا ایلم اس کے بھائی اور اس کے بھائی کی منگیتر کو گرفتار کر لیا ایلم کو شادی پر آمادہ
نے کی کوشش کی جب ایلم نہ مانی تو اس نے اسے طرح طرح کی دھمکیاں دیں اس
کے بعد بھی ناکامی کی صورت میں اس نے انو کے ذریعے اس کے بھائی اریش اور اس کی
اراتا کی زندگیوں کو دو حصوں یعنی انسانی اور حیوانی حصوں میں تقسیم کر کے
دیا۔

سن یان شی میرا نام سموقان ہے خداوند قدوس نے چاہا تو میں تم سے

بھی زیادہ سری قوتوں کا مالک ہوں میرے سامنے جو لڑکی ہے یہ ایلم ہے اور تمہارے بدترین انسان انو سے نجات دلا چکا ہوں اب میں اس کے بھائی اور منسوبہ کی تلاش میں ہوں بتاؤ کیا وہ دونوں تمہارے مسکن میں موجود ہیں جھوٹ بولنا ورنہ مفت میں میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان نے یان شی کے چہرے پر جو اسم اعظم ہوا تھا وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹایا تاکہ وہ گفتگو کر سکے یان شی نے ہکلاتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں تم دونوں کو پہچان چکا ہوں میں خلفیہ کہتا ہوں کہ ایلم کا اور اس کی منگیتر یہاں نہیں ہیں میں یہ بھی نہیں جانتا کہ انو نے ان دونوں کو کہاں رکھا ہوا ہے اس لئے کہ ایسے کام انو بڑی رازداری کے ساتھ کرتا ہے۔

یان شی یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ایکدم سموقان نے اگلا قدم اٹھایا اپنے ہاتھ میں رہنے دی، دونوں ہاتھوں سے اس نے یان شی کا گلا دبا کر اس کا خاتمہ کر دیا۔

جس وقت یان شی کا خاتمہ ہو گیا ایلم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھنے لگی سموقان نے یان شی کی لاش کو نشست پر بڑے طریقے اور قرینے سے بٹھا دیا جس نشست پر بیٹھا ہوا تھا اور اس بیٹھنے کا انداز ایسے ہی تھا جیسے وہ بیٹھے ہی بیٹھے گہری نیند سویا ہوا ہے یہ کام کرنے بعد سموقان نے اپنے قریب ہی کھڑی ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! یان شی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہ اس مسکن کا سربراہ ہے اور کا دست راست ہے میں نے اس کمرے کو اندر سے زنجیر لگا دی تھی میں اب باہر ہوں تم اس کمرے کے دروازے کی اوٹ میں رہنا باہر جو محافظ کھڑے ہیں میں کہتا ہوں انہیں یان شی اپنے کمرے میں بلا رہا ہے وہ میرے سلسلے میں انہیں کوئی سونپنا چاہتا ہے اس لئے کہ جس کام کے لئے میں یان شی کے پاس یہاں آیا تھا یان شی نے اسے کرنے کی حامی بھر لی جونہی وہ میرے آگے اس کمرے میں داخل ہوں گے فوراً ان پر تلوار برسانا پشت کی طرف سے میں ان پر حملہ آور ہو جاؤں گا اور ان

کا خاتمہ کر کے رکھ دیں گے اس کے بعد جو محافظ باہر کھڑے ہیں ان سے نمٹنا ہمارے لئے آسان اور سہل ہو جائے گا۔

ایلم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میں تمہیں بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں جس کارگزاری کا مظاہرہ تم نے سرائے اور شہر کے ناظم کے سامنے کیا اور پھر یہاں آنے کے بعد جس طرح تم نے جراتمندی کا مظاہرہ کیا اس کے لئے........۔

ایلم یہاں تک کہنے پائی تھی سموقان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگا۔

ایلم تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں میں اور تم اب جدا اور علیحدہ نہیں ہیں میری کارگزاری تمہاری کارگزاری ہے ہم دونوں نے مل کر اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے جو کچھ میں کر چکا ہوں اس کے متعلق گفتگو نہ کرنا میں اب باہر جانے لگا ہوں تم دروازے کے پیچھے گھات میں چلی جاؤ۔

سموقان دروازے پر آیا زنجیر کھولی ایلم فوراً دروازے کے پیچھے گھات لگا گئی تھی سموقان نے پہلے ہی اپنی تلوار نیام میں کر لی تھی پھر وہ خانقاہ کے صدر دروازے پر آیا اور وہاں کھڑے محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں خوش نصیب ہوں کہ یان شی نے میری مدد کی حامی بھر لی ہے جس کے لئے میں یہاں آیا ہوں اب اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میں سے آدھے یان شی کے پاس جائیں شاید وہ تمہیں کوئی کام سونپنا چاہتا ہے۔

اس پر ان میں سے آدھے چپ چاپ سموقان کے ساتھ ہو لئے سموقان ان کے پیچھے پیچھے چل دیا جونہی وہ یان شی کے کمرے میں داخل ہوئے سامنے کی طرف سے ایلم اور پشت کی جانب سے ایک جھٹکے کے ساتھ تلوار بے نیام کرتا ہوا سموقان ان پر ٹوٹ پڑا دونوں نے لمحوں کے اندر ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

اپنے اس کام کی تکمیل کے بعد سموقان اور ایلم نے خاموش نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی

تھی پھر اشاروں ہی اشاروں میں دونوں نے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کر لی
کے بعد سموقان نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میں ایک بار پھر خانقاہ کے صدر دروازے کی طرف جاتا ہوں
ذرا فاصلہ رکھ کے میرے پیچھے پیچھے آنا میں ان محافظوں کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا
انہیں للکاروں گا جونہی وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں تم ان کی پشت کی جانب سے حملہ آور
اور انہیں نیست و نابود کرتی چلی جانا۔

سموقان کی اس تجویز نے ایلیم کو خوش کر کے رکھ دیا تھا پھر اس
جب اثبات میں گردن ہلائی تب سموقان باہر نکلا تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر ایلیم بھی اس
پیچھے پیچھے ہو لی تھی۔

خانقاہ کے صدر دروازے پر آنے کے بعد سموقان نے ایک دم
تلوار بے نیام کر لی اور وہاں کھڑے محافظوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شیطان کے گماشتو تمہارا یان شی دھوکہ اور فریبی ہے پہلے اس
میرے ساتھ حامی بھری کہ جس کام کے لئے میں یہاں آیا میرا وہ کام کر دے گا اس
بعد اس نے انکار کر دیا لہٰذا اس کے انکار کی وجہ سے میں نے اس کی گردن دبا کر
ہلاک کر دیا ہے اب میں تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہارے جو ساتھی
ساتھ اندر گئے تھے ان کا بھی میں خاتمہ کر چکا ہوں اگر تم میں سے کسی کو شک
اندر جا کے دیکھ لے۔

سموقان کے اس انکشاف پر انہوں نے اپنی تلواریں سونت لیں
ایک جھٹکے کے ساتھ سموقان نے بھی اپنی تلوار بے نیام کر لی تھی پھر جس وقت
سموقان پر حملہ آور ہونے کے لئے آگے بڑھے تھے اچانک پشت کی جانب سے ایلیم
ہوئی اور ان پر ٹوٹ پڑی تھی ایک جھٹکے کے ساتھ ہی اس نے تین کا خاتمہ کر دیا تھا
دیر تک سامنے کی طرف سے سموقان بھی حملہ آور ہو چکا تھا۔

پشت کی جانب سے حملہ آور ہونے کی وجہ سے وہ محافظ بوکھلا گئے
اور جس وقت وہ پشت کی طرف دیکھ رہے تھے سامنے کی طرف سے حملہ آور
سموقان نے ان کا خاتمہ کر دیا تھا پشت کی جانب سے ایلیم نے کئی اور کو بھی مو

تھا اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے خانقاہ کے صدر دروازے پر سارے
پہرے اتار دیا تھا
پہریداروں کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

ایلیم اور سموقان دونوں نے پہلے اپنی تلواریں صاف کر کے نیام میں کر
لیں تھوڑی دیر تک ایلیم توصیفی انداز میں سموقان کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ
سموقان کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ سموقان پہلے ہی بول پڑی۔

تمہارے انداز تمہارے چہرے کے تاثرات سے دکھائی دیتا ہے کہ
میرے حق میں یا میری تعریف میں کچھ کہنا چاہتی ہو بالکل کچھ مت کہنا جو کچھ ہم نے کیا
ہے یہ ہم دونوں کی مشترکہ کارگزاری ہے اور ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے شکر
گزار ہیں اب جو اگلا قدم ہم نے اٹھانا ہے اس کے متعلق سنو۔

ایلیم بیچاری کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی سموقان نے دوبارہ کہنا شروع
کیا۔

ایلیم میرے خیال میں یان شی اور اس کے محافظوں کا خاتمہ کرنے کے
بعد اس خانقاہ میں مزید محافظ یا ان کا کوئی ساتھی نہیں ہو گا اگر ہو گا بھی تو اکا دکا ہو گا اور
وہ باسانی ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا اب آؤ خانقاہ میں داخل ہو کر پہلے اس کی تلاشی لیں
ہو سکتا ہے انہوں نے تمہارے بھائی اور اراتا کو یہیں رکھا ہو۔

گردن کو اثبات میں ہلاتے ہوئے ایلیم نے سموقان سے اتفاق کیا پھر وہ
دونوں خانقاہ میں داخل ہوئے خانقاہ کا ایک ایک کمرہ ایک ایک گوشہ انہوں نے
چھان مارا اب وہاں نہ کوئی محافظ تھا نہ ان دونوں کو وہاں اریش اور اراتا ملے جب
خانقاہ کی پوری تلاشی لے کر باہر نکلے تب سموقان نے پھر ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! یہ معاملہ طے شدہ ہے کہ اس خانقاہ میں تمہارا بھائی اور اس کی
منسوبہ نہیں ہے خانقاہ میں کوئی اور محافظ بھی نہیں ہے اگر ہم اس خانقاہ کو ایسے ہی
چھوڑ کر چلے گئے تو یاد رکھنا ساحرانو اپنے کچھ اور گماشتوں کو یہاں مقرر کر دے گا اور اس
خانقاہ کو پھر آباد کرے گا جب کہ میں ایسا نہیں چاہتا اسے یہ بھی خبر ہو جائے گی کہ اس
خانقاہ کو تباہ برباد کرنے والا کون ہے لہٰذا وہ ایک بار میرے اور تمہارے پیچھے ضرور
پڑے گا اگر وہ خود نہیں آیا تو اپنے گماشتوں کو ہمارے تعاقب میں ضرور لگائے گا وہ دیکھو

جہاں تھوڑی دیر پہلے محافظ کھڑے تھے وہاں آگ کا چھوٹا سا آلاؤ جل رہا ہے
مستفید ہونے لگا ہوں میں چاہتا ہوں کہ اس خانقاہ کو آگ لگا کر خاکستر کر دوں
کے لئے یہ صورتحال عبرت خیز ہو۔

ابلیم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اس پر سموقان
حرکت میں آیا آگ کے جلتے آلاؤ سے اس نے بھڑکتی ہوئی چند لکڑیاں اٹھائیں پھر
خانقاہ کے ایسے حصے کو آگ لگائی جو سرکنڈے اور ببول سے بنا ہوا تھا دیکھتے ہی
خانقاہ کا وہ حصہ آگ پکڑ گیا پھر اس حصے سے آگ نکل کر دوسرے حصے کی طرف
کہ ان دونوں کے دیکھتے ہی دیکھتے خانقاہ خاکستر ہو کر رہ گئی تھی۔

جب خانقاہ جل کر بھسم ہو گئی تب دھیرے دھیرے تبسم
نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اب ہمیں کدھر کا رخ کرنا چاہئے دریائے برہم پتر کے کنارے
اس خانقاہ کو ہم نے خاکستر کر دیا ہے اب ہمارا ہدف کیا ہوگا۔

سموقان نے کچھ سوچا اور اس کے بعد اس نے ابلیم کو مخاطب کیا
میرے خیال میں اب انو کے دوسرے مسکن کا رخ کرتے
جنوبی ہند میں دریائے گوداوری کے کنارے اندراوتی شہر کے قریب ہے میرے
میں جس طرح ساحر انو کے اس مسکن کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے اس طرح اندراوتی
قریب دریائے گوداوری کے کنارے دوسرے مسکن کو بھی ختم کرنے میں کامیاب
جائیں گے ابلیم آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور دریائے گوداوری
کریں۔

ابلیم فضاؤں میں تاریکی اب گہری ہو گئی ہے میرے خیال میں
الفور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے یہاں سے کوچ کرنا چاہئے پہلے
گوداوری کے کنارے انو کے دوسرے مسکن سے نمٹنا چاہئے اس کے بعد
اندراوتی کی کسی سرائے میں ہی قیام کریں گے اگلا دن بھی میں سرائے ہی میں
رہوں گا اور جس وقت میں اس خانقاہ میں داخل ہوا ہوں عین اس وقت
انڈیمان کے جنوبی جزیرے کے شہر بلائر میں انو کے تیسرے مسکن کا رخ کر دوں گا

ابلیم میں اس خانقاہ میں پہلے سے سوچ سمجھ کر وقت مقرر کر کے داخل
ہی چاہتا تھا کہ اس خانقاہ میں داخل ہونے کے بعد تم اپنا انسانی روپ میں آؤ اور
مددگار ثابت ہو یہی وقت میں جزائر انڈیمان کے جنوبی جزیرے میں استعمال
ئے مجھے امید ہے کہ جس طرح ہم دونوں نے مل کر اس مسکن کا خاتمہ کیا ہے
گا اور ہم دوسرے دو مسکنوں کا بھی خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن
ئے گوداوری کے کنارے ہم آج ہی رات حرکت میں آئیں گے اور وہاں ہمارا طریقہ
ہ مختلف ہو گا جو میں تمہیں اندراوتی پہنچ کر بتاؤں گا اب آؤ دونوں اپنی سری
کو حرکت میں لائیں اور یہاں سے کوچ کر جائیں۔

ابلیم نے اپنے چہرے پر خوشگوار اور دل موہ لینے والی مسکراہٹ
ہوئے اپنا ہاتھ سموقان کے ہاتھ میں دیا پھر دونوں ایک ساتھ اپنی سری قوتوں
ت میں لائے اور دریائے برہم پتر کے کنارے سے دریائے گوداوری کی طرف
گئے تھے۔

وفاؤں کے کال اور جنوں کے نغمات کی امین رات تیزی سے
رہی تھی اندھیرے سے بغلگیر سنگین لمحے بے کل آدرش کی طرح رواں دواں
کراں آسمانوں کی پہنائیوں تک تاریکی اور خاموشی کا ایک خول سا چڑھ
کوہساروں کے جھومر معصوم اشجار دھرتی کے فردوس مناظر لہلہاتے کھیت
دمکتی بل کھاتی ندیاں اور رقص کرتے سمندر غرضیکہ ہر شئے گہری تاریکی میں
تھی ایسے میں سموقان اور ایلم دونوں دریائے گوداوری کے کنارے اندر اور
بالکل قریب ایک مندر کے سامنے نمودار ہوئے تھے۔

سردی کا موسم تھا مندر کے مکین مندر میں دبکنے کے بعد مندر
دروازہ بند کر چکے تھے سموقان اور ایلم تھوڑی دیر تک مندر کے باہر کھڑے
رازدارانہ گفتگو کرتے رہے شاید انہوں نے مندر کے لوگوں سے نمٹنے کے
طریقہ کار اور لائحہ عمل آپس میں طے کر لیا تھا جب یہ معاملہ ختم ہوا تب سمو
بڑھا اور مندر کے دروازے پر اس نے دستک دی تھی۔

پہلی دستک کے تھوڑی ہی دیر بعد مندر کا دروازہ ایک نوجوا
نے کھولا۔ وہ سموقان اور ایلم کو تھوڑی دیر تک غور سے دیکھتا رہا ایلم نے ا
اپنے چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے اس پجاری
کیا معاملہ ہے اس وقت تم نے مندر کے دروازے پر کیوں

اتنی دیر تک مندر کے اندر سے پانچ اور پجاری بھی وہاں آن کھڑے
ہوئے تھے اور وہ بھی سموقان اور ایلم کی طرف بڑے غور سے دیکھ رہے تھے سموقان اور
ایلم ابھی تک دروازے کے باہر کھڑے تھے اور وہ پجاری دروازے کے اندر تھے
سموقان نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اس مندر کے عظیم مکینو! میں اس مندر کے سربراہ تیزو سے ملنا چاہتا
ہوں میرے ساتھ میری بیوی ہے میں مغرب کی سرزمینوں کا رہنے والا ہوں کچھ لوگوں
کے ہاتھوں ستایا ہوا ہوں بس میں اسی سلسلے میں تیزو سے کچھ کہنا چاہتا ہوں مجھے امید ہے
کہ تم تیزو سے میری ملاقات کروا دو گے۔

عین اسی لمحہ شاید پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق ایلم نے اپنے
چہرے سے نقاب ہٹا دیا تھا رات کی تاریکی میں ان پجاریوں میں سے ایک کے ہاتھ میں
جلتی ہوئی مشعل تھی جس کی روشنی میں ایلم کے حسن اور اس کی خوبصورتی، اس کے
جمال اور اس کے بدن کی ساخت کی کشش میں وہ پجاری کھو کر رہ گئے تھے۔

ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑی دیر تک ان پجاریوں میں سے کوئی
بھی بول نہ سکا تھا ان کی اس قدر محویت کو دیکھتے ہوئے سموقان اور ایلم بھی مسکرا
اٹھے تھے اس کے بعد سموقان نے پھر انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیزو! میں نے تم سے تیزو کے متعلق پوچھا تھا لیکن تم میں سے
ابھی تک کسی نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا لگتا ہے تم نے میری گفتگو کو ناپسند
کیا ہے۔

سموقان کے اس تخاطب پر ان میں سے ایک چونک سا پڑا اور سموقان
کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایسی کوئی بات نہیں دراصل تیزوان دنوں اپنے استاد محترم کے پاس
گئے ہوئے ہیں شاید تمہیں خبر ہو گی کہ یہ مسکن ایک ذیلی مسکن ہے بڑا مسکن لبنان
کے کوہستان لکام کے اندر ہے جہاں تیزو اور اس جیسے دیگر رہبروں کا استاد رہتا ہے جو
دنیا کا مانا ہوا ساحر ہے جس کا نام انو ہے تیزوان دنوں انو کے پاس ہی گیا ہوا ہے اگر

اس سلسلے میں تم ہم پر بھروسہ اور یقین کرتے ہو تو اس سلسلے میں ہم تمہاری کوئی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سموقان نے اس پجاری کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے کہ گفتگو اس کی عین خواہش کے مطابق آگے بڑھی تھی پھر اس نے اسی پجاری کو مخاطب کیا۔

میں تم میں سے چند ایک کو زحمت دوں گا دراصل میں اور میری بیوی اپنے ساتھ تیزو اور آپ لوگوں کے لئے کچھ تحائف ار نذرانے لے کر آئے تھے جو چھ گٹھریوں میں بندھے ہوئے ہیں ہم یہاں تک ایک بیل گاڑی میں آئے ہیں بیل گاڑی والا بائیں جانب ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا ہے میں اور میری بیوی نے اس سے التماس کی تھی کہ وہ ہمیں مندر کے دروازے پر اتار دے لیکن لگتا ہے وہ شخص مندر سے ہراساں اور خوفزدہ ہے وہ ادھر آیا ہی نہیں لہذا اس نے ہمارا سامان مندر کے پچھواڑے ذرا فاصلے پر اتار دیا ہے سامان چونکہ وزنی ہے لہذا ہم دونوں میاں بیوی اٹھا کر یہاں نہیں لا سکتے

سموقان دم لینے کے لئے رکا پجاریوں کے چہرے کا جائزہ بھی لیا اس کے بعد اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

میری بیوی یہیں رکے گی تم میں سے کچھ میرے ساتھ چلیں تاکہ جس سامان کی میں نے نشاندہی کی ہے وہ اٹھا کر یہاں لا سکیں اگر تم لوگ برا نہ مانو اور ہم دونوں میاں بیوی کو اجازت دو تو تیزو کی واپسی تک ہم دونوں میاں بیوی اس مندر میں قیام کر لیں۔

پجاری نے پہلے کی نسبت زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم دونوں میاں بیوی جب تک چاہو بلکہ مستقل طور پر اگر تم چاہو تو اس مندر میں قیام کر سکتے ہو میں اپنے کچھ ساتھی تمہارے ساتھ بھجواتا ہوں جو سامان تم کہہ رہے ہو اٹھا کر مندر میں لے آتے ہیں تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق جتنے دن بھی تم چاہو اس مندر میں رہنے کی اجازت ہے پھر اس پجاری نے اپنے کچھ ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور سموقان کے ساتھ جانے کو کہا جس پر وہ پجاری حرکت میں آئے

بڑا پجاری بھی سب کچھ سمجھ رہا تھا لہذا ان پجاریوں کو لے کر وہ ایک طرف ہو لیا تھا پجاریوں کے وہاں سے جانے کے بعد بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے مسکراتے ہوئے پجاری نے ایلم کو مخاطب کیا۔

تم اندر آجاؤ باہر کیوں کھڑی ہو تمہارا شوہر ابھی میرے ساتھیوں کے ساتھ سامان لے کر واپس آجاتا ہے تمہیں ڈرنے اور فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اتنی دیر تک سموقان ان پجاریوں کو لے کر مندر کی دیوار کا موڑ مڑ کر دوسری جانب جا چکا تھا ایلم پجاری کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ عین اسی لمحہ جس سمت سموقان گیا تھا چیخ و پکار اٹھ کھڑی ہوئی چیخ و پکار ایسی تھی جیسے وہاں کسی نے کسی کا کام تمام کر دیا ہو اس پر ایلم فوراً چیخنے چلانے لگی۔

شاید ساتھی پجاریوں نے میرے شوہر کو ختم کر دیا ہے اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو بہت برا کیا ہے مجھے پہلے ہی تمہارے اندازے درست نہیں لگ رہے تھے تمہاری آنکھوں سے مجھے کراہت ہوس اور وحشت ٹپکتی دکھائی دی تھی اس کے ساتھ ہی جس سمت سے آوازیں آئی تھیں ایلم اس طرف بھاگی مندر کے باقی پجاری بھی اس کے پیچھے پیچھے تھے ایلم جب موڑ مڑ کر دوسری طرف گئی تو وہاں سموقان اپنی خون آلود تلوار لئے کھڑا تھا اس نے ان پجاریوں کا خاتمہ کر دیا تھا جو اس کے ساتھ گئے تھے سموقان کے پاس جا کر ایک جھٹکے کے ساتھ ایلم نے بھی اپنی تلوار نکال لی تھی وہ دونوں مستعد ہو گئے تھے جونہی پیچھے آنے والے پجاری موڑ مڑ کر ان کے قریب آئے دونوں ان پر ٹوٹ پڑے اور صرف چند ہی لمحوں میں دونوں نے سارے پجاریوں کا خاتمہ کر کے رکھ دیا تھا اپنی اس کارگزاری پر دونوں خوش دکھائی دے رہے تھے ایک بار انہوں نے عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا انہوں نے اپنی تلواریں صاف کیں تاہم تلواریں انہوں نے بے نیام ہی رکھیں پھر وہ اپنی تلواروں کو ہوا میں لہراتے ہوئے مندر میں داخل ہوئے۔

مندر کا انہوں نے ایک ایک کونا چھان مارا مندر کے ایک کمرے میں بڑا پجاری سویا ہوا تھا سموقان اس کے قریب گیا اس کے اوپر جو ڈھیروں کمبل پڑے

ہوئے تھے وہ اس نے ہٹائے پھر تلوار کی نوک اس کی گردن پر چھوئی جس پر وہ
ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا سموقان اور ایلیم کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اس کے اوسان خطا ہو گئے
تھے ایک یہ کہ دونوں کے پاس تلواریں تھیں دوسرے یہ کہ اس کے لئے دونوں اجنبی
اور نا آشنا تھے۔

تھوڑی دیر تک وہ اپنے حواس پر قابو پاتا رہا پھر ہکلاتے ہوئے اس نے
پوچھا۔

تم دونوں کون ہو اور کیوں میری جان کے درپے ہو تم کیسے یہاں
میں داخل ہو گئے اور میرے دیگر ساتھی کہاں ہیں اس پر سموقان نے ایک قہقہہ لگایا
پھر اس پجاری کو اس نے مخاطب کیا۔

تمہارے سارے ساتھیوں کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے لیکن فکر نہ
ہو میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا پہلے تم میرے ایک سوال کا جواب دو جھوٹ مت
ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

پجاری کانپتا اور لرزتا ہوا اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر اس کی کپکپاتی
آواز سنائی دی۔

تم پوچھو کیا پوچھتے ہو میں سوگند کھاتا ہوں تمہارے کسی سوال کا
جواب غلط نہیں دوں گا سموقان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پھر پوچھ لیا۔

یہ بتاؤ کیا تمہارے اس مندر میں کسی ایسے نوجوان اور لڑکی کو
نہیں رکھا گیا جس پر ساحر انو کا جادو ہوا ہو اور جو دن کے وقت تو دونوں بندر
تبدیل ہوتے ہوں رات کے وقت اپنی انسانی تجسیم میں آ جاتے ہوں اور ان دونوں کا
تعلق بعلبک کے شاہی خاندان سے ہو۔

سموقان کے اس استفسار پر وہ پجاری بلاتوقف بول پڑا۔

اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو پر میں تم سے حلفیہ کہتا ہوں
ایسے جوان یا لڑکی کو اس مندر میں نہیں رکھا ہوا اگر تم ان دونوں کی تلاش میں
آئے ہو تو تم غلط مندر کی طرف آئے ہو اگر انو نے ان دونوں پر اپنا یہ سحر کیا ہے
پھر ان دونوں کو یہاں نہیں لایا گیا تمہاری گفتگو سے میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں

بھی جان گیا ہوں کہ تمہاری انو سے دشمنی ہے اور اسی دشمنی کی بناء پر تمہارے ان دو
دونوں پر انو نے سحر کر دیا ہوگا اور اب تم ان دونوں کی تلاش میں ہو لیکن میں تمہیں
بتاتا ہوں کہ ان دونوں کو یہاں نہیں رکھا گیا جو کچھ میں جانتا تھا سچائی کے ساتھ تمہیں
بتا دیا ہے اب تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کرو۔

اس پجاری کے جواب سے سموقان مطمئن ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک
اس نے کچھ سوچا اس کے بعد اس پجاری کو مخاطب کرتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

میں تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرح قتل نہیں کر رہا زندہ چھوڑ رہا
ہوں اور تمہارے ذمے ایک کام بھی لگا رہا ہوں جب تیز ولوٹ کے یہاں آئے تو تم اس
کا بہترین استقبال کرنا اور اسے ایک پیغام دینا پہلے یہ جان لو کہ میرا نام سموقان ہے
میرے ساتھ جو لڑکی ہے اس کا نام ایلیم ہے۔ تیز و جب یہاں پہنچے تو اسے یہ پیغام دینا کہ
سموقان اور ایلیم نام کی لڑکی دونوں یہاں آئے تھے اور اس مسکن کو تباہ برباد کر کے رکھ
گئے ہیں اس پر یہ بھی انکشاف کرنا کہ یہاں آنے سے پہلے وہ تبت گئے اور لاسا شہر کے
باہر دریائے برہم پتر کے کنارے انہوں نے یان شی کے مسکن کو بھی تباہ برباد کرتے
ہوئے آگ لگا کر بھسم اور راکھ میں تبدیل کر دیا ہے وہ جب آئے تو اسے یہ بھی اطلاع
دینا کہ یہاں سے ہم جزائر انڈیمان کا رخ کریں گے اور انڈیمان جنوبی میں بلائر شہر سے
باہر جو ساحر انو کا تیسرا مسکن ہے اس کی حالت اس سے بھی بدتر کر کے رکھ دیں گے۔
تیز و سے یہ بھی کہنا کہ اس کی ملاقات اگر انو سے ہو تو اس کو یہ بھی پیغام پہنچا دے کے
ان تین مسکنوں کو تو میں نے برباد کر دیا ہے اور بہت جلد خود انو کا بھی نمبر آئے گا اور
اس کی حالت بھی میں ان مسکنوں جیسی بلکہ ان سے بھی بدتر بنا کر رکھوں گا۔

اب تم باہر نکلو کہ میں اس مندر کو آگ لگانے لگا ہوں۔

پجاری انتہا درجہ خوفزدہ ہو گیا تھا سہما سہما وہ باہر بھاگا سموقان نے
جس طرح یان شی کے مسکن کو آگ لگائی تھی اسی طرح اندراوتی کے اس مندر کو آگ
لگا کر خاکستر کر کے رکھ دیا تھا۔

جب تک دریائے گوداوری کے کنارے اندراوتی شہر کے قریب وہ
مندر جلتا رہا سموقان اور ایلیم دونوں دور کھڑے ہو کر اس کے جلنے کا منظر خاموشی سے

دیکھتے رہے جب مندر بھسم ہو کر زمین بوس ہو گیا تب سموقان تھوڑی دیر تک مسکرا رہا اس کے بعد اس نے اپنے پہلو میں کھڑی ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم انو کے دو مسکن تو ہم نے تباہ برباد کر دئے ہیں اب ہماری منزل جنوبی جزائر انڈیمان میں اس کے تیسرے مسکن کی طرف ہو گی مجھے امید ہے کہ اگر اریش اور اراتا ہم کو وہاں بھی نہ ملے تو اس مسکن کی حالت میں ایسی ہی کروں گا ایلیم آج کے بعد تیرے اور میرے درمیان طے شدہ ہے کہ جب کبھی بھی ہم اپنے دشمن کے خلاف حرکت میں آئیں گے یا ہمیں کسی کے سامنے اپنا تعارف کروانا ہو تو اپنا اصل نام نہیں بتایا کریں گے جس طرح ہم نے دریائے برہم پتر کے کنارے سرا میں اپنے نام تبدیل کر کے بتائے ہیں اسی طرح آئیندہ بھی میرا نام سرجون اور تمہارا مارتھا ہوا کرے گا اوان ہی دونوں ناموں سے ہم دشمن کے خلاف حرکت میں آئیں تاہم جہاں کہیں اپنے نام ظاہر کرنا ضروری ہوا وہاں اپنے نام بھی ظاہر کیا کریں گے تا انو کو ساتھ ہی ساتھ یہ تو احساس ہوتا رہاے کہ اگر وہ خلق خدا کے خلاف نقصانات باعث بن رہا ہے تو کوئی اس کے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

جب تک سموقان بولتا رہا ایلیم مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا رہی جب سموقان خاموش ہوا تب بڑے غور بڑے پیار اور بڑی محبت سے سموقان طرف دیکھتے ہوئے ایلیم کہنے لگی۔

سموقان کوئی بھی بات آپ مجھے کہتے ہیں وہ میرے دل پر لکھی جاتی اور اس سے میں سر منہ انحراف نہیں کر سکتی سموقان میں تھکاوٹ محسوس کر رہی ہو رات کافی جا چکی ہے میرے خیال میں کہیں آرام کرنا چاہئے یہاں قریب ہی اندرا شہر ہے میرے خیال میں وہاں کہیں آرام کرتے ہیں یا آپ کسی شہر میں داخل نہ ہوتے تو کسی ویرانے ہی میں آگ کا آلاؤ روشن کر کے باری باری آرام کر لیتے ہیں۔

ایلیم کی اس گفتگو سے سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر مخاطب کر کے کہنے لگا نہیں میں تمہاری پہلی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں یہاں قریب اندراوتی شہر ہے وہاں چلتے ہیں کوئی نہ کوئی سرائے مل جائے گی اور وہاں کسی سرا میں آرام کرتے ہیں پھر دونوں وہاں سے ہٹے اندراوتی شہر کے نواح میں ایک سرا

ڈھونڈنے میں وہ کامیاب ہو گئے اور اس میں انہوں نے قیام کر لیا تھا۔

اگلے روز صبح ہی صبح جب ایلیم بلی کے قالب میں چلی گئ تھی تب سموقان نے دونوں زنبیلیں اپنے کندھے پر لٹکائیں اپنی زنبیل کے اندر اس نے ایلیم کو ڈال دیا تھا سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا او اندراوتی کی اس سرائے سے بھی اس نے کوچ کر لیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ جنوبی جزیرہ انڈیمان کے شہر بلائر کے نواح میں نمودار ہوا اس کے بعد اس نے وہاں انو کے تیسرے مسکن کا رخ کیا وہاں اس نے پرانا طریقہ کار آزمایا اس مسکن سے اس نے ایک شخص کو آٹھا کے ساری تفصیل اس سے حاصل کی جب اسے یقین ہو گیا کہ اس مسکن میں بھی اریش اور اراتا نہیں ہیں تو پہلے دو مسکنوں کی طرح وہاں جس قدر پجاری تھے ان کا بھی اس نے حیل وحجت سے کام لیتے ہوئے خاتمہ کر دیا اور انو کے اس مسکن کو اس نے جلا کر خاکستر کر دیا تھا اس کے بعد سموقان نے سورج کے غروب ہونے کا انتظار کیا جب ایلیم انسانی قالب میں آئی تب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے سموقان اور ایلیم دونوں جزیرہ انڈیمان جنوبی سے بعلبک شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○○

بعلبک کا حکمران اور ایلیم کا باپ لوگل باندہ ایک روز سورج غروب ہونے کے بعد گھڑ دوڑ سے اپنے قصر کی طرف واپس آتے ہوئے جب قصر کے صدر دروازے کے قریب آیا تو دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس کی نگاہ اچانک دروازے کے قریب ہی سموقان اور اپنی بیٹی ایلیم پر پڑی تھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے چند ہی ساعتیں پہلے وہ وہاں نمودار ہوئے تھے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بے پناہ خوشی کے اظہار میں لوگل باندہ اپنے گھوڑے سے اتر گیا اس کے پیچھے اس کے جو محافظ تھے وہ بھی اپنے گھوڑوں سے اتر گئے لوگل باندہ نے انہیں جانے کا اشارہ دیا اور وہ لوگل باندہ کے گھوڑے کو لے کر قصر کی طرف چلے گئے تھے اتنی دیر تک ایلیم بھاگی اور پھر آگے

بڑھ کر وہ اپنے باپ لوگل باندہ سے بغلگیر ہو گئی تھی تھوڑی دیر تک لوگل باند
ایلم کو پیار کرتا رہا پھر آگے بڑھا اور سموقان کو اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے ایک
شفقت اور پدرانہ محبت میں اس کی پیشانی چومی اسکے بعد پیچھے ہٹتے ہوئے سمو
ایلم دونوں کو اس نے مخاطب کیا۔

میرے بچو میں تم دونوں کو بعلبک میں خوش آمدید کہتا ہوں
اپنی مہم میں کسی قدر کامیاب ہوئے۔

تفصیل جاننے کے لئے لوگل باندہ چونکہ بے چین ہو رہا تھا لہذا
صدر دروازے کے پاس کھڑے ہی کھڑے سموقان نے جو حالات ان دونوں پر
وہ سارے حالات تفصیل کے ساتھ لوگل باندہ کو سنا ڈالے تھے جنہیں سن کر
باندہ کسی قدر پریشان اور افسردہ ہو گیا تھا اس کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے سمو
اسے مخاطب کیا۔

آپ کو فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے ا
کہ میں اور ایلم کسی نہ کسی روز اریش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہ
گے اب ہمارے سامنے سب سے بڑا کام تو اریش اور اراتا کو تلاش کرنا ہی ہے
مل جاتے ہیں تو دوسر بڑا کام اس سحر سے نجات حاصل کرنا ہے جو انو نے ایلم ا
اراتا پر کر رکھا ہے اس کے بعد تیسرا اور آخری کام یہ ہو گا کہ ہمیں انو اور ا
حواریوں سے نمٹنا ہو گا اور بنی نوح انسان کی فلاح اور بہبود کی خاطر ہر صورت
انو کا خاتمہ کرنا ہو گا۔

سموقان کے ان الفاظ سے لوگل باندہ کو کسی قدر حوصلہ ہ
سموقان کے کچھ سوچا اس کے بعد لوگل باندہ کو مخاطب کرتے ہوئے وہ دوبار
تھا۔

میرے محترم! میری طرح ایلم بھی اب بہت سی سری قوتوں
ہے اور دشمن کے سامنے بڑے خوب اچھے انداز میں اپنے آپ کا دفاع بھی کر
میں جانتا ہوں اریش اس وقت آپ کے پاس نہیں لہذا آپ ایلم کو بیٹی ہی
بھی خیال کرتے ہیں اور جتنا عرصہ اس نے میرے ساتھ اور آپ سے دور گزار

یقیناً آپ کے لئے اذیت کا باعث ہو گا میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب آپ
یہ کو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں یہ اپنا دفاع کر سکتی ہے میں اریک کا رخ کروں گا وہاں
مش سے ملوں گا پورے حالات سے اسے آگاہ کروں گا اس سے صلاح مشورہ کرنے
کے بعد پھر میں اگلا قدم اٹھاؤں گا اور جو بھی اگلا قدم اٹھانا ہو گا اس کے لئے میں ایلم کو
اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب لوگل باندہ دینا ہی چاہتا تھا کہ اس کے
بولنے سے پہلے ہی ایلم تڑپ اٹھی بڑی پریشانی اور فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے اس
نے سموقان کی طرف دیکھا پھر وہ شکووں اور گلوں سے بھرپور آواز میں اسے مخاطب
کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

مجھے آپ سے ایسے الفاظ ایسی گفتگو کی ہرگز توقع نہیں تھی میں سوچ
بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ یوں مجھے بے یار و مددگار اکیلا یہاں چھوڑ کر خود اریک شہر کا
رخ کریں گے آپ جانتے ہیں اگر میں سری قوتوں کی مالک ہوں تو میرے مقابلے میں
انو اور اس کے حواری مجھ سے بھی زیادہ سری قوتوں کے مالک ہیں اور وہ اگر یہاں مجھ پر
حملہ آور ہوتے ہیں تو قابو پا کر وہ پھر مجھے پہلے جیسی اذیت اور اسیری میں ڈال سکتے ہیں۔

ایلم مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ بیچ میں بولتے ہوئے نے اس کی بات
کاٹ دی۔

ایلم میرا مدعا تمہاری دل شکنی نہیں تھا قسم خدائے واحدہ لاشریک کی
دلی طور پر میں یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو لیکن مجھے تمہارے باپ کے
جذبات کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے وہ ضرور یہی چاہیں گے کہ کچھ عرصہ تم ان کے ساتھ
رہو آخر تم ان کی بیٹی ہو اور باپ کو جو اپنی بیٹی سے شفقت ہوتی ہے اسے الفاظ میں
بیان نہیں کیا جا سکتا اسی بناء پر میں نے یہ کہا کہ تم کچھ عرصہ اپنے باپ کے پاس رہو
میں اریک جاتا ہوں اور جو بھی اگلا قدم ہم نے اٹھانا ہے اس کے متعلق میں تمہیں اپنے
ساتھ لے کر جاؤں گا۔

سموقان کے خاموش ہونے پر ایلم پھر بول پڑی آپ نے جو تجویز پیش کی
ہے وہ بہت اچھی ہے یقیناً ایک ہمدرد اور شفیق باپ کے جو اپنی بیٹی کے متعلق جذبات

ہیں وہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جاسکتے میں یہ بھی کہوں یقیناً میرا باپ یہ پسند کر
چاہے گا کہ میں کچھ عرصہ ان کے ساتھ رہوں میں بھی یہ چاہتی ہوں کہ چند دن
باپ کے ساتھ گزاروں لہذا آپ سے میں یہ کہوں گی کہ جتنے دن میں یہاں رہوں
اتنے دن آپ کو بھی یہاں میرے ساتھ بعلبک میں قیام کرنا ہوگا اور یہ قیام ہفتوں
مہینوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے۔

ایلم کی اس گفتگو سے اس کا باپ لوگل باندہ خوش ہو گیا تھا
سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سموقان میری بیٹی ایلم ٹھیک کہتی ہے بیٹے تم جانتے ہو میں
اپنے بیٹے اریش اور اس کی منسوبہ اراتا سے محروم ہو چکا ہوں تم دونوں اپنی سری
کو حرکت میں لاتے ہوئے زمین کے وسیع حصوں کو کھنگال چکے ہو اپنی سری
استعمال کرنے کے باوجود تم دونوں ابھی تک میرے بیٹے اور اس کی منسوبہ کو
نہیں کرسکے میں بھی جانتا ہوں تم بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو کہ انو اور اس کے
انتہا درجہ کے دراز دست لوگ ہیں اور وہ کسی وقت بھی اپنے رزال پن پر اترتے
بد سے بدترین کام کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

مزید یہ کہ شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا میری بیٹی کو پسند کرتا ہے اور
شادی کا خواہشمند ہے جب کہ میری بیٹی اسے ناپسند کرتی ہے اور اب تو ایلم
منسوب ہو چکی ہے جہاں کہیں بھی یہ رہے اس وقت تک یہ تمہاری امانت ہے
تک اس کا سحر زائل نہیں ہوتا اگر تم ایلم کو یہاں اکیلا چھوڑ کر اپنے شہر اریک کی
جاتے ہو تو یاد رکھنا انو کو خبر تو ہو جائے گی کہ ایلم اب تمہارے ساتھ نہیں بلکہ
بعلبک میں ہے تو یاد رکھنا وہ اپنے خوانخوار ساتھیوں کے ساتھ یہاں نزول کرے
کسی مناسب موقع پر ایلم پر وار د ہو کر اسے بھی مجھ سے محروم کر دے گا ایلم بیچاری
اپنی سری قوتوں کے باوجود کیسے ان کے سامنے ٹھہر سکے گی کیسے اپنا دفاع کر سکے
میرے بچے میری تم سے التماس ہے کہ جتنا عرصہ ایلم میرے پاس قیام کرتی ہے
یہاں رہو تمہاری موجودگی میں انو اور اس کے گماشتوں کو ایلم پر حملہ آور ہونا تو بہت
کی بات اس کی طرف میلی نگاہ سے بھی دیکھنے کی جرأت نہ ہو گی مجھے امید ہے

تجویز سے تم بھی اتفاق کروگے میں مزید یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ایلم کو چند ماہ یہاں
رہنے دو اس دوران تم بھی یہاں رہو اب ایلم تمہاری ہے تم ایلم کے ہو لہذا تم
دونوں کو اکٹھا رہنا چاہیئے اور تمہارے اکٹھے رہنے ہی میں میری خوشی اور میری مسرت
ہے۔

لوگل باندہ جب خاموش ہوا تو سموقان تھوڑی دیر تک ایلم کی طرف دیکھتے
ہوئے مسکراتا رہا اس موقع پر ایلم کے چہرے پر جستجو ایک فکر مندی سی تھی اس بناء پر
کہ وہ نہیں جانتی تھی سموقان اس ساری گفتگو کا کیا جواب دے گا یہاں تک کہ سموقان
نے اس کے بعد لوگل باندہ کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا آپ دونوں باپ بیٹی چونکہ
ایک طرف ہیں اور دوسری جانب میں اکیلا ہوں لہذا مجھے آپ دونوں کی بات ماننا ہو گی
میں اس حقیقت کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ایلم کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے کہ
انو اور اس کے گماشتے اس پر وارد ہو کر ایلم کو بے بس بھی کر سکتے ہیں دراصل مجھے غلط
فہمی ہو گئی تھی کہ سری قوتیں حاصل کرنے کے بعد ایلم اکیلی رہ سکتی ہے پر نہیں اس
کی سری قوتوں کے باوجود بھی انو کسی نہ کسی طریقے سے اس پر قابو پا سکتا ہے اگر وہ
ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اریش اور اراتا کی طرح مجھے اس کی تلاش میں بھی دھکے
کھانا پڑیں گے لہذا میں آپ دونوں باپ بیٹی کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں جب تک
ایلم یہاں رہنا پسند کرے گی اس وقت تک میں بھی اس کے ساتھ رہوں گا۔

سموقان کے اس جواب پر جہاں لوگل باندہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی
وہاں خوشی اور مسرت میں ایلم کی حالت بھی قابل دید تھی سموقان کا جواب سن کر وہ
اس قدر خوش ہوئی کہ اپنے باپ کی موجودگی ہی میں وہ آگے بڑھی سموقان کا ہاتھ اس نے
اپنے نرم ریشمی ہاتھوں میں لیا اور سموقان کو مخاطب کیا۔

آپ کے فیصلے نے میرا دل خوش کر دیا ہے میرے خیال میں اب ہمیں
یوں قصر کے صدر دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو نہیں کرنی چاہیئے یہاں سے ہمیں چلنا
چاہیئے سموقان نے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے اتفاق کیا پھر لوگل باندہ اپنی بیٹی ایلم
اور سموقان کو لے کر بعلبک کے شاہی قصر میں داخل ہو گیا تھا۔

ساحر انو کا وست راست ثور فلک ایک روز ساحر انو کے ذاتی کمرے
داخل ہوا کمرے میں اس وقت ساحر انو کے علاوہ اس کی بیٹی عشتار اور جنوبی ہند
دریائے گوداوری کے کنارے مسکن کا سربراہ تیزو بیٹھے ہوئے تھے ثور فلک نے دیکھا
کچھ پریشان افسردہ اور بجھا ہوا تھا انو کے سامنے جا کر بہترین انداز میں ثور فلک نے
تعظیم دی پھر بڑی ارادتمندی سے انو کو مخاطب کیا۔

آقا کیا آپ نے مجھے طلب کیا ہے۔

انو نے منہ سے تو کچھ نہ کہا تاہم اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا ساتھ
اس نے تیزو کے قریب جو خالی نشست پڑی ہوئی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے
ثور فلک کو بیٹھنے کے لئے کہا تو ثور فلک وہاں بیٹھ گیا تھوڑی دیر تک جبل لگام
ہوئے اس کمرے میں خاموشی طاری رہی پھر اس خاموشی کو خود ساحر انو نے توڑا۔

ثور فلک تم یہ سوچ رہے ہو گے کہ کچھ عرصہ پہلے تیزو یہاں آیا رخصت
گیا پھر دوبارہ کیسے آ گیا میرے بچے تیزو ایک انتہائی بری خبر لے کر آیا ہے سموقان
اس وقت ایلیم کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف سب سے خطرناک صورتحال اختیار
ہے وہ دونوں ہمارے خلاف زخمی ناگ اور ناگن کی صورت اختیار کئے ہوئے
جانتے ہو میں بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ سموقان بھی سری قوتوں کا مالک
میرے خیال میں اس نے ایلیم کو بھی انہی قوتوں سے آراستہ کر رکھا ہے اب

کے نشانہ بنانا کام کرتی ہے اور میرے پاس یہ بھی خبریں پہنچی ہیں کہ ایلیم سموقان کو
پسند کرنے لگی ہے سموقان بھی اس کو پسند کرتا ہے گویا اب وہ دونوں اپنے آپ کو ایک
دوسرے کے لئے وقف کر چکے ہیں۔

یہ تو پہلی خبر ہے جو یقیناً ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے کہ ایلیم
کو تو ہم نے اپنے دوست اپنے رفیق اعلیٰ اتانا کیلئے پسند کیا تھا اور میں نے اس سے وعدہ
کیا تھا کہ ایلیم کو میں ہر صورت میں اسکے لئے حاصل کر کے رہوں گا اور کوئی نہ کوئی
ایسا موقع بھی لاؤں گا کہ ایلیم خود اس کے ساتھ شادی کرنے پر حامی بھرے گی لیکن لگتا
ہے اتانا کے ساتھ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اسے ہم پورا کرنے کی حالت میں نہیں رہیں
گے بہرحال یہ بعد کا معاملہ ہے اس سے ہم خوب نمٹیں گے اور کوئی نہ کوئی حیلہ کوئی نہ
کوئی حربہ استعمال کرتے ہوئے اپنے رفیق کار اور شمالی لبنان کے حکمران اتانا کے لئے
حسین و جمیل ایلیم کو ضرور حاصل کریں گے۔

ثور فلک یہ تو پہلی بری خبر ہے اس سے بھی ایک بدتر خبر ہے جو تیزو لے کر
آیا ہے اور بری ترین خبر یہ ہے کہ سموقان اور ایلیم دونوں نے مل کر تبت میں دریائے
برہم پتر کے کنارے ہمارے مسکن کو تباہ برباد کیا آگ لگائی اور جلا کر خاکستر کر دیا او
مسکن کے سربراہ یان شی کا خاتمہ کر دیا وہاں سے نکل کر انہوں نے جنوبی ہند کا رخ کیا
دریائے گوداوری کے کنارے جس مندر میں ہمارا مسکن تھا اس کو بھی بھسم کیا اس
کے بعد انہوں نے جزیرہ انڈیمان جنوبی کا رخ کیا بلائر شہر کے باہر جہاں ہمارا مسکن تھا
اس کو بھی سموقان نے نیست و نابود کر دیا ہے گو دنیا کے مختلف حصوں میں ہمارے
اور بھی مسکن ہیں لیکن یہ تین بڑے بڑے مسکن تھے جن کا پتہ سموقان کسی نہ کسی
طرح چلانے میں کامیاب ہوا ہے۔

اب مجھے ایک شک پڑتا ہے چند ماہ پہلے جو ہمارے دو محافظ گم ہو گئے تھے
میرا دل کہتا ہے انہیں سموقان نے ہی اٹھایا تھا ان سے ہی اس نے ہمارے ان تین
مسکنوں کا پتہ معلوم کیا ہو گا میرے خیال میں سموقان اور ایلیم اریش اور اتارا کو تلاش
کرتے پھر رہے ہیں انہوں نے جب دیکھا کہ ان مسکنوں میں اریش اور اراتا نہیں ہیں تو
انتقامی کارروائی کرتے ہوئے ان دونوں نے ہمارے ان مسکنوں کو آگ لگا کر خاکستر

کر دیا۔

تیزو جب مجھ سے ملنے کے بعد واپس گیا تو اس کے ایک خاص آدمی سموقان کا پیغام دیا کہ اس نے ایلیم کے ساتھ مل کر ہمارے تین مسکنوں کو تباہ ہے اور اب یہی خبر تیزو نے آکر مجھے بتائی ہے میرے بیٹے تمہیں یہاں بلانے کا ہے کہ اب سموقان زیادہ ہی دراز دست ہوتا چلا جا رہا ہے اب جب کہ ہم دونوں ہیں میری بیٹی عشتار بھی ہے تیزو بھی بیٹھا ہوا ہے اس سموقان سے نمٹنے کے کوئی نہ کوئی حیلہ اور حت اختیار کرنا ہو گی۔

انو جب خاموش ہوا تب اس کی حسین و پر جمال بیٹی عشتار بول پڑی

اے میرے باپ اس موقع پر میرے ذہن میں ایک تجویز ہے پہلے پیش کرتی ہوں اس کے بعد تیزو اور ثور فلک کو بولنے کا موقع دیا جائے گا میرے میں ہمیں سموقان سے کسی حیلے اور فریب اور دھوکے سے نمٹنا ہو گا میں ثور فلک آپ سب جانتے ہیں کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے اور فرداً فرداً ہم سب کر کے ہمیں وہ زیر کرنے کا بھی ہنر جانتا ہے اس کے علاوہ طاقت اور قوت میں جواب اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے مسکن کے علاوہ ہمارے جاننے والا طاقت اور قوت میں ثور فلک دوسرے نمبر پر ہے پہلے نمبر پر جنوبی لبنان کا حکمرا ہے جو طاقت کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے لیکن چند ماہ پہلے جب ثور فلک کا ٹکراؤ سے ساتھ ہوا تھا تو صرف میں نے ہی نہیں بلکہ آپ نے بھی دیکھا کہ سموقان طا قوت میں ثور فلک پر غالب رہا تھا اس بناء پر ہمیں کسی دھوکہ دہی سے کام لینا سموقان کو اپنی گرفت میں کرنا ہو گا ایک بار سموقان ہماری گرفت میں آ گیا تو خیال میں سری قوتوں کے باوجود ایلیم پر قابو پانا ہمارے لئے کسی قدر آسان اور کے رہ جائے گا۔

اس وقت میرے ذہن میں جو تجویز ہے وہ میں آپ کے سامنے بیا ہوں اس کے بعد آپ نے جو قدم اٹھانا ہو گا وہ اٹھائیے گا۔

میں یہ چاہتی ہوں کہ میں یہاں سے عراق کی مملکت کی طرف کوچ

رنی کے حکمران گلگامش سے ملوں گلگامش نے پہلے نہ مجھے کبھی دیکھا ہے نہ وہ مجھے ہیں ایک سامنے یہ حیلہ بہانہ بناؤں گی کہ میں شمالی ہی نہیں جنوبی لبنان کے جمابا کی بدترین دشمن ہوں اس لئے کہ ان دونوں نے مل کر ایک بار میرے کے ساتھ زیادتی کی تھی ان کا قتل عام کیا تھا میں اس پر یہ ظاہر کر دوں گی میں کے ساحل کی ایک بے بس مظلوم لڑکی ہوں اس پر مزید انکشاف کروں گی کہ خبر ہوئی کہ تم نے یکے بعد دیگرے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور جنوبی لبنان کے جمابا کو بدترین شکست دے کر ان کی عسکری قوت کی کمر توڑ کے رکھ دی ہے یہ میرے لئے انتہائی حوصلہ افزاء او خوشکن تھیں لہذا میں تمہاری خدمت میں دو شیں لے کر آئی ہوں۔

پہلی یہ کہ تمہاری ان کامیابیوں پر میں تمہیں مبارکباد دینا چاہتی ہوں اور دوسری خواہش یہ ہے کہ اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہوں اس لئے کہ تم جیسے جرأتمند دلیر اور جفاکش جوان ہمیشہ میرے پسندیدہ اور میرے کا کمزوری رہے ہیں اگر میں گلگامش کو اپنے حسن اپنی خوبصورتی کے دام اور جال پھنسانے میں کامیاب ہو گئی تو سمجھیں کہ سموقان کے خلاف ہمارے کام کی ابتدا ہو گی اگر گلگامش مجھ سے شادی کر لیتا ہے مجھے اپنی بیوی بنا لیتا ہے تو پھر میں آہستہ اس پر حاوی ہوتی چلی جاؤں گی اور اسے اپنی راہ پر لگاؤں گی اور ایسے طریقے اختیار کروں گی کہ گلگامش کو میں سموقان سے متنفر کر دوں اور اسے اس بات پر بھی مجبور کہ وہ سموقان کے خلاف کوئی کارروائی کرے میرے خیال میں، میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو پھر گلگامش تو سموقان سے علیحدہ ہو جائے گا اس طرح میرے خیال میں گلگامش کے بغیر سموقان اور ایلیم دونوں تنہا اور بے بس ہو کے رہ جائیں گے ان کی پشت پناہی پر صرف ایلیم کا باپ لوگل باندہ رہ جائے گا اور اگر ہم اس موقع پر لبنان کے بادشاہ اتانا سے کہیں کہ وہ بعلبک پر پھر حملہ آور ہو کر وہاں کے بادشاہ باندہ کو گرفتار کر لے اس کی بیٹی وہاں ہو تو اسے بھی اپنی گرفت میں لے کر اسے اپنے حرم میں داخل کر لے میرے خیال میں یہ کام ہمارے لئے کافی آسان ہو کر

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب گلگامش کو میں سموقان سے متنفر کر دوں
لوگل باندہ پر اتانا قابو پالے تو ایلم ہمارے ہاتھ نہ لگے
اس لئے کہ آپ کے انکشاف کے مطابق ایلم اور سموقان ایکدوسرے کو پسند کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ سموقان اب ہر وقت ایلم کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہوگا اب میں یوں کہہ سکتی ہوں کہ خود ایلم بھی اپنی حفاظت اپنے تحفظ کی خاطر سموقان ساتھ رہتی ہو گی اس کے باوجود بھی ہمارے لئے کچھ آسانیاں ہوں گی وہ اس طرح جب گلگامش سموقان سے ناراض ہو گا بعلبک پر اتانا کا قبضہ ہو جائے گا تو پھر سموقان کی پشت پناہی کرنے والا نہیں ہو گا اس کے بعد میں چاہوں گی کہ ثور فلک تیزو دونوں مل کر سموقان اور ایلم کے خلاف حرکت میں آئیں اگر سموقان اور ایلم قوتوں کے مالک ہیں تو خود ثور فلک اور تیزو بھی بے پناہ سری قوتوں کے مالک ہیں
میں یہ مشورہ بھی دینا پسند کروں گی کہ براہ راست طاقت اور قوت سموقان سے نہ ٹکرائیں میرے خیال میں اس طرح سموقان ان پر غالب اور حاوی جائے گا یہ سموقان کے خلاف اس وقت حرکت میں آئیں جب مناسب موقع ہو پیچھے لگ جائیں اسے تلاش کر لیں اس کے تعاقب میں لگے رہیں جب کبھی وہ آرام کر رہا ہو ایلم بھی غفلت کی حالت میں ہو تو پھر یہ دونوں ان پر وارد ہوں اگر دونوں کو گرفتار کرنے یا اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب ہوتے ہیں تو سب ان پر اپنی سری قوتوں کا کوئی ایسا عمل کریں کہ ان کے پاس جس قدر سری قوتیں یا تو ان کو منجمد کر دیں یا ان کے ذہن پر کوئی ایسا تاثر چھوڑیں کہ عارضی طور پر سری قوتوں کو حرکت میں لانا بھول جائیں یا فراموش کر دیں اگر یہ ایسا کرنے کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر ان دونوں کو گرفتار کر کے یہ باآسانی یہاں اپنے مسکن لا سکتے ہیں۔

اے میرے باپ ایک بار سموقان اور ایلم ہمارے مسکن میں آ گئے آپ انہیں مسکن کے اس تاریک کنوئیں میں ڈال دیجئے گا جس سے کسی کی رہائی ہوتی جس کے پاس ہمہ وقت پہرے دار رہتے ہیں اور جہاں کسی کو آنے جانے کی اجازت نہیں اگر ان دونوں کو ہم وہاں بند کر دیں اور آپ ان پر کوئی ایسا عمل

ے وہ اپنی سری قوتوں کو بھولیں تو میرے خیال میں ہمارے سارے کام آسان ہو جائیں گے ایلم کو چند روز تک سموقان کے ساتھ ہی اس اندھے کنوئیں میں رکھا جائے کے بعد اس سے رابطہ قائم کیا جائے اور اسے یہ کہا جائے کہ وہ اگر شمالی لبنان کے حکمران اتانا سے شادی پر آمادہ ہو جاتی ہے تو اسے اندھے کنوئیں کی اذیت سے نجات مل جا سکتی ہے اگر وہ مان جائے تو پھر میرے خیال میں اسے نہ صرف یہ کہ اندھے کنوئیں سے نکال دینا چاہیئے بلکہ آپ نے جو اس پر سحر کر رکھا ہے اسے بھی زائل کرتے ہوئے اسے اتانا کے حرم میں شامل کر دینا چاہیئے اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو یہ سموقان کے خلاف ہماری بہترین کامیابی ہو گی اے میرے باپ جب ہم ایسا کر چکیں تو پھر میں دوبارہ اپنے اس مسکن کو لوٹ آؤں گی گلگامش کو ترک کر دوں گی اگر آپ نے اجازت دی تو میں گلگامش کا بھی خاتمہ کر آؤں گی اس لئے کہ ماضی میں ہمارے حامی اتانا اور حمبابا کے نقصان اور ان کے لشکریوں کی بربادی کا باعث بنا بس یہ ہے تجویز جو اس وقت میرے ذہن میں تھی اور میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہے۔

انو کی بیٹی عشتار کی اس گفتگو سے نہ صرف یہ کہ انو مسکرا رہا تھا بلکہ اس موقع پر ثور فلک اور تیزو کے چہروں پر بھی بڑی خوشگوار پسندیدگی تھی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر انو نے ثور فلک اور تیزو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

تم دونوں کا اس تجویز سے متعلق کیا خیال ہے جو میری بیٹی عشتار نے پیش کی ہے تم دونوں کے بعد میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

جواب میں تیزو اور ثور فلک دونوں تھوڑی دیر تک آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے پھر ثور فلک نے انو کو مخاطب کیا۔

آقا جو تجویز عشتار نے پیش کی ہے میرے خیال میں یہی بہتر اور آخری تجویز ہونی چاہیئے اس پر عمل کرتے ہوئے ہم یقیناً سموقان پر قابو پا سکتے ہیں اگر عشتار گلگامش کو شادی کرنے پر آمادہ کر لیتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دنوں کے اندر گلگامش کو سموقان سے متنفر کر سکتی ہے ایسا ہونے کے بعد گلگامش کی طرف سے اتانا اور حمبابا دونوں مطمئن ہو جائیں گے پھر اتانا سے کہیں گے کہ وہ بعلبک پر چڑھ دوڑے بعلبک کو پہلے کی

طرح اپنی سلطنت میں شامل کرلے ساتھ ہی میں اور تیزو دونوں سموقان اور
تلاش میں نکل جائیں گے اور مناسب موقع دیکھتے ہوئے ہم سموقان اور ایلیم پر قا
کی کوشش کریں گے میرے خیال میں ایسا ہم کرسکتے ہیں ایک بار سموقان ا
دونوں ہمارے مسکن کے اندھے کنوئیں تک پہنچ گئے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت
رہائی دلا سکتی ہے نہ انہیں ہماری اذیت سے بچا سکتی ہے اسلئے کہ ہم نے ان
قوتوں کو فراموش کردیا ہوگا اس بناء پر وہ ہمارے سامنے بے بس اور مجبور ہوں

ثور فلک کی اس گفتگو سے انو پہلے کی نسبت مزید مطمئن اور خوش
دے رہا تھا تھوڑی دیر تک خاموش رہتے ہوئے وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس کے ب
تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا تھا۔

عشتار میری بیٹی جو کچھ تم نے کہا ہے میرے خیال میں اس سے ب
تجویز ہو ہی نہیں سکتی اگر تم گلگامش کے ساتھ شادی کرکے اسے سموقان سے متنف
میں کامیاب ہو جاؤ تو میری بیٹی میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمہاری طرف سے بہتر
کامیاب معرکہ ہوگا ہمیں پتہ نہیں کہ اس وقت سموقان اور ایلیم کہاں ہیں اگر
نے تبت، ہندوستان اور جزائر انڈیمان جنوبی میں ہمارے مسکنوں کو خاکستر کر
میرا اندازہ ہے کہ وہ اس وقت دور مشرق کی سرزمینوں میں ہیں بہرحال یہ ہماری
قسمتی ہے کہ جس کسی سے بھی انہوں نے پوچھا ہے انہیں ہمارے ان تینوں م
کی ہی اطلاع دی گئی ہے جو ہمارے دوسرے مسکن ہیں ان سے ابھی تک وہ بے
لہذا میں انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ سموقان سے محتاط رہیں اور کسی بھی
صورت حال سے نمٹنے کے لئے تیار رہیں میں انہیں یہ بھی احکامات جاری کر رہا ہ
جوں ہی سموقان کسی مزید مسکن کی طرف جاتا ہے تو سموقان اور ایلیم کو اول تو ہلا
دیا جائے اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے تو ان سے ایسا نمٹا جائے کہ
انہیں ہمارے مزید کسی مسکن پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ ہو۔

اس کے علاوہ میں آج ہی ثور فلک اور تیزو کے ذمے یہ کام لگا رہا ہوں
سموقان اور ایلیم کی تلاش میں نکل جائیں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے
پہلے یہ جانیں کہ سموقان اور ایلیم کہاں ہیں پھر ان کے تعاقب میں رہیں جوں ہی

موقع ملے ان دونوں پر چڑھ دوڑیں اور ہر صورت میں انہیں بے بس کرکے
مسکن میں لے آئیں ایک بار وہ میرے مسکن میں پہنچ گئے تو میں ان دونوں
خلاف اپنی نئی سری قوت حرکت میں لاؤں گا جو کچھ ان کے پاس پہلے سے سری قوتیں
انہیں میں برف کی طرح منجمد کرکے رکھ دوں گا اور وہ ان دونوں کے کسی کام نہیں
گی اس کے بعد عشتار کی تجویز کے مطابق انہیں اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جائے گا
پھر ہم ایلیم سے سودے بازی کریں گے اگر وہ اس پر تیار ہوگئی تو سموقان اکیلا اندھے
کنوئیں کی اذیت میں رہے گا ایلیم کو ہم اپنے دوست اپنے رفیق اتانا کے حرم میں داخل
کردیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ساحر انو تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس دوران
کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ کھیلتی رہی پھر اس کے بعد اس نے اپنی بیٹی عشتار
طرف دیکھا۔

عشتار میری بیٹی میری بچی تم کب تک یہاں سے گلگامش کے مرکزی شہر
ایک کی طرف کوچ کرنا پسند کروگی۔

جواب میں عشتار کے چہرے پر بھی بڑا عیارانہ اور جنس آمیز تبسم بکھرا تھا پھر
نے بلاتوقف کہہ ڈالا۔

اے میرے باپ میں آج ہی بلکہ آپ کے پاس سے فارغ ہونے کے بعد
سری قوتوں کو حرکت میں لاؤں گی اور اریک شہر کا رخ کروں گی وہاں میں گلگامش
ملوں گی اس کے سامنے اپنا مدعا بیان کروں گی اور مجھے امید ہے کہ میں اسے اپنے
ل میں پھنسانے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔

عشتار سے مطمئن ہونے کے بعد ساحر انو نے ثور فلک اور تیزو دونوں کی
طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا میرے عزیزو تم کب تک یہاں سے رخصت ہونا پسند کرو
گے

تیزو اور ثور فلک نے ایک بار پھر باہم مشورہ کیا اس کے بعد فیصلہ دیتے
ہوئے ثور فلک بول پڑا۔

آقا عشتار کی تقلید کرتے ہوئے میں اور تیزو بھی آج ہی یہاں سے رخصت

ہوں گے اپنے کام میں لگ جائیں گے پہلے ہم سموقان اور ابلیم کو تلاش کرنے
کوشش کریں گے پھران کے تعاقب میں رہیں گے جب کبھی بھی ہم دونوں کو موقع
ان پروارد ہونے میں ہم تاخیر سے کام نہیں لیں گے۔
عشتار کے بعد ثور فلک کے جواب سے ساحرانو مطمئن ہو گیا تھا پھراس
وہ مجلس برخواست کر دی تھی۔

OOO

ایک شام اریک شہر کے قصر میں گلگامش اور اس کی ماں نن سون دونو
ایک کمرے میں بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک گلگامش چونک
اس لئے کہ قصر کے باہر جو بہت بڑی دف رکھی ہوئی تھی اس پر کسی نے لگاتار چوٹیں
ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں گلگامش نے اپنی ماں کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ منقطع
لیا تھوڑی دیر تک وہ بڑے غور سے بڑے انہماک سے دف کی آواز کو سنتا رہا پھر اپنی ما
کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
لگتا ہے کوئی شکایت اور نالش لے کر آیا ہے میرے خیال میں ہم دونو
ماں بیٹے کو دیوان خانے میں جا کر بیٹھنا چاہیئے تاکہ نالشی کو محافظ ادھر ہی لے کر آئ
دونوں ماں بیٹا اس کمرے سے نکلے دیوان خانے کی طرف جاتے ہوئے گلگامش
ایک محافظ کو انکدو اور زوستا کو دیوان خانے کی طرف بھیجنے کے لئے کہا گلگامش اور
سون دونوں ماں بیٹا دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھوڑی دیر تک انکدو اور زوستا بھی وہا
آگئے اور وہ بھی ان دونوں کے سامنے بیٹھ گئے تھے تھوڑی ہی دیر بعد قصر کے محافظ ایک
انتہائی خوبصورت اور پرجمال لڑکی کو لے کر دیوان خانے میں داخل ہوئے یہ لڑکی کو
اور نہیں بلکہ ساحرانو کی بیٹی عشتار تھی جو بے پناہ سری قوتوں کی مالک تھی اور اپ
باپ سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ گلگامش کے خلاف اپنی مہم پر نکلی تھی۔
جس وقت عشتار دیوان خانے میں داخل ہوئی اس کے حسن، خوبصور
سے گلگامش، نن سون، انکدو، اور زوستا ایسے متاثر ہوئے کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس

عشتار کا استقبال کیا اپنے اس استقبال پر عشتار دل ہی دل میں بڑی مطمئن اور
خوش ہوئی تھی پھر ہاتھ کے اشارے سے گلگامش نے عشتار کو اپنی ماں کے پہلو میں
بیٹھنے کے لئے کہا عشتار اپنے جسم کو سو سو بل دیتی ہوئی آگے بڑھی پھر وہ نن سون کے پلو
میں بیٹھ گئی تھی اس کے بعد گلگامش نے اسے مخاطب کیا۔
لڑکی تم نے جو قصر کے باہر رکھی دف کے اوپر ضرب لگائی ہے کہو تم کس
کے خلاف نالش اور شکایت لے کر آئی ہو۔
عشتار کے لبوں پر گلگامش کے اس استفسار پر زہد شکن مسکراہٹ نمودار
ہوئی تھی پر اس نے اپنی طلسمی نگاہیں گلگامش کے چہرے پر جما دی تھیں ساتھ ہی اس
کمرے میں اس کی شہد میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔
میں اریک کے عظیم حکمران گلگامش کے حضور ایک نالش لے کر آئی یوں
بالا میں ساحل سمندر کی ایک ستم زدہ اور مظلوم لڑکی ہوں میں ساحرانو اور اس کی
ستائی ہوئی ہوں انہوں نے میرے سارے عزیز و اقارب کو قتل کر دیا میں کسی نہ کسی
طرح بچ گئی اب گزشتہ کئی ماہ سے میں نے آپ کی شجاعت اور جرائتمندی کی خبریں سنی
مجھ تک یہ بھی خبریں پہنچی کہ آپ نے شمالی لبنان ہی نہیں جنوبی لبنان کے حکمران کو
بھی شکست دی اور یہ دونوں ساحرانو کے حمایتی اور مددگار ہیں مجھ تک یہ خبر بھی پہنچی کہ
آپ نے بعلبک کے حکمران کی حکومت کو بحال کر دیا او شمالی لبنان کے بادشاہ کے
لشکریوں کو وہاں سے مار بھگایا آپ کی انہی کارروائیوں اور کامیابیوں کی وجہ سے میں
آپ کی طرف مائل ہوئی اب میں سب لوگوں کے سامنے یہ بات کہتے ہوئے شرمندگی
محسوس نہیں کرتی کہ گلگامش میں گزشتہ کئی ماہ سے غائبانہ طور آپ کو چاہتی ہوں او
پیار کرتی رہی ہوں اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں اریک شہر میں اگر
آپ کی بیوی نہیں تو کم از کم اس قصر کی لونڈی ہی بن کر اپنی زندگی کے باقی دن
گزاروں اگر ایسا ہو جائے میں سمجھوں گی میرے لئے یہ سب سے بڑی سعادت ہے۔
عشتار کے الفاظ نے گلگامش ہی نہیں اس کی ماں نن سون کو بھی بڑا متاثر
کیا تھا نن سون تھوڑی دیر تک ہمدردی کے جذبات میں عشتار کی طرف دیکھتی رہی پھر
اسے مخاطب کر کے کہنے لگی۔

بیٹی جو کچھ تم نے کہا ہے میرا دل کہتا ہے سچائی اور نیک نیتی پر رہے ہو
تم نے یہ الفاظ ادا کئے ہوں گے سن میری بچی اگر تم غائبانہ طور پر میرے بیٹے گگامش
پسند کرتی رہی ہو تو یہ میری اور میرے بیٹے گگامش کی بھی خوش قسمتی ہے اس لئے کہ
خوبصورت ہے پر کشش ہے نوجوان ہے خوب قدآور ہے تیرے جیسی حسین لڑکی
بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں اگر تو میرے بیٹے گگامش کو پسند کرتی ہے تو پھر تو تم
لونڈی کی حیثیت سے نہیں رہے گی میں تجھے اپنے بیٹے گگامش سے بیاہنے کا وعدہ
ہوں پر اس کے لیئے میری دو شرائط ہیں ان الفاظ نے عشتار کو خوش اور انتہا درجہ
پر مسرت کر کے رکھ دیا تھا تھوڑی دیر تک وہ اپنی اس خوشی اور اطمینان پر قابو پاتی
اس کے بعد نن سون کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مادر محترم! آپ دو شرائط کی بات کرتی ہیں آپ اس سلسلے میں سینکڑ
شرائط لگاتیں تب بھی میں ہر شرط قبول کرنے کے لئے تیار ہوں اس لئے کہ
خیالات اور خوابوں میں پہلے ہی آپ کے بیٹے کو اپنی منزل بنا چکی ہوں اب اگر آپ
اپنی منزل دکھاتی ہیں اور اس کے ساتھ شرائط بھی عائد کرتی ہیں تو میں آپ کی ہر شر
قبول کرتی ہوں لیکن جن دو شرائط کا آپ ذکر کر رہی ہیں کیا آپ ان کا مجھ پر بھی انکشا
کریں گی۔

عشتار کے خاموش ہونے پر نن سون تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس
بعد اس نے عشتار کو مخاطب کیا۔

اجنبی بیٹی! چند روز پہلے میں نے اپنے شہر اریک میں اپنے بیٹے گگامش
لئے ایک لڑکی کو پسند کیا تھا۔ اس لڑکی اور اس کے والدین کو میں بتا چکی ہوں کہ
اپنے بیٹے گگامش کو ان کے ہاں بیاہنا چاہتی ہوں اب ایک طرح سے وہ لڑکی میر
بیٹے کی منسوبہ ہے میرا ایک بیٹا اس وقت یہاں نہیں ہے اس کے لوٹنے پر اس کی شا
میرے بیٹے سے ہو گی اگر تمہیں یہ شرط منظور ہے کہ تم اور وہ لڑکی دونوں گگامش
بیویوں کی حیثیت سے اتفاق کے ساتھ رہو تو میں تمہیں بیاہنے کے لئے تیار ہوں۔
میری دوسری شرط یہ ہے کہ شادی میں کچھ دیر ہو گی اس لئے کہ جیسا کہ
پہلے ذکر کر چکی ہوں میرا بیٹا اس وقت یہاں نہیں ہے میں تم پر یہ بھی انکشاف کر

میرے تین بیٹے ہیں دو یہ تیرے سامنے بیٹھے ہیں گگامش کو تو جانتی ہے اس کا نام
رکھا ہے اس سے چھوٹے کا نام سموقان ہے وہ اس وقت یہاں نہیں ہے وہ ایک
پر نکلا ہوا ہے اس وقت کہاں ہے میں نہیں جانتی تیسرا انکدو تمہارے سامنے بیٹھا
اور اس کے ساتھ اس کی بیوی زوستا ہے پس جب سموقان اپنی مہم سے لوٹے گا تب
نہیں اس شہر میں، میں جس لڑکی کو پسند کر چکی ہوں اس کا بیاہ بھی گگامش کے
کر دیا جائے گا اب تم کہو اس سلسلے میں تمہارا کیا ارادہ اور خیال ہے۔

نن سون کے خاموش ہونے پر عشتار بڑے دلفریب انداز میں مسکراتے
ئے کہنے لگی۔

مادر محترم میرا خیال کیا ہونا ہے میں تو پہلے ہی اپنے آپ کو آپ کے بیٹے کے
وقف کر چکی ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی انکشاف کر چکی ہوں مجھے آپ کی ہر شرط منظور
جو شرائط آپ نے بتائی ہیں میں انہیں قبول اور منظور کر چکی ہوں۔

عشتار کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں گگامش کی ماں نن سون
پڑی۔

اگر تمہیں میری یہ دونوں شرائط منظور ہیں تو میری بیٹی اب
واپس نہیں جاؤ گی یہیں اس محل میں قیام کرو گی اور جونہی میرا بیٹا سموقان لوٹتا ہے
تمہیں گگامش سے بیاہ دوں گی جب تک سموقان نہیں لوٹتا اس وقت تک اس
میں تمہاری حیثیت شاہی خاندان کے ایک فرد کی سی ہو گی اور تمہیں ہر طرح کی
اعات حاصل ہوں گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد نن سون رکی پھر گگامش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے

گگامش میرے بیٹے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ قصر کے کسی بہترین کمرے
خود اس کے قیام کا اہتمام کرو دونوں آپس میں ملتے جلتے رہو اس طرح تم ایک
ے کے مزاج ایک دوسرے کی طبیعت سے بھی واقف ہو جائے گے پھر اچانک نن
کو کوئی خیال گزرا گگامش سے ہٹ کر اس نے پھر عشتار کی طرف دیکھا اور اسے
ب کر کے پوچھنے لگی۔

میری بیٹی! میری بچی! میں بھی کتنی نادان ہوں تم کتنی دیر سے ہمارے
ہوئی ہو لیکن ابھی تک میں نے تمہارا نام نہیں پوچھا۔

قبل اس کے عشتار، نن سون کے سوال کا جواب دیتی اچانک اس ک
کے ایک دروازے پر سموقان نمودار ہوا اور عشتار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

مادر محترم! یہ لڑکی اپنا نام کیا بتائے گی میں خود بتاتا ہوں یہ کون
کہاں سے آئی ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ اور کس مقصد کے تحت اس نے ہمارے
اریک کا رخ کیا ہے۔

اس کمرے کے دروازے پر سموقان کو دیکھتے ہوئے عشتار گونجتے سن
گھر، بے بسی سے منہ سے نکلی کراہ اور اک ہجوم بے چارگی کی سی ہو کر رہ گئی تھی
سے اس کی آنکھوں میں گرہن کی سی تارک کیفیت اور تلخ دشوار انگیز باز گشت اپنا
دکھا گئی تھی اس کے چہرے پر مغموم سوگوار شگوفوں اور زندگی کے آئینے میں تار
گرد و غبار جیسے تاثرات بکھر گئے تھے لگتا تھا سموقان کی وہاں اچانک موجودگی نے
کے قلب کو ایکدم الم سے بھر دیا ہو قبل اس کے سموقان کی اس گفتگو کا جواب نن
یا گلگامش دیتے یا عشتار ہی کچھ بولتی عشتار کو مخاطب کرتے ہوئے سموقان پھر بول
گناہ کے اندیشوں میں پروردہ! بتا تو کس نیت کس ارادے سے اس
میں داخل ہوئی ہے۔

عشتار اب تک خاموش تھی پہلی بار اس نے انتہائی کراہت آمیز انداز
سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اجنبی میں نہیں جانتی تو کون ہے تیری میرے ساتھ کیا دشمنی ہے میں
سے ناواقف ناآشنا ہوں تو ناحق میرے خلاف کینے غصے اور انتقام کا اظہار کر رہا ہے
عشتار خاموش ہوئی تو سموقان پھر بول پڑا۔

عشتار تو مجھے جانے نہ جانے پر میں تو تمہیں جانتا ہوں تمہارا بدن
مقدس سراپا لگتا ہے لیکن تمہارے بدن کے مخفی ترین ان گوشوں کو بھی میں خو
جانتا ہوں جہاں گناہ کی بھٹیاں گرم ہیں سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں عشتار
بول پڑی۔

اجنبی تو خواہ مخواہ میرے دل کی خستگی اور شکستگی کا باعث بن رہا ہے تو مجھے
نہیں میں خود تجھے نہیں پہچانتی ذرا اپنے ذہن پر زور دے تو نے مجھے کہاں دیکھا
جہاں تک میری کہیں ملاقات ہی نہیں ہوئی پھر تو کیوں میرے خلاف تاریک
گرد و غبار کے طوفان اور زندگی کی دائمی تلخیوں کی طرح برس رہا ہے عشتار کی اس گفتگو
کے جواب میں سموقان اور زیادہ کڑواہٹ اور غضبناکی میں بول پڑا۔

عشتار کوئی جانے نہ جانے میں جانتا ہوں تو لمحوں کی جاری ایک زہریلی
آبشار ہے تو داشتاؤں کی گناہ آلود بے ہودگی سے بھی بدترین ہے میں ابھی تمہیں بتاتا
ہوں تو مجھے جانتی ہے کہ نہیں اس کے ساتھ ہی سموقان طوفانی انداز میں آگے بڑھا تھا
اس کے اس انداز پر عشتار بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئی قریب آکر سموقان نے اس زور
سے اک طمانچہ عشتار کے مارا کہ وہ بل کھاتی ہواؤں میں اچھلتی ہوئی کمرے کے فرش پر
گری پھر اس نے اس دروازے سے بھاگ جانا چاہا جو خالی پڑا تھا لیکن عین اس لمحہ اس
دروازے پر ایلیم نمودار ہوئی جونہی عشتار اس دروازے کے قریب گئی ایلیم نے اس کے
پیٹ میں ایسا گھونسا مارا کہ عشتار بل کھاتی ہوئی پھر پلٹی اتنی دیر تک سموقان پھر آگے
بڑھ چکا تھا۔

ایک بار پھر سموقان کا ہاتھ عشتار کے خلاف اٹھا اس کے منہ کے دوسری
سمت اس بار اس نے اس زور کا طمانچہ مارا کہ ایک بار پر ہوا میں بل کھاتی ہوئی عشتار
دروازے کے قریب کھڑی ایلیم پر جا گری ایلیم اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور ایک
طرف لڑھک گئی تھی اس سے عشتار نے فائدہ اٹھایا اور وہ کمرے سے باہر گر گئی اچانک
وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ایلیم کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

تو تم ان دنوں سموقان کے ساتھ ہو پر اپنے دل کے قرطاس پر لکھ رکھو تم
زیادہ عرصہ تک ہماری گرفت سے بچ نہ سکو گی اس کے ساتھ ہی عشتار اپنی جگہ سے اٹھی
اور ایک طرف بھاگی کمرے سے سب لوگ نکل کر اس کے تعاقب میں گئے تھے لیکن
اتنی دیر تک عشتار ایک موڑ مڑ چکی تھی جب سب وہاں پہنچے تب وہاں کچھ نہ تھا اس لئے
کہ عشتار اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے غائب ہو چکی تھی۔

عشتار کے یوں غائب ہو جانے پر گلگامش، سموقان اور ایلیم نے تو کوئی

خاص اثر نہ لیا تھا لیکن گلگامش کی ماں نن سون، انکدو اور اس کی بیوی زور سے
پریشان ہوئے تھے پھر انکدو نے سوالیہ انداز میں گلگامش کی دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

گلگامش میرے بھائی یہ کیا معاملہ ہے یہ لڑکی تو ایک چھلاوہ اور ہوا کا جھونکا ثابت ہوئی بس اس کی موڑ مڑنے کی دیر تھی کہ ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔

انکدو کے اس سوال پر جہاں سموقان اور ایلم مسکرا رہے تھے وہاں گلگامش کے چہرے پر بھی ایک تبسم تھا پھر اس نے انکدو کو مخاطب کیا۔

میرے بھائی یہ کوئی اچنبھے اور حیرت کی بات نہیں ہے دراصل یہ ایک خاص علم ہوتا ہے اور اس علم کو ریمیا کہتے ہیں اس علم ریمیا کی مدد سے انسان نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا ہے دوسرے الفاظ میں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ریمیا ایک علم ہے جس کی مدد سے انسان جہاں اور جس وقت چاہے جا سکتا ہے انسانی نگاہوں سے اوجھل بھی ہو سکتا ہے یہ جو لڑکی یہاں آئی تھی یہ دنیا کے سب سے بڑے اور مانے ہوئے ساحر کی بیٹی عشتار تھی میں تو اسے نہیں پہچانا لیکن میں نے سموقان کی گفتگو سے اندازہ لگایا دراصل ہمیں کسی مصیبت اور الجھن میں مبتلا کرنے کے لئے آئی تھی لیکن بھلا سموقان کا یہ اور ایلم وقت پر پہنچے اور ہماری گلو خلاصی ہوئی ورنہ یہ عشتار ہمیں کوئی کوئی نقصان پہنچا کے ضرور جاتی۔

جہاں تک اس کے اس طرح غائب ہو جانے کا معاملہ ہے تو انکدو میرے بھائی میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری بیوی اور میری ماں دونوں کچھ زیادہ ہی پریشان ہیں اس میں پریشانی کی کوئی بات نہیں ریمیا نام کے جس علم کا میں نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے اس کے استعمال میں سموقان ہی نہیں اب ایلم بھی بڑی ماہر ہے اور اب یہ اس کا استعمال کر رہے ہیں اب آؤ کمرے میں بیٹھتے ہیں پھر اس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔

سب کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو گلگامش نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

سموقان! میرے عزیز بھائی تم کیسے بروقت پہنچ گئے اگر تم نہ آتے تو ہمیں خبر نہ ہوتی کہ یہ لڑکی ساحرانو کی بیٹی تھی یقیناً ہمارے ساتھ کوئی بڑا دھوکہ اور فریب کرنے آئی تھی اور اگر تم نہ آتے اور یہ اپنا نام بھی بتا دیتی تب بھی مجھے یا میری ماں کو

یہ کیا پتہ کہ یہ ساحرانو کی بیٹی ہے مگر میرے بھائی یہ تو کہو تم اس طرح ایلم کے ساتھ ہماری مدد کو کیسے پہنچ گئے۔

جواب میں سموقان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نے ان دنوں ایلم کے ساتھ بعلبک میں قیام کیا ہوا تھا میرا یہ قیام گزشتہ کئی ماہ سے تھا اس لئے کہ ایلم کے باپ کی خواہش تھی کہ ایلم اس کے پاس کچھ عرصہ رہے ایلم کو چونکہ اکیلا نہیں رکھا جا سکتا تھا اس لئے کہ ساحرانو اور اس کے دشمنوں کی طرف سے اسے خطرہ ہے لہذا مجھے بھی اس کے ساتھ وہاں رہنا پڑا۔

وہاں قیام کے دوران آج اچانک مجھ پر انکشاف ہوا کہ ساحرانو کی بیٹی عشتار تمہارے خلاف بدی کا کھیل کھیلنا چاہتی ہے لہذا میں اور ایلم فوراً تمہاری مدد کے لئے پہنچ گئے اب تم لوگ پوچھو گے کہ مجھے کیسے خبر ہو گئی کہ عشتار تمہارے خلاف حرکت میں آنے والی ہے یا آ چکی ہے تو اس کے لئے میں گزارش کروں کہ میں پہلے تم لوگوں پر یہ انکشاف کر چکا ہوں کہ ننتورا نام کی ایک عجیب الخلقت اور عجیب و غریب لڑکی جو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی مانند ہے کئی مواقع پر میری مدد کے لئے پہنچی۔

آگ اور انگارہ قسم کی وہ لڑکی جس کا نام ننتورا ہے میں نہیں جانتا کون ہے کہاں سے آتی ہے کیوں میری مدد کرتی ہے اس میں اس کا کیا مفاد ہے میں صرف اس کا نام جانتا ہوں ایک دو مواقع پر میں نے اس کے متعلق تفصیل جاننا چاہی لیکن اس نے مجھے کوئی معقول جواب نہیں دیا اور صرف مجھے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ وقت آنے پر اس کے متعلق تفصیل مجھے خود ہی پتہ چل جائے گا لہذا میں بھی چپ ہو رہا آج شام کے وقت میں اور ایلم سورج غروب ہونے کے بعد بعلبک شہر کے باہر گھڑ سواری کر رہے تھے تو اچانک ہمارے پاس ننتورہ نمودار ہوئی اور اس نے یہ اطلاع دی کہ ساحرانو کی بیٹی عشتار گلگامش کے لئے مصیبت کا باعث بننے والی ہے لہذا میں اور ایلم فکر مند ہوئے اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ایلم کے باپ لوگل باندہ کو سب اطلاع کرنے کے بعد یہاں پہنچ گئے اس کے بعد جو کچھ گزرا تم سب جانتے ہو۔

سموقان جب خاموش ہوا تو اس بار اسے مخاطب کرتے ہوئے انکدو بول

سموقان میرے بھائی ہم سب تمہارے شکر گذار ہیں کہ تم بروقت ساحرانو کی بیٹی عشتار سے ہمیں نجات دی ورنہ ہمیں وہ کوئی نہ کوئی نقصان جاتی پر میرے بھائی یہ تو کہو جس مہم پر تم نکلے ہوئے تھے اس کے متعلق تم اور کیا کیا؟ جواب میں سموقان نے ساحرانو کے مسکن پر شب خون مار کر اطلاعات کرنے، پھر ساحرانو کے تین مسکنوں کی طرف جانے اور انہیں تباہ و برباد کر اریش اور اراتا کے نہ ملنے کے واقعات تفصیل کے ساتھ سناڈالے تھے۔

اس بار نن سون نے سموقان اور ایلم کو مخاطب کیا۔

سموقان اور ایلم میرے بچو دلبرداشتہ مت ہونا جس مہم پر تم لگے؛ میرے خداوند نے چاہا تو تم دونوں اس میں ضرور کامیاب ہو گے یاد رکھنا حق کرتے ہوئے دشواریاں اور مصیبتیں ضرور آتی ہیں لیکن آخر کار فتح حق کی ہی؛ باطل اس کے سامنے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے میرے بچو ایک عزم ایک ارادے کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہو میرا دل کہتا ہے کامیاب تم ہی ہو گے۔

نن سون کے خاموش ہونے پر ایلم بول پڑی۔

اب اس عشتار کی طرف سے ہمیں مزید محتاط رہنا ہو گا جس وقت نے اس کے منہ پر دوسرا طمانچہ مارا تھا اور وہ مجھ سے ٹکرائی اور پھر لڑکھڑاتی ہو، سے باہر گر گئی تو اس نے قہر بھرے انداز میں میری طرف دیکھا تھا اور طنزیہ میں مجھ سے کہنے لگی اچھا تو تم سموقان کے پاس ہو لیکن تم بچ نہیں سکو گی۔

اس موقع پر قہر بھرے انداز میں سموقان بول پڑا۔

اس کی ایسی کی تیسی اگر اس نے تمہیں میلی آنکھ سے بھی دیکھا تو کی دھجیاں اڑا کے رکھ دوں گا سموقان کے ان الفاظ سے ایلم خوش ہو گئی تھی م اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ گگامش کی ماں نن سون بول پڑی۔

سموقان میرے بیٹے تمہاری اور ایلم کی غیر موجودگی میں ہم نے ایک بڑا کام کیا ہے مجھے امید ہے کہ تم دونوں برا نہیں مانو گے میرے بیٹے غیر موجودگی میں میں نے گگامش کے لئے ایک لڑکی کو پسند کیا ہے وہ لڑکی انتہا خوبصورت اور پرکشش ہے اریک شہر کی ہی رہنے والی ہے بس یوں ہی ایک روز

میری نظر اس پر پڑی وہ اپنی ماں کے ساتھ خریداری کے لئے بازار آئی تھی اسے ... میں نے اسے گگامش کے لئے پسند کر لیا اس کے ماں باپ سے میں بات کر ... چکی ہی ہوں اور اس کے اہل خانہ بے حد خوش ہیں کہ ان کی بیٹی کو گگامش کے لئے چنا گیا ... اب مجھے صرف تمہاری اور ایلم کی واپسی کا انتظار تھا قبل اس کے کہ تم دونوں کسی مہم پر نکلو میں تمہاری یہاں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گگامش کو اس لڑکی سے بیاہ دینا چاہتی ہوں۔

نن سون کے اس انکشاف پر سموقان ہی نہیں ایلم بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی پھر سموقان نے نن سون کو مخاطب کیا۔

مادر محترم کیا آپ مجھے اس لڑکی سے نہیں ملائیں گی جو میرے بھائی کی ... بننے والی ہے۔ اس پر ہاتھ کے اشارے سے نن سون نے زوستا کو اپنی طرف بلایا ... کے ساتھ کچھ سرگوشی کی پھر زوستا اس کمرے سے نکل گئی تھی وہ سب پہلے کی طرح ... عشتار اور ساحرانو ہی کے موضوع پر گفتگو کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد زوستا کے ساتھ کچھ لوگ اس کمرے میں داخل ہوئے ان ... میں ایک انتہا درجہ کی خوبصورت لڑکی بھی تھی نن سون نے آنے والوں کا سموقان اور ... سے تعارف کرایا اور ایلم اور سموقان کو ان سے متعارف کرایا آنے والی لڑکی ... گگامش کی ہونے والی بیوی اور اس کے ماں باپ تھے۔

گگامش کی منسوبہ کے ماں باپ گگامش کے قریب بیٹھ گئے ہاتھ کے ... اشارے سے نن سون نے اس لڑکی کو اپنے قریب بلایا پھر اسے اپنے پہلو میں بٹھایا اس کے بعد اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بیٹے یہی تمہارے بھائی گگامش کی منسوبہ ہے اس کا نام ... ہے اب تم آگئے ہو تو میں بہت جلد گگامش کو اس سے بیاہ دینا چاہتی ہوں اس ... لئے کہ جو واقعات تم نے بتائے ہیں ان سے مجھ پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم عنقریب پھر ... کسی مہم پر نکلو گے۔

سموقان نے نن سون کے ان خیالات کی تائید کی تھی وہیں بیٹھے بیٹھے اریشا ... نے اس لڑکی کے والدین سے گفتگو ہوئی اور یہ طے پایا کہ دو دن بعد گگامش کی

شادی کر دی جائے یوں دو دن بعد اریشا کو گلگامش سے بیاہ دیا گیا تھا اور وہ اپنے
سے شاہی قصر میں اٹھ آئی تھی۔

اس شادی کے چند روز بعد قصر کے ایک کمرے میں جس وقت گلگا
اس کی بیوی اریشا، نن سون، انکدو اور زوستا اکٹھے بیٹھے کسی موضوع پر گفتگو کر
تھے اچانک اس کمرے میں سموقان اور ایلیم داخل ہوئے۔

سموقان کو ہاتھ کے اشارے سے گلگامش نے اپنے پہلو میں بیٹھنے
جب کہ ایلیم اریشا کے پاس بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی اس
بعد سموقان نے گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

گلگامش میرے بھائی میں اور ایلیم دونوں نے مل کے ایک فیصلہ کر
اور مجھے امید ہے کہ تم سب ہمارے فیصلے سے اتفاق کرو گے۔

تم جانتے ہو کہ اس سے پہلے مختلف جگہوں پر میں اور ایلیم دونوں اس
بھائی اور اس کی منسوبہ کو تلاش کرتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں ہم نے مختلف
پر ساحرانو کے تین مسکنوں کو بھی جلا کر خاکستر کیا لیکن ہمیں ابھی تک اریشا اور ا
کہیں سراغ نہیں ملا۔

اب ہم نے آج ایک فیصلہ کیا ہے کہ اریش اور اراتا کو ہمیں ملکہ ظلمات
کے جزیرے میں تلاش کرنا چاہیئے اس لئے کہ ملکہ ظلمات بھی انو کی دست راست
پھر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ بھی اس کے بڑے خوشگوار تعلقات ہیں
ہے ساحرانو نے اریش اور اراتا کو ملکہ ظلمات کے پاس ہی رکھا ہوا اس لئے کہ
ظلمات بھی بے شمار سری قوتوں کی مالک ہے اور ساحرانو کے بعد وہ بہترین اندا
ہم سے اریش اور اراتا کی حفاظت کر سکتی ہے۔

گلگامش کے بولنے سے پہلے ہی اس کی بیوی اریشا بول پڑی اس
سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان میرے عزیز بھائی آپ اور ایلیم کے سارے حالات گلگامش
تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں مجھے یہ بتائیے کہ ملکہ ظلمات کون ہے جہاں تک
لبنان کے بادشاہ اتانا جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا، ساحرانو، ثور فلک اور عشار کے

کے متعلق گلگامش تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں ہاں یہ ملکہ ظلمات کا نام میں
زبان سے سنا ہے کیا آپ اس کے متعلق مجھے وضاحت سے نہیں بتائیں

اریشا کے خاموش ہونے پر سموقان بول پڑا۔
میری عزیز بہن پہلے یہ بتائیے کہ کیا گلگامش نے تمہیں میرے استاد محترم
کے متعلق بھی کچھ بتایا ہے۔
میرے بھائی آپ کے استاد پشمیتم سے متعلق بھی گلگامش نے مجھے بہت کچھ
کہا ہے آپ صرف مجھے ملکہ ظلمات سے متعلق بتلائیے۔
اریشا نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے خوشگوار انداز میں کہا تھا۔
سموقان تھوڑی دیر رکا اس کے بعد اریشا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا

مغربی سمندر میں دلمون نام کا جزیرہ ہے جس کے اندر میرے استاد پشمیتم
رہتے ہیں جزیرے کے وسط میں ان کی رہائش ہے اور جزیرے کے اکثر لوگ ان کے
عقیدتمند ہیں دلمون نام کے جزیرے کے سامنے قریب ہی سمندر کے اندر ایک اور جزیرہ
ہے یہ جزیرہ یوں جانو ملکہ ظلمات کی ملکیت ہے اس پر ایک طرح سے وہ حکومت کرتی
ہے اور وہاں پر رہنے والے سبھی لوگ اس کی رعایا اس کے باشندے ہیں ساحرانو کے
بعد یہ ملکہ ظلمات سب سے زیادہ سری قوتوں کی مالک ہے۔
سموقان جب خاموش ہو گیا تو مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اریشا
کہنے لگی۔

سموقان میرے بھائی آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ملکہ ظلمات کے
متعلق تفصیل مجھے بتائی اب آپ بولیں کیا کہنا چاہتے ہیں سموقان نے ایک بار پھر
گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
گلگامش میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب میں اور ایلیم نے ارادہ کیا ہے کہ اریش او
اراتا دونوں کو ملکہ ظلمات کے جزیرے میں تلاش کرنا چاہیئے میں وثوق سے تو نہیں کہہ
سکتا کہ ساحرانو نے اریش اور اراتا کو وہاں رکھا ہو گا لیکن مجھے ایک شبہ ہے کہ انو ان

دونوں کو وہاں رکھ سکتا ہے اس لئے کہ انو کے بعد سب سے بہترین انداز میں ظلمات ہی انہیں اپنی حفاظت میں رکھ سکتی ہے میں اور ایلم نے یہ فیصلہ کیا ہے دونوں اسی وقت ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف جائیں گے ہم نے پہلے اس جزیرہ نہیں دیکھ رکھا تاہم ملکہ ظلمات کے مرکزی شہر سے باہر سرائیں ہوگی ہم کسی سرائے میں قیام کریں گے اور ملکہ ظلمات کے اس جزیرے میں اریش اور اراتا کو کرنے کی کوشش کریں گے۔

اگر ہم ان دونوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یہ ہم دونو خوش قسمتی ہے اس فرض کی ادائیگی کے بعد میں پھر ساحرانو کے پیچھے پڑ جاؤں گا او سحر کو زائل کرنے کا بھید جاننے کی کوشش کروں گا جو سحر انو نے ایلم، اریش اور ا کر رکھا ہے۔

اور اگر خدانخواستہ میں اور ایلم دونوں اریش اور اراتا کو تلاش کر ناکام رہے تب ایک بار پھر ہم ساحرانو کے مسکن پر شب خون ماریں گے اور ر تاریکی میں اس کے کسی سرکردہ فرد کو پکڑ کر اس سے ایک بار پھر یہ جاننے کی کو کریں گے کہ ساحرانو نے اریش اور اراتا کو کہاں رکھا ہوا ہے۔

میں اور ایلم شاید چند دن مزید بعلبک میں قیام کرتے اس لئے کہ ا باپ لوگل باندہ کی خواہش تھی کہ ایلم زیادہ سے زیادہ اس کے ساتھ قیام کرے ا اکیلا بھی نہیں چھوڑا جاسکتا اس لئیے کہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے کہنے پر انوا کے گماشتے اسے اکیلا دیکھ کر کسی وقت بھی اس پر وارد ہوسکتے ہیں اس لئے ا ساتھ میرا رہنا انتہائی ضروری ہے۔ بہرحال اب ہم یہاں سے بعلبک نہیں جائیں پشتیم کے جزیرہ دلمون کے سامنے جو ملکہ ظلمات کا جزیرہ ہے اس میں وارد ہوں وہاں چند دن قیام کرنے کے بعد یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ انو نے ار اراتا کو کہیں ملکہ ظلمات کے جزیرے میں تو اسیر نہیں کر رکھا مجھے امید ہے کہ ا تک ننتورا بھی کہیں نہ کہیں اریش اور اراتا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائے ہمیں وہ ان کے محل وقوع سے آگاہ کرے گی تب ہم بہتر انداز میں بدی کی تو خلاف حرکت میں آسکیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو سے سب نے اتفاق کیا تھا سموقان اور ایلم نے چند ر ایک شہر میں قیام کیا پھر ایک روز وہ وہاں سے ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے ی کوچ کر گئے تھے۔

○○○

ایک روز رات کے وقت سموقان اور ایلم دونوں ملکہ ظلمات ارکالا کے ے کے ساحل پر نمودار ہوئے جہاں سے سمندر کے ساحل پر نمودار ہوئے تھے اس ب ہی ماہی گیروں اور مچھیروں کا ایک گھاٹ تھا اور یہ گھاٹ ملکہ ظلمات ارکالا زی شہر کے بالکل قریب تھا ساحل سمندر پر نمودار ہونے کے بعد سموقان اور ایلم نے تھوڑی دیر تک اپنے اطراف کا جائزہ لیا پر سموقان نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم نہ تم اس جزیرے سے شناسا ہو نہ میں پہلے کبھی ادھر آیا دونوں ہی یہاں اجنبی ہیں لہذا ہم دونوں کو یہاں محتاط رہنا ہوگا ایلم اس سے پہلے میں اور تم اور اراتا کی تلاش میں ہندوستان کی طرف گئے تھے وہاں جن لوگوں سے بھی ملتا نام میں نے سرجون بتایا اور تمہارا نام مارتھا بتاتا رہا یوں جانو دشمنوں کے لئے ارے یہ نام ایک طرح سے مستقل ہیں جہاں کہیں بھی میں اور تم جائیں گے ل نام کسی پر ظاہر نہیں کریں گے میں اپنا نام سرجون اور تم اپنا نام مارتھا بتایا اس طرح ہم بہتر انداز میں اپنے کام کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

اب ہم یہاں سے ملکہ ظلمات کے مرکزی شہر کے نواح کی طرف جائیں گے رائے تلاش کریں گے سرائے میں قیام کریں گے اس کے بعد اریش اور اراتا کی کام شروع کر دیں گے۔

ایلم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر دونوں ساحل سمندر سے طرف ہو لئے تھے۔

پہلے انہوں نے شہر کی اطراف کا جائزہ لیا اطراف میں ایک نہیں کئی سرائیں بر اچھی اور صاف ستھری سرائے میں ایلم اور سموقان دونوں نے اپنے قیام کے

لئے ایک کمرہ حاصل کیا اور پھر وہاں قیام کرتے ہوئے انہوں نے شب و روز ار...
اراتا کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔

سموقان اور ایلیم ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے میں کئی روز تک ار...
اراتا کو تلاش کرتے رہے لیکن انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایک شام سموقان اور ایلیم دونوں ملکہ ظلمات ارکالا کے مرکزی ...
ایک بازار کی دکان میں داخل ہوئے دکان میں اس وقت ان لوگوں کا خوب ہجو...
خرید و فروخت کر رہے تھے ہجوم کے اندر سموقان اور ایلیم بھی داخل ہوئے دونوں ...
بچھی ہوئی چٹائی پر بیٹھ گئے جہاں دوسرے گاہک بیٹھے ہوئے تھے اپنے کندھو...
زنبیلیں اتار کر انہوں نے ایک طرف رکھ دیں پھر سموقان نے اپنے اور ایلیم کے
کپڑے خریدے کپڑوں کی قیمت کی ادائیگی کرنے کے بعد جونہی وہ اس دکان...
نکلے ایک آدمی زور زور سے شور کرنے لگا اور لوگوں کی اپنی طرف بلاتے ہو...
انکشاف کرنے لگا کہ یہ جو نوجوان اور اس کے ساتھ لڑکی جا رہی ہے یہ دونوں...
ساتھ ہی وہ ہاتھ کے اشارے سے سموقان اور ایلیم کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

اس کی اس حرکت پر سموقان اور ایلیم دونوں چونکے تھے اس شخص...
کرنے پر بازار سے گذرتے ہوئے لوگ ہی نہیں اردگرد کی دکانوں کے لو...
سموقان اور ایلیم کے گرد جمع ہو گئے تھے پھر ایک سرکردہ آدمی آگے بڑھا اور شو...
والے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یہ جو نوجوان اور لڑکی ہیں تم ان کو چور بتا رہے ہو تمہارا انہوں...
چرایا ہے اس پر وہ نوجوان بول پڑا۔

یہ جو نوجوان ہے اس نے میری نقدی کی تھیلی چرائی ہے اتنی دیر...
ارکالا کے کچھ مسلح جوان بھی آ جمع ہوئے تھے جو سرکردہ آدمی سموقان اور ایلیم کے...
آیا تھا اس نے پھر شور کرنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اگر ان دونوں نے تمہاری نقدی کی تھیلی چرائی ہے تو تم بتاؤ کہ...
تھیلی کس قدر بڑی ہے نقدی کس قدر ہے تھیلی کس رنگ کی ہے اس پر شور کر...
پھر بول پڑا۔

میری تھیلی سرخ رنگ کے چمڑے کی ہے جس کے اندر نیلے رنگ کا موٹا
...ہوا ہے۔ ساتھ ہی اس نے تھیلی کے اندر جس قدر نقدی تھی اس کی تعداد بھی
...تھی۔

...سرکردہ آدمی باہر نکلا تھا اور کہنے لگا۔

سب ہی کھڑے رہو ان دونوں کے سامان کی تلاشی لیتے ہیں اگر ان سے
...مسروقہ تھیلی برآمد ہوئی تو یہ دونوں مجرم سمجھے جائیں گے اور اگر ان دونوں کے
...تھیلی نہ ملی تو تب تم مجرم سمجھے جاؤ گے اور تمہیں قرار واقعی سزا ملے گی۔
...تمہاری اتنی دیر تک ملکہ ظلمات ارکالا کے مسلح جوان آڑے آئے اور انہوں نے اس
...آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

نہیں ایسا نہیں ہوگا اس نوجوان اور اس کے ساتھ جو لڑکی ہے اسے اور جو
...اپنی تھیلی کی چوری کا دعویٰ کرتا ہے ان تینوں کو پکڑ کر ملکہ کے سامنے پیش
...ہیں ملکہ کے سامنے ہی ان کی تلاشی لی جائے گی اس کے بعد جو بھی مجرم ٹھہرے گا
...اس کے جرم کی سزا ملے گی۔

وہاں جمع ہونے والے سب لوگوں ہی نے نہیں بلکہ سموقان اور ایلیم نے
...سے اتفاق کیا تھا لہذا تھیلی کی چوری کا دعویٰ کرنے والے کے علاوہ سموقان اور
...والے کردہ مسلح جوان ملکہ ظلمات کے محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے لوگوں کا
...ہجوم تھا جوان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد مسلح جوان سموقان اور ایلیم کو لے کر ملکہ ظلمات ارکالا
...قصر میں داخل ہوئے لوگ بھی قصر کے صحن میں جمع ہو گئے تھے پھر کچھ مسلح جوان تو
...اور ایلیم کے پاس کھڑے رہے ان میں سے ایک قصر کے اندر چلا گیا تھا تھوڑی
...لوٹا اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا انہیں لے چلو ملکہ نے انہیں
...بلایا ہے۔

اس پر وہ لوگ جوان سب کے پیچھے پیچھے آئے تھے ان کو اس مسلح جوان نے
...جانے کے لئے کہا پھر وہ اپنے ساتھی مسلح جوانوں کو لے کر سموقان، ایلیم اور اپنی
...چوری کا دعویٰ کرنے والے کو لے کر قصر میں داخل ہوا تھا۔

سموقان، ایلیم اور اپنی تھیلی کی گمشدگی کا دعویٰ کرنے والے تینوں کو
جوانوں نے ایک کمرے میں ملکہ ظلمات کے سامنے لا کر کھڑا کیا سموقان اور ایلیم
دیکھا ملکہ ظلمات ارکالا ابھی نوجوان تھی انتہا درجہ کی خوبصورت تھی اس کے پہلو
بھی ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو عمر میں ملکہ ارکالا سے کم تھی لیکن شکل و شباہت
بالکل اس جیسی تھی شاید اس کی بہن لگتی تھی اس موقع پر سموقان اور ایلیم
دوسرے کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتے تھے کہ کمرے میں ملکہ ظلمات کی
گونج گئی۔

میں ملکہ ظلمات ارکالا ہوں میرے پہلو میں میری چھوٹی بہن
بیٹھی ہوئی ہے میرے ایک مسلح جوان نے بتایا ہے کہ تم دونوں پر چوری کا الزام
قبل اس کے کہ تم پر چوری کا الزام ثابت ہو یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آ
تم دونوں کے درمیان کیا رشتہ ہے؟۔

سموقان نے اس موقع پر بڑے غور سے تھوڑی دیر تک ملکہ ظلمات ار
طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

میرا نام سرجون ہے میرے ساتھ میری بیوی ہے اس کا نام مارتھا ہے
دن پہلے دونوں میاں بیوی اس جزیرے کی سیاحت کے لئے آئے تھے آج ایک
اپنی ضروریات کا سامان خریدنے لگے کہ اس شخص نے خوامخواہ ہم پر چوری کا الزام
کر دیا اور اسی الزام میں ان مسلح جوانوں نے پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے

سموقان کے ان الفاظ پر ملکہ ظلمات کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ
نمودار ہوئی تھی پھر مسلح جوانوں کو اس نے مخاطب کیا۔

ان دونوں میاں بیوی کو غیر مسلح کر دو ان کے پاس جو سامان ہے
لے کر ایک جگہ رکھو پھر اس سامان کی تلاشی لو اگر یہ دونوں مجرم ثابت ہوئے تو
سزا ملے گی اگر یہ مجرم ثابت نہ ہوئے تو الزام لگانے والوں کو سزا دی جائے گی

یہ حکم ملتے ہی ان مسلح جوانوں نے سموقان اور ایلیم دونوں کو غیر
دیا تھا اور ان کے ہتھیار لے کر ایک طرف رکھ دیے تھے پھر ان دونوں کے
چمڑے کی بڑی بڑی زنبیلیں بھی لے لیں۔

پھر بڑی تیزی کے ساتھ مسلح جوانوں نے ان زنبیلوں کی تلاشی لی ان
زنبیلوں سے انہیں کچھ بھی نہ ملا تب ان میں سے ایک نے ملکہ ظلمات کو مخاطب کیا۔
خاتون! ان دونوں کی زنبیلوں سے نقدی کی کوئی ایسی تھیلی نہیں ملی جس
کی نشاندہی یہ الزام لگانے والا کرتا ہے اس پر جس شخص نے الزام لگایا تھا اس کی گردن
کسی قدر جھک گئی تھی ملکہ ظلمات بڑی قہرمانی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی تھوڑی
دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر مسکراتے ہوئے ملکہ ظلمات نے سموقان اور ایلیم دونوں کو
مخاطب کیا۔

تم دونوں میاں بیوی قابل عزت، قابل وقار ہو تم دونوں پر اس شخص
نے ناحق الزام تراشی کی ہے جس کمرے میں تم کھڑے ہو اس کے دائیں جانب جو
دروازہ ہے اس میں سے تم ساتھ والے کمرے میں جا کے بیٹھو میرے فیصلے کا انتظار کرو
پہلے میں اس شخص کی سزا تجویز کرتی ہوں اس کے بعد تمہیں دوبارہ بلاتی ہوں اس لئے
کہ تم دونوں میرے جزیرے میں اجنبی ہو اس جزیرے کے رہنے والے ایک شخص نے
تم پر ناحق الزام لگایا ہے اب میں اس سے یہ پوچھوں گی کہ یہ الزام اس نے کیوں لگایا
ہے کیا اس کے پیچھے کوئی سازش ہے سارے معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے بعد پھر میں
تمہیں بلاتی ہوں میں معذرت خواہ ہوں کہ اس سلسلے میں تم دونوں میاں بیوی کو
تکلیف اٹھانا پڑی اس لئے کہ تم اجنبی ہو اجنبی ہمارے جزیرے میں ہمارے مہمان
ہوتے ہیں اب تم تھوڑی دیر کے لئے ساتھ والے کمرے میں چلے جاؤ تا کہ میں ذرا اس
الزام لگانے والے سے تو تفتیش کروں۔

ملکہ ظلمات کے اس فیصلے پر سموقان اور ایلیم دونوں خوشی محسوس کر رہے
تھے سموقان اس لئے بھی خوش تھا کہ اسے ملکہ ظلمات کے قصر میں آنے کا موقع ملا وہ
مطمئن تھا کہ ملکہ کے ساتھ اس کی گفتگو ہوئی تا کہ آنے والے دور میں اسے ملکہ ظلمات
کے خلاف حرکت میں آنا پڑے تو وہ اس کے قصر کے محل وقوع سے واقف ہو جائے گا
لہٰذا ملکہ کا کہا مانتے ہوئے سموقان اور ایلیم دونوں حرکت میں آئے اور اس کمرے کے
دائیں جانب جو دروازہ تھا اس سے ہوتے ہوئے ساتھ والے کمرے میں داخل ہوئے
تھے

سموقان اور ایلیم کا اس کمرے میں داخل ہونا تھا کہ ان کے پیچھے لوہے کا بھاری اور وزنی دروازہ بند ہو گیا دروازہ بند ہونے کی آواز جب سموقان کی سماعت سے ٹکرائی تو اس نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا اور بند دروازے کی طرف وہ پریشانی اور فکر مندی سے دیکھنے لگا تھا پھر اس نے جب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس بند دروازے کو کھولنا چاہا تو سموقان دنگ رہ گیا اس کے چہرے پر پہلے سے کئی زیادہ تفکرات اور پریشانیاں رقص کر گئی تھیں پھر اسی پریشانی میں اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم ہمیں جو ملکہ ظلمات کے قصر میں لایا گیا ہے ہمیں ایک سازش کے تحت لایا گیا ہے ہم پر چوری کا الزام بھی ایک سازش تھی میرے خیال میں یہ ساری سازش ملکہ ظلمات ارکالا اور اس کے گماشتوں کی تیار کردہ ہے چوری کے الزام میں ہمیں یہاں قصر میں لایا گیا اور پھر جس کمرے میں ہمیں داخل ہونے کے لئے کہا گیا ہے اس میں پہلے سے کوئی ایسا سحر پہلے سے کوئی ایسا عمل کیا گیا ہے کہ ہم دونوں ہی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں اگر میری بات پر تمہیں شک ہو تو ذرا اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لا کے دیکھو۔

ایلیم! جس وقت ہماری پشت پر یہ لوہے کا دروازہ بند ہوا تھا اسی وقت ہی مجھے کھٹکا ہوا تھا میں نے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے لوہے کا دروازہ کھولنا چاہا لیکن مجھے ناکامی ہوئی۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان خاموش ہو گیا اس لئے کہ اس نے دیکھا اس موقع پر ایلیم بھی اپنی مخفی قوتوں کو حرکت میں لا رہی تھی تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد ایلیم نے بڑی مایوسی سے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تمہارا کہنا درست ہے اس کمرے میں ہم دونوں ہی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں میرے خیال میں یہ ہمارے خلاف سازش ہے یہ سازش یقیناً ملکہ ظلمات نے سحرانو کے کہنے پر تیار کی ہو گی۔

ایلیم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا اس کے بعد اس کی پریشان کن آواز سنائی دی۔

ایلیم! اس موقع پر ہم سے ایک اور حماقت ہوئی ہماری زنبیلیں بھی ملکہ ظلمات کے اس کمرے میں رہ گئی ہیں ہماری زنبیلوں میں اسم اعظم تھا اگر وہ ہمارے پاس ہوتا تو اسے حرکت میں لاتے ہوئے یقیناً ہم کمرے کے اس کالے اور سیاہ ماحول سے نجات پا سکتے تھے میرے خیال میں ملکہ ظلمات اور اس کے گماشتوں کو یہ پتہ نہیں ہو گا کہ ہماری زنبیلوں کے اندر اسم اعظم ہے اگر انہوں نے ہمیں اس کمرے میں بند کرنے کے بعد ہماری زنبیلیں ہمارے حوالے کیں تب بھی ہم یہاں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں ایلیم نے ایک مایوسانہ سا تبسم اپنے چہرے پر بکھیرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے حبیب! یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہماری زنبیلیں ہمیں واپس لوٹائیں وہ لتنے احمق نہیں ہیں میرے خیال میں ہم دونوں سے بھی ایک غلطی ہوئی ہے جس وقت ملکہ ارکالا نے ہم دونوں کو اس کمرے کی طرف آنے کے لئے کہا تو ہمیں اپنی زنبیلیں بھی اپنے ساتھ لانا چاہئے تھیں اس لئے کہ ہماری زنبیلوں کی تلاشی ہو چکی تھی اگر ہم اپنی زنبیلیں اٹھاتے تو میرے خیال میں ملکہ ظلمات کو اعتراض نہ ہوتا اس لئے کہ ارکالا نہیں جانتی کہ ہماری ان زنبیلوں کے اندر اسم اعظم بھی ہے جسے حرکت میں لاتے ہوئے ہم اس کمرے میں پہلے سے ڈالے ہوئے سحر سے بچ سکتے تھے بہرحال اب یہ بعد کی باتیں ہیں ملکہ ظلمات نے میرے خیال میں ساحرانو کے کہنے پر ہم دونوں کو اس کمرے میں بے بس کر دیا ہے اب ہم دونوں کو اپنے مستقبل کے متعلق سوچنا چاہئے۔

ایلیم جب خاموش ہوئی تو سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا اس کے اس نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! لگتا ہے ساحرانو نے اپنے کچھ آدمی ہمارے تعاقب میں لگائے ہوئے تھے جنہوں نے ہم پر نگاہ رکھی اور ملکہ ظلمات کے ساتھ بات کر کے ہمیں یہاں تک پہنچانے میں وہ کامیاب ہوئے جس شخص پر ہم نے چوری کا الزام لگایا میرا دل کہتا ہے وہ شخص بھی ملکہ ظلمات کا آدمی ہے بہرحال ملکہ ظلمات ہمارے خلاف قدم اٹھانے میں

کامیاب ہو چکی ہے اب ہمیں کسی نہ کسی طور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

سموقان ابھی مزید گفتگو کرنا چاہتا تھا مگر ایک دم خاموش ہو گیا اس لئے کہ اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد ان دونوں کی پشت پر جو دروازہ بند ہوا تھا وہ ایک کھلا اور کئی مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں لئے اس کمرے میں داخل ہوئے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے جہاں ایلیم خوفزدہ اور پریشان ہو گئی تھی وہاں سموقان کے چہرے پر بھی تفکرات کے آثار نمایاں ہو گئے تھے قریب آکر مسلح جوانوں نے سموقان اور ایلیم دونوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا پھر ان مسلح جوانوں کے پیچھے کچھ اور جوان داخل ہوئے جنہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے پہلے سموقان کو اچانک ٹانگوں سے پکڑ کر زمین پر گرایا زبردستی اس کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں کوئی مائع ڈال دیا تھا وہ مائع سموقان کے منہ میں ڈالا جانا تھا کہ تھوڑی دیر بعد سموقان اپنے حواس کھو بیٹھا بے ہوش ہو گیا اس کے بعد ان جوانوں نے زبردستی وہ مائع ایلیم کے منہ میں ڈال دیا تھا یوں تھوڑی دیر بعد ایلیم بھی اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔

سموقان اور ایلیم جب دونوں ہوش میں آئے تو انہوں نے دیکھا وہ ایک کوہستانی سلسلے کے ایک انتہائی تاریک اور گہرے کنوئیں کے اندر تھے جس وقت انہیں ہوش آیا وہ یہ معلوم نہ کر سکے وہ رات کا کون سا وقت تھا تاہم جس اندھے اور تاریک کنوئیں میں تھے اس کے اندر ایک چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی اس مشعل کی روشنی میں انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ایلیم کا ایک ہاتھ زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور اس زنجیر کا دوسر سرا کنوئیں کی پتھریلی دیوار کے اندر ایک کڑے کے ساتھ مضبوطی سے پیوستہ تھا۔

ایلیم کو اپنی اس حالت پر کوئی دکھ اور افسوس نہ ہوا اس لئے کہ سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بیچاری پریشانی اور غموں کا شکار ہو گئی تھی اس لئے کہ جس قسم کی زنجیر میں ایلیم کا ایک ہاتھ جکڑا ہوا تھا ویسی پانچ زنجیروں میں سموقان کو جکڑا گیا تھا ایک زنجیر اس کے بائیں پاؤں میں دوسری دائیں پاؤں میں تیسری ایک ہاتھ، چوتھی دوسرے ہاتھ اور پانچویں زنجیر اس کی گردن کے ساتھ پیوستہ تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد سموقان اور ایلیم تھوڑی دیر تک عجیب سی بے بسی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے پھر ایلیم اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لائی شاید وہ اپنی ذاتی قوتوں کو آزمانا چاہتی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر مایوسیاں پھیل گئی تھیں اس کے بعد اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان ابھی تک ہم دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہیں میں نے مخفی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس زنجیر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہا لیکن ناکامی ہوئی ہماری یہ حالت اس بات کی غمازی اور نشاندہی کرتی ہے کہ ساحر انو اس کے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہم پر ایسا عمل کر دیا ہے جس کی بناء پر ہم اپنی قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں ساحر انو اور ملکہ ظلمات چونکہ تمہاری جسمانی طاقت قوت سے آگاہ ہیں لہذا تمہاری طاقت اور قوت سے بچنے کے لئے انہوں نے تمہیں اندھے اور تاریک کنوئیں میں پانچ موٹی موٹی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے تاکہ تم طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے ان زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہونے میں کامیاب نہ ہو جاؤ تاہم میری بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے انہوں نے ایک ز میں جکڑا ہے سموقان اب بولو تمہارا کیا اندازہ ہے اس وقت ہم کہاں ہیں اور ہم ساتھ کیا بیتے گی۔

سموقان جو بری طرح بھاری بھاری اور وزنی زنجیروں میں جکڑا ہ تھوڑی دیر تک سر جھکا کو کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دھیمے اور بے بسی میں ڈوبی آوا ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلم! جہاں تک میرا اندازہ ہے انو کے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہمارے چال چلی اور ہمیں اپنے قابو، اپنی گرفت میں کیا میرے خیال میں اس وقت ہمیں ظلمات کے جزیرے سے ساحر انو کے مسکن میں منتقل کیا جا چکا ہے میرا دل کہتا جس اندھے کنوئیں میں اس وقت ہم دونوں ہیں یہ ساحر انو کے مسکن میں ہے ا چونکہ ہم دونوں پر قابو پا چکا ہے لہذا وہ ہم سے انتقام ضرور لے گا اس لئے کہ ماضی انو ہی کو نہیں ثور فلک اور انو کی بیٹی عشتار کو بھی ہمارے مقابلے میں شکست خفت اٹھانا پڑی تھی اس کے علاوہ انو کی بیٹی عشتار جس وقت گلگامش کو دھوکہ رہی تھی تب بھی ہم دونوں اس کے خلاف حرکت میں آئے اور عشتار کو ہم نے خوب مرمت بھی کی تھی لہذا میرا دل کہتا ہے کہ انو اور اس کی بیٹی عشتار ہم دونوں انتقام ضرور لیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو کا ایلم کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ ایک

خاموش ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے اوپر سے لکڑی کا ایک بہت بڑا ٹوکرا نما چیز نیچے لٹکی ہوئی تھی اس کے ساتھ اوپر رسہ بندھا ہوا تھا اسی رسہ کی مدد سے لکڑی کا وہ چوکھٹا نیچے آ رہا تھا جب وہ چوکھٹا کچھ نزدیک آیا تب ایلم اور سموقان نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ مسلح جوان کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں تھیں وہ چوکھٹا اندھے کنوئیں کی خشک تہہ پر آ کر لگا اس میں سے مسلح جوان اترے ایک جوان ان میں سے کھانا اٹھائے ہوئے تھا پہلے اس جوان نے باری باری سموقان اور ایلم کو کھانا پیش کیا پھر ایک مسلح جوان تحکمانہ سے انداز میں بول پڑا۔

پہلے تم دونوں کھانا کھاؤ اس کے بعد جو گفتگو میں تم دونوں سے کرنا چاہتا ہوں وہ کروں گا کسی بھی صورت ہمارے حکم کی نافرمانی نہ کرنا اگر ایسا کرو گے تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اب کھانا کھاؤ اس کے بعد میں تم دونوں کے ساتھ مطلب کی گفتگو کروں گا۔

سموقان اور ایلم دونوں نے اس موقع پر ایک دوسرے کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا پھر دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے کھانا کھانے لگے تھے جب وہ کھانا کھا چکے تو جس جوان نے کھانا پیش کیا تھا اس نے برتن اٹھا لئے پھر ان مسلح جوانوں کا وہ سرکردہ شخص جو اس سے پہلے اس سے مخاطب ہوا تھا ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سب سے پہلے میں تم دونوں پر یہ انکشاف کروں کہ تم اس وقت ملکہ ظلمات کے جزیرے میں نہیں بلکہ ہمارے آقا انو کے مسکن کے ایک اندھے اور تاریک کنوئیں میں قید ہو تم دونوں کو اپنی سری قوتوں پر بڑا گھمنڈ بڑا ناز تھا سموقان خصوصیت کے ساتھ پوشیدہ قوتوں کے علاوہ تمہیں اپنی جسمانی طاقت اور قوت پر بھی بڑا ناز تھا لیکن تو نے دیکھا تمہاری ہر طاقت اور قوت کو ہم نے تمہاری غلط فہمی تمہارے دھوکے میں تبدیل کر کے رکھ دیا۔

ہمارے آقا انو نے ثور فلک کے علاوہ اپنے ایک نائب تیزو کو تمہارے پیچھے لگایا تھا اور انہوں نے کمال مہارت اور بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے آخر تمہیں ملکہ ظلمات کے تعاون سے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا اب تمہارے سامنے میں ایک تجویز

پیش کر رہا ہوں اگر تم دونوں کو منظور اور قبول ہو تو اس شرط کو مانتے ہو
ایلیم کو اس اندھے کنوئیں سے رہائی مل سکتی ہے سموقان تمہاری اذیتوں میں
سکتی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ سموقان تمہیں اپنی زندگی کا باقی ماندہ
اندھیرے کنوئیں میں سسک سسک کر گزارنا پڑے گا تاہم جو شرط میں
سامنے پیش کرنے والا ہوں اگر تم اسے تسلیم نہیں کرو گے تو دونوں اس کنو
اور اس کی حبس فضاؤں میں تڑپ تڑپ کر جان دے دو گے کئی دن تک تمہ
کو کچھ نہیں ملے گا اس کنوئیں کو اوپر سے بند کر دیا جائے گا اور تمہیں سانس
میں وقت پیش آئے گی تم دونوں دعائیں مانگو گے کہ موت تم سے بغلگیر ہو جا
بھی تم سے بھاگتی رہے گی حتیٰ کہ سسک سسک کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تم اس
کنوئیں سے اپنی روح اپنی زندگی سے جان چھڑواؤ گے۔

جو شرط میں پیش کرنے والا ہوں اس کا تعلق ایلیم سے ہے سموقان
ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر ایلیم نے اس شرط کو منظور کر لیا تو ایلیم
جائے گی اور اس کی وجہ سے سموقان تمہاری سزا میں بھی کمی کی جائے گی او
کنوئیں میں اذیت نہیں پہنچائی جائے گی کنوئیں کو بھی اوپر سے کھلا رکھا جا
تم آرام سے سانس لے کر زندگی کے دن گذار سکو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا، کچھ سوچا اس کے بعد ایلیم
دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلیم ہمارے آقا انو کی تمہارے لئے شرط یہ ہے کہ اگر تو شمالی
بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے تو تمہیں اس کنوئیں سے
جائے گی باعزت طور پر تمہیں اس کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشا
محل کی طرف لے جایا جائے گا وہاں پوری شاہی رسومات کو سامنے رکھتے ہو
اتانا کے حرم میں داخل کر دیا جائے گا اگر تم شادی کے لئے ہاں کرتی ہو تو ا
فوائد ہیں جن میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں اس کنوئیں سے نجات مل جا

کنوئیں میں جان دینے کی بجائے تم اتانا کے مرکزی شہر کیش میں ملکہ کی
زاتانا عیش زندگی گزارو گی۔

اگر تم اس شرط کو مان لیتی ہو تو دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنے والے دور میں
بادشاہ اتانا بعلبک پر حملہ آور نہیں ہوگا اس طرح تمہارے اس مثبت فیصلے سے
باپ اور تمہارے باپ کی ریاست بھی محفوظ رہے گی۔

تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہیں اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد سموقان کا
انداز میں خیال رکھا جائے گا اس کی زنجیریں کھول دی جائیں گی اس اندھے
کے اندر یہ گھوم پھر سکے گا اس کی ہر آسائش اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا
کوئی سختی اور ظلم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا کچھ سوچا دم
کے بعد ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

ایلیم! اس وقت سورج طلوع نہیں ہوا ہم تمہیں اگلی شام تک کا وقت دیتے
اس دوران جو فیصلہ تم نے کرنا ہے وہ کر لینا یہ شرائط ہمارے آقا انو نے تمہاری
روانہ کی ہیں۔ اگر تم اس

سموقان اور ایلیم جب دونوں ہوش میں آئے تو انہوں نے دیکھا وہ کوہستانی سلسلے کے ایک انتہائی تاریک اور گہرے کنوئیں کے اندر تھے جس انہیں ہوش آیا وہ یہ معلوم نہ کر سکے وہ رات یا دن کا وقت تھا تاہم جس اندھے تاریک کنوئیں میں تھے اس کے اندر ایک چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی اس مشعل روشنی میں انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ایلیم کا ایک ہاتھ زنجیر میں جکڑا تھا اور اس زنجیر کا دوسرا سرا کنوئیں کی پتھریلی دیوار کے اندر ایک کڑے کے مضبوطی سے پیوستہ تھا۔

ایلیم کی اپنی اس حالت پر کوئی دکھ اور افسوس نہ ہوا اس لئے کہ سموقان طرف دیکھتے ہوئے وہ بیچاری پریشانی اور غموں کا شکار ہو گئی تھی اس لئے کہ جس زنجیر میں ایلیم کا ایک ہاتھ جکڑا ہوا تھا ویسی پانچ زنجیروں میں سموقان کو جکڑا گیا ایک زنجیر اس کے بائیں پاؤں میں دوسری دائیں پاؤں میں تیسری ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ اور پانچویں زنجیر اس کی گردن کے ساتھ پیوستہ تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد سموقان اور ایلیم تھوڑی دیر تک عجیب سی میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے پھر ایلیم اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لائی اپنی سری قوتوں کو آزمانا چاہتی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے چہرے پر مایوسیاں گئی اس کے بعد اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان ابھی تک ہم دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہیں میں نے اپنی کو حرکت میں لاتے ہوئے اس زنجیر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہا لیکن مجھے ہماری یہ حالت اس بات کی غمازی اور نشاندہی کرتی ہے کہ ساحرانو نے یا پر ملکہ ظلمات نے ہم پر ایسا عمل کر دیا ہے جس کی بناء پر ہم اپنی سری محروم ہو چکے ہیں ساحرانو اور ملکہ ظلمات چونکہ تمہاری جسمانی طاقت اور آگاہ ہیں لہذا تمہاری طاقت اور قوت سے بچنے کے لئے انہوں نے تمہیں اس تاریک کنوئیں میں پانچ موٹی موٹی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے تاکہ تم اپنی قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے ان زنجیروں کو توڑ کر آزاد ہونے میں ہو جاؤ تاہم میری بے بسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے انہوں نے ایک ہی زنجیر ہے سموقان اب بولو تمہارا کیا اندازہ ہے اس وقت ہم کہاں ہیں اور ہمارے بیتے گی۔

سموقان جو بری طرح بھاری اور وزنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا تک سر جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دھیمے اور بے بسی میں ڈوبی آواز میں دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم جہاں تک میرا اندازہ ہے انو کے کہنے پر ملکہ ظلمات نے ہمارے ساتھ اور ہمیں اپنے قابو، اپنی گرفت میں کیا میرے خیال میں اس وقت ہمیں ملکہ کے جزیرے سے ساحرانو کے مسکن میں منتقل کیا جا چکا ہے میرا دل کہتا ہے کہ کنوئیں میں اس وقت ہم دونوں ہیں یہ ساحرانو کے مسکن میں ہے اب انو دونوں پر قابو پا چکا ہے لہذا وہ ہم سے انتقام ضرور لے گا اس لئے کہ ماضی میں نیشور فلک اور انو کی بیٹی عشتار کو بھی ہمارے مقابلے میں شکست اور ہوئی تھی اس کے علاوہ انو کی بیٹی عشتار جس وقت گلگامش کو دھوکہ دے بھی ہم دونوں اس کے خلاف حرکت میں آئے اور عشتار کو ہم نے مار کر بھی کی تھی لہذا میرا دل کہتا ہے کہ انو اور اس کی بیٹی عشتار ہم دونوں سے لیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو کا ایلیم کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ ایک دم وہ

خاموش ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے اوپر سے لکڑی کا ایک بہت بڑا ٹوکرا
نیچے لٹکی ہوئی تھی اس کے ساتھ اوپر رسہ بندھا ہوا تھا جس کی مدد سے لکڑی کا وہ
نیچے آرہا تھا جب وہ چوکھٹا کچھ نزدیک آیا تب ایلم اور سموقان نے دیکھا اس کے اندر
مسلح جوان کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں تھیں وہ چوکھٹا اندھے کنوئیں
کی خشک تہہ پر آکر لگا اس میں سے مسلح جوان اترے ایک جوان ان میں سے
اٹھائے ہوئے تھا پہلے اس جوان نے باری باری سموقان اور ایلم کو کھانا پیش
ایک مسلح جوان تحکمانہ سے انداز میں بول پڑا۔

پہلے تم دونوں کھانا کھاؤ اس کے بعد جو گفتگو میں تم دونوں سے کر
ہوں وہ کروں گا کسی بھی صورت ہمارے حکم کی نافرمانی نہ کرنا اگر ایسا کرو گے
جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اب کھانا کھاؤ اس کے بعد میں تم دونوں کے ساتھ
کی گفتگو کروں گا۔

سموقان اور ایلم دونوں نے اس موقع پر ایک دوسرے کی طرف
طلب نگاہوں سے دیکھا پھر دونوں ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے کھانا
لگے تھے جب وہ کھانا کھا چکے تو جس جوان نے کھانا پیش کیا تھا اس نے برتن
پھر ان مسلح جوانوں کا وہ سرکردہ شخص جو اس سے پہلے ان سے مخاطب ہوا تھا ان
کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سب سے پہلے میں تم دونوں پر یہ انکشاف کروں کہ تم اس وقت
ظلمات کے جزیرے میں نہیں بلکہ ہمارے آقا انو کے مسکن کے ایک اندھے
تاریک کنوئیں میں قید ہو تم دونوں کو اپنی سری قوتوں پر بڑا گھمنڈ بڑا ناز تھا
خصوصیت کے ساتھ پوشیدہ قوتوں کے علاوہ تمہیں اپنی جسمانی طاقت اور توانائی
بڑا ناز تھا لیکن تو نے دیکھا تمہاری ہر طاقت اور قوت کو ہم نے تمہاری غلط فہمی
بہکاوے میں تبدیل کر کے رکھ دیا۔

ہمارے آقا انو نے ثور فلک کے علاوہ اپنے ایک نائب تیز دو کو بھی
لگایا تھا اور انہوں نے کمال مہارت اور بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے آخر
ظلمات کے تعاون سے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا اب تمہارے سامنے

پیش کر رہا ہوں اگر تم دونوں کو منظور اور قبول ہو تو اس شرط کو مانتے ہوئے جہاں
تم کو اس اندھے کنوئیں سے رہائی مل سکتی ہے سموقان تمہاری اذیتوں میں کمی کی جا
سکتی ہے؟

یہ بات طے شدہ ہے کہ سموقان تمہیں اپنی زندگی کا باقی ماندہ حصہ اسی
اندھے کنوئیں میں سسک سسک کر گزارنا پڑے گا تاہم جو شرط میں تمہارے
سامنے پیش کرنے والا ہوں اگر تم اسے تسلیم نہیں کرو گے تو دونوں اس کنوئیں میں
اور اس کی حبس فضاؤں میں تڑپ تڑپ کر جان دے دو گے کئی دن تک تمہیں کھانے
کو کچھ نہیں ملے گا اندھے کنوئیں کو اوپر سے بند کر دیا جائے گا اور تمہیں سانس تک لینے
میں دقت پیش آئے گی تم دونوں دعائیں مانگو گے کہ موت تم سے بغلگیر ہو لیکن موت
بھی تم سے بھاگتی رہے گی حتیٰ کہ سسک سسک کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تم اس اندھے
کنوئیں سے اپنی روح اپنی زندگی سے جان چھڑواؤ گے۔

جو شرط میں پیش کرنے والا ہوں اس کا تعلق ایلم سے ہے سموقان تمہارے
ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر ایلم نے اس شرط کو منظور کر لیا تو ایلم رہا کر دی
جائے گی اور اس کی وجہ سے سموقان تمہاری سزا میں بھی کمی کی جائے گی اور تمہیں اس
کنوئیں میں اذیت نہیں پہنچائی جائے گی کنوئیں کو بھی اوپر سے کھلا رکھا جائے گا تاکہ
تم آرام سے سانس لے کر زندگی کے دن گذار سکو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا، کچھ سوچا اس کے بعد ایلم کی طرف
دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم ہمارے آقا انو کی تمہارے لئے شرط یہ ہے کہ اگر تم شمالی لبنان کے
بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو جاؤ تو تمہیں اس کنوئیں سے رہائی دلائی
جائے گی باعزت طور پر تمہیں اس کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے
محل کی طرف لے جایا جائے گا وہاں پوری شاہی رسومات کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں
اتانا کے حرم میں داخل کر دیا جائے گا اگر تم شادی کے لئے ہاں کرتی ہو تو اس کے کئی
فوائد ہیں جن میں سے چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں۔

اس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ تمہیں اس کنوئیں سے نجات مل جائے گی تڑپ

تڑپ کر اس کنوئیں میں جان دینے کی بجائے تم اتانا کے مرکزی شہر کیش میں ملکہ کی حیثیت سے پر تعیش زندگی گزارو گی۔

اگر تم ان شرائط کو مان لیتی ہو تو دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنے والے دور میں لبنان کا بادشاہ اتانا بعلبک پر حملہ آور نہیں ہو گا اس طرح تمہارے اس مثبت فیصلے سے تمہارا باپ اور تمہارے باپ کی ریاست بھی محفوظ رہے گی۔

تیسرا فائدہ یہ ہو گا کہ تمہیں اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد سموقان کا بہترین انداز میں خیال رکھا جائے گا اس کی زنجیریں کھول دی جائیں گے اس اندھے کنوئیں کے اندر یہ گھوم پھر سکے گا اس کی ہر آسائش اور ضرورت کا خیال رکھا جائے گا اس پر کوئی سختی اور ظلم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہنے کے بعد وہ شخص رکا کچھ سوچا اور لیا اس کے بعد ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پھر کہہ رہا تھا۔

ایلیم اس وقت سورج طلوع نہیں ہوا ہم تمہیں سورج غروب ہونے تک کا وقت دیتے ہیں اس دوران جو فیصلہ تم نے کرنا ہے وہ کر لینا یہ شرط ہمارے آقا نے تمہاری طرف روانہ کی ہے۔ اگر تم اس شرط کو مان لیتی ہو تو تمہاری بہتری اور بھلائی ہے نہ مانو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ تم دونوں کی زندگی ایسی بدتر ہو جائے گی جس کا تم گمان بھی نہیں کر سکتے میں اب جاتا ہوں کل شام کو جب میرے ساتھی کو لے کر آئیں تو ان کے ساتھ میں پھر آؤں گا اور تم سے اس شرط کے متعلق اپنا جواب سننا پسند کروں گا تمہارے جواب کے بعد ہی کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا شرط ماننے کی صورت میں تم دونوں کے لئے آسائشیں ہی آسائشیں ہیں ورنہ تم دونوں کے لئے اذیتیں اور ابتلائیں شروع ہوں گی انہیں دیکھتے ہی تم چیخ اٹھو گے۔

اس کے ساتھ ہی مخاطب کرنے والے نے اپنا منہ اوپر اٹھایا بلند آواز میں کسی کو پکارتے ہوئے اس نے رسہ کھینچنے کا حکم دیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے جس چوکھٹے پر آئے تھے وہ چوکھٹا رسہ کھینچ جانے کی وجہ سے اوپر چڑھنے لگا تھا یہاں تک کہ اس چوکھٹے کی مدد سے جو مسلح جوان آئے تھے وہ چلے گئے تھے۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد کنوئیں میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی سموقان اور ایلیم دونوں کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں اور وہ گہرے تفکرات میں ڈوبے

ہوئے تھے پھر آہستہ آہستہ ایلیم نے گردن سیدھی کی ایک گہری اور بھرپور نگاہ اس نے سموقان پر ڈالی سموقان کی گردن ابھی تک غم اور فکر میں جھکی ہوئی تھی اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے ایلیم بیچاری ٹوٹ بکھر کر رہ گئی تھی پھر اس نے روتی بین کرتی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے حبیب! جن حالات میں ہم پھنسے ہیں وقت کی جس بدترین اذیت سے ہم دوچار ہو گئے ہیں اس سے کیسے چھٹکارا ممکن ہے یہ لوگ جو شرط عائد کر رہے ہیں اسے میں ماننے کی لئے کسی بھی صورت تیار نہیں میں موت کو ترجیح دوں گی لیکن آپ کو چھوڑ کر میں شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کروں گی میں اس کنوئیں میں تڑپ تڑپ کر سسک سسک کر جان دینا پسند کروں گی پر آپ کے علاوہ کسی اور کی زندگی کی ساتھی بننا پسند نہیں کروں گی۔

ایلیم جب خاموش ہوئی تب اپنی جھکی ہوئی گردن سموقان نے سیدھی کی تھوڑی دیر تک وہ بڑے غور سے ایلیم کی طرف دیکھتا رہا پھر اندھے کنوئیں میں اس کی آواز گونج گئی تھی۔

ایلیم! میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا تمہارا فیصلہ جذباتی اور سطحی ہے اگر تم نے ان کی شرط نہ مانی تو یاد رکھنا یہ لوگ ہم دونوں کا جینا حرام کر دیں گے میں اپنی اذیت اور ابتلائیں برداشت کر لوں گا لیکن یاد رکھو جب وہ تمہیں میری آنکھوں کے سامنے ابتلاؤں میں مبتلا کریں گے تو یہ صورتحال میرے لئے ناقابل برداشت ہو گی میں ان سے ٹکرا جاؤں گا خواہ اس ٹکراؤ کے نتیجے میں وہ میری گردن ہی کیوں نہ کاٹ دیں لہذا اس موقع پر میں تمہیں ایک مشورہ دیتا ہوں اگر تم مان جاؤ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس اندھے سے ہم دونوں چھٹکارہ حاصل کرنے میں کسی نہ کسی طرح کامیاب ہو ہی جائیں گے۔

ایلیم! جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اس کے درمیان کچھ مت بولنا پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دینا اس کے بعد اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو بولنا میں غور سے سنوں گا

میری یہ تجویز ہے کہ تم لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی پر رضامند ہو

جاؤ جب یہ لوگ شام کا کھانا لے کر آتے ہیں اور تم سے تمہاری رضامندی جاننا چاہتے ہیں تو تم ان کے سامنے اتانا سے شادی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دینا اس موقع پر تم یہ بھی پوچھ سکتی ہو یا تمہارے ذہن میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں کہ آخر میں تمہیں اتانا سے شادی کا مشورہ کیوں دے رہا ہوں یاد رکھنا ہمارے ایسا کرنے ہی میں ہماری رہائی کا سامان اٹھ سکتا ہے۔

ایلیم! میرا دل کہتا ہے کہ ننتورا ہماری تلاش میں سرگرداں ہو گی اسے میں نے اریش اور ارانا کو تلاش کرنے پر لگایا ہوا تھا میرے خیال میں اب تک اگر وہ انہیں تلاش نہیں کر سکی تو چند روز تک وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی پھر وہ ہماری تلاش میں نکلے گی جانتی ہو اسکے پاس بے پناہ قوتیں ہیں اور وہ ہمیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اس سلسلے میں میرا دل کہتا ہے کہ وہ سب سے پہلے تم سے رابطہ قائم کرے گی اس لئے کہ جب یہ لوگ تمہیں اتانا کے ساتھ شادی کرنے کے لئے اس کنوئیں سے نکالیں گے تو ننتورا کا تمہارا ساتھ رابطہ آسان اور ممکن ہو گا۔

جب ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم کرے تو تم اسے رازدارانہ انداز میں ان پورے حالات سے آگاہ کر دینا ننتورا بے پناہ قوتوں کی مالک ہے میرا دل کہتا ہے کہ وہ تمہاری سری قوتیں بحال کر سکتی ہے اگر تمہاری مخفی قوتیں ننتورا کی وجہ سے بحال ہو جائیں تو پھر تم اتانا کے ساتھ شادی کرنے سے بھی چھٹکارا حاصل کر سکتی ہو اور اگر تمہیں اس وقت تک اتانا کے محل میں لے جا کر ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے رکھا جاتا ہے تب بھی کوئی پرواہ نہیں اس لئے کہ اگر اس اسیری کے دوران بھی تمہاری قوتیں بحال ہو جاتی ہیں تو ان قوتوں کو استعمال میں لاتے ہوئے تم اتانا کے محل سے بڑی آسانی کے ساتھ چھٹکارا حاصل کر سکتی ہو اس کے بعد تم میری رہائی کے لئے بھی بہت کچھ کر سکتی ہو وہ اس طرح کہ تم اس اندھے کنوئیں کی نشاندہی ننتورا کو کر کے میرے لئے یہ کام بھی آسان کر سکتی ہو اس لئے کہ میرا دل کہتا ہے کہ ننتورا کے پاس اس قدر قوتیں ہیں کہ اگر اسے اس کنوئیں کی نشاندہی کر دی گئی تو وہ میری بھی رہائی کا سامان کر سکتی ہے۔

اس موقع پر ایک اور صورتحال بھی پیدا ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ جب

گی تمہیں یہاں سے نکال کر اتانا کے محل کی طرف لے جاتے ہیں تو ہو سکتا ہے ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ نہ قائم کرے انو کے آدمی تمہیں شمالی لبنان کے دوران بادشاہ اتانا کے مرکزی شہر کیش میں لے جا کر اتانا کے ساتھ بیاہ بھی سکتے ہیں اگر اس وقت تک ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم کر لیتی ہے پھر ہمارے سارے کام آسان ہو جائیں گے اور اگر اس وقت تک ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کرتی تو پھر ہمارے لئے ایک نئی صورتحال پیدا ہو گی اس سے نپٹنے کے لئے بھی میں تمہیں ایک طریقہ بتاتا ہوں مجھے امید ہے کہ تم مجھ سے اتفاق کرو گی۔

جب تمہیں اس اندھے کنوئیں سے نکال کر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی طرف لے جایا جائے اور اس کے ساتھ تمہاری شادی کا اہتمام کیا جائے اور اس وقت تک ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم نہ کرے تو تم شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو جانا لیکن ایک شرط رکھنا اتانا سے کہنا کہ اس سے پہلے تم نے عراق کے بادشاہ گلگامش کے پاس پناہ لے رکھی تھی لہذا اگر سموقان کو چھوڑ کر تم اتانا سے شادی کرتی ہو تو گلگامش ضرور شادی پر برہم ہو گا اور لبنان پر چڑھ دوڑے گا اس لئے کہ وہ سموقان کو اپنا بھائی خیال کرتا ہے اس وجہ کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے تم اتانا کے سامنے یہ شرط پیش کرنا کہ تم اس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہو اس کے حرم میں داخل ہونے کے لئے رضامند ہو لیکن اس شادی سے پہلے وہ گلگامش پر حملہ آور ہو اور اسے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرے اور جب ایسا ہو جائے گا تو تم اپنے آپ کو اتانا کے حوالے کر دو گی۔

ابھی تک ایلیم بالکل خاموش تھی اور بڑے غور، انہماک اور بڑی تیز نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بس وہ سنتی جا رہی تھی سموقان جب خاموش ہوا تو چند لمحوں تک تو وہ گہری سوچوں میں کھوئی رہی پھر سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

سموقان! تم نے جو صورتحال پیش کی ہیں پہلی یہ کہ یہاں سے نکلنے کے بعد ننتورا میرے ساتھ رابطہ کر سکتی ہے اور ہماری رہائی کا سامان ہو سکتا ہے دوسری صورتحال یہ کہ ننتورا اگر اتانا کے پاس پہنچنے تک مجھ سے رابطہ قائم نہ کرے تو میں اتانا

کے سامنے یہ شرط پیش کروں کہ وہ پہلے گلگامش پر حملہ آور ہو کر اسے زیر اور م
کرے اس کے بعد میں اس کے حرم میں داخل ہو جاؤں گی پر سموقان ایک ن
صورتحال بھی پیدا ہو سکتی ہے وہ اس طرح کہ۔

اگر ننتورا مجھ سے رابطہ قائم نہیں کرتی اگر شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا
شرط ماننے سے انکار کر دیتا ہے اور پھر اتانا مجھ سے شادی کا خواہش مند ہوتا ہے پھر

ایلیم کی اس گفتگو سے سموقان بیچارا پھر گہری سوچوں میں کھو گیا تھا اس
بعد وہ چونکا اور ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر ایلیم ایسی صورتحال پیش ہو جائے تو پھر ایک اور کام بھی کیا جاسکتا
اگر ننتورا تمہارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کرتی اتانا تمہاری شرط ماننے سے انکار کر
ہے تو تب تم دوسری شرط پش کر سکتی ہو وہ اس طرح کہ تم اتانا سے کہنا کہ میں تم
شادی کرنے کے لئے تیار ہوں پر اس شادی سے پہلے ساحرانو نے تم پر جو سحر کر رکھا
اسے زائل کیا جائے تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ کو تمہارے پاس لایا جائے
جو سحر کیا ہوا ہے اسے بھی زائل کیا جائے اور اس شادی میں تمہارے باپ کو با
شرکت کی دعوت دی جائے تم اتانا کو یہ بھی یقین دلانا کہ تم اپنے باپ اور بھا
اتانا کے ساتھ شادی پر رضامند کر لو گی۔

ایلیم! مجھے امید ہے کہ اتانا ایسا کرنے پر تیار ہو جائے گا اگر وہ ا
گذرے تو اس کام کی تکمیل کے لئے کچھ وقت لگے گا اپنے باپ سے کہہ کر تم ایک
گلگامش کی طرف بھجوانا اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کرنا ایک قاصد سمندر
کنارے پھلوں کا رس بیچنے والی عورت سدوری کی طرف بھجوانا اور اسے بھی صور
سے آگاہ کر دینا جب یہ خبر سدوری کو ملے گی تو وہ یہ خبر میرے استاد محترم پشتیم
ملاح ارشانبی سے کہے گی جو اس صورتحال سے فوراً پشتیم کو آگاہ کر دے گا مجھے امید
کہ پشتیم اس موقع پر میری مدد کو ضرور پہنچے گا دیکھ ایلیم اس اندھے کنوئیں سے نکلنے
اس کی اذیت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہم دونوں کو کچھ نہ کچھ تو ضرور کرنا ہو
گا اتانا کے حوالے سے تمہیں اس کنوئیں سے نکالا جا سکتا ہے اور اس کنوئیں سے
کے بعد ہی تم کچھ کر سکتی ہو ورنہ اگر ہم دونوں اس کنوئیں میں پڑے رہے تو انوا

ہمیں ایسی اذیتوں میں مبتلا کریں گے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔
ہم دونوں سے ملکہ ظلمات کے قصر میں جو غلطی ہوئی تھی اس کا خمیازہ ہمیں
وں تک بھگتنا پڑے گا کاش ہم لوگوں نے اپنی زنبیلوں کو اس وقت وہیں نہ پڑے
نے دیا ہوتا جب ان کی تلاشی ہو گئی تھی ہم انہیں اپنے قبضے میں لے لیتے تو آج ہم
نوں کی یہ حالت نہ ہوتی بہر حال جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب اس کنوئیں سے نکلنے کے
ئے ہمیں کوئی نہ کوئی حیلہ تو کرنا ہی پڑے گا۔

سموقان خاموش ہو گیا ایلیم بھی خاموش رہتے ہوئے تھوڑی دیر تک گردن
کا کر کچھ سوچتی رہی ساتھ ہی ساتھ کبھی وہ سموقان کی طرف بھی دیکھ لیتی تھی پھر اس
دھیمی مردہ سی آواز سنائی دی۔

سموقان جو کچھ آپ نے کہا ہے میں اس سے اتفاق کرتی ہوں کل شام جب
ے گماشتے ہمارے پاس آئیں گے تو وقتی طور پر میں ان سے کہہ دوں گی کہ میں اس
ھے کنوئیں سے نجات حاصل کرنے کے لئے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ
ادی کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن ساتھ ہی سموقان میں تم پر ایک بات یہ بھی واضح کر
ں کہ اگر ننتورا نے میرے ساتھ رابطہ قائم نہ کیا اور اتانا نے میری کوئی بھی شرط
نے سے انکار کر دیا اور فی الفور مجھے اپنے حرم میں داخل کرنا چاہا تو میں اپنے ہاتھوں سے
نا خاتمہ کر لوں گی یہ بات میں تمہیں پہلے بتائے جا رہی ہوں تا کہ اگر کوئی ایسا برا
قت آتا ہے تو تم اپنے آپ کو اس کے لئے پہلے سے تیار رکھو۔

ایلیم کی اس گفتگو سے سموقان کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی
ئی پھر اس نے ایلیم کی ڈھارس اور تسلی کے لئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! تم فکر مند نہ ہو میرا دل کہتا ہے کہ ایسی صورتحال پیدا نہ ہو گی گو ہم
نے ننتورا کو اریش اور ارانا کی تلاش پر مقرر کیا تھا مگر مجھے امید ہے کہ اب تک وہ اپنے
ں کام کی تکمیل کر چکی ہو گی اور ہم دونوں کی تلاش میں سرگرداں ہو گی یہ بھی ممکن
ہے کہ وہ اس کنوئیں کا بھید معلوم کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہو
ا تو ایلیم میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ننتورا تمہارے اتانا کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی
ہ تم سے رابطہ قائم کرے گی اس لئے کہ ننتورا بے پناہ قوتوں کی مالک ہے ہم سے

زیادہ اس کے پاس سری علوم ہیں اور ہماری مدد کے لئے وہ تم سے ضرور رابطہ کرے گی۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم بھی کسی قدر مطمئن ہو گئ تھی پھر وقت گزارنے کے لئے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تھے۔یہاں تک کہ شفق پھ ایلیم بلی میں تبدیل ہو گئ تھی۔

سورج قدرت کے قہر کی طرح قوموں کی سرنوشت میں ضمیر کی پستی اور عرفان و آگہی کی یتیمی پر مسکراتا، زندگی کی دھوپ، سایوں سے ہراسفل ہر عالی کو مستفید کرتا ہوا غروب ہو رہا تھا سورج کے غروب ہوتے ہی اندھیرے اور تاریکیاں قاتلوں کے قبیلوں، غلاموں کے غولوں اور حوادث کی لہروں کی طرح ہر شئے کو اپنی لپیٹ میں لینے لگے تھے اندھیروں کے اس طوفان میں آبادیوں کے رنگ و آہنگ دشت و بیابان کوچہ و بازار اور کرن کرن میں تاریکیوں کے غبار کی لہریں ناچ اٹھی تھیں صدیوں کی تاریکی کے اس غبار میں وقت کے نغمے نالوں میں کشف باطن جہل کے مرکب کے فتور میں اور فطرت کی شوخیاں اندھے حوادث میں تبدیل ہونے لگی تھیں ایلیم اپنی اصل حالت میں آچکی تھی۔

ایسے میں جب کہ سورج غروب ہونے کے باعث چاروں طرف تاریکیاں رقص کر اٹھی تھیں سموقان اور ایلیم اس اندھے کنوئیں میں گردنیں جھکائے سورج کی کرنوں کی خیرات مانگتی برأت کی طرح اداس سرابوں کے غم افزا تعاقب جیسے خاموش اور بہرہ ہوتی دکھ کتھا و کہانی جیسے غم زدہ اور فکر مند بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک وہ دونوں چونک پڑے اس لئے کہ لکڑی کا چوکھٹا جس کے ساتھ رسا بندھا ہوا تھا وہ کنوئیں کے منہ سے نیچے آنا شروع ہوا تھا جس طرح پہلے اس چوکھٹے پر مسلح جوان سوار تھے ایسے ہی مسلح جوان اب بھی اس میں سوار تھے کچھ کے ہاتھ میں

ننگی تلواریں تھیں کچھ نے اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں تھام رکھی تھیں۔
لکڑی کا وہ چوکھٹا جب کنوئیں کی تہہ پر آکر لگا تو اس میں سے مسلح جوان اترے جو اپنے ہاتھوں میں مشعلیں پکڑے ہوئے تھے وہ ایک طرف کنوئیں کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں لئے سموقان اور ایلم کے سامنے آئے پھر ان میں سے ایک نے جو شاید ان کا سرکردہ ہو گا سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں جب پہلے آیا تھا تو تم دونوں کے سامنے میں نے کچھ شرائط پیش کی تھیں اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ شام تک تم کوئی آخری فیصلہ کر لو اگر فیصلہ ہمارے حق میں ہوا تو تمہارے لئے اس اندھے کنوئیں میں بھی بڑی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور ایلم کو رہائی مل جائے گی اور اگر تم نے ہمارے خلاف فیصلہ کیا تو یاد رکھنا اپنے ساتھ ساتھ تم اس ایلم کو بھی ایک ناقابل برداشت عذاب سے دوچار کر دو گے۔

وہ مسلح جوان یہاں تک کہنے کے بعد دم لینے کے لئے رکا تھا اس کے بعد باری باری سموقان اور ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا تھا۔

سموقان مجھے امید ہے کہ تم حماقت سے کام نہیں لو گے دانشمندی کا ثبوت دو گے جو شرائط ہم نے پیش کی ہیں وہ مان جاؤ گے اس طرح اس اندھے کنوئیں میں تمہاری زندگی کے باقی ماندہ دن کافی حد تک آسائش میں گزر جائیں گے ایلم کی جان اس اندھے کنوئیں سے چھوٹ جائے گی اور وہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے حرم میں اس کی ہردلعزیز ملکہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرے گی میرے خیال میں تمہیں اگر اپنے لئے نہیں تو ایلم کے لئے ہماری باتوں کو تسلیم کر لینا چاہئے۔

آنے والا وہ مسلح جوان جب خاموش ہوا تب سموقان کے چہرے پر ایک طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم فالتو گفتگو کر کے وقت ضائع کر رہے ہو میں اور ایلم تمہاری ساری شرائط کو تسلیم کر چکے ہیں میں ایلم سے دستبردار ہو چکا ہوں ایلم کو اجازت دے دی ہے کہ یہ اپنی بہتری اپنی بھلائی اور اپنی زندگی بچانے کے لئے اس اندھے کنوئیں سے نکل کر

لبنان کے بادشاہ اتانا سے شادی کر لے میری اس تجویز کو اس نے منظور کر لیا ہے ب تم ایلم کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو تا کہ اسے اتانا کے حرم میں داخل کر سکو۔

سموقان کے اس جواب پر ان سارے مسلح جوانوں کے چہروں پر خوشیاں اطمینان برس گیا تھا کچھ دیر تک ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آنکھوں ہی ں میں مسکراتے رہے پھر جو ان کا سرکردہ تھا اس نے ایلم کی طرف دیکھتے ہوئے شروع کیا۔

ایلم! سموقان نے تو بہترین دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں اپنے ے آگاہ کر دیا ہے اب تم بھی اپنے خیالات سے آگاہ کرو تا کہ ہم تمہاری مرضی ں اور تمہیں اس اندھے کنوئیں سے نکلنے کے بعد ہمیں شمالی لبنان کے بادشاہ ے سامنے شرمندگی کا احساس نہ اٹھانا پڑے کیا تم اس فیصلے سے اتفاق کرتی ہو جو ان نے کیا ہے۔

ایلم تھوڑی دیر تک گردن جھکائے رہی اس کے بعد اس نے ان مسلح وں کی طرف دیکھا۔

سموقان نے جو کچھ کہا ہے میرے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کہا ہے میں لی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار ہوں اب جو قدم تم نا چاہتے ہو اٹھاؤ۔

ایلم کا یہ جواب ان مسلح جوانوں کے لئے مزید اطمینان کا باعث تھا لہٰذا ان سرکردہ نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا یہ اشارہ پا کر ایک جوان آگے بڑھا اس نے ایلم کو لوہے کی زنجیر سے آزاد کر دیا سموقان کی بھی ساری زنجیریں کھول دی تھیں تاہم اس کے بائیں ہاتھ میں موٹی بھاری وزنی زنجیر پڑی رہنے دی گئی تھی پھر مسلح جوانوں نے ایلم کو اپنے ساتھ لکڑی کے چوکھٹے پر بٹھایا ان کے سرکردہ نے ئیں کے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی کو پکارا اس کی پکار کے جواب میں نے رسے کی مدد سے لکڑی کے چوکھٹے کو اوپر کھینچنا شروع کر دیا تھا۔

اس اندھے کنوئیں سے ایلم کو نکال کر وہ مسلح جوان ایک طرف ہو لئے ئیں سے نکل کر ایلم نے اندازہ لگایا کہ وہ واقعی جبل لکام میں ساحرانو کا مسکن ہی تھا

کنوئیں سے نکلنے کے بعد کچھ محافظ ایلم کے پیچھے اور کچھ آگے تھے یوں وہ اپنی حفاظت
اسے لے کر ہو لئے تھے ساتھ ہی ساتھ وہ نوجوان بھی چل رہے تھے جو اپنے ہاتھوں
مشعلیں لئے ہوئے تھے۔

کنوئیں سے نکلتے وقت ایلم نے یہ بھی امید لگا رکھی تھی کہ شاید اس کنو
سے باہر جانے کے بعد اس کی سری قوتیں واپس آجائیں لیکن کنوئیں سے نکلنے کے
جب اس نے اپنی سری قوتوں کو آزمانا چاہا تو اسے مایوسی ہوئی اس لئے کہ وہ اپنی
قوتوں سے یکسر محروم تھی۔

اب ایلم بے بس اور مجبور تھی چپ چاپ ان محافظوں کے ساتھ وہ
بڑھتی رہی تاہم وہ اس لحاظ سے پرامید تھی شاید اس کنوئیں سے نکلنے کے بعد نتور
سے رابطہ قائم کرے اور اس کے اور سموقان کے بچنے کی کوئی سبیل نکل آئے وہ
جوان ایلم کو لے کر ایک بہت بڑی عمارت میں داخل ہوئے۔

پھر ایک کمرے کے دروازے پر دستک دی گئی جب اندر سے آ
اجازت ہوئی تب وہ مسلح جوان ایلم کو لے کر اس کمرے میں داخل ہوئے ایلم جب
کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا اس کمرے میں پہلے ہی انو کے علاوہ اس کی
عشتار اور انو کا دست راست ثور فلک بیٹھے ہوئے تھے ان مسلح جوانوں نے ایلم کو
انو کے بالکل سامنے لا کھڑا کیا۔

انو ہی نہیں ثور فلک اور عشتار بھی تھوڑی دیر تک سر سے لے کر پاؤں
ایلم کا بغور جائزہ لیتے رہے پھر انو نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم! میں جانتا ہوں کہ تم اور سموقان اس وقت اپنی ساری سری قو
سے محروم ہو چکے ہو تم اس وقت ہمارے سامنے بے بس اور لاچار ہو لیکن ہم تم
بے بسی اور لاچارگی سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے ہمارے اور گگامش کے درمیان
تک جو اختلافات اٹھے ہیں یہ ہماری سموقان سے جو عداوت اور دشمنی پیدا ہوئی
سب تیری ذات کی وجہ سے ہے تمہاری ہی وجہ سے لبنان کا بادشاہ اتانا بعلبک
آور ہوا تمہارے باپ کو اسیر کیا اور اس کی ریاست پر قبضہ کر لیا تمہاری ہی وجہ
گگامش کے ساتھ اتانا اور حمبابا کی جنگیں ہوئیں ایلم اگر تم پہلے ہی اتانا کے

رضامند ہو جاتی تو یہ نوبت نہ آتی اس وقت تمہارا میرے محل میں محافظوں
ساتھ آنا اس بات کی صریح نشاندہی کرتا ہے کہ تم اتانا کے ساتھ شادی پر رضامند
ہیں نے درست کہا ہے؟۔

جواب میں ایلم نے تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچا پھر انو کی طرف
دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

دنیا کے عظیم ساحر تمہارا کہنا درست ہے میں واقعی غلطی پر تھی میرے غلط
فیصلے کی وجہ سے ہی جنگیں ہوئیں میرے غلط فیصلے کی وجہ سے ہی میرے باپ کو
اسیری میں جانا پڑا اور اپنی ریاست سے محروم ہوا اور میرے غلط فیصلے کی وجہ ہی سے مجھ
میرے بھائی اور اس کی منسوبہ پر سحر ہوا اب میں اپنے بھائی اور اس کی منسوبہ سے جدا
ہا بہر حال میں اب اتانا کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہوں اور مجھے امید ہے کہ
میرے اس فعل سے ہماری تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔

ایلم کا جواب سن کر انو ہی نہیں ثور فلک اور عشتار بھی خوش ہو گئے تھے
ان مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انو کہنے لگا۔

اب تم ایلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ محافظوں کے وہ دستے جو ایلم کو اتانا کے
مرکزی شہر کیش کی طرف لے جانے کے لئے مقرر کئے ہیں ایلم کو ان کے حوالے کر دو تا
وہ محافظ دستے ابھی ایلم کو لے کر کیش کی طرف روانہ ہو جاؤ۔

ساحر انو کا کہا مانتے ہوئے وہ مسلح جوان ایلم کو باہر لے گئے پھر تھوڑی ہی
دیر بعد چند مسلح دستوں کی حفاظت میں ایلم کو شمالی لبنان کے مرکزی شہر کی طرف
روانہ کر دیا گیا تھا۔

ایک روز شام کے بعد کچھ مسلح دستے ایلیم کے لے کر کیش شہر میں د
ہوئے تھے جب وہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے قصر کے صدر دروازے پر آئے
دروازے پر پہلے سے ایلیم کا استقبال کرنے کے لئے اتانا کھڑا تھا اس لئے کہ اتانا کو
کے آنے کی خبر کر دی گئی تھی اتانا نے بہترین انداز میں ایلیم کا استقبال کیا جو مسلح
ایلیم کو لے کر آئے تھے ان کا اتانا نے شکریہ ادا کیا اور اپنے محافظوں کی سرکردگی
انہیں مستقر کی طرف روانہ کر دیا تا کہ ان کے آرام اور قیام کا بہترین بندوبست کر
سکے جب کہ ایلیم کو لے کر اتانا اپنے قصر میں داخل ہوا پھر ایک کمرے میں وہ ایلیم کو
گیا وہ کمرہ بہترین انداز میں سجی ہوئی ایک خوابگاہ تھی اس کے ایک نشست پر اتانا
ایلیم کو بیٹھنے کے لئے کہا ایلیم بیچاری ڈری ڈری سہمی سہمی سی تھی تاہم وہ اس نشست
بیٹھ گئی اس کی سامنے والی نشست پر اتانا ہو بیٹھا پھر اتانا نے ایلیم کو مخاطب کر
ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

ایلیم! مجھے تمہارے ارادوں کی خبر پہلے ہی ساحرانو کے پراسرار گماشتوں
ذریعے ہو چکی ہے میرے خیال میں تم ابھی ساحرانو کے مسکن سے روانہ ہوئی تو
وقت ہی مجھے تمہاری وہاں سے روانگی کی اطلاع ہو گئی تھی اور جو پراسرار اور مری
کے مالک انو کے گماشتے میرے پاس یہ خبر لے کے آئے تھے وہ ابھی تک یہیں
میں تمہارا شکر گذار ہوں کہ تم میرے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہو گئی ہو

تم نے بہترین فیصلہ کیا ہے تمہیں سموقان سے کیا ملے گا وہ نہ کسی سلطنت کا
نہ کسی علاقے کا حکمران ہے بس گلگامش کا ایک دست راست ہے اس سے
کا کوئی رشتہ بھی نہیں بس گلگامش نے یونہی اسے اپنا بھائی بنایا ہوا ہے۔
بہر حال میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے میرے حق میں فیصلہ دیا

اتانا نے خاموش ہونے پر ایلیم فوراً بول پڑی۔
اتانا! اس میں شک نہیں کہ میں نے تمہارے حق میں فیصلہ کیا ہے لیکن
سلسلے میں آپ کے سامنے میں کچھ عرضداشت پیش کرنا چاہتی ہوں مجھے امید ہے کہ
میری باتوں پر دھیان دیں گے۔

ایلیم اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتی تھی کہ اتانا بیچ میں بول پڑا۔
تمہیں نہ مجھ سے کوئی گذارش کرنے کی ضرورت ہے نہ درخواست کی اب
بلکہ تم نے میرے ساتھ شادی کرنے اور میرے حرم میں داخل ہونے کی حامی بھر لی
تو تمہارا ہر فیصلہ شمالی لبنان کی ریاست کے لوگوں کے لئے حکم کا درجہ رکھتا ہے
میرے لئے تمہاری ہر بات مان لینا بھی میرے فرائض میں شامل ہو جاتا ہے اب تم
جو کہنا چاہتی ہو۔

جواب میں ایلیم تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس کے بعد بڑے غور سے
اتانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔
اتانا تمہیں خبر ہے کہ ساحرانو نے مجھ پر ایک عجیب و غریب سحر کیا ہوا ہے
جس کی وجہ سے میری زندگی دو حصوں یعنی انسانی و حیوانی حصوں میں تبدیل ہوئی ہے
میری پہلی گذارش یہ ہے کہ شادی سے پہلے مجھ سے وہ سحر دور کیا جائے تا کہ آپ کے
ساتھ پر سکون ازدواجی زندگی بسر کر سکوں۔
میری دوسری گذارش یہ ہے کہ ساحرانو نے میرے بھائی اور اس کی منسوبہ
کو بھی چیر پھاڑ کھایا ہے انہیں مجھ سے ملایا جائے جو سحر مجھ پر کیا گیا ہے وہ ان دونوں پر بھی
ہے اس سحر کو ان دونوں سے بھی زائل کیا جائے۔
میں جو تیسری بات کہنے لگی ہوں وہ میری درخواست یا گذارش تو نہیں

بہرحال آپ کے لئے پیش بندی کے طور پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج نہیں تو کل گلگامش کو خبر ہو جائے گی کہ میں نے آپ کے حرم میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے کے مخبر اس تک یہ خبر ضرور پہنچائیں گے کہ میں آپ کے حرم میں داخل ہو گئی ہوں اس بات کا اسے انتہائی دکھ اور صدمہ ہو گا اس لئے کہ وہ مجھے اپنے بھائی اپنے دو راست سموقان کے لئے چن چکا ہے جب اسے اطلاع ملے گی کہ میں آپ کے حرم داخل ہو گئی ہوں تو مجھے اندیشہ ہے مجھے حاصل کرنے کے لئے اور سموقان کی رہائی لئے گلگامش آپ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا اس لئے میں یہ کہوں گی کہ اپنی جنگی تیاریوں کو عروج پر رکھیں تاکہ گلگامش کے متوقع حملے کا مقابلہ کیا جائے اس موقع پر میں یہ بھی کہوں گی آپ میرے ساتھ شادی کرنے میں جلد بازی سے کا لیں شادی کو چند دن مؤخر کریں اگر گلگامش کوئی کارروائی کرتا ہے تو اس کے خ اپنا دفاع مکمل کرنے کے بعد میں حرم میں داخل ہونا پسند کروں گی اسی طرح ہم آپ میاں بیوی کی حیثیت سے پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہیں اب جب کہ میں اپنے کو آپ کے لئے وقف کر چکی ہوں تو آپ کو جو باتیں میں کہہ رہی ہوں ان پر دھیان دینا چاہیئے۔

ایلیم کی یہ ساری گفتگو اتانا بڑے غور سے اور کسی قدر مسکراتے ہو پرسکون انداز میں سنتا رہا جب ایلیم خاموش ہوئی تب اتانا بول پڑا۔

ایلیم! میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں پر اس موقع پر میری تم سے گزارش ہے کہ اس شادی میں تاخیر ہرگز نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس پہلے جو تمہاری جدائی، تمہارے ہجر میں وقت گزارا ہے وہ یقیناً میرے لئے نا برداشت تھا جو شرائط تم نے پیش کی ہیں وہ شادی کے بعد بھی پوری کی جا سکتی شادی کے بعد میں انو سے کہہ کر جو سحر اس نے تم پر، تمہارے بھائی اور اس کی منـ کر رکھا ہے وہ زائل کرا دوں گا تمہارے بھائی، اس کی منسوبہ کو بھی تم سے ملا دوں گا تک گلگامش کے حملہ آور ہونے کا ڈر اور خدشہ ہے تو میں تم پر انکشاف کردوں اور میرا دست راست حمبابا پہلے ہی اپنی جنگی تیاریوں کو اپنے عروج پر پہنچا چکے ہیں نہ آتی تو چند روز تک ہم خود گلگامش کے خلاف جنگوں کی ابتداء کرنے والے

ماضی میں جو گلگامش نے باری باری حمبابا اور پھر مجھے شکست فاش دی تھی ان کا بدلہ اور انتقام لینے کے لئے میں نے اور حمبابا نے بھرپور عزم کر رکھا تھا اور انتقام کا وقت قریب آگیا ہے۔

ایلیم! تم سفر کے باعث تھکی ہاری ہو کچھ دیر آرام کرو مجھے امید ہے کہ اتر جانے کے بعد تم یہاں تازگی محسوس کرو گی اور شادی میں تاخیر کرنے کے باتیں تم نے پیش کی ہیں مجھے امید ہے کہ تم میری خاطر ان سے دست بردار ہو میں چاہتا ہوں اگر آج نہیں تو کل ہم دونوں کی شادی ہو جائے اس کے بعد جس تم نے باتیں کہی ہیں وہ سب میں پوری کر کے رہوں گا میں اب جاتا ہوں تم آرام میرے خیال میں تازہ دم ہونے کے بعد تم میری گفتگو سے اتفاق کرو گی اس کے بعد اتانا اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

اتانا کی اس گفتگو نے ایلیم کو پریشان کر دیا تھا اس لئے کہ وہ سمجھ گئی تھی اتانا ہر صورت میں اگلے روز اسے اپنے حرم میں داخل کرے گا اور وہ یہ بھی جان چکی کہ اگر اتانا نے اس کے ساتھ شادی کر لی اور بیوی کی حیثیت سے اس سے قرب کر لیا تو پھر وہ سموقان کے لئے بیکار ہو کے رہ جائے گی بس ان خیالات نے ایلیم کو کر دیا تھا وہ سفر کے بعد تھکی ہاری تھی آرام کرنا چاہتی تھی لیکن ان خیالات نے تھکاوٹ اس کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کر دیا تھا اور وہ گردن جھکا کر اپنی اس کو التوا میں ڈلنے کیلئے سوچ بچار کرنے لگی تھی۔

باہر اب غم زندگی سے الجھتا، فضاؤں کے ماتم ہواؤں کے نوحوں کو سمیٹتا اندھیرا خوب چھا چکا تھا چاروں طرف روشنی کو ریزہ ریزہ کرتی تاریکیاں نفرت کے ہیولوں کی طرح پھیل گئی تھیں وقت کے آسمان کی پہنائیوں اور جیون کے جنگل کے غبار اور مشیت کے قانون کی خاموشیاں ہر سو ہر سمت رقص کرنے لگی تھیں تک گہری سوچ و بچار میں غرق تھی کہ چونک سی پڑی اس لیے کہ اسے کمرے کے ماورائی انداز میں داخل ہونے کا احساس ہوا تھا اس نے چونک کر جب دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی اس لئے کہ ننتورا چکر کھاتے ہوئے ایک بلند شعلے کی اس کے سامنے کھڑی تھی وہ گہری نگاہوں سے ایلیم کی طرف دیکھ رہی تھی

اوراس موقع پراس کے ہونٹوں پرایک ملکوتی مسکراہٹ تھی۔

ننتورا کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے ایلم کے احساسات وخیالات میں ایک انقلاب برپا ہو گیا تھی بلکل یوں جیسے اپنائیت کے جذبوں کا عروج تحفظ کو لافانی بنا دیتا ہے ایلم کا مرمریں جسم اس کے بھرے گال اس کا فرخ سینہ ننتورا کو اس کے اپنے سامنے دیکھتے ہوئے ساون رت کی برکھا پھولوں پر برستی شبنم اور کونپل کے جذبوں جیسا ہو کر رہ گیا تھا۔

ایلم اس وقت چونکہ انتہائی بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں تھا چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش میں غرق تھی لہذا ننتورا ایک طرح سے اس کے لئے رحمت بن کر وہاں آئی تھی لہذا ننتورا کی وہاں موجودگی سے اس کے ذہن کے اندر میں خواہشوں کی شہنائیاں دل کے آلودہ احساس میں رس روشنی اور خوشبو سماعت میں چاہتوں کی صدائیں اور روح کی گہری نیلی گہرائیوں میں زیست کے ایک شفاف جشن سا برپا ہو گیا تھا مجموعی طور پر ایلم کی حالت ننتورا کی آمد کے باعث ایسی تھی جیسے مضطرب وسرگرداں تن کی شہزادیاں من کی آزادیوں سے لطف دائمی تحفظ پالینے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔

تھوڑی دیر تک ایلم کی ایسی کیفیت رہی اس کے بعد اس نے دھیمی آواز میں ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا مجھے تمہارا ہی انتظار تھا سموقان ٹھیک کہتے تھے کہ ننتورا ہم کی تلاش میں سرگرداں ہو گی اور ہمیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گی میں شکر گزار ہوں کہ تم اتانا کے اس محل میں آموجود ہوئی ہو اب میں سمجھتی ہوں زبردستی مجھے اپنے حرم میں داخل نہیں کر سکے گا اور میں سموقان کی رہائی کا سامان کر سکوں گی۔

ایلم جب خاموش ہوئی تو اچانک ننتورا بڑی تیزی سے گویا ہوئی پھر دو زنبیلیں اس نے ننتورا کی گود میں پھینک دی تھیں ساتھ ہی ننتورا کی ہوئی آواز سنائی دی۔

یہ تمہاری اور سموقان کی زنبیل ہے اس میں تمہارا پورا سامان موجود

تمہاری تلاش میں سرگرداں تھی تمہاری ان زنبیلوں کو میں نے ملکہ ظلمات کے قصر ایک کمرے میں پایا وہاں سے میں نے جس تکلیف اور دقت کے ساتھ ان زنبیلوں حاصل کیا وہ میں ہی جانتی ہوں قبل اس کے کہ میں اپنے اگلے قدم کی ابتداء کروں تم مجھے پورے حالات بتاؤ کہ تم پر کیا گزری۔

ننتورار کے اس سوال پر جلدی جلدی ایلم نے وہ پورے حالات سنا دئے کے تحت انہیں ملکہ ظلمات کے ایک کمرے میں بے بس کیا گیا اور اس کے بعد ساحر کے مسکن میں اندھے کنوئیں میں پھینک دیا گیا اور پھر اتانا سے شادی کی شرط پر ایلم لبنان میں لایا گیا اور اندھے کنوئیں میں سموقان کو کچھ آسائشیں دی گئیں۔

ایلم جب اپنے پورے حالات سنا چکی تب شعلے کی صورت میں بھڑکتی ہوئی ننتورا کے چہرے پر عجیب سی معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی کچھ دیر تک وہ گہری سوچوں میں ڈوبی رہی اس کے بعد اس نے ایلم کو مخاطب کیا۔

ایلم اپنی اور سموقان کی زنبیلیں اپنے کندھے پر لٹکا لو اس کے بعد میں اپنے کام کی ابتداء کرنے لگی ہوں ساتھ ہی اپنی جگہ پر تم کھڑی بھی ہو جاؤ۔

ایلم فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اپنی اور سموقان کی زنبیلیں اس نے اپنی بائیں کندھے سے لٹکالی تھیں اس کے بعد اس کی سماعت میں ننتورا کی آواز پھر رس گھول گئی۔

ایلم جس کام کی میں ابتداء کرنے لگی ہوں اس سے تم خوفزدہ مت ہونا میں تمہاری کھوئی ہوئی سری قوتوں کو لوٹانے لگی ہوں اور اس کے لئے جو میں طریقہ کار استعمال کرنے لگی ہوں شاید وہ تمہارے لئے نیا ہوں اور تم خوفزدہ ہو۔ ہرگز فکرمند نہ ہونا میری طرف سے تمہارے لئے سلامتی ہی سلامتی ہو گی۔

جواب میں جب ایلم کے چہرے پر مسکراہٹ کھیل گئی اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تب ننتورا آگے بڑھی تھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے ننتورا جو ایک بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت تھی ایلم پر پوری طرح چھا گئی ایلم کی حالت اب ایسے تھی جیسے اسے کسی نے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے درمیان کھڑا کر دیا ہو ایلم کا رنگ بھی شعلوں جیسا ہو کر رہ گیا تھا تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی پھر ننتورا پیچھے ہٹ گئی تھی اس موقع پر ایلم کے

چہرے پر مسکراہٹ تھی اس کے بعد ننتورا نے پھر ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! ذرا دیکھو میرے اس عمل سے تمہاری سری قوتیں بحال ہوئی ہیں نہیں ایلیم نے فوراً کچھ سوچا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی دوسرے ہی لمحہ وہ م کے اس کمرے سے غائب ہو گئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ پھر اپنی جگہ پر نمودار ہوئی اور ننتو کو مخاطب کیا۔

ننتورا تم واقعی عظیم اور اعلیٰ ہو میری سری قوتیں اب بحال ہو چکی ہیں ا مجھے امید ہے کہ اب سموقان کو بھی انو کے اس اندھے کنوئیں سے نکالنے میں کامیا ہو جاؤں گی نجانے میری غیر موجودگی میں وہ اسے کن اذیتوں میں مبتلا کر رہے ہو گے۔

ایلیم کی اس گفتگو سے ننتورا کے چہرے پر بھی خوشگوار مسکراہٹ نمو ہوئی تھی اس کے بعد اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میری عزیز بہن اس معاملے میں تم اکیلی نہیں ہو میں تمہارے سا ہوں دونوں یہاں سے انو کے مسکن کا رخ کریں گی اب لبنان کا بادشاہ اور اس کا کو بھی گماشتہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے کہ تمہاری سری قوتیں بحال ہو چکی ہیں اب میں اور تم دونوں مل کر سموقان کو اس اندھے کنوئیں سے نکالیں گی اس کے بعد بار باری ہمیں اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اور ہاں میں تمہیں ایک خوشخبری سنانا بھول گئی ہوں اور وہ یہ کہ میں نے تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ ک تلاش کر لیا ہے مجھے امید ہے کہ انو کے اندھے کنوئیں سے سموقان کو نکالنے کے بعد تمہارے بھائی اور اس کی منسوبہ کو بھی رہا کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس کے بعد ہمیں ملکہ ظلمات کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اس لئے کہ اس نے تم دونوں کے ساتھ دھوکہ کیا فریب دہی سے کام لیا اور انو کی مدد اور حمایت کرتے ہوئے ایک طرح سے اس نے ہمارے ساتھ دشمنی کا اظہار کیا ہے لہذا ملکہ ظلمات ارکالا کو اس کے اس فعل کی سزا ضرور ملے گی۔

جب تک ننتورا بولتی رہی ایلیم بڑی بے چینی بڑی بیتابی سے اس کی طرف دیکھتی رہی وہ اسے کچھ کہنا چاہتی تھی ننتورا جب خاموش ہوئی تو ایلیم فوراً بول پڑی۔

ننتورا میری بہن! کیا تم مجھے بتاؤ گی نہیں کہ میرا بھائی اور اس کی منسوبہ ارا تا کہاں ہیں کیا وہ انو کے مسکن میں ہیں۔

نہیں ایلیم وہ دونوں انو کے مسکن میں نہیں ہیں وہ جہاں کہیں بھی ہیں میں جانتی ہوں وہ کہاں ہیں تم اتنی بے چینی اتنی بے تابی کا اظہار نہ کرو آؤ پہلے قوتوں کو حرکت میں لاؤ انو کے مسکن کا رخ کریں پہلے سموقان کو اندھے سے نجات دلائیں پھر تم دونوں کو میں ایک ساتھ بتاؤں گی کہ تمہارا بھائی اور منسوبہ کہاں ہیں یہ ساری گفتگو ننتورا نے بڑے خوشکن انداز میں مسکراتے ہی تھی۔

ایلیم نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر ننتورا کا اشارہ پانے پر ایلیم اپنی وں کو حرکت میں لائی اور لبنان کے اس قصر سے غائب ہو گئی تھی اس کے ننتورا بھی دھوئیں کی طرح فضاؤں میں اوجھل ہو چکی تھی۔

ننتورا اور ایلیم تھوڑی ہی دیر بعد انو کے مسکن میں جبل لکام کے اندر اس کنوئیں کے نزدیک نمودار ہوئی تھیں جس کے اندر سموقان کو پابہ زنجیر رکھا گیا پتھر کی اوٹ میں رہتے ہوئے ایلیم نے دیکھا کنوئیں پر کچھ محافظ کھڑے تھے کے اطراف میں کچھ مشعلیں روشن تھیں جنہوں نے ماحول کو روشن کر رکھا تھا ت تک تاریکیاں چاروں طرف رقص کر چکی تھیں ماحول کا جائزہ لینے کے بعد ایلیم نے لگی ننتورا بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند اس کے پیچھے کھڑی تھی ایلیم ابھی سوچوں میں تھی کہ پشت کی جانب سے ننتورا نے اسے مخاطب کیا۔

ایلیم تم کیا سوچنے لگی ہو کیا وہ اندھا کنواں جس میں سموقان کو رکھا گیا ہے اور یہ جو سامنے مسلح محافظ کھڑے ہیں اس کنوئیں کی حفاظت کے لئے مقرر نے مڑ کر ننتورا کی طرف دیکھا پھر کہنا شروع کیا۔

ننتورا تمہارا خیال درست ہے یہی وہ اندھا کنواں ہے جس کے اندر مجھے ان دونوں کو ڈالا گیا تھا اور پھر مجھے یہاں سے رہائی دلائی گئی اب میں تم سے یہ پوچھتی ہوں کہ ہمیں اپنے کام کی ابتداء کیسے کرنا چاہئے۔

رات کی تاریکی میں ایلیم کی اس گفتگو کے جواب میں ننتورا نے ہلکا سا ایک

کھڑ کتا ہوا قہقہہ لگایا پھر کہنے لگی۔

ایلم تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اب تمہاری قوتیں بحال ہو چکی ہیں مزید یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اندھے کنوئیں کے اندر میں جس قدر محافظ کھڑے ہیں ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ آؤ ایک بار اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور انسانی نگاہ سے اوجھل رہتے ہوئے اس کنوئیں میں اتر جائیں اور سموقان کے نزدیک نمودار ہوں اس کے بعد سب سے پہلے سموقان کی کھوئی ہوئی سری قوتوں کو بحال کروں گی ساتھ ہی تم اس کی زنبیل اس کے حوالے کر دینا اس کے بعد ہمیں کیا قدم اٹھانا ہے یہ سب کچھ سموقان کی رہنمائی پر جائے گا۔

ایلم نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا تھوڑی دیر پہلے تک وہ گہرے تفکرات میں ڈوبی ہوئی تھی اب اس کے چہرے پر خوشگوار اور ہلکی سی مسکراہٹ تھی دونوں کے ایک دوسرے کی طرف اشارہ کیا اس کے ساتھ ہی دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تھیں۔

دوسرے ہی لمحہ ایلم اور ننتورا اندھے کنوئیں کی تہہ میں عین سموقان کے سامنے نمودار ہوئیں ایلم اور بھڑکتے ہوئے شعلے کی صورت ننتورا کو اپنے سامنے دیکھ جہاں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ کھلی تھی وہاں وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ننتورا نے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ ایک موٹی بھاری زنجیر میں جکڑا ہوا تھا قبل اس کے سموقان ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہتا ننتورا آگے بڑھی اور پوری طرح سموقان پر چھا گئی سموقان کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے اندر کھڑا ہو۔ تھوڑی دیر تک ننتورا کسی بڑے درخت کے سائے کی طرح اس پر چھائی رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے ساتھ ہی اندھے کنوئیں میں ننتورا کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

سموقان میں نے تمہاری سر قوتوں کو بحال کر دیا ہے ذرا اپنی سری قوتوں کو آزما کے دیکھو۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنی سری قوتوں کو وہ حرکت

ننتورا اور ایلم کے دیکھتے ہی دیکھتے انسانی نگاہ سے وہ اوجھل ہو گیا تھا دوسرے ہی لمحہ وہ ظاہر ہوا اور انتہائی خوشی اور مسرت کی آواز میں اس نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میری سری قوتوں کو بحال کیا ایلم کا کہنا ہے کہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کے ہاں سے ایلم کو تم نے ہی نجات دی اور میری طرح اس کی سری قوتوں کو بھی بحال کر دیا ہو گا جواب میں ایلم نے وہ حالات سنا ڈالے تھے جو جبل لکام سے شمالی لبنان کے مرکزی شہر کیش میں آئے

ایلم سے ساری داستان سن کر سموقان سر جھکا کر کچھ سوچنے لگا تھا کہ ایلم پھر بول پڑی۔

سموقان اس اندھے کنوئیں کا رخ کرنے سے پہلے میں اور ننتورا اس بات پر متفق ہوئی تھیں کہ اس سے اگلا قدم ہم نے جو بھی اٹھانا ہے تمہاری راہنمائی میں اٹھایا جائے گا اب کہو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

سموقان تھوڑی دیر تک اسی طرح گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا اس کے بعد اس نے باری باری اپنے سامنے ننتورا اور ایلم کی طرف دیکھا پھر ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئیں تب سموقان بول پڑا۔

اب جب کہ میری سری قوتیں بحال ہو چکی ہیں تو ہم تینوں اگر چاہیں تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس اندھے کنوئیں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس اندھے کنوئیں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ میں اپنی اور تمہاری اپنی نجات کی کوئی نشانی بھی ساحرانو کو دے کے جانا چاہتا ہوں۔

ایلم اور ننتورا سنو تھوڑی دیر تک میرا کھانا آنے والا ہے میرا کھانا لے کر وہ لوگ آتے ہیں جنہوں نے مجھے اور ایلم کو یہاں پہلے دن محبوس کیا تھا اب جو لائحہ عمل میں نے سوچا ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ جو مسلح جوان میرا کھانا لے کر آتے ہیں جب وہ یہاں آئیں گے میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤں گا بھاری بھرکم زنجیر کا جو دیوار میں ہے اسے توڑ ڈالوں گا پھر وہ زنجیر ایسے انداز میں ان پر برساؤں گا کہ ان سب کا خاتمہ کر دوں گا اس اندھے کنوئیں کے منہ کی طرف ہم جائیں گے اور جو وہاں

مخافظ ہیں ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا اس کے بعد میں اور ایلیم تو ملکہ ظا
کریں گے اس لئے کہ ملکہ ظلمات نے ہمارے ساتھ بد دیانتی کی ہے میں کر
طرح اس سے اس بد دیانتی اس دھوکے اور اس فریب کا انتقام ضرور لوں گا
سے بڑھ کر یہ کہ ملکہ ظلمات انو کی دست راست ہے اس کی حمایتی ہے اس
سے ہی میرے لائحہ عمل میں شامل ہے۔

سموقان جب خاموش ہوا تب ایلیم بول پڑی سموقان! ملکہ ظلما
جانے سے پہلے ہمارے سامنے ایک اور مہم ہے اس لئے کہ ننتورا نے
اریش اور اس کی منسوبہ اراتا کو تلاش کر لیا ہے اور پہلے ہمیں ان دونو
سامان کرنا ہو گا۔

ایلیم کے اس انکشاف پر سموقان خوشی میں ایک طرح سے اپنی
پڑا تھا پھر اس نے جب جواب طلب نگاہوں سے ننتورا کی طرف دیکھنا شر
ننتورا بول پڑی۔

عظیم سموقان! ایلیم سچ کہتی ہے میں نے اس کے بھائی اریش
منسوبہ اراتا کو تلاش کر لیا ہے دراصل ساحر انو جیسا ہی اس کا ایک دست ر
رفیق اور دوست ہے اس کے پاس انو جیسی ہی سری قوتیں ہیں بے شمار
مالک ہے ساتھ ہی ساتھ وہ ایک خانہ بدوش قبیلے کا سردار بھی ہے عموماً یہ
قبیلہ بابل اور نینوا کے درمیان سفر کرتا ہے لگ بھگ ایک مہینہ یہ قبیلہ با
قیام کرتا ہے اور ایک ہی ماہ یہ نینوا میں ٹھہرتا ہے سال کا باقی عرصہ یہ با
کے درمیان پڑنے والے چھوٹے شہروں قصبوں اور بستیوں میں بسر کرتے ہ

جیسا کہ میں پہلے بتا چکی ہوں کہ اس قبیلے کا جو سردار ہے وہ
راست ہے میرے خیال میں انو کے جس قدر رفیق اور گماشتے ہیں ان میں
زیادہ اہمیت اسی کی ہے اس خانہ بدوش قبیلے کے سردار کا نام "سالون" ہے ا
انتہائی خوبصورت بیٹی بھی ہے جس کا نام "سرویا" ہے یہ دونوں بے شمار
کے مالک ہونے کے علاوہ علم جفر، علم نجوم، علم الاعداد، علم رمل، علم کیمیا
عملیات، سیاہ علم، چہرہ شناسی، قیافہ شناسی، مردم شناسی جیسے علوم میں اپنا ثا

یہاں رکھتے۔

یہ دونوں باپ بیٹی بابل اور نینوا کے علاوہ ان دونوں شہروں کے درمیان
نے والی بستیوں میں گھومتے ہیں لوگوں کو ان کی قسمتوں کا حال بتاتے ہیں لوگوں کی
ہونے والی اشیاء چوریوں کے متعلق انہیں آگاہ کرتے ہیں چونکہ یہ لوگوں پر ایک
شدہ رح سے احسان کرتے ہیں لہٰذا ان علاقوں کے لوگ سالون اور سرویا ہی نہیں بلکہ
ن کے خانہ بدوش قبیلے کے بھی بڑے گرویدہ ہیں ان کی بڑی عزت کرتے ہیں انہیں
ار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لہٰذا سموقان تم اور ایلیم اگر سالون اور اس کے قبیلے کے خلاف
رکت میں آتے ہو تو تمہیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہو گا۔

سالون اور سرویا دونوں باپ بیٹی چونکہ بے شمار قوتوں کے مالک ہیں لہٰذا
د نے ایلیم کے بھائی اور اس کی منسوبہ کو سالون ہی کے خانہ بدوش قبیلے میں رکھا ہوا
ہے اس وقت بھی اریش اور اراتا دونوں سالون اور سرویا کے قبیلے میں ہیں ان کے لئے
یک خیمہ مختص کیا جاتا ہے رات کے وقت جب کہ وہ انسانی روپ دھارتے ہیں تو ان
کڑا پہرہ لگا دیا جاتا ہے دن کے وقت چونکہ وہ بندروں کی صورت میں ہوتے ہیں لہٰذا
یے میں انہیں باندھ دیا جاتا ہے اس طرح ساحر انو نے اریش اور اراتا کو حفاظت کی
اطر سالون اور سرویا کے قبیلے میں رکھا ہوا ہے اگر تم دونوں کوشش کرو تو تم اس
انہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا کرا سکتے ہو۔

سموقان اس موقع پر میں تمہیں یہ بھی مشورہ دوں گی کی ملکہ ظلمات کے
خلاف حرکت میں آنے سے پہلے دونوں کو پہلے سالون اور سرویا کے خانہ بدوش قبیلے کا
رخ کرنا چاہیئے ان دنوں اس قبیلے نے بابل شہر میں قیام کیا ہوا ہے شاید چند روز تک
بابل شہر میں قیام کرنے کے بعد یہ قبیلہ بابل سے نکلے گا اور نینوا کا رخ کرے گا میں
تمہیں مشورہ دوں گی کہ سالون اور سرویا کے قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا کرانے کے
بعد تم ملکہ ظلمات کا رخ کرنا ملکہ ظلمات سے انتقام لینا ہمارے فرائض میں شامل ہو چکا
ہے اس سلسلے میں میں بھی پوشیدہ رہ کر تم دونوں کی مدد کروں گی اگر تم سالون اور
سرویا کا خاتمہ کر دو تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ انسانیت پر بڑا احسان ہو گا اس لئے کہ یہ
دونوں انو کی طرح بدی اور گناہ کے گماشتے ہیں اپنی قسمت کا حال جاننے، مستقبل کے

احوال کی خبر حاصل کرنے کے لئے سالون اور سرویا کے پاس عام لوگوں کے ساتھ نوجوان لڑکیاں بھی آتی ہیں اور یہ سالون اور سرویا جس لڑکی کے حسن سے متاثر ہوتے ہیں اسے اپنے قبیلے کے جوانوں کے ہاتھوں بے عصمت کرا دیتے ہیں اس طرح لگاتار گناہ اور بدی کا کھیل کھیل رہے ہیں ہم چونکہ نیکی کے نمائندے ہیں خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں اور اسی کی حقانیت اسی کے پیغام کے فروغ کے لئے سرگرداں ہیں لہذا ایسے لوگوں کا خاتمہ بھی ہمارے فرائض میں شامل ہے عین اسی وقت ابلیم بلی میں تبدیل ہو کر سموقان کی زنبیل میں چلی گئی تھی۔

ننتورا جو کچھ تم نے کہا ہے میں اس سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں اب ظلامت کا رخ کرنے کی بجائے میرے خیال میں ہمیں پہلے سالون اور سرویا کے خانہ بدوش قبیلے کا رخ کرنا ہو گا مجھے امید ہے کہ میں سالون اور سرویا دونوں سے خوب نپٹوں گا ننتورا کے خاموش ہونے پر سموقان نے دھیمی دھیمی مسکراہٹ میں ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان کی اس گفتگو کا جواب ننتورا دینا ہی چاہتی تھی کہ ایک دم خاموش ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے منہ کے قریب انہیں کسی کے باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تھی پھر دھیمے لہجے میں سموقان نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور انسانی نگاہوں سے اوجھل ہو جاؤ اس لئے کہ مسلح جوان میرے لئے کھانا لے کر آ رہے ہیں اس کے بعد جو میں ان کی حالت کروں گا وہ انو ہی نہیں اس کے گماشتوں کے لئے بڑی عبرت خیز ہو گی۔

سموقان کے خاموش ہونے پر ننتورا بول پڑی سموقان تمہارے کہنے پر انسانی نگاہ سے اوجھل تو ہو جاتی ہوں لیکن جس وقت تم آنے والے مسلح جوانوں سے ٹکراؤ گے میں پشت کی طرف نمودار ہوں گی اور ان کا خاتمہ کرنے میں آپ سے تعاون کروں گی سموقان جب ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا سموقان نے اپنی اور ابلیم کی زنبیل لے لی انہیں اپنے کندھے سے لٹکایا پھر دیکھتے ہی دیکھتے ننتورا انسانی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی اس لئے کہ اندھے کنوئیں کے منہ کی طرف سے لکڑی کا وہ چوکھٹا جس پر مسلح جوان بیٹھ کر سموقان کے پاس آتے تھے وہ نیچے آ رہا تھا۔

مسلح جوانوں کو لے کر لکڑی کا وہ چوکھٹا عین سموقان کے سامنے اندھے کنوئیں کی تہہ سے جا لگا مسلح جوانوں کا سرکردہ لکڑی کے اس چوکھٹے سے اترا سموقان کے سامنے آیا اس کے ماتحت جو مسلح جوان تھے اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے چند جوان جو اپنے ہاتھوں میں مشعلیں پکڑے ہوئے تھے وہ بھی اندھے کنوئیں کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گئے تھے اچانک ان مسلح جوانوں کے سرکردہ کی نگاہ جلتی ہوئی مشعل کی روشنی میں سموقان کے کندھے سے لٹکی ہوئی زنبیل پر پڑی تھوڑی دیر تک وہ حیرت زدہ سے سموقان کو دیکھتا رہا پھر پریشانی کے عالم میں اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ تمہارے کندھے پر چمڑے کی زنبیل لٹک رہی ہے یہ کہاں سے آئی سموقان ان مسلح جوانوں کے اس سوال کا جواب دینے سے پہلے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اپنی زنجیر کا وہ سرا جو دیوار میں ایک کڑے کے ساتھ پیوستہ تھا اس کو اس نے کھول کیا پھر کھولتے ہوئے لہجے میں اس نے اپنے سامنے کھڑے مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم اس کا کوئی حق نہیں رکھتے کہ مجھ سے یہ پوچھو کہ چمڑے کی یہ زنبیل کہاں سے آئی اس لئے کہ نہ میں تمہارا دبیل ہوں نہ تمہارا زرخرید غلام اگر تم میں کسی نے بھی میرے ساتھ بدزبانی کی کوشش کی تو یاد رکھنا اس اندھے کنوئیں کو میں تم سب کا قبرستان بنا دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے ان مسلح جوانوں کا سرکردہ ہی نہیں اس کے ساتھی بھی چونکے تھے وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلواریں بے نیام کرنا چاہتے تھے کہ اس سے پہلے ہی سموقان حرکت میں آیا لوہے کی بھاری بھرکم زنجیر کو اس نے لہرایا پھر زنجیر مار مار کر اس نے ان سب کا خاتمہ کر دیا تھا عین اسی لمحہ پشت کی جانب ننتورا نمودار ہوئی لیکن اس کی آمد سے پہلے ہی ان سب کا سموقان نے خاتمہ کر دیا تھا۔

ننتورا تھوڑی دیر تک سموقان کو غور سے دیکھتی رہی اس دوران سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے سموقان نے اپنے بائیں بازو سے زنجیر علیحدہ کی پھر ننتورا کی آواز سموقان کی سماعت میں رس گھولتی چلی گئی تھی۔

سموقان! تم کیا خوب جلی امیدوں کی راکھ، دھواں دھواں حسرتوں کی

شام، اور انتشار و تنزل کی بھٹکتی بے درد صداؤں کی طرح ان پر حملہ آور ہوئے ا
ایک لمحے کے اندر ان کا خاتمہ کر کے ان کی حالت شام کی اداسی، ویرانوں کی
جیسی بنا کر رکھ دی تھی۔

ننتورا مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ سموقان بول پڑا۔

ننتورا! تمہیں میری زیادہ تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ
رہا ہوں یہ تو میرے فرائض میں شامل ہے اور مجھے ایسا کرنا چاہئے اب یہاں وقت
کرنے کے بجائے ہمیں اپنا اگلا قدم اٹھانا چاہیئے دونوں اپنی سری قوتوں کو حر
لاتے ہوئے اس اندھے کنوئیں سے نکلتے ہیں اندھے کنوئیں کے منہ پر جو محافظ
کا بھی خاتمہ کر کے انہیں اس اندھے کنوئیں میں پھینکتے ہیں اس کے بعد یہاں
کرتے ہیں۔

سموقان کی اس تجویز سے ننتورا نے اتفاق کیا تھا پھر ایک دوسرے
کرتے ہوئے دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اندھے کنوئیں سے
نکلے کنوئیں کے اوپر چار محافظ مسلح حالت میں کھڑے ہوئے تھے ان کے قر
سموقان نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری بھرکم زنجیر تھی قبل از
سموقان کو دیکھ کر وہ چاروں مسلح جوان سنبھلتے ایک دم سموقان نے ان پر بھا
زنجیر برسانا شروع کر دی ان چاروں کا خاتمہ کر دیا پھر سموقان ننتورا کے قریب
اسے مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ ننتورا پہلے ہی بول پڑی۔

سموقان اب تم اور ایلیم بابل کا رخ کرو میں اپنی منزل کی طرف جا
اگر میری ضرورت پڑی مجھے آواز دینا ویسے میں کوشش کروں گی کہ خود بھی
رکھوں اس کے ساتھ ہی ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور دھوئیں
فضاؤں میں تحلیل ہو گئی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد سموقان ایلیم کے ساتھ سری قو
حرکت میں لاتے ہوئے بابل کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا اس وقت دنگ رہ گیا جب قصر کے اس کمرے میں داخل ہوا جس میں تھوڑی دیر پہلے وہ ایلیم کو بٹھا کے گیا تھا اس نے دیکھا کمرہ خالی تھا کمرے کی ہر شئے اس کا مذاق اڑا رہی تھی ایلیم وہاں نہ تھی دو تین بار اتانا نے ایلیم کو پکارا اس کی اس پکار پر کچھ مسلح جوان بھی وہاں جمع ہو گئے تھے اتانا اس وقت کچھ ایسا بدحواس تھا کہ اس نے مسلح جوانوں کی طرف مطلق توجہ نہ دی اور بڑی تیزی سے قصر کے مختلف کمروں میں ایلیم کو تلاش کرنے لگا جب پورے قصر میں اسے ایلیم کہیں بھی دکھائی نہ دی تب تحکمانہ انداز میں اس نے اپنے مسلح جوانوں کو حکم دیا کہ وہ ایلیم کو تلاش کریں اتانا کا یہ حکم ملتے ہی اس کے مسلح جوان قصر ہی نہین پورے کیش شہر میں بھوکے بھیڑیوں کی طرح ایلیم کی تلاش میں پھیل گئے تھے۔

ادھر ساحر انو نے لبنان کے بادشاہ کے پاس جو اپنا ایک گماشتہ چھوڑا ہوا تھا اور جو سری قوتوں کا مالک تھا اس نے لبناں سے انو کے پاس آکر یہ خبر سنا ڈالی تھی کہ اتانا کے محل سے ایلیم کہیں بھاگ گئی ہے۔

اس خبر پر انو بڑا پریشان اور فکر مند ہوا جس وقت اسے یہ خبر دی گئی اس وقت وہ اپنی بیٹی عشتار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا یہ خبر سن کر وہ اپنے رد عمل کا اظہار کرنا ہی چاہتا تھا کہ عین اسی لمحہ اس کمرے میں ثور فلک اور تیزو نمودار ہوئے وہ دونوں کچھ پریشان اور فکر مند تھے خود انو بھی پراگندہ بیٹھا ہوا تھا ثور فلک قریب آیا اور انو کو

مخاطب کر کے کہنے لگا۔

مالک میں ایک بری خبر لے کر آیا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اب تک جو کچھ ہم نے کیا ہے اس پر پانی پھر گیا ہے۔

انو اور اس کی بیٹی عشتار پہلے ہی پریشان بیٹھے ہوئے تھے۔ انو نے پہلے ان دونوں کو بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئے تب انو نے ثور فلک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اب کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس کے بعد میں بھی تمہیں ایک بری خبر کہنے والا ہوں جو ابھی ابھی مجھے لبنان سے ملی ہے جواب میں ثور فلک بول پڑا۔

مالک میں ابھی کنوئیں کی طرف سے آرہا ہوں ہم نے سموقان کو بھاری بھرکم زنجیر میں جکڑا ہوا تھا پر نجانے وہ کیسے کنوئیں سے بھاگ گیا ہے جو مسلح جوان اس کا کھانا لے کر جاتے تھے ان سب کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے کنوئیں کے منہ کے قریب جو محافظ تھے ان کا بھی خاتمہ کر دیا ہے میں نے سب محافظوں کو نکال کر ان کی تدفین کا بندوبست کر دیا ہے بہرحال کسی نہ کسی طریقے سے سموقان بھاگ گیا ہے میں حیران اور فکر مند ہوں جب کنوئیں کی تہہ میں ہم نے اسے بھاری بھرکم زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور اسے اس کی سری قوتوں سے بھی محروم کر رکھا تھا پھر کیسے وہ اس بھاری بھرکم زنجیر توڑنے اور پھر اندھے کنوئیں سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا یہ عجیب معاملہ، یہ حادثہ میری پریشانی میری فکر مندی کا باعث بن گیا ہے اگر سموقان ایسی قوتوں کا مالک ہے تو آنے والے دور میں یقیناً ہمارے لئے وہ ابتلاؤں اور مصیبتوں کا باعث بن سکتا ہے۔

یہ سارا انکشاف کرنے کے بعد ثور فلک تھوڑی دیر کے لئے رکا بغور اس نے انو اور اس کی بیٹی عشتار کی طرف باری باری دیکھا تھا اس کے بعد اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

آقا! میں نے مرنے والوں کے زخموں کا بغور جائزہ لیا ہے سب کے زخم ایک جیسے ہیں اور بھاگتے وقت اس سموقان نے سب کو زنجیر کا نشانہ بنایا ہے لگتا ہے اس نے بھاری بھرکم زنجیر کو حرکت میں لاتے ہوئے سارے محافظوں کا خاتمہ کیا ہے وہ زنجیر

جس میں ہم نے سموقان کو کنوئیں کی تہہ میں جکڑا تھا وہ بھاری بھرکم زنجیر بھی کنوئیں سے باہر اس کے منہ کے قریب پائی گئی ہے اور وہ خون آلود تھی جس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اسی زنجیر کو استعمال کرتے ہوئے سموقان نے ہمارے سارے ساتھیوں کو خاتمہ کیا۔

آقا میرے لئے جو سب سے بڑی پریشانی کی بات ہے وہ اس حالت میں سموقان کا کنوئیں سے بھاگ جانا ہے جب کہ وہ زنجیر میں جکڑا ہوا تھا اور سری قوتوں سے محروم تھا اگر وہ اپنی جسمانی طاقت اور قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے بھاگا ہے تب بھی اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ بے پناہ جسمانی طاقت کا مالک ہے اگر وہ کسی اور فریب اور دھوکے سے بھاگا ہے تب بھی ہمارے لئے اس کا بھاگنا عبرت خیزی کی علامت ہے آقا یہ بھی ہو سکتا ہے کسی نہ کسی طریقے سے اس نے اپنی سری قوتوں کو بحال کر لیا ہو اور پھر کنوئیں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا ہو۔

ساحر انو بڑے انہماک، بڑے صبر اور غور کے ساتھ ثور فلک کی یہ ساری گفتگو سنتا رہا ثور فلک کے خاموش ہونے پر وہ بول پڑا۔

ثور فلک تمہاری پریشانی، تمہاری فکر اپنی جگہ درست ہے سموقان کے بھاگ جانے کی دو ہی علتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ اپنی جسمانی قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے یا کسی طرح اس نے اپنی سری قوتوں کو بحال کر لیا ہے۔ تا میرا خیال ہے کہ اس نے ایسا اپنی جسمانی طاقت اور قوت کو استعمال کرتے ہوئے نہیں کیا بلکہ وہ اپنی سری قوتوں کو بحال کرنے میں کسی نہ کسی طرح کامیاب ہو گیا ہے اس لئے کہ تمہاری آمد سے پہلے ہمیں لبنان سے ایلیم کے متعلق بھی ایک بری خبر ملی ہے۔

انو کے اس انکشاف پر ثور فلک اوور تیزو دونوں چونکے تھے پھر تیزو نے پوچھ

عظیم انو! ایلیم کے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے۔

میرے عزیزو! اسے ہم نے بڑی حفاظت کے ساتھ یہاں سے لبنان کی طرف روانہ کیا تھا لیکن تھوڑی دیر پہلے ہمارا وہ گماشتہ جو لبنان میں اتانا کے ساتھ کام کر رہا تھا

وہ اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے لوٹا ہے اور اس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ایلیم کو گو بحفاظت اتانا کے محل میں پہنچا دیا گیا تھا لیکن اتانا سے پہلی ملاقات کے بعد ایلیم وہاں سے کہیں بھاگ گئی ہے اتانا اسے محل کے کمرے میں بٹھا کر گیا تھا تاکہ ایلیم کے ساتھ شادی کی بات کو آگے بڑھائے لیکن اتانا جس وقت لوٹا تو اس کمرے میں ایلیم نہ تھی جس میں وہ اسے بٹھا کر گیا تھا میرا دل کہتا ہے کہ پہلے سموقان نے اپنی سری قوتوں کو بحال کرنے کے بعد اندھے کنوئیں سے نجات حاصل کی ہو گی اسے چونکہ خ تھی کہ ہم ایلیم کو لبنان پہنچانے والے ہیں میرے خیال میں اندھے کنوئیں سے نکل کر اس نے لبنان کا رخ کیا ہو گا اور وہاں سے ایلیم کو لے بھاگا ہو گا انو نے بڑی پریشانی اظہار کرتے ہوئے باری باری ثور فلک اور تیزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

انو کی اس گفتگو کے جواب میں تھوڑی دیر تک ثور فلک اور تیزو دونوں گہری سوچوں میں غرق رہے پھر ثور فلک نے انو کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

آقا! میرا خیال ہے کہ جو اندیشہ آپ نے ظاہر کیا ہے وہ درست ہی ہے سموقان نے پہلے اندھے کنوئیں سے نجات حاصل کی ہو گی میرے خیال میں کسی نہ کسی طرح وہ اپنی سری قوتوں کو بحال کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے اس لئے کہ ہم نے سن رکھا ہے کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے پر میں حیرت زدہ ہوں کہ اس اندھے کنوئیں میں اس کی سری قوتیں کیسے بحال ہو گئیں جب کہ اس اندھے کنوئیں کا ماحول ہی ایسا ہے کہ جس کے پاس بھی سری قوتیں ہوں وہ ان سے محروم ہو جاتا ہے بہرحال سموقان کیسے بھاگا اس کا بھاگنا ہمارے لئے پریشانی اور تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے اب ہمیں کسی نہ کسی طریقے سے اس سے نبٹنا ہو گا ورنہ آنے والے دور میں وہ ہمارے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

انو، ثور فلک کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی ا کی حسین اور خوبصورت بیٹی عشتار بول اٹھی۔

ثور فلک! تمہارے اندازے درست ہیں میرے خیال میں جس طرح ت اور تیزو پہلے سموقان کے پیچھے پڑے تھے اور ملکہ ظلمات کے جزیرے میں ایک بہتر فریب دیتے ہوئے سموقان اور ایلیم دونوں کو تم نے اپنے سامنے بے بس کیا تھا اور ا

ے محروم کیا ایسا ہی حیلہ ایک بار پھر اس کے ساتھ استعمال کرو دوبارہ ں ہماری گرفت میں آجاتے ہیں تو جونہی ان پر ہماری گرفت ہوتی ہے م خاتمہ کر دیں گے جہاں تک ایلیم کا تعلق ہے وہ بھی اب سموقان سے کم نہیں گو لبنان کا بادشاہ اتانا اسے پسند کرتا ہے اس پر فریفتہ ہے اس سے واہاں ہے لیکن اگر ایلیم کو اتانا کے حرم میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اتانا کی ے بعد ایلیم، اتانا کو ہمارے خلاف بھی کر سکتی ہے اسے ہمارے خلاف بھڑکا ں طرح سموقان کی موت کے بعد اتانا کے ذریعے ایلیم ہم سے انتقام بھی لے ر ہمارے اس مسکن کو تباہ و برباد کرنے کی سبیل بھی کر سکتی ہے لہذا ے ساتھ ساتھ اگر ایلیم کا بھی خاتمہ کر دیا جائے تو میرے خیال میں ہمیں اپنے دشمنوں سے چھٹکارا حاصل ہو جائے گا اور آنے والے دنوں میں ہمیں کوئی فکر نہ رہے گا۔

تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی ساحر انو، ثور فلک اور تیزو سوچوں میں کھوئے ہوئے تھے پھر انو کی آواز اس کمرے میں گونج گئی تھی۔

ثور فلک اور تیزو! میری بیٹی عشتار ٹھیک کہتی ہے اس نے جو اندیشے ظاہر ہیں اہمیت دی جانی چاہئے ثور فلک اور تیزو تم دونوں پہلے کی طرح سموقان ے پیچھے لگ جاؤ کسی نہ کسی طرح انہیں ایک بار پھر اپنی گرفت میں کرو اور اگر نے میں کامیاب ہو گئے تو ہم وقت ضائع کئے بغیر ایک ساتھ سموقان اور ہ کر دیں گے اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو یاد رکھنا آنے والے دور میں یہ سموقان ے لئے مصیبت کا باعث بنے گا اب تم دونوں اٹھو اور اپنے کام میں لگ جاؤ۔

انو کا کہا مانتے ہوئے ثور فلک اور تیزو دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے مرے سے نکل گئے تھے۔

○○○

ان سارے واقعات کا اثر شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا پر ایک اور بھی ہوا

اور وہ یہ کہ گلگامش کے خلاف وہ پہلے ہی اپنی جنگی تیاریوں کو اپنی تکمیل اور اپنے
پر پہنچا چکا تھا اور وہ اپنے دست راست اور جنوبی لبنان کے حکمران حمبابا کے ساتھ
گلگامش پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا تاکہ گلگامش سے اپنی اور حمبابا کی گزشتہ شکست
انتقام لے۔

اگر اتانا کی شادی ایلیم سے ہو جاتی تو شاید وہ اس معاملہ میں تاخیر
لیتا اور ایلیم کو اپنے حرم میں داخل کرنے کے بعد کچھ عرصہ اس کے ساتھ پر تعیش
بسر کرتا لیکن جس روز اتانا کو پتہ چلا کہ ایلیم بھاگ گئی ہے اسے شادی کرنے کی خو
نہیں ہے تو اس کی انتقامی خواہش اپنے عروج پر پہنچ گئی لہذا اگلے روز اس نے اپنے
کے ساتھ کوچ کیا تھا کہ گلگامش پر حملہ آور ہو کر اس سے اپنی شکست کا انتقام لے
کوچ سے پہلے انے اپنے قاصد اور مخبر جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا کی طرف روا
اور اسے بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلے تاکہ گلگامش کے ساتھ
کن جنگ کی جاسکے۔

گلگامش کے مخبر اور طلایہ گر پہلے ہی اتانا اور حمبابا دونوں پر گہری نگا
ہوئے تھے جب اتانا اور حمبابا اپنے اپنے لشکروں کو لے کر گلگامش کی سرحد
طرف بڑھے تب گلگامش کے مخبروں نے ان کی اس نقل و حرکت سے متعلق گ
کو آگاہ کر دیا تھا۔

یہ خبریں ملتے ہی سب سے پہلے گلگامش نے تیز رفتار قاصد بعلبک
حکمران اور ایلیم کے باپ لوگل باندہ کی طرف روانہ کیے اور اسے ساری صورتحا
آگاہ کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا کہ جس قدر لشکر اس کے پاس ہیں اسے دو حصو
تقسیم کرے ایک حصہ اپنی ریاست کی حفاظت پر مقرر کرے دوسرے حصے
وہ خود اتانا اور حمبابا کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جنگ کا رخ کرے ساتھ ہی
نے اس محل وقوع سے بھی لوگل باندہ کو آگاہ کر دیا تھا جہاں وہ دشمن سے ٹکر
عزم رکھتا تھا یہ کام کرنے کے بعد گلگامش نے سلطنت کے امور اپنی ماں اور
چھوڑے پھر وہ انکدو کے ساتھ اپنے لشکر کو لے کر اتانا اور حمبابا کی راہ روکنے
کوچ کر گیا تھا۔

000

سموقان اور ایلیم بابل شہر میں داخل ہوئے اور ایک صاف ستھری سرائے
انہوں نے قیام کرنے کے لئے ایک کمرہ حاصل کر لیا تھا ننتورا ان دونوں سے آن ملی
نی جس وقت وہ سرائے کے کمرے میں داخل ہوئے اور تینوں نشستوں پر بیٹھ گئے
ب سموقان نے ننتورا اور ایلیم دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔
ننتورا میں نہیں جانتا تمہارا آئندہ لائحہ عمل کیا ہے لیکن میں تم سے دو
رح کی التماس کرنا چاہتا ہوں پہلی یہ کہ تم چند روز تک اسی سرائے میں ہمارے ساتھ
ام کرو میں چند روز تک اکیلا اس سرائے سے نکل کر بابل شہر کے اندر سرگرداں
وں گا اور اس خانہ بدوش قبیلے کا پتہ لگانے کی کوشش کروں گا کہ ان دنوں وہ بابل
ر میں کہاں قیام کئے ہوئے ہے اس کے روزمرہ کے کیا مشاغل ہیں اور کیسے میں
ان کے خانہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کی رہائی کا سامان کر سکتا ہوں میں اس
میں ایلیم کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا جیسا کہ تم جانتی ہو سالون انو کا سب سے بڑا
قابل بھروسہ دست راست ہے ہو سکتا ہے اس نے ایلیم کو دیکھ رکھا ہو اگر میں ایلیم
لے کر اس کے قبیلے میں جاتا ہوں اور اس نے ایلیم کو پہچان لیا تو ہمارے لئے
بتیں اٹھ کھڑی ہوں گی لہذا میں ایلیم کو سرائے کے اسی کمرے میں چھوڑنا چاہتا ہوں
اسے اکیلا بھی نہیں رہنے دینا چاہتا اس بنا پر میری تم سے التماس ہے کہ جب تک
سالون کے خانہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کو رہا نہیں کروا لیتا اس وقت تک
ایلیم کے ساتھ ٹھہرو اگر میری غیر موجودگی میں ساحر انو کا کوئی گماشتہ ایلیم پر حملہ آور
ر اسے اٹھانا چاہے تو تم اس کی خاطر خواہ مدد کر سکتی ہو اور حملہ آوروں سے بچا سکتی
لیے تو اب ایلیم بھی بے پناہ سری قوتوں کی مالک ہے اگر کوئی اس پر حملہ آور ہوتا
تو یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے اوجھل ہو سکتی ہے
بھی تمہارے یہاں رہنے سے مجھے ایک طرح کا اعتماد اور اطمینان رہے گا۔
میری دوسری التماس تم سے یہ ہے کہ کیا اب بھی تم نہ بتاؤ گی کہ تم کون

ہو؟ کہاں سے آتی ہو؟ کس کے کہنے، کس کی ایماء پر تم ہماری مدد پر آمادہ ہو۔
سموقان کے خاموش ہونے پر ننتورا نے ہلکا سا ایک خوشگوار اور دل بہ لینے والا قہقہہ لگایا پھر اس نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
سموقان! جہاں تک تمہاری پہلی بات کا تعلق ہے میں اس سے اتفاق کر ہوں جب تک تم سالون کے خانہ بدوش قبیلے سے اریش اور اراتا کو نکالنے میں کامیا نہیں ہو جاتے اس وقت تک میں تمہارے اور ایلم کے ساتھ اسی سرائے کے کمرے رہوں گی بلکہ اگر ضرورت پڑی تو میں اریش اور اراتا کو نکالنے میں تمہاری مدد بھی کر گی۔

جہاں تک تمہاری دوسری بات اور گفتگو کا تعلق ہے تو اس سے میں اتفا نہیں کرتی یہ سوال تم پہلے بھی کر چکے ہو اور میں پہلے بھی تمہیں بتا چکی ہوں کہ وقت آئے گا میں تمہیں بتا دوں گی کہ میں کون ہوں لہٰذا انتظار کرو اس مناسب وق کا جب میں تمہیں بتاؤں گی میں کون ہوں میری اصلیت کیا ہے میرا تعلق کن سرزمی سے ہے یہ جو آتشیں قوتیں میرے پاس ہیں یہ کس کی عطا کردہ ہیں اور کیوں میں دونوں کی مدد پر آمادہ ہوں میرے خیال میں تم میری گفتگو سے مطمئن ہو جاؤ گے آئندہ ایسا سوال نہیں کرو گے۔
ننتورا کے اس جواب سے سموقان کے چہرے پر پسندیدہ سی مسکرا کھیل گئی تھی ایلم بھی بڑے خوشگوارانہ انداز میں ننتورا کی طرف دیکھ رہی تھی اس بعد دوبارہ سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔
ننتورا جیسا تم چاہو گی ویسا ہی ہو گا اب تم دونوں بہنیں اس کمرے رہو دروازے کو اندر سے زنجیر لگا لو میں شہر میں گھومتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ سالو نے اپنے خانہ بدوش قبیلے کے ساتھ کہاں قیام کر رکھا ہے اس کے ساتھ ہی سموقان جگہ سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا ایلم بھی اٹھی اور دروازے کو اس نے اندر سے لگا دی تھی۔

○○○

سموقان نے بابل شہر میں سالون کے خانہ بدوش قبیلے کا محل وقوع تلاش کر لیا تھا۔ لگاتار کچھ روز تک وہ ایلم اور ننتورا کو سرائے کے کمرے میں چھوڑ کر سالون کے خانہ بدوش قبیلے کا طواف کرتا رہا اور یہ دیکھتا رہا کہ ان کے روزمرہ کے مشاغل کیا ہیں اس طرح بابل میں ان کا قیام کوئی چھ سات دن پر مشتمل ہو گیا تھا۔
ایک رات سموقان سرائے کے کمرے میں جس وقت داخل ہوا تھا تو اس نے اپنے ہاتھ میں دو بندروں کی زنجیریں پکڑی ہوئی تھیں اسے اس حال میں دیکھتے ہوئے ایلم اور ننتورا بے حد خوش ہوئیں شاید وہ یہ اندازہ لگا رہی تھیں کہ سموقان اریش اور اراتا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو چکا ہے اس لئے کہ ساحرانو کے سحر کی وجہ سے اریش اور اراتا دونوں بندروں کی صورت اختیار کرتے تھے کمرے میں داخل ہونے کے بعد دونوں بندروں کو سموقان نے ایک مسہری کے پائے کے ساتھ باندھ دیا اس دوران ایلم بڑے پرشوق انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی پھر اس نے سموقان کو مخاطب

عزیز سموقان کیا تم اریش اور اراتا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو گئے ہو جواب میں اس نے بڑے غور اور انہماک سے ایلم کی طرف دیکھا پہلے اس نے نفی میں سر ہلایا پھر اس کی آواز اس کمرے میں دھیمے لہجے میں گونجی تھی۔
ایلم تمہارا اندازہ درست نہیں ہے یہ وہ بندر نہیں ہیں سنو ان بندروں ہی کے ذریعے میں اریش اور اراتا کو سالون کے قبیلے سے نکالوں گا میں گزشتہ کئی دنوں سے سالون کے قبیلے اور اس کے قبیلے کے افراد کی نقل و حرکت کا گہرا جائزہ لیتا رہا ہوں اب وقت آ گیا ہے کہ میں ان کے خلاف حرکت میں آؤں اریش اور اراتا کو وہاں سے نکال لاؤں تم جانتی ہو اریش اور اراتا صرف دن کے وقت بندروں کی صورت میں ہوتے ہیں اس وقت رات ہے لہٰذا یہ بندر اریش اور اراتا کیسے ہو سکتے ہیں۔
سنو سالون کے کچھ آدمی ہر روز اپنے قبیلے کے لئے خریداری کرنے کے واسطے بازار کا رخ کرتے ہیں گزشتہ کئی دن سے میں ان کا گہرا جائزہ لیتا رہا ہوں اور میرے دل میں یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ ان سے نپٹوں اور ان سے اریش اور اراتا کے متعلق جانوں لیکن میں نے ایسا نہیں کیا اس لیے کہ اس سرائے میں جس میں ہم نے قیام کر رکھا ہے

کچھ اوباش اور بدمعاش لوگ بھی رہتے ہیں وہ سرائے کے مالک کے اپنے آدمی ہیں اس سلسلے میں میں نے ان سے بات کی ہے اور ان کے لئے میں نے ایک بھاری رقم مقرر کی ہے اور انہیں یہ ترغیب دی ہے کہ کل جس وقت سالون کے آدمی خریداری کرنے کے لئے بازار کا رخ کریں گے تو وہ تینوں بدمعاش اور اوباش ان پر حملہ آور ہوں گے اس وقت میں بھی قریب ہوں گا لہذا میں سالون کے آدمیوں کی مدد کے لئے ان کی طرف لپکوں گا مجھے دیکھتے ہی وہ تینوں اوباش بھاگ جائیں گے میں کچھ دیر تک ان کا تعاقب کروں گا پھر سالون کے آدمیوں کے پاس لوٹوں گا کیونکہ انہیں ان بدمعاشوں نے زخمی کر دیا ہوگا میں نے ان اوباشوں کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انہیں جان سے نہیں مارنا صرف زخمی کرنا ہے پھر میں ان زخمیوں کو اٹھا کر سالون کے قبیلے میں لے کے جاؤں گا اور جب سالون کو یہ خبر ہوگی کہ میں نے اس کے آدمیوں کی حفاظت کی ہے۔ حملہ آوروں سے انہیں بچایا ہے تو وہ یقیناً میرا ممنون ہوگا اس طرح سالون کے پاس میرا آنا جانا ہو جائے گا اور اگر سالون نے مجھے اپنے قبیلے میں رہنے کی پیشکش کی تو میں اسے فوراً قبول کر لوں گا میں کہوں گا کہ میں ایک سیاح ہوں اکیلا سفر کر رہا ہوں اور اگر مجھے اس قبیلے میں رہنے کا موقع مل گیا تو میں وہاں رہتے ہوئے اریش اور اراتا کو نکالنے کی کوشش کروں گا جس وقت میں سالون کے آدمیوں کی مدد کروں گا یہ دونوں بندر میرے ساتھ ہوں گے اور انہیں لے کر میں سالون کے قبیلے میں جاؤں گا جب میں اریش اور اراتا کو نکالنا چاہوں گا تو یہ کام میں اگر رات کے وقت کرنے میں کامیاب ہو گیا تب تو ان بندروں کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اور اگر رات کو میں ایسا نہ کر سکا اور دن کو مجھے کوئی موقع مل گیا تو ان دونوں کی جگہ میں یہ دونوں بندر باندھ دوں گا اور ان دونوں کو اپنی زنبیل میں لے اڑوں گا اس طرح مجھے امید ہے کہ میں اریش اور اراتا کو سالون کے خانہ بدوش قبیلے سے رہائی دلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا یہاں میں تمہیں یہ بات بتانا بھول گیا ہوں کہ وہ تینوں بدمعاش جنہیں میں نے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا ہے جب وہ سالون کے آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد مجھے دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے اور میں ان کا تعاقب کروں گا تو میں انہیں زندہ نہیں رہنے دوں گا اس لئے کہ اگر میں انہیں چھوڑتا ہوں تو سالون ضرور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے

معلوم کر لے گا اور یہ جان لے گا کہ میں نے ان کے ساتھ ساز باز اور سازش کی تھی اگر اسے اس بات کی خبر ہوگی تو وہ یقیناً میرے خلاف حرکت میں آئے گا جس وقت میں ان بدمعاشوں کا تعاقب کروں گا تو پشت کی جانب سے ان پر ایسے زہریلے تیر برساؤں گا کہ لمحوں کے اندر وہ تینوں دم توڑ جائیں گے اس طرح سالون کو میرے خلاف حرکت میں آنے کا کوئی حربہ نہیں ملے گا بلکہ وہ مجھے اپنا محسن اور مربی خیال کرنے لگے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان خاموش ہو گیا کچھ دیر سوچتا رہا اور اس کے بعد ایلم اور ننتورا کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

تم دونوں کو میری اس تجویز کے خلاف کوئی اعتراض وہ تو کہو تا کہ اس میں تبدیلی کی جا سکے ننتورا اور ایلم نے باہم تھوڑی دیر تک مشورہ کیا اس کے بعد ننتورا بول پڑی۔

نہیں! سموقان یہ ایک بہترین تجویز ہے اور اس تجویز پر تم دن کے وقت بھی موقع ملے تو عمل کر سکتے ہو ہاں میں اس میں ایک تبدیلی چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ جب تم سالون کے قبیلے میں اس کے محسن کی حیثیت سے داخل ہو اور تمہیں وہ قبیلے میں رکھنا چاہے تو ہم دونوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے روپوش رہتے ہوئے تمہارے ارد گرد منڈلاتی رہیں گی اس طرح اریش اور اراتا کو وہاں سے نکالنے میں ہم دونوں بھی تمہاری مدد کر سکیں گی۔

سموقان نے ننتورا اور ایلم کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا پھر یہ طے پایا کہ اگلے روز وہ اپنے کام کی ابتدا کریں گے اس کے بعد تینوں سرائے کے کمرے میں آرام کرنے لگے تھے۔

اگلے روز صبح ہی صبح جس وقت ایلم بلی کی صورت اختیار کر گئی تھی ننتورا کو ان کی حفاظت پر چھوڑتے ہوئے سموقان سرائے کے اس کمرے سے نکلا اور بازار کا رخ کیا جن اوباشوں اور بدمعاشوں سے اس نے اپنا معملہ طے کیا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی بازار کی طرف گئے تھے ان اوباشوں کو سموقان نے بازار کے ایک کونے میں اس جگہ کھڑا کر دیا جہاں سے قریب ہی خرید و فروخت کا بازار تھا اور جہاں سالون کے

آدمی اپنی ضروریات کا سامان خریدنے کے لئے آتے تھے ان اوباشوں سے ذرا ہٹ کر ایک محفوظ جگہ سموقان خود کھڑا ہو گیا تھا وہ پوری طرح مسلح تھا اس کی ڈھال، تیروں سے بھرا ترکش اس کی پشت پر تھے تلوار کمر سے لٹک رہی تھی ایک کندھے پر اس کی بھاری بھرکم کمان بھی تھی۔

وہاں کھڑے رہ کر سموقان اور اس کے آدمیوں کو زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑا اس لئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد سالون کے خانہ بدوش قبیلے کے کچھ جوان خرید وفروخت کرنے کے لئے اس بازار میں آئے انہیں دیکھتے ہی سموقان نے ذرا فاصلے پر کھڑے اوباشوں کو ہاتھ سے سالون کے آدمیوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا تھا یہ اشارہ ملتے ہی وہ مسلح جوان آگے بڑھے اور سالون کے آدمیوں پر ٹوٹ پڑے انہیں مار مار کر بری طرح لہولہان کیا اور خنجروں سے ان کے جسم کے مختلف حصوں پر ایسے زخم بھی لگائے جو ان کی ہلاکت کا باعث نہ بنیں۔

جس وقت وہ اس کارروائی میں مصروف تھے بازار میں ایک دہشت اور خوف سا پھیل گیا تھا خریداری کے لئے آنے والے مرد اور عورتیں یہ ہنگامہ دیکھتے ہوئے اپنی جانیں بچانے کی خاطر ادھر ادھر بھاگ گئے تھے اس موقع پر سموقان بڑی تیزی سے آگے بڑھا اور حملہ آوروں کو للکارا اسے دیکھتے ہوئے اوباش بھاگ کھڑے ہوئے سب کچھ پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق تھا لیکن وہ بدمعاش اور اوباش نہیں جانتے تھے کہ سموقان ان کا خاتمہ کرنے پر تلا ہوا ہے لہذا جس وقت سموقان ان کے تعاقب میں لگا اس نے پشت پر بندھے ہوئے اپنے ترکش سے تیر نکالے کمان پر لگائے اور باری باری ایسی بے خطا تیر اندازی کی کہ ان سارے اوباشوں کا اس نے خاتمہ کر دیا۔

یہ کام کرنے کے بعد سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور جس جگہ یہ ہنگامہ ہوا تھا اس کے قریب ہی نمودار ہوا بھگتا ہوا سالون کے زخمی ساتھیوں کی طرف آیا وہاں کھڑے لوگوں سے طبیب کا پتہ پوچھا پھر ایک بیل جتے چھکڑے والے کی اس نے منت کی اور چھکڑے میں ڈال کر سالون کے سارے زخمی ساتھیوں کو طبیب کے پاس لے گیا وہاں اس نے ان کی بہترین مرہم پٹی کروائی ان سب نے سموقان کا شکریہ ادا کیا یہ سب کام ہو چکا تب زخمیوں میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز میں نہیں جانتا تو کون ہے لیکن تو ہمارے لئے فرشتہ ثابت ہوا سمجھتا ہوں اگر تو بروقت نہ پہنچتا تو وہ یقیناً ہمارا خاتمہ کر چکے ہوتے گو جس وقت ہنگامہ ہوا بازار میں کھڑے لوگ وحشت کا شکار ہو گئے تھے اور اپنی جانیں بچانے کی خاطر ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے اگر وہ چاہتے تو ہماری مدد کرتے ہوئے ان اوباشوں کو مار بھگا سکتے تھے لیکن کسی نے ایسا نہیں کیا تم نے بڑی جرائتمندی اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں للکارا تمہارے للکارنے پر وہ ایسے دہشت زدہ ہوئے کہ بھاگ کھڑے ہوئے پھر تم ہمیں اٹھا کر یہاں لائے اس کے لئے ہم تمہارے بڑے ممنون اور شکر گزار ہیں اگر تم ایسا نہ کرتے تو شاید ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکتا تھا زخموں کی تاب نہ لا سکتا تھا۔

کہنے والا جب خاموش ہوا تب سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

تم میں سے کسی کو بھی میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں یہ انسانی فرض تھا جو میں نے ادا کیا اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں تم سب کو کہاں پہنچاؤں کیا تم سب ایک دوسرے کے جاننے والے ہو اگر ایسا ہے تو میرے لئے آسانی ہو گی جس چھکڑے میں میں تمہیں یہاں طبیب کے پاس لایا ہوں اسے میں نے باہر ہی کھڑا کیا ہوا ہے اس میں ڈال کر میں تمہیں تمہارے گھروں تک پہنچا سکتا ہوں اور اگر تمہارا تعلق مختلف جگہوں سے ہے تب بھی میں تمہیں تمہارے گھروں میں پہنچانے کا اہتمام کروں اب بولو تم لوگ کہاں کہاں جاؤ گے۔

ہمارے مہربان! ہمارے اجنبی محسن! میں نہیں جانتا تم کون ہو کن سرزمینوں کے رہنے والے ہو یا یہ کہ تمہارا تعلق اسی شہر سے ہے لیکن میں تمہارا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں ہم لوگ سب ساتھی ہیں ہمارا تعلق ایک خانہ بدوش قبیلے سے ہے جس نے ان دنوں بابل شہر میں قیام کر رکھا ہے ہمارے خانہ بدوش قبیلے کے سردار کا نام سالون ہے تم ایک مہربانی ہم پر کر ہی چکے ہو دوسری مہربانی یہ کرو کہ ہمیں ہمارے قبیلے تک پہنچا دو مجھے امید ہے کہ ہمارا سردار سالون تمہاری اس کارگزاری اور تمہارے اس کام کی قدر کرے گا زخمیوں میں سے جس نے پہلے سموقان کو مخاطب کیا تھا اس نے بڑی نرمی اور شفقت آمیز لہجے میں سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

ان الفاظ پر سموقان اٹھ کھڑا ہوا طبیب کو اس کی ادائیگی کی اس کا شکریہ ادا کیا زخمیوں کو باری باری اٹھا کر اس نے چھکڑے میں ڈالا پھر خود بھی چھکڑے میں بیٹھ اور زخمیوں کی راہنمائی میں وہ ان کے قبیلے کی طرف ہو لیا تھا۔

چھکڑا جب خانہ بدوش قبیلے میں پہنچا تو قبیلے کے لوگ لپنے ساتھیوں کو زخمی دیکھتے ہوئے آہ و زاری کرنے لگے تھے خانہ بدوش قبیلے میں ایک طرح کا کہرام مچ گیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے خانہ بدوش قبیلے کا سردار سالون بھی اپنی بیٹی سردیا کے ساتھ لپنے خیمے سے نکلا اور جس چھکڑے میں زخمی آئے تھے اس کی طرف ہو لیا سالون کے ساتھ ساتھ اس کا ذاتی محافظ بھی تھا جو ایک انتہائی کڑیل اور کوہ پیکر جوان تھا اور اس نے لپنے ہاتھ میں لپنے قد سے بھی اونچا ایک بھالا اور نیزہ پکڑ رکھا تھا جس کی انی فضاؤں میں خوف پیدا کرنے والی ایک چمک دے رہی تھی۔

جو چھکڑا زخمیوں کو لے کر آیا تھا اس کے ارد گرد خانہ بدوش قبیلے کے لوگ جمع ہو گئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا سردار سالون اور اس کی بیٹی سردیا بھی لپنے محافظ کے ساتھ چھکڑے کی طرف آ رہے ہیں تو اسے راستہ دینے کے لئے تعظیماً اور عقیدتاً لوگ ایک طرف ہٹتے چلے گئے تھے۔ اور درمیان میں انہوں نے ایک کھلا راستہ بنا دیا تھا جس میں سے ہوتا ہوا سالون اپنی بیٹی سردیا اور محافظ کے ساتھ چھکڑے کے قریب پہنچا اس وقت تک سموقان چھکڑے سے اتر چکا تھا سموقان کے قریب آ کر سالون اسے مخاطب کرنا ہی چاہتا تھا کہ زخمیوں میں سے ایک نے سالون کو مخاطب کیا اور حادثے کی پوری تفصیل کہہ سنائی تھی۔

سالون نے اس ساری تفصیل کو بڑے غور سے سنا اس کے بعد لپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ وہی زخمی پھر بول پڑا اس نے لپنے سردار کو مخاطب کرتے ہوئے جہاں سموقان کی بہترین کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا وہاں اس کے خلوص، اس کی جاں نثاری، شجاعت اور بہادری کی بھی بے حد تعریف کی۔

لپنے زخمی ساتھی کی اس گفتگو کے جواب میں سالون کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے اس کا محافظ چمکتی انی کا اپنا نیزہ ہلاتے اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے

بول پڑا۔

قبل اس کے کہ اس شخص کا شکریہ ادا کیا جائے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ یہ واقعی ہمارے ساتھ مخلص ہے کیا اس نے واقعی جاں نثاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے ساتھیوں کو زخمی حالت میں یہاں تک پہنچایا ان کی تیمارداری کی مرہم پٹی کا سامان کیا یا یہ کہ حملہ آور اس کے ساتھی تھے اور یہ ان کے ساتھ ملا ہوا تھا اس سارے معاملے کی تحقیق کرنے کے بعد ہمیں اس شخص کے حق میں لپنے رد عمل لپنے سلوک اور فیصلے کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

سالون کے محافظ کے ان الفاظ پر سموقان سیخ پا ہو گیا تھا گہری نگاہ سے اس نے محافظ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں نہیں جانتا تم کون ہو لیکن تم اپنی حالت سے مجھے لپنے سردار کے محافظ لگتے ہو جو الفاظ تم نے ادا کئے ہیں ان سے میری اہانت ہوئی ہے اور یہ بات یاد رکھنا میں ایسے الفاظ سننے کا عادی نہیں ہوں۔

سموقان کے ان الفاظ سے سالون کا محافظ بھی کسی قدر بپھر گیا تھا اس نے بے پناہ غصے کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم ہمارے قبیلے میں اجنبی ہو ہمارے خانہ بدوش قبیلے کی رسومات اور اس کی اقدار سے آگاہ نہیں ہو اگر تم ایسے الفاظ سننے کے عادی نہیں ہو تو ہم بھی تم جیسے اجنبیوں کو لپنے قبیلے میں برداشت کرنے کے عادی نہیں ہیں ہم ہر اجنبی کو لپنے قبیلے میں قبول نہیں کرتے ہمارے قبیلے کے افراد گنے چنے ہیں جن کے ہمیں نام تک یاد ہیں کوئی اجنبی ہمارے قبیلے میں داخل نہیں ہو سکتا اور اگر داخل ہوتا ہے تو اس کے متعلق پوری تحقیق کرتے ہیں تمہارے متعلق بھی ہم پہلے پوری تحقیق کریں گے اس کے بعد اگر ہم نے جانا کہ تم سچائی پر ہو تو تمہیں اس قبیلے میں ایک عمدہ مکان دیا جائے گا اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ تم جھوٹے فریبی دغا باز ہو تو یاد رکھنا تمہاری گردن بھی کاٹی جا سکتی ہے۔

سالون کے اس محافظ سے سموقان زیادہ برہم اور سیخ پا ہو گیا تھا اپنی پوری ناراضگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہہ اٹھا۔

سن اپنے سردار کے محافظ تو مجھے وحشی جاہل، غیر مہذب، کینہ پرور، حاسد اور بغض رکھنے والا انسان لگتا ہے تیرے جیسے انسان یقیناً میرے لئے ناقابل برداشت ہیں۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سالون کے اس محافظ نے اپنا نیزہ سیدھا کر لیا اس کی آنکھیں قہر اور آگ برسا گئی تھیں وہ سموقان اپر ضرب لگانا ہی چاہتا تھا سموقان اس سے پہلے ہی حرکت میں آیا ہاتھ مار کر اس کا نیزہ ایک طرف کر دیا پھر الٹا ہاتھ کا الٹا طمانچہ اس زور سے اس کے منہ پر مارا کہ وہ بل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔

سالون اور سرویا دونوں باپ بیٹی سموقان کی اس حرکت پر دنگ رہ گئے تھے اردگرد لوگ بھی پریشان ہو گئے تھے محافظ کے ہاتھ سے نیزہ چھوٹ گیا تھا تاہم اس نے اپنے نیزے کو فراموش کر دیا غصے اور غضبناکی میں وہ اٹھا اور سموقان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ چاہتا تھا کہ سموقان پر ضرب لگائے کہ فضا میں اٹھے ہوئے کے ہاتھ کو سموقان نے فضا کے اندر ہی مضبوطی سے پکڑ لیا پھر خوب طاقت اور زور ساتھ اسے اپنی طرف کھینچا ساتھ ہی اپنا گھٹنا اس کے پیٹ پر دے مارا سموقان کی ضرب سے سالون کا محافظ درد اور تکلیف کے باعث بلبلا اٹھا تھا۔ سموقان نے اس پر اکتفا نہیں کیا اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا اس کی گردن پر گرفت رکھی اور ایک ہاتھ اس نے محافظ کو اوپر اٹھاتے ہوئے فضاؤں میں معلق کیا تھوڑی دیر تک اسے فضا ہی رہنے دیا اس کے بعد پھر اسے جھٹکا دیتے ہوئے یوں دور پھینک دیا جس طرح کوئی شخص کسی ہلکی پھلکی چیز کو اٹھا کر برہمی اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے دور پھینک دیتا ہے۔

سموقان کی اس طاقت اور قوت پر سالون اور سرویا ہی نہیں ان سارے قبیلے کے لوگ بھی دنگ رہ گئے تھے دوسری جانب سالون کے محافظ پر دہشت اور خوف طاری ہو گیا تھا زمین پر گرنے کے بعد وہ اٹھا اپنا نیزہ سنبھالا اور سالون کے قریب میں کھڑا ہو گیا تھا اب وہ خوفزدہ اور وحشت آمیز انداز میں سموقان کی طرف دیکھ رہا اس موقع پر سالون نے سموقان کو مخاطب کیا۔

تو میرے متعلق شاید کوئی خاص معلومات نہیں رکھتا ہوگا میں جی

کروں میں بے پناہ قوتوں کا مالک ہوں اپنے اس قبیلے کا سردار ہوں اپنی روحانی اور سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے میں جگہ جگہ قریہ قریہ شہر شہر لوگوں کے بتاتا ہوں ان کی گمشدہ چیزیں بتاتا ہوں دیکھ اجنبی بابل سے لے کر نینوا تک جتنے بڑے بڑے قصبے اور بستیاں ہیں وہاں کے سب لوگ میرے جاننے والے ہیں مجھ سے شناسا ہیں بابل اور نینوا کے شہروں کے لوگ ہی نہیں ان دونوں شہروں کے حکمران میرے ممنون ہیں جو حرکت تم نے میرے محافظ کے ساتھ کی ہے گو یہ حرکت ناپسندیدہ ہے لیکن تیری طاقت اور قوت کو دیکھتے ہوئے میں نے اسے درگزر کیا ہے تھوڑی دیر کے لئے تمہیں ایک خیمے میں بند کرنے لگا ہوں اس کے بعد میں اپنے سردار لوگوں کے ساتھ صلاح مشورہ کروں گا پھر تمہارے متعلق فیصلہ کروں گا لیکن یہ بات اپنے ذہن میں رکھنا میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد ہاتھ کے اشارے سے سالون نے کچھ مسلح جوانوں کو اپنی طرف بلایا جب وہ قریب آئے سالون کو تعظیم دی تو اس نے انہیں مخاطب کر کہنا شروع کیا۔

اس نوجوان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے اس خیمے میں بند کر دو جس میں بندر رکھے جاتے ہیں اور جو بندروں کی حفاظت کرتے ہیں انہیں تاکید کر دو وہ تھوڑی دیر کے لئے اس کی ویسی ہی حفاظت کریں جیسا کہ وہ بندروں کی کرتے ہیں جلد میں اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ دوں گا اب تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔

اس پر نیزہ بردار مسلح جوان سموقان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ سموقان اس پر خوش تھا بندروں کے ذکر سے سموقان کو یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ اسے کچھ زیادہ دوڑ دھوپ کئے بغیر اس قبیلے اریش اور ارانا کو رہا کرانے میں کامیاب ہو جائے گا لہذا وہ بنا کچھ کہے بغیر اپنی زنبیل اپنے کندھے پر ڈالے مسلح جوانوں کے ساتھ ہو لیا

ایک خیمے کے قریب پہنچ کر مسلح جوان رک گئے تھے انہوں نے سموقان کو اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ سموقان چپ چاپ اس خیمے کے اندر داخل ہو گیا پھر ان جوانوں نے خیمے کے باہر پہلے سے پہرہ دینے والوں کو سمجھایا کہ وہ اس شخص کی

خاص نگرانی کریں مسلح جوان وہاں سے ہٹ گئے تھے پہرے دار پہلے سے بھی ز
مستعد ہو کر خیمے کے ارد گرد پہرہ دینے لگے تھے۔

سموقان جب اس خیمے میں داخل ہوا تو دنگ رہ گیا اس نے دیکھا کہ
کے اندر دو بندر بندھے ہوئے تھے جو سموقان کو دیکھتے ہی بڑی بے تابی، بڑی بے چ
اظہار کرنے لگے تھے جن رسیوں کے ساتھ وہ بندھے ہوئے تھے انہیں تڑوانے
کوشش کر رہے تھے سموقان سمجھ گیا کہ وہ اریش اور اراتا ہیں اور سموقان کو پہچان
ہیں یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

باری باری وہ خیمے کے دونوں دروازوں کی طرف گیا جب اس نے ا
لگا کہ خیمے کے دونوں طرف پہرہ دینے والے ذرا فاصلے پر مستعد کھڑے ہیں تب وہ
حرکت میں آیا اپنی زنبیل کے اندر سے اس نے دونوں بندر نکالے جنہیں وہ اپنے
لے کے آیا تھا ان بندروں کو اس نے اس جگہ باندھ دیا جہاں پہلے بندر بندھے ہ
تھے اور پہلے بندروں کو جونہی کھولا وہ آپ سے آپ بھاگ کر سموقان کی اس زنبیل
داخل ہو گئے جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا خیمے
روپوش ہوا اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ سرائے کے اس کمرے میں نمودار ہوا جہاں
بڑی بے چینی سے اس کی منتظر تھی بلی کی صورت میں ایلیم بھی کمرے کے اندر موجو
کمرے میں داخل ہوتے ہی سموقان نے ننتورا کو اس ساری تفصیل سے آگاہ کرد
اسے خانہ بدوش قبیلے اور شہر میں پیش آئی تھی۔ اس نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا تم اریش اور اراتا کو اسی حالت میں لے کر ابھی محترم پشمیتم کی ط
روانہ ہو جاؤ اور ان دونوں کو ان کی حفاظت میں دے آؤ میں ابھی یہیں ٹھہروں گا
دوبارہ اس خانہ بدوش قبیلے میں جاؤں گا اور کسی نہ کسی حیلے اور بہانے سے میں سالو
اس کی بیٹی اور ان کے محافظ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کروں گا تا کہ یہ بنی نوع انس
کے لئے خطرناک ثابت نہ ہوں۔

ننتورا میری اس گفتگو کے جواب میں کچھ مت کہنا جو کچھ میں نے کہا ہ
آخری ہے اس کے ساتھ ہی سموقان نے اپنی زنبیل کے اندر سے دونوں بندروں کو

ایلیم کی زنبیل میں ڈالا ایلیم جو بلی کی صورت میں چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی اسے بھی
پکڑ کر زنبیل میں ڈالا لیکن وہ فوراً ہی زنبیل سے باہر نکل آئی ننتورا ہلکی ہلکی مسکراہٹ
کہنے لگی۔

شاید ایلیم میرے ساتھ جانا نہیں چاہتی اسی وجہ سے وہ زنبیل سے باہر نکل
ہے وہ یہاں آپ کے پاس رہنا چاہتی ہے اس پر سموقان پھر بول پڑا۔

ننتورا! تم ان تینوں کو زنبیل میں ڈال کر ابھی اور اسی وقت اپنی سری
ت کو حرکت میں لاؤ اور پشمیتم کی طرف کوچ کر جاؤ میرے پاس وقت نہیں ہے میں
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے لگا ہوں اور فوراً خانہ بدوش قبیلے میں جاتا ہوں
نے جس حیلے بہانے سے ان دونوں کو وہاں سے نکالا ہے وہ بڑا خطرناک معاملہ ہے
کسی کو خبر ہو گئی کہ میں خیمے میں نہیں ہوں تو میری قوتوں کا راز کھل جائے گا لہذا
فی الفور واپس جانا چاہئے۔

سموقان کہتے کہتے تھوڑی دیر کے لئیے رکا دم لیا اور اس کے بعد ننتورا کی طرف
تے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

ننتورا! میں جانتا ہوں ایلیم مجھے اکیلا چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرے گی لیکن
کو تم اپنے ساتھ لے کے جاؤ اس لئے کہ اسی میں ہم سب کی بہتری ہے اور ہاں
ے استاد پشمیتم شاید تمہیں نہیں جانتے ہوں گے وہ تمہاری باتوں پر اعتبار بھی نہیں
گے لیکن تم انہی کے پاس ہی قیام کرنا جب شفق پھوٹے گی ایلیم انسانی روپ
ے گی پھر پشمیتم کو ایلیم تمہارے متعلق تفصیل سے بتا دے گی تو پشمیتم یقیناً تم پر
ان اور بھروسہ کریں گے اور تمہیں اپنے ساتھ رکھنے پر رضامندی ظاہر کر دیں گے
نہیں اس لئے وہاں رہنے کے لئے کہہ رہا ہوں تا کہ پشمیتم بھی تم سے متعارف ہو
تمہاری سری اور روحانی قوتوں سے آگاہ ہو جائیں تا کہ انہیں یہ بھی خبر ہو جائے
کس قدر ہمارے لئے مخلص اور تعاون کرنے والی ہو میری تم سے التجا ہے کہ
آنے تک تم جزیرہ دلمون میں پشمیتم کے پاس ہی قیام کئے رکھنا ایلیم کو بھی اپنے
رکھنا گو پشمیتم کے ہاں اریش اور اراتا کو کوئی خطرہ نہیں پھر بھی میں تمہیں کہوں گا
ہتے ہوئے تم ان دونوں پر نگاہ رکھنا ان دونوں کا خیال کرنا۔

میں یہاں سالون کے خانہ بدوش قبیلے میں زیادہ دن نہیں لگاؤں گا منا
موقع ملتے ہی میں سالون اور اس کی بیٹی سرویا کا خاتمہ کر دوں گا ان کا خاتمہ ہونے
بعد اس خانہ بدوش قبیلے کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی اس لئے کہ سالون اور اس
بیٹی ہی سری قوتوں کے مالک ہیں اور یہی دونوں ایک طرح سے ساحرانو کے کمانڈ
ان کا خاتمہ ہونے کے بعد اس خانہ بدوش قبیلے کے دوسرے افراد ہمارے لئے
ثابت ہوں گے۔

ننتورا مجھے امید ہے کہ تم جزیرہ دلمون تلاش کرنے میں کامیاب ہو جا
اب دیکھو.........۔

سموقان ابھی کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی بات کاٹتے ہوئے ننتورا
پڑی۔

سموقان! تمہیں پریشان اور فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں
دلمون آسانی سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی وہاں میں پشیتم سے ملوں گ
تمہاری واپسی تک تمہارے کہنے کے مطابق میں وہیں قیام کروں گی میرے خیال
اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔

سموقان نے ننتورا کی تجویز سے اتفاق کیا اس کے ساتھ ہی ننتورا نے اپ
انبیل سنبھال لی ایلیم بھی جو بلی کی صورت میں تھی انبیل کے اندر گھس گئی تھ
ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور وہاں سے چلی گئی تھی اس کے ساتھ
سموقان بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا خانہ بدوش قبیلے کی طرف چلا گیا۔

دوسرے ہی لمحے سموقان خانہ بدوش قبیلے کے اسی خیمے میں داخل ہوا ج
سے وہ گیا تھا اس نے دیکھا دونوں بندر جنہیں وہ وہاں باندھ کے گیا تھا بے چ
اظطہار کر رہے تھے اور جن کھونٹوں کے ساتھ وہ بندھے ہوئے تھے ان کے ساتھ
کے اردگرد وہ چکر لگا رہے تھے خیمے میں نمودار ہونے کے بعد سموقان خیمے کے دو
دروازوں کی طرف باری باری گیا اس نے دیکھا باہر محافظ اور پہرہ دار مستعد کھ
تھے خیمے کے اندرونی اور بیرونی ماحول سے مطمئن ہونے کے بعد سموقان اسی جگہ بیٹھ
جہاں سے اٹھ کر وہ گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک مسلح جوان خیمے میں داخل ہوا اور سموقان کو خیمے سے
باہر آنے کے لئے کہا۔

سموقان اپنی جگہ سے اٹھا جب وہ خیمے سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ خیمے
کے باہر بہت سے مسلح جوان اپنے ہاتھوں میں چمکتے ہوئے نیزے پکڑے کھڑے تھے پھر
ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

عزیز سموقان! ہمارے ساتھ چلو تمہیں ہمارے سردار سالون نے طلب کیا
ہے تمہارے متعلق جو فیصلہ کرنا چاہتا تھا کر چکا ہے اب تمہیں اپنے فیصلے سے آگاہ
کرے گا سموقان نے مخاطب کرنے والے کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور ان کے
ساتھ ہو لیا۔

محافظ سموقان کو اپنے قبیلے کے وسط میں ایک بہت بڑے خیمے کے پاس لے
گئے وہ سالون اور اس کی بیٹی سرویا کا خیمہ تھا ایک محافظ اندر گیا سموقان اتنی دیر تک
دوسرے محافظوں کے ساتھ باہر ہی کھڑا رہا پھر وہ محافظ باہر آیا اور سموقان کو مخاطب
کر کے کہنے لگا جاؤ اندر جاؤ تمہیں سردار سالون نے طلب کیا ہے جواب میں سموقان نے
ایک بار سارے محافظوں کا گہری نگاہ سے جائزہ لیا پھر وہ اس خیمے میں داخل ہوا۔

خیمے میں سالون اور اس کی بیٹی سرویا دونوں بیٹھے ہوئے تھے سموقان جب
خیمے میں داخل ہوا تو دونوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اور کسی قدر مسکراتے ہوئے
ن انداز میں سموقان کا استقبال کیا بلکہ اپنی جگہ سے آگے بڑھتے ہوئے سالون نے
ان سے پرجوش مصافحہ کیا اور پھر اسے بڑی شفقت سے اپنے پہلو میں بیٹھنے کو کہا
ان وہاں بیٹھ گیا اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ حالات اس کے حق میں جا رہے ہیں پھر
ن نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

میرے عزیز پہلے تو اپنا نام کہہ اس کے بعد تیرے متعلق جو میں نے فیصلہ
ہے وہ کہوں گا لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا تیرے متعلق میں نے ایک بہت اچھا
بہت فیصلہ کیا ہے۔

جواب میں سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے باری باری سالون اور
ا کی طرف دیکھتا رہا پھر خیمے میں اس کی آواز گونج گئی۔

محترم سالون میرا نام سرجون ہے میں بابل شہر میں اجنبی ہوں میں آپ پر
یہ بھی واضح اور عیاں کر دوں کہ میں نے کسی مقصد کسی مطلب کے تحت آپ کے
ساتھیوں کی مدد نہیں کی نہ ہی مجھے ایسا کرنے کی ضرورت ہے یوں جانو میں تو ایک
سیاح ہوں سیاحت پر ہی نکلا ہوا ہوں میری نہ کسی سے کوئی غرض و غایت وابستہ ہے نہ
میری کسی سے دشمنی اور عداوت ہے۔

سموقان کے خاموش ہونے پر سالون تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس کے
پہلو میں بیٹھی اس کی بیٹی بھی خوشی کا اظہار کرتی رہی اس کے بعد سالون نے گفتگو کا
آغاز کیا۔

سرجون تم ٹھیک کہتے ہو میں نے سارے معاملے کی تحقیقات اپنے
زخمیوں ساتھیوں اور بازار میں دکانداروں سے کرائی ہے سب کا کہنا ہے کہ تم نے
نیک نیتی سے میرے ساتھیوں کی مدد کی میرا جو محافظ تھا اس نے یقیناً تمہارے ساتھ
بدتمیزی کی اور تم نے اسے خوب سزا دی میرے لئے میرے خیال میں وہ اسی سزا کا حق
دار تھا دوسری سزا میں نے اسے یہ دی ہے کہ میں نے اسے اپنی حفاظت ہو ہٹا دیا ہے
سرجون اگر تم میرے قبیلے میں رہنا پسند کرو تو میں تمہیں وہ عزت وہ وقار دوں گا جو آج
تک تمہیں کبھی نصیب نہ ہو ہو گا دراصل میں تمہیں اپنے قبیلے میں اپنے اور اپنی بیٹی کے
محافظ کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں کہو کیا تمہیں میری یہ پیشکش قبول ہے۔

سالون کی اس پیشکش پر سموقان ایک طرح سے چونک سا پڑا تھا اس لئے
کہ حالات خود بخود اس کے حق میں پلٹا کھا رہے تھے وہ تو خود چاہ رہا تھا کہ اگر زیادہ نہیں
تو کچھ دیر ہی اسے ان باپ بیٹی کے پاس رہنے کا موقع مل جائے جب سالون نے اسے
پیش کش کی تب اس کے چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے
سالون کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کیا۔

عزیز سالون! میں اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں لیکن پہلے مجھے یہ بتایئے کہ
میرے فرائض میں کیا کیا شامل ہو گا۔

سموقان کے ان الفاظ نے سالون ہی نہیں اس کی بیٹی سرویا کو بھی خوش کر
دیا تھا دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ تھی پھر سالون کے بجائے اس کی بیٹی

سرویا بول پڑی۔

سرجون تمہیں کوئی زیادہ زحمت نہیں کرنا پڑے گی تم نے دیکھا جس
وقت تم ہمارے زخمی ساتھیوں کو لے کے آئے تو میں اور میرا باپ بھی اپنے زخمیوں کو
دیکھنے کے لئے جب گئے تو ہمارا محافظ ہمارے ساتھ تھا وہ اپنے ہاتھ میں نیزہ اٹھائے
ہوئے تھا بس یہی کام تمہیں بھی کرنا ہو گا تم صرف ہم دونوں باپ بیٹی کے محافظ ہی
نہیں ہو گے بلکہ اس قبیلے میں دونوں باپ بیٹی کے بعد تم ہی سب سے زیادہ صاحب
عزت اور پروقار ہو گے۔

جب تک سرویا بولتی رہی سموقان خاموش رہا پر ساتھ ہی ساتھ وہ ان
دونوں باپ بیٹی کے ساتھ نبٹنے کے متعلق کچھ سوچتا رہا سرویا کے خاموش ہونے پر وہ
بول پڑا۔

سالون کی عظیم بیٹی! میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے مجھے کچھ تفصیل
بتائی پر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس وقت تم دنوں باپ بیٹی اپنے خیمے میں بیٹھے
ہوئے ہو گے اور کوئی تم سے ملنے آئے تو میری کیا کارگزاری ہو گی اس لئے کہ اگر کوئی
دھوکے باز یا فریبی تم سے ملنے آتا ہے اور ملنے کے دوران تم پر حملہ اور ہو جاتا ہے تو پھر
میرے محافظ رہنے کا کیا فائدہ ؟۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سرویا نے ایک بھرپور اور خوشگوار
قہقہہ لگایا پھر خیمے میں اس کی آواز گونجی۔

سرجون تم واقعی ایک بہترین اور محتاط نوجوان ہو تم نے بڑا اچھا سوال کیا
لیکن میں تم پر انکشاف کروں کہ جب ہم دونوں باپ بیٹی اپنے اس خیمے میں ہوا
کریں گے اور کوئی ہم سے ملنے آیا کرے گا تو تم یہاں موجود ہوا کرو گے ایسے موقع پر
جب کہ ہم یہاں بیٹھے ہوں گے تم ہمارے پیچھے مستعد اور مسلح حالت میں کھڑے ہو
گے۔

اس پر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا گھوم کر وہ سالون اور سرویا کے پیچھے
آ کر کہنے لگا کیا ایسے موقعوں پر میں یہاں کھڑا ہوا کروں گا سرویا اب بھی اس کی طرف
دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی پھر وہ کہہ اٹھی۔

ہاں سرجون تم یہیں کھڑے ہوا کرو گے سموقان کچھ سوچتے ہوئے
پڑا۔

اگر میں اپنے ہاتھ میں نیزہ رکھنے کی بجائے اپنی تلوار رکھا کروں ا
یوں فضاء میں بلند رکھوں۔ ساتھ ہی اس نے اپنی تلوار بے نیام کی اور فضا میں
لی سرویا پھر کہنے لگی۔

سرجون! اگر تم نیزے کی بجائے تلوار کو بہتر خیال کرتے ہوئے ا
بہترین انداز میں کام لے سکتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں تم نیزے کی بجا
اپنے ہاتھ میں رکھ سکتے ہو بس تمہارے ذمے اصل کام تو ہم دونوں باپ بیٹی کی
کا ہے۔

سرویا یہاں تک کہنے پائی تھی کہ سموقان حرکت میں آیا اپنی تلوار
برق کے کوندے کی طرح لہرائی گرائی اور پھر ایک ہی وار میں اس نے سرویا اور
دونوں باپ بیٹی کی گردنیں کاٹ دی تھیں۔

ادھر گلگامش کا لشکر دشمن کے سامنے جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا کی
لطنت کی سرحدوں پر صف آراء ہوا اب صورتحال یہ تھی کہ ایک طرف شمالی لبنان کا
شاہ اتانا اور اس کا دست راست اور جنوبی لبنان کا حکمران حمبابا اپنی پوری عسکری
ر لشکری طاقت اور قوت کے ساتھ تھے دوسری طرف ان کے مقابلے میں گلگامش کے
ادہ بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ بھی تھا۔

دو دن تک دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کئے رہے دونوں
لکروں میں خاموشی رہی تیسرے روز شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا اور جنوبی لبنان کے
شاہ حمبابا نے اپنے لشکروں میں طبل بجانے کا حکم دے دیا تھا جو اس بات کی
مازی تھی کہ وہ جنگ کی ابتداء کرنا چاہتے ہیں۔

اس صورت حال پر گلگامش اور لوگل باندہ نے بھی اپنے لشکر میں طبل بجوا
ئے تھے گلگامش جو اپنے ساتھ لشکر لے کے آیا تھا اسے اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا
ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا دوسرا حصہ اس نے انکدو کے حوالے کیا تھا جب
تیسرے حصے کی صورت میں بعلبک کا بادشاہ لوگل باندہ ان کے ساتھ تھا۔

اپنے حصے کے لشکر کو گلگامش نے درمیان میں رکھا دائیں جانب انکدو کو
ئیں جانب لوگل باندہ کو رکھا گیا۔

گلگامش کی اس ترتیب کو دیکھتے ہوئے دشمن نے بھی اپنے لشکر کو تین ہی

حصوں میں تقسیم کیا تھا شمالی لبنان کا بادشاہ اتانا جو لشکر لے کے آیا تھا اس لشکر ا
اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا خود وہ وسطی حصے
میں رہا اپنے لشکر کے دوسرے حصے کی کمانداری شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا نے اپنے
سپہ سالار اعلیٰ خیفو کے سپرد کی جب کہ حمبابا تیسرے حصے کے ساتھ اتانا کے ساتھ تھا
تھوڑی دیر تک دونوں لشکروں میں طبل بجتے رہے پھر دشمن کے لشکر سے ایک گھڑسوار
اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا نمودار ہوا میدان جنگ کے وسط میں آکر وہ اپنے
گھوڑے سے اترا پھر گلگامش کے لشکر کی طرف منہ کرتے ہوئے پوری قوت سے چلایا۔

میں جنوبی لبنان کا حکمران ہوں میرا نام حمبابا ہے تم میں کوئی ایسا سورما
ہے جو میرے مقابلے پر آئے میری ریاضت اور استقامت کا امتحان لے میری طاقت اور
قوت کو برداشت کرے تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے دل جان کی راحت سے بیزار ہو اور
جو اپنے بدن کے بوجھ سے تنگ ہو میرے مقابلے پر آئے اور پھر دیکھے حمبابا کیسے اس کا
خاتمہ کرتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد حمبابا خاموش ہو گیا تھا اس موقع پر گلگامش کے
لشکر میں انکدو حرکت میں آیا اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا وہ گلگامش کے پاس آیا
اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائی! جنوبی لبنان کے بادشاہ حمبابا نے انفرادی مقابلے کے
لئے پکارا ہے میں اس کے مقابلے کے لئے جا رہا ہوں امید ہے آپ کو اس سلسلے میں
کوئی اعتراض نہیں ہو گا پھر اس کے ساتھ ہی انکدو نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اسے
میدان کے وسطی حصے کی طرف بھگا لے گیا۔ اس نے گلگامش کے جواب کا انتظار بھی
نہیں کیا تھا۔

حمبابا کے قریب آکر انکدو اپنے گھوڑے سے اترا جب وہ حمبابا کے قریب گیا
تو حمبابا نے اسے مخاطب کیا۔

میرے مقابلے پر آنے والے اپنی تلوار اپنی ڈھال علیحدہ کر لے میری طرف
دیکھ میرے پاس نہ ڈھال ہے نہ تلوار ہے نہ خنجر ہے نہ میرے کندھوں پر اور بازوؤں پر
جوشن ہیں تو بھی ایسا کر تاکہ دونوں دست بدست ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور

ایک دوسرے پر اپنی طاقت اور قوت کا اظہار کریں۔

انکدو کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنی تلوار اور ڈھال اتار کر
اس نے اپنے گھوڑے کی زین سے باندھ دی تھی پھر وہ حمبابا کے سامنے جا کھڑا ہو حمبابا
نے پھر اسے مخاطب کیا۔

سن میرے مقابل میں حمبابا ہوں سب جانتے ہیں کہ میں طاقت کا زور دار
نشان ہوں قبل اس کے کہ تیرے ذہن کے نہاں خانوں پر میں بربادی کے کالے
بادلوں کی طرح چھا جاؤں بتا تیرا نام کیا ہے؟۔

انکدو نے جواب میں ایک قہر بھرا قہقہہ لگایا پھر وہ بول پڑا۔

حمبابا لگتا ہے موت و مرگ کے ان سناٹوں میں بھی تو نشے کی گھلاوٹ میں
ڈوبا ہوا ہے میں تجھ پر اپنے نام کا انکشاف تو نہیں کروں گا تاہم تجھے یہ ضرور بتاؤں گا کہ
تیرے نحیف کندھوں کو مشق ستم نہ بنا سکے گا مجھے تو اپنی طاقت اور قوت کے بل
بوتے پر نئی مسافت کی سوچوں میں گم نہ کر سکے گا۔

انکدو کی اس گفتگو پر منہ اوپر کرتے ہوئے حمبابا نے ایک وحشی اور کھولتا
قہقہہ لگایا پھر انکدو کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

ظالم کیسی گفتگو کرتا ہے میرا نام حمبابا ہے میں تو اپنے مقابلے پر آنے
والوں کی سانسوں کو سلگاہٹ میں تبدیل کر دیتا ہوں آنکھوں کو اشک سے روشناس
کرتا ہوں دل و جان کے دریچوں کو درد کی سوغات اور آہن کو وحشی یادوں سے باندھ
دیتا ہوں سن میرے مقابلے پر آنے والے میں نے بڑے جابر اور قاہر دشمنوں کو اپنے
سامنے قاصر اور مجبور کیا میں نے بڑے بڑے سورماؤں کی قوت پر قدغن لگائی ان کی بے
باکی کو لوہے کی لگام دی تو بھی سن رکھ اس کارزار اس رزم گاہ میں میں تجھے اطاعت
فرمانبرداری پر مجبور کروں گا تیرے دل تیرے ذہن میں ناامیدی اور قنوطیت بھر دوں
گا سن میرے مقابل میرں تیری ساری قوت تیری طاقت کو اپنے سامنے پست اور حایر
کر رکھوں گا اب بتا میری اس ساری گفتگو کے جواب میں تو کیا کہتا ہے۔

انکدو نے بھی جواب میں ایک بھرپور قہقہہ لگایا پھر بڑے غور سے حمبابا کی
طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میں تیری اس گفتگو کا اس کے علاوہ کوئی جواب نہیں دوں گا کہ آؤ مقابلے کی ابتداء کریں اور دیکھیں کون فاتح کون مفتوح کون زیر کون زبر رہتا ہے۔

انکدو کی اس گفتگو سے حمبابا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا آنکھیں آگ برسا گئی تھیں پھر وہ جھپٹنے والے شاہین کی طرح انکدو پر وارد ہوا اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے حمبابا نے انکدو کے چہرے پر ایسی زوردار اور پرطاقت ضرب لگائی کہ اپنی پہلی ہی ضرب سے اس نے انکدو کا جبڑا توڑ کے رکھ دیا تھا۔

جبڑا ٹوٹ جانے سے انکدو ایک ناقابل برداشت تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا تاہم اس نے اپنے آپ کو سنبھالا حمبابا کی طرف بڑھا اور جیسی ضرب حمبابا نے اس کے چہرے پر لگائی تھی ایسی ہی ضرب اس نے حمبابا کو لگائی لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی اس ضرب کو حمبابا برداشت کر گیا تھا جونہی اپنی ضرب لگانے کے بعد انکدو پیچھے ہٹا حمبابا پھر اس پر جھپٹا اب اس نے دوسری ضرب انکدو کے کندھے پر لگائی اور ضرب بھی ایسی زوردار تھی کہ انکدو شدت درد اور تکلیف سے کراہ اٹھا تھا اس موقع پر انکدو تھوڑا سا جھک گیا تھا اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حمبابا نے لگاتار کئی ضربیں اسے لگا دی تھیں انکدو گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا تھا تھوڑی دیر تک ایسی ہی کیفیت رہی پھر وہ اٹھا اپنے آپ کو بڑی مشکل سے مجتمع کرتے ہوئے اس نے چند ضربیں حمبابا پر لگائیں لیکن اب اس پر ایسی کسلمندی طاری ہو چکی تھی کہ اس کی یہ ضربیں حمبابا پر کارآمد اور کارگر ثابت نہ ہوئیں اس موقع پر حمبابا نے ایک زوردار طمانچہ انکدو کے چہرے پر مارا پھر اسے کہا جا دفع ہو یہاں سے میدان سے نکل جا میں چاہتا تو تجھے موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا لیکن میں تجھے معاف کرتا ہوں اپنے گھوڑے پر بیٹھ اپنی شکست کو تسلیم کرتا ہوا واپس چلا جا تاکہ تمہارے لشکر سے کسی اور کو میرے مقابلے پر آنے کا موقع ملے اور اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں پہلے تو تمہارا ایک جبڑا توڑ چکا ہوں اب تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ کر اس میدان میں تمہیں کوؤں اور چیلوں کی خوراک بنانے کے لئے تمہارے جسم کی دھجیاں بکھیر دوں گا جاؤ دفع ہو جاؤ۔

لشکر میں ان کدو کی بیوی زوستا بھی شامل تھی اس نے جب دیکھا کہ حمبابا نے اس کے شوہر کو مار مار کر ادھ مواء کر دیا ہے اور اسے شکست خوردہ کر کے اس کے گھوڑے پر سوار کر کے واپس بھجوا دیا ہے تو وہ اس دکھ اور غم کو برداشت نہ کر سکی تیورا کر گری اور دم توڑ دیا۔ گلگامش کے حکم پر اس کی لاش کو لشکر کے پڑاؤ میں لے جایا گیا۔

انکدو جب اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہی بیٹھا گلگامش کے پاس آیا تو گلگامش نے دیکھا کہ اس کی حالت بری ہو رہی تھی گلگامش کے پاس آ کر نقاہت بھری آواز میں انکدو نے گلگامش کو مخاطب کیا۔

گلگامش میرے عزیز میرے بھائی میرے رفیق مجھے انتہا درجہ کا دکھ غم اور افسوس ہے کہ میں حمبابا کا مقابلہ نہ کر سکا وہ یقیناً طاقت اور قوت میں زیادہ ہے وہ قد میں بھی مجھ سے بڑا ہے لہذا مجھ پر ضرب لگانے میں اسے آسانی تھی میں اس کے ہاتھوں اپنی شکست کو تسلیم کرتا ہوں میری بد قسمتی کہ اس نے اپنی پہلی ہی ضرب میں میرا جبڑا توڑ دیا تھا اور مجھ پر ایک طرح کی پژمردگی اور کسلمندی طاری کر کے رکھ دی اس کے بعد میں اس کے مقابلے میں سنبھل نہ سکا تاہم میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ حمبابا مجھ سے زیادہ زور آور اور طاقت ور ہے میرے بھائی میری اس ناکامی پر مجھے معاف کرنا۔

انکدو کی اس گفتگو پر گلگامش کی آنکھیں پرنم ہو گی تھیں آگے بڑھ کر اس نے انکدو کی پیٹھ تھپتھپائی اور کہنے لگا انکدو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں میں خود اس حمبابا کے مقابلے پر جاؤں گا اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اسے زیر کر کے رہوں گا۔

اس موقع پر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی عاجزی اور انکساری میں ... کہنے لگا۔

گلگامش! میرے بھائی میں تمہیں بھائی کی حیثیت سے مشورہ دوں گا کہ حمبابا کے مقابلے پر مت جانا کاش اس وقت سموقان یہاں ہوتا تو جیسی حالت اس حمبابا نے میری کی ہے یقیناً سموقان حمبابا کی ایسی ہی کرتا۔

انکدو کی اس گفتگو کا گلگامش نے کوئی جواب نہ دیا اپنے کچھ مسلح جوانوں کو ... نے حکم دیا کہ وہ انکدو کو پیچھے اپنے پڑاؤ میں لے جائیں جس پر کچھ جوان حرکت میں آئے اور انکدو کو گھوڑے سے اتار کر وہ پڑاؤ کی طرف لے گئے تھے۔

اس موقع پر میدان جنگ کے وسط میں کھڑے حمبابا نے گلگامش کے لشکر

کی طرف منہ کرتے ہوئے پکارنا شروع کیا۔

دشمنو! میں نے تمہارے ایک سورما کو مار مار کر دوہرا کر دیا ہے میں چاہتا تو اس کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا لیکن میں نے اس کے جسم کے کچھ اعضاء کی ہڈیاں توڑ دی ہیں اب وہ تمہارے لئے ناکارہ ہے صرف سسک سسک کر مرنے پر مجبور ہوگا تم میں کوئی اور ایسا سورما اور طاقتور ہے جو اس میدان میں نکلے میرے ساتھ مقابلہ کرے مجھ پر اپنی طاقت کا اظہار کرے اور میری ضرب کو برداشت کرے اور اگر تم میں سے کوئی اور میرے مقابلے پر نہ نکلا تو لکھ رکھو جس طرح میرے ہاتھوں تمہارے سورما کو شکست ہوئی ہے اسی طرح ہمارے متحدہ لشکر کے ہاتھوں بھی تم لوگوں کو بدترین اور ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یہاں تک کہتے کہتے حمبابا کو رک جانا پڑا اسلئے کہ اپنے گھوڑے کو گلگامش نے ایڑ لگا دی تھی تاکہ میدان کے وسط میں جا کر حمبابا سے مقابلہ کرے گلگامش نے ابھی تھوڑا سا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ کسی نے اسے زور سے پکارا گلگامش! رک جاؤ۔

آواز جانی پہچانی اور شناسا تھی لہذا اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچتے ہوئے گلگامش نے اسے روک لیا اور جب اس نے مڑ کر دیکھا تو دنگ رہ گیا اس کے پیچھے سموقان، انکدو کے گھوڑے پر سوار ہو رہا تھا اس کے قریب ہی ننتورا کھڑی تھی ننتورا اس وقت آگ کے شعلے کے بھیس میں نہیں تھی بلکہ وہ عام لڑکیوں جیسی نظر آ رہی تھی۔ اپنے حسن اپنی جوانی اپنے شباب اور اپنی شادابی میں اگر وہ ایلیم سے زیادہ نہیں تو کسی صورت اس سے کم بھی نہ تھی۔

سموقان کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے گلگامش کے چہرے پر بڑی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ گھوڑے کو موڑ کر واپس لانا ہی چاہتا تھا کہ اتنی دیر تک سموقان گھوڑے کو بھگاتا ہوا اس کے قریب آیا گوڑے پر بیٹھے ہی بیٹھے سموقان نے گلگامش سے مصافحہ کیا پھر اس کے بعد گلگامش کو اس نے مخاطب کیا۔

گلگامش! واپس لوٹ جاؤ اس حمبابا سے مقابلہ میں کروں گا میں انکدو کی حالت دیکھ چکا ہوں لشکر میں آ کے مجھے یہ بھی خبر ہو چکی ہے کہ انکدو کی بیوی اس غم کو برداشت نہیں کر سکی اور مر چکی ہے میں ساحرانو کے ایک دست راست اور اس کی بیٹی

بیٹی کے لئے بابل شہر میں تھا میں نے اس کا اور اس کی بیٹی کا خاتمہ کر دیا ہے میں ان دونوں کو قتل کیا ہی تھا کہ مجھ سے ننتورا نے رابطہ کیا اور اس جنگ کے حالات خبر دی لہذا میں تمہاری طرف آیا اس کے بعد سموقان نے جو حالات بیتے تھے وہ مختصر وش کو سنا ڈالے۔

سموقان کا کہنا مانتے ہوئے گلگامش واپس اپنے لشکر کے سامنے آ گیا جبکہ قان اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا آگے بڑھا تھا ننتورا کے قریب آ کر گلگامش گھوڑے سے اترا پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میری عزیز بہن! تم لشکر کے پیچھے پڑاؤ کی طرف چلی جاؤ وہاں لشکر میں اور یں شامل ہیں تم ان کے ساتھ جا کے رہو۔

گلگامش مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ننتورا اس کی بات کاٹتے ہوئے بول پڑی۔

گلگامش میرے عزیز بھائی کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں یہاں کھڑی رہ کر ن کے اس مقابلے کو دیکھ سکوں۔

گلگامش کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس کی آواز سنائی ا میری بہن میں بھول گیا تھا جب تک سموقان انفرادی مقابلہ کرتا ہے تم یہیں پاس ہی کھڑی رہو گلگامش کے اس فیصلے سے ننتورا خوش ہو گئی تھی۔ ان میں سے کسی نے مزید کچھ نہ کہا اس لئے کہ سموقان حمبابا کے سامنے پہنچ کر اپنے ے اتر چکا تھا لہذا سب بڑے غور سے اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

اپنے گھوڑے سے اتر کر سموقان جب حمبابا کے قریب آیا تب حمبابا نے اطب کیا۔

اجنبی! یہ جن ہتھیاروں سے تو لیس ہے انہیں اتار کر اپنے گھوڑے کی زین ے تو دیکھتا ہے میں بھی نہتا ہوں اس سے پہلے جو تیرا ساتھی مجھ سے مار اور مات گیا ہے اس سے بھی مقابلہ میں نے ہاتھوں سے کیا ہے کوئی ہتھیار استعمال تمہارے معاملے میں بھی میرا رویہ ایسا ہی ہوگا۔

سموقان نے اس کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا تاہم اس نے اپنے ہتھیار پنے گھوڑے کی زین کے اوپر رکھ دیے تھے اس کے بعد دوبارہ جب وہ حمبابا کے

سامنے آیا تو حمابا نے پھر اسے مخاطب کیا۔

اجنبی اپنا نام کہہ تا کہ مجھے خبر ہو کہ میرے مقابلے پر کون آیا ہے۔

حمابا کے اس سوال پر سموقان نے اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

حمابا میں تیری پر طلب مضطرب نگاہوں کے معانی سمجھتا ہوں میرا جو ساتھی اس سے پہلے تم سے مات کھا کے گیا ہے کیا اس نے تمہیں اپنا نام بتایا تھا۔

حمابا نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا پھر کہہ اٹھا۔

نہیں اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا سموقان پھر بول پڑا۔

اگر اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا تو نام تو میں بھی نہیں بتاؤں گا تاہم تھوڑا سا اپنا تعارف تم سے کراؤں گا وہ یہ کہ انسانیت کے ہمدردوں کے لئے میں ان دیکھے پاتال سے نکلے صوت و صدا کا ایک پھول ہوں لیکن جو لوگ انسانیت سے مکر و فریب کرتے ہوں ان کے لئے میں لہو بھری کرودتوں سے بھی بدترین ہوں حمابا کسی وہم کسی دھوکے اور فریب میں مت رہنا اس میں شک نہیں اس سے پہلے تو ہمارے ایک سورما کو زیر کر چکا ہے پر وہ بات اور تھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں میں تمہیں مقابلے کے دوران تیرے سر پر تنبے کا آسمان تیرے پاؤں تلے لوہے کی تپتی زمین بچھا کر رکھ دوں گا میں تیری کامیابیوں کی منتظر نگاہوں میں موت کے ہیولوں کا رقص جاری کر دوں گا تیری زندگی کے مرمریں پیالے میں زہر تیری رگ رگ میں پل پل پھیلتا اندھیرا پھیلاتا چلا جاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان رکا ایک قہر بھری نگاہ اس نے حمابا پر ڈالی اس کے بعد پہلے سے بھی زیادہ جارحیت درندگی اور بربریت میں اس نے کہنا شروع کیا حمابا سنو جس نے تم سے مات کھائی تھی وہ کھا چکا میں اس میدان جنگ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تیرا حلیہ بگاڑ دوں گا تیرے جسم کے کئی اعضاء کی ہڈیاں توڑ دوں گا اور تیرے سامنے لکڑی کے بوسیدہ تختوں کو چاٹتی دیمک جیسا ثابت ہوں گا۔

سموقان جب خاموش ہو گیا تو فی الفور حمابا نے اس کی گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا تاہم وہ پوجا کے انداز میں اپنے ہاتھ اپنے سامنے جوڑتے ہوئے کوئی دعا پڑھا رہا پھر

...فارغ ہونے کے بعد سموقان کو مخاطب کیا۔

...لگتا ہے تو بھی اپنے ساتھی کی طرح میدان جنگ سے چہرہ میلا اور ہونٹ ...کر کے جائے گا میرے مقابلے پر آنے والے بے نام اجنبی میں تمہیں یقین دلاتا ...اپنے ذہن میں یہ بات لکھ رکھو کہ تیری زندگی کی دہلیز پر جب میں اپنی ضرب کی ...دوں گا تو تیرے دل کی فصیل پر موت کا دروازہ کھلتا چلا جائے گا تیری گرم ...کی ردا پھاڑوں گا تیری عمر کا جام بقا توڑ کے رکھ دوں گا اجنبی میں نے اپنے دیوی ...کو اپنی مدد کے لئے پکار لیا ہے تو بھی کسی کو مدد کے لئے پکارنا چاہے تو پکار لے ...کے بعد مقابلے کی ابتداء کریں۔

حمابا کی اس گفتگو سے سموقان کھول اٹھا پھر اس نے قہر بھرے انداز میں ...بار پھر حمابا کو مخاطب کیا۔

حمابا تو نے تو اب اپنی دیوی دیوتاؤں کا پکارا ہے میں نے جسے پکارنا تھا اس ...میں داخل ہوتے ہی پکار چکا ہوں سن جسے میں نے پکارا وہ میرا اللہ ہے اس ...کا خالق ہے وہی صورت گری کا ہنر جانتا ہے وہی دکھ کے کوہساروں میں سکھ ...چشموں کی صدائیں سناتا ہے وہ انسان کو پیغمبرانہ ادب عطا کرتا ہے وہی روشنی ...جگنوؤں کے دیے جلاتا ہے حمابا میں نے جس رب اپنے جس اللہ کو پکارا ہے وہ ...کی ڈالیوں پر نئی بہاروں کے گیت کھڑے کرتا ہے وہی زمین کے سبز آئینوں ...کھیت سجاتا ہے وہی محرومیوں کی دلدلوں، بربادی کی صدا دینے والی ...گیوں، قبر کے ویران راستوں اور موت کے کڑے سخلوں میں اپنے چاہنے والوں ...نے والوں کی مدد اور اعانت کرتا ہے جسے میں نے پکارا ہے وہ ایسا آقا ایسا مہربان ...ہے جو اسے خلوص نیت سے پکارتا ہے اس کی پکار کو سنتا ہے اس کی مدد اور ...بھی کرتا ہے۔

حمابا آگے بڑھ کر مقابلے کی ابتداء کر میں تجھے پہلے ضرب لگانے کا موقع ...رہا ہوں پھر دیکھ میں کیسے حقارت کے نشے میں ڈوبے تیرے تفخر کو پھاڑتا ہوں ...مثل تیغ تشدد تم پر وارد ہوتا ہوں اور تیری امنگوں کی بہتی خواہشوں پر اس ...رہا ہوں جیسے دوش امروز پر ماضی کے غبار چھا جاتے ہیں آگے بڑھ کر مجھ سے

مقابلہ کر پھر دیکھ تاریخ سے آسمان پر وقت کے ساحل پر کس کا جسم قلب کے نواح اور لہو کے تلاطم جیسے طوفانوں کا شکار ہوتا ہے۔

سموقان کی اس گفتگو سے حمبابا حد سے زیادہ برہم اور سیخ پا ہو گیا تھا سموقان کی ساری گفتگو کا اس نے کوئی جواب نہ دیا آگے بڑھا تھوڑا سا ہوا میں اچھلا پھر اس نے ایسے ہی سموقان کے جبڑے پر ضرب لگانا چاہی جیسے اس سے پہلے وہ انکدو کے جبڑے پر ضرب لگا کر اس کا جبڑا توڑ چکا تھا۔

پر اس بار معاملہ اور تھا ہوا میں جست لگانے کے بعد جس وقت حمبابا اپنا بازو سموقان کے جبڑے کے قریب لایا اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے سموقان نے اپنے بائیں ہاتھ سے اس کے دائیں ہاتھ کو روکا پھر اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اور ایسا زور دار مکا اس نے حمبابا کے چہرے پر مارا کہ اس نے حمبابا کا جبڑا توڑ کر رکھ دیا تھا۔

جبڑا ٹوٹنے سے حمبابا ایک ناقابل برداشت تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا عین اسی لمحہ سموقان ہوا میں اچھلا خداوند قدوس کی تکبیر بلند کرتے ہوئے اس نے اپنی آواز کی پوری شدت سے اللہ اکبر پکارا پھر اپنا دایاں ہاتھ بلند کرتے ہوئے تکلیف اور درد کے باعث جھکے ہوئے حمبابا کے شانے پر اس نے ایسی ضرب لگائی کہ شانے کی ہڈی کو اس نے کرچی کرچی کر کے رکھ دیا تھا حمبابا انتہائی بے بسی اور لاچارگی میں زمین پر گر گیا تھا۔

سموقان پر اب دیوانگی اور جنون سوار ہو گیا تھا زمین پر گرے ہوئے حمبابا کی طرف بڑھا گریبان سے پکڑ کر اسے اٹھایا پھر اسے دونوں ہاتھوں سے فضا میں خوب بلندی تک اچھالا نیچے آتے ہوئے حمبابا جب اس کے قریب آیا تو اس کے پیٹ میں ایسی زور دار ضرب اس نے لگائی کہ یہ ضرب پڑتے ہی حمبابا کی روح اس کے جسم سے پرواز کر گئی تھی حمبابا اس ضرب کو برداشت نہ کرتے ہوئے عدم کو سدھار گیا تھا۔

حمبابا جب زمین پر گرا تو سموقان نے اس کا جائزہ لیا اس نے دیکھا وہ مر چکا تھا اس موقع پر سموقان کے چہرے پر عجیب سی فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی حمبابا کی لاش کو اس نے اٹھا کر اس کے گھوڑے پر رکھا پھر گھوڑے کو دشمن کے لشکر کی طرف ہانک دیا تھا ساتھ ہی اس نے دشمن کے لشکر کی طرف منہ کرتے ہوئے زور سے پکارا۔

گلگامش کے دشمنو مجھے غور سے سنو میرا نام سموقان ہے میں گلگامش کا بھائی ہوں میں نے حمبابا کو صرف تین ضربوں سے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اس کی لاش گھوڑے پر رکھ کر تمہاری طرف بھجوادی ہے تم میں اگر کوئی اور سورما ہو جو مجھ سے حمبابا کا انتقام لینا چاہے تو میں اس وقت میدان میں انفرادی مقابلے کے لئے کھڑا ہوں لہذا تم میں اگر کوئی ہے تو میرے مقابلے پر آئے۔

سموقان کچھ دیر وہاں رک کر انتظار کرتا رہا جب کوئی بھی اس کے مقابلے پر نہ آیا تو وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور واپس اپنے لشکر کی طرف ہو لیا تھا گلگامش کے پاس جا کر سموقان جب اپنے گھوڑے سے اترا تب سب سے پہلے ننتورا اس کے پاس آئی اس وقت ننتورا کے کندھے پر ایلیم بلی کی صورت میں بیٹھی ہوئی تھی ننتورا نے بڑے [illegible] الفاظ میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تم واقعی عظیم ہو ایلیم جب تمہیں عظیم سموقان کے نام سے مخاطب کرتی تھی تو میں اس وقت تعجب کرتی تھی گو تمہارے بہت سے کارنامے میرے سامنے تھے لیکن سموقان اس میدان میں تو نے دشمن کے مقابلے میں واقعی اپنی طاقت اپنی قوت اپنی عظمت کا خوب مظاہرہ کیا میں تمہیں تمہاری اس کامیابی اور فوزمندی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

ننتورا کے ان الفاظ پر سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا پھر اس نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا! تم ایلیم کو لے کر لشکر کے پیچھے پڑاؤ میں چلی جاؤ میرے خیال میں حمبابا کے میرے ہاتھوں مارے جانے پر دشمن کے لشکری جہاں بددلی کا شکار ہوں گے وہاں ایک طرح سے سیخ پا بھی ہوں گے ان کی اس بددلی کو دور کرنے کے لئے شمالی ان کا بادشاہ اتانا جنگ کی ابتداء کرنے میں دیر نہیں کرے گا لہذا تم پڑاؤ میں چلی جاؤ ہم بھی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی صفوں کو نئے سرے سے درست کریں۔

ننتورا نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ ایلیم کو لے کر لشکر کے پڑاؤ میں چلی گئی تھی سموقان، گلگامش اور لوگل باندہ اپنی صفیں نئے سرے سے سموقان کی تجویز کے مطابق درست کرنے لگے تھے۔

سموقان نے اب لشکر کی صفوں کو خوب پھیلا کر درست کیا تھا تاکہ کے لشکر کی تعداد زیادہ دکھائی دے اس کے بعد لشکر کی ترتیب کو پہلے جیسا ہی رکھ تھا درمیانی حصے پر گلگامش رہا دائیں جانب انکدو کی جگہ اب سموقان تھا بائیں جا پہلے کی طرح بعلبک کا حکمران لوگل باندہ تھا۔

دوسری طرف حمبابا کی موت کی وجہ سے شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کو اپنے لشکر میں تبدیلی کرنا پڑی تھی وسطی حصے میں وہ خود رہا دائیں جانب اس نے اپنے سپہ سالار خیفو کو اور بائیں جانب حمبابا کے لشکر کو حمبابا کے سپہ سالا سرکردگی میں رکھا گیا تھا۔

اتانا جانتا تھا کہ حمبابا کی موت کی وجہ سے نہ صرف حمبابا بلکہ اس لشکر بھی حوصلہ شکنی کے آثار نمودار ہوئے ہیں لہذا لشکریوں کی اس کیفیت کو رفع کر کے لئے اس نے پہلے حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا۔

یہ ٹھانتے ہی اتانا اس کے سپہ سالار خیفو اور حمبابا کے سپہ سالار نے لشکر کو تشنگی میں ڈوبے بیکراں تپتے صحرا کے اندر ریگ صرصر کے سیلاب کی طرح بڑھایا اس کے بعد وہ تینوں گلگامش، سموقان اور لوگل باندہ پر اژدھوں کی طرح ر کرتے خونی بگولوں، ظلمت کدوں کے روزن سے نکل کر نظر در نظر ویرانیاں کرتے وہم و گمان کے جھکڑوں اور بشر کی تقدیر مٹاتی ہواؤں، ہوس کی گھنگور گھٹاؤ طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔

لیکن گلگامش، سموقان اور لوگل باندہ بھی ان کے مقابلے میں مستعد جس وقت اتانا نے اپنے لشکر کو آگے بڑھایا تھا سموقان اور گلگامش نے بھی آپس صلاح مشورہ کر کے رنج کے اڑتے بادلوں غم کے خونی سایوں اور اشک دخو کھیل کھیلتے رقص شرر کی طرح اپنے متحدہ لشکر کو آگے بڑھایا تھا پھر گلگامش اور لو باندہ، اتانا اس کے سپہ سالار خیفو اور حمبابا کے سپہ سالار پر درندوں کی طرح گھات اڑتی مرگ کی جبلتوں، ہستی کو نیستی کی امیدوں کو خوابوں اور خواہشوں کو سرابوں تبدیل کرتے وقت کے گھنے عذابوں کی طرح نازل ہو گئے تھے۔

دونوں لشکریوں کے یوں ٹکرانے سے میدان جنگ میں اہل جفا

عذاب، ستم کشوں کے عذاب اور سفاک صرصر کی یورش کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی تھوڑی دیر پہلے جہاں میدان جنگ اور اس کے گرد نواح میں چپ کے بہتے ساگر کا سا سماں تھا وہاں اب خاموش وادیاں پر سکوت کوہستان پر عذاب لمحوں، حدیث جبر و جفا اور وقت کی کالی سیاست کا شکار ہو گئے تھے تشدد کی تلواریں نفرت کے جہنم کھڑے کرنے لگی تھی جسموں کی حدت روحوں کی شادابی ختم ہونے لگی تھی انسانی جسم ٹوٹے ئس کی بکھری کرچیوں پتھروں کی ناگہاں بارش کی طرح بکھرنے لگے تھے ذرہ ذرہ خاک و خون ہونے لگا تھا ہر لمحہ ہر ساعت ہر خواہش ہر آرزو بے جہت ہونے لگی تھیں۔

کافی دیر تک دونوں لشکروں میں گھمسان کا رن پڑتا رہا یہاں تک کہ شمالی لبنان کے بادشاہ اتانا کی بدقسمتی کے اس جنگ کے دوران سموقان نے حمبابا کے سپہ سالار اعلیٰ کی گردن کاٹ دی حمبابا کے سپہ سالار کا جنگ کے دروان سموقان کے ہاتھوں مارا جانا تھا کہ اس کے لشکری بدحواس جانوروں کی طرح ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے صورتحال اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے لئے بھی خطرناک ثابت ہوئی۔

وہ اس طرح کہ حمبابا کے لشکر کو بری طرح منتشر کرنے اور پھر ان کا پیچھا رکے خوب قتل عام کرنے کے بعد اب سموقان کے سامنے ایسی کوئی قوت نہ تھی جو ل کی راہ روکتی لہذا اس نے گلگامش کی طرف پیغام بھجوایا کہ وہ دشمن پر سامنے کی رف ضرب لگائے خود دشمن کے پہلو پر ضرب لگانے لگا ہے ساتھ ہی لوگل باندہ کو بھی ایت کرے کہ وہ دشمن کے دوسرے پہلو پر چھا کر زور دار حملوں کی ابتداء کر دے گامش کو سموقان نے یہ بھی اطلاع کر دی تھی کہ حمبابا کا لشکر پوری طرح جنگ چھوڑ بھاگ چکا ہے اور اس کے لشکر کے کافی حصے کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

یہ نئی تجویز خوب کارگر ثابت ہوئی گلگامش کے کہنے پر لوگل باندہ دشمن کے لو کی طرف چلا گیا اس کے تھوڑی ہی دیر بعد فضاؤں کے اندر خداوند قدوس کے نام کی ئریں اس کی عظمت اس کی برتری کے نعرے بلند ہوئے پھر ایک ساتھ سموقان، امش، اور لوگل باندہ نے اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو پر زور دار حملوں کی بوچھاڑ دی تھی۔

یہ حملے اتانا اور اس کے سپہ سالار خیفو کے لئے ناقابل برداشت تھے کچھ تک تو وہ جم کر لڑتے رہے پھر انہوں نے اندازہ لگالیا کہ ان پر اب تین اطراف سے حملے ہو رہے ہیں اور وہ کسی بھی صورت تین اطراف کی نہ تنظیم کو درست رکھ سکتے ہیں دفاع کو مکمل کر سکتے ہیں لہذا شکست تسلیم کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

لیکن گلگامش، سموقان اور لوگل باندہ نے انہیں یوں بھاگنے نہ دیا شدت کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اس تعاقب کے دوران اتانا کا سپہ سالار خیفو مارا گیا اتانا کے لشکر کے بڑے حصے کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اتانا کو زندہ گرفتار کر گیا۔

اتانا کے بھاگتے ہوئے لشکریوں نے جب دیکھا کہ ان کے بادشاہ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور دشمن اب تک ان کے تعاقب میں ہے تو انہوں نے ہتھیار ڈال کے امان طلب کی اس طرح اتانا کے بچے کھچے لشکریوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا گلگامش نے اسی جگہ پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

گلگامش کے کہنے پر جب اس کے لشکر نے وہاں پڑاؤ کر لیا تب ایک جگہ گلگامش، سموقان اور لوگل باندہ بیٹھ گئے اور گلگامش کے حکم پر اتانا کو اس کے سامنے پیش کیا گیا اتانا اس وقت رسیوں میں جکڑا ہوا تھا اس کی گردن جھکی ہوئی تھی سر خود اترا ہوا تھا بال پریشان تھے داڑھی اس کی دھول دھول تھی جنگ کے دوران اس نے جو چمکتی ہوئی زرہ پہن رکھی تھی اس سے بھی اسے محروم کر دیا گیا تھا اتانا جب گلگامش کے سامنے آیا تو گلگامش تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے اتانا کو مخاطب کیا۔

اتانا میری تیرے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی تو شمالی لبنان میں پر امن انداز میں حکومت کر رہا تھا جنوبی لبنان میں حمبابا برسر اقتدار تھا عراق کی وسیع مملکت پر میری حکمرانی تھی پر میں نے تم لوگوں سے کبھی چھیڑ خانی نہ کی جنگ کی ابتداء تم دونوں ہی کی طرف سے ہوئی۔

اتانا تم نے سب سے پہلے بد تمیزی یہ کی کہ تم بعلبک پر حملہ آور ہوئے لوگل باندہ کی مملکت پر تم نے قبضہ کر لیا لوگل باندہ کو تم نے اسیر کر لیا اس کی بیٹی

پر تم نے بری نگاہ رکھی جب اس نے تمہارے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تم نے اسے اپنے دست راست ساحرانو کے حوالے کر دیا جس نے اس کی زندگی کو انسانی اور حیوانی دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے بعد تیری میری ایک بار جنگ ہوئی جس میں تجھے شکست ہوئی لوگل باندہ کی سلطنت میں نے بحال کر دی تجھے چاہئے تھا کہ اس سے سبق حاصل کرتے اور میرے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے ہوئے اپنے علاقوں پر حکمرانی کرتے اپنی رعایا کی خدمت کرتے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا حمبابا کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے تم پھر میرے ساتھ ٹکرائے اور اس کا انجام تم نے دیکھ لیا حمبابا مارا گیا اس کا سپہ سالار بھی موت کے گھاٹ اتر گیا خود تیرا سپہ سالار خیفو بھی موت سے بغلگیر ہو چکا ہے اور تو زندہ گرفتار ہے اور اب تو اس وقت میرے سامنے بالکل بے بس اور لاچار ہے میرے ایک اشارے پر تیری گردن کاٹی جا سکتی ہے لیکن میں ایسا ظالم نہیں کہ تجھے موت کے گھاٹ اتاردوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد گلگامش رکا ایک لشکری کو اس نے حکم دیا کہ اتانا کے بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے جائیں وہ لشکری آگے بڑھا اتانا کے ہاتھ جو پشت پر بندھے ہوئے تھے وہ کھول دئے گئے ہاتھ کے اشارے سے اتانا کو گلگامش نے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا اتانا سہما سہما ڈرا ڈرا تھا وہ خوفزدہ ہو رہا تھا کہ کہیں وہ گلگامش کے نزدیک گیا تو وہ تلوار کھینچ کر اس کی گردن ہی نہ کاٹ ڈالے تاہم آہستہ آہستہ زمین پر کھسکتے ہوئے وہ گلگامش کے نزدیک بیٹھ گیا گلگامش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا کسی قدر نرمی میں کہنے لگا۔

اتانا میں تمہیں معاف کرتا ہوں گو تمہارا جرم ایسا قبیح ہے کہ اس کی پاداش میں تمہاری گردن کاٹ دی جائے لیکن میں تمہیں معاف کرتا ہوں اس سلسلے میں میری چند شرائط ہیں اگر تم انہیں قبول کر لو تو آنے والے دور میں تم اپنے ہاں کے حکمران کی حیثیت سے اپنی زندگی پر سکون انداز میں گذار سکتے ہو۔

گلگامش کی اس گفتگو سے اتانا حیران رہ گیا تھا وہ تو یہ توقع کر رہا تھا کہ گلگامش ضرور اس کی گردن کاٹ دے گا لیکن اس کی شفقت آمیز اور نرم گفتگو سے اسے

تسلی ہوئی کہ کم از کم گلگامش اس کی گردن نہیں ناپے گا پھر گلگامش اور اتانا کے درمایان شرائط طے ہوئیں جس کے مطابق اتانا نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ساحرانو کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گا اس نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ لوگل باندہ کی بیٹی ایلیم سے بھی کوئی سروکار نہیں رکھے گا گلگامش نے اس کے لشکر کی ایک تعداد بھی مقرر کر دی تھی اور یہ شرط رکھی تھی کہ اتانا آیندہ اس تعداد سے زیادہ لشکر نہیں رکھے گا یہ بھی طے پایا تھا کہ حمبابا کی سلطنت پر گلگامش کا قبضہ تسلیم کیا جائے گا اور آنے والے دور میں باقاعدہ طور پر اتانا گلگامش کو خراج ادا کرتا رہے گا اور ایک ماتحت کی حیثیت سے شمالی لبنان پر حکمرانی کرتا رہے گا۔

اتانا نے ساری شرائط کو تسلیم کر لیا پھر اس کے بچے کھچے لشکر کے ساتھ گلگامش نے اسے واپس جانے کی اجازت دے دی یوں اتانا اور گلگامش کے درمیان جنگ کا انجام ہوا اتانا سے یہ ساری شرائط منوانے کے بعد وہاں سے گلگامش نے پڑاؤ اٹھایا واپس اس جگہ آیا جس جگہ جنگ ہوئی تھی اتانا کے پڑاؤ کی ہر چیز اس نے سمیٹ لی اپنا پڑاؤ بھی اس نے اٹھایا اور اپنے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

سموقان اور ایلیم نے اریک ہی میں قیام کر لیا تھا کہ انکدو کے پاس رہ کر ا کی تیمارداری کر سکیں تاہم تنتورا اپنی انجانی منزلوں کی طرف روانہ ہو گئی تھی انکدو ا ایسی چوٹیں لگی تھی جنہیں وہ برداشت نہ کر سکا اس کے علاوہ جگہ جگہ سے اس کی ں بھی ٹوٹ چکی تھیں لہذا میدان جنگ سے واپس آنے کے چند ہی روز بعد اس کی ح اس کے جسم کو داغ مفارقت دے گئی انکدو کے مرنے کا گلگامش اور سموقان کو حد دکھ ہو گلگامش چونکہ انکدو کو اپنے سگے بھائیوں کی طرح سمجھتا تھا لہذا اس نے سلطنت میں کئی روز تک سوگ منانے کا اعلان کیا۔

انہی دنوں ایک شام سموقان جس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا اپنا سامان ٹ کر اپنی زنبیل میں ڈال رہا تھا کہ کمرے میں ایلیم داخل ہوئی ایلیم کو دیکھتے ہی ان کھڑا ہو گیا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ایلیم تم بڑے اچھے وقت پر آئی ہو میں اپنی تیاری کر کے تمہاری طرف نے والا تھا میں چاہتا ہوں کہ آج ہی ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف کوچ کریں ہر صورت میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں میں ساحرانو کے اردگرد حصار کی ت میں جو اس کے حواری اس کے گماشتے اس کے مددگار ہیں ان کا خاتمہ کرنے کے وپر بھی ہاتھ ڈالوں گا۔

ایلم! تم جانتی ہو اس کے بہت سے رفیقوں کو ہم نے ختم کر دیا ہے بابل میں سالون اور اس کی بیٹی کی ہلاکت بھی یقیناً انو کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو گی اور پھر میدان جنگ میں جو حمبا باہلاک ہوا ہے اور اتانا کو بدترین شکست ہوئی ہے اس کا بھی انو کو بے حد دکھ اور غم ہو گا بس اس کے غموں اس کے دکھوں میں مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں ابھی تھوڑی دیر تک یہاں سے ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف کوچ کرنا چاہتا ہوں ت کہ ملکہ ظلمات سے نبٹا جا سکے۔

ایلم، سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینا چاہتی تھی کہ عین ایسا وقت کرے میں کسی بہت بڑے پرندے کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ کی طرح ننتورا نمودار ہوئی وہ سموقان اور ایلم کے سامنے آن کھڑی ہوئی وہ اس وقت انتہائی بھڑکتے جوش مارتے ہوئے شعلے کی صورت تھی اور مسکراتے ہوئے کبھی ایلم کبھی سموقان کی طرف دیکھ رہی تھی پھر سموقان کی زنبیل کی طرف دیکھتے ہوئے ننتورا نے پوچھ لیا۔

عظیم سموقان! لگتا ہے تم اور ایلم کہیں کوچ کی تیاری کر رہے ہو جواب میں سموقان بول پڑا۔

ننتورا! تمہارا اندازہ درست ہے تمہاری آمد سے تھوڑی دیر پہلے میں اسی موضوع پر ایلم سے گفتگو کر رہا تھا اگر تم تھوڑی دیر تک نہ آتیں تو میں اور ایلم دونوں ملکہ ظلمات کی طرف کوچ کر چکے ہوتے میں ملکہ ظلمات کو ٹھکانے لگانا چاہتا ہوں ایلم کو میں بتا چکا ہوں کہ ساحر انو نے اپنے اردگرد اپنے ساتھیوں کی طور میں جو حصار قائم کر رکھا ہے اس حصار کو ہم آہستہ آہستہ توڑ دیں گے بلکہ کافی حد تک ہم توڑ چکے ہیں اس لئے کہ انو کے بہت سے ساتھیوں کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے انو کا سب سے بڑا اور روحانی قوتوں کا جو سورما تھا اس کا ہم نے بابل میں خاتمہ کر دیا ہے اب ملکہ ظلمات ارکالا کی باری ہے ارکالا انو کی سب سے بڑی رفیقہ کار سمجھی جاتی ہے میرے خیال میں اگر ہم ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر دیں تو یہ انو پر غم اور دکھ کی ایک بہت بڑی چوٹ ہو گی۔

سموقان جب خاموش ہوا تب تھوڑی دیر تک اس کمرے میں خاموشی رہی اس کے بعد ننتورا کی آواز سنائی دی۔

سموقان! ملکہ ظلمات ارکالا بے پناہ روحانی اور سری قوتوں کی مالک ہے

لہٰذا سوچ سمجھ کر اس سے ٹکرانا میرے خیال میں انو نے اسے اطلاع کر دی ہو گی کہ سموقان اور ایلم دونوں اس کی قید سے چھوٹ چکے ہیں اور کسی بھی وقت اس کے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہیں لہٰذا اس نے اپنی حفاظت کا بہترین اور عمدہ انتظام کر لیا ہو گا بہر حال میرے کہنے کا مقصد یہ کہ ملکہ ظلمات ارکالا کو کچھ اس طرح ختم کرنا کہ اس کا خاتمہ بھی ہو جائے اور تم نقصان سے بھی بچ جاؤ۔

ننتورا کی گفتگو پر تھوڑی دیر خاموش رہ کر سموقان مسکراتا رہا پھر اس نے ننتورا کی طرف دیکھا۔

ننتورا! تمہاری اس ہمدردی تمہاری اس گفتگو کا بہت شکریہ لیکن میں ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک طریقہ کار وضع کر چکا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس میں مجھے سو فی صد کامیابی ہو گی اس کے بعد سموقان نے قریب ہی پڑے اپنے تیروں بھرے ترکش سے چند تیر نکالے ان پر سرخ نشان لگے ہوئے تھے ان تیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سموقان پھر بول پڑا۔

ننتورا! تمہاری آمد سے پہلے میں اس طریقہ کار سے ایلم کو آگاہ کرنے لگا تھا اب میں تم دونوں کو اس طریقہ سے متعلق بتاتا ہوں جسے استعمال کرتے ہوئے میں ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں میرے ترکش میں یہ جو تم تیر دیکھتی ہو جن پر سرخ نشان لگے ہوئے ہیں یہ انتہائی ہولناک زہر میں بجھے ہوئے تیر ہیں اس سے پہلے میں اور ایلم نے جب ملکہ ارکالا کے جزیرے میں قیام کیا تھا تو ہمیں ملکہ ارکالا کے روزمرہ کے کاموں سے آگاہی ہوئی تھی۔

وہ دن میں دو بار گھڑ سواری کے لئے نکلتی ہے تو اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں بے شمار مسلح محافظ ہوتے ہیں لہٰذا اس کے سامنے آ کر اس سے نپٹنا مشکل ہے اس کے علاوہ جس راستے سے وہ گزرتی ہے خفیہ طور پر اس کے محافظ بھی کھڑے ہوتے ہیں لہٰذا کوئی سامنے آ کر یا دائیں بائیں گھات میں رہتے ہوئے ملکہ ظلمات ارکالا پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔

ملکہ ارکالا مزید اپنی حفاظت کے لئے یہ سامان کرتی ہے کہ جس جگہ اس نے گھڑ سواری کرنی ہوتی ہے اس میدان کے اردگرد بھی اس کے محافظ ہوتے ہیں اس لئے

کہ اسے نیکی کی قوتوں سے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے لیکن ملکہ ارکالا کا خاتمہ کرنے
لئے میں نے بھی ایک طریقہ وضع کر لیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے۔

سنو! ننتورا اور ایلم! سنو میں اور ایلم تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کر
گے ہم تینوں ملکہ ارکالا کے جزیرہ کا رخ کریں گے ہم کسی سرائے میں قیام نہیں کر
گے بلکہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ملکہ کے جزیرے میں پہنچیں گے
جس راستے سے ہوتے ہوئے شہر سے نکل کر ملکہ گھڑ دوڑ کے لئے شہر کے نواحی میدانو
کی طرف جاتی ہے اس راستے کی کسی اونچی عمارت کے اوپر میں اور ایلم دونوں گھا
میں بیٹھ جائیں گے۔

ننتورا! تمہیں شاید خبر نہ ہو لیکن ایلم جانتی ہے میرا نشانہ بڑا بے خطا
اس عمارت کے اوپر گھات میں رہتے ہوئے میں ملکہ ارکالا کو اپنے ان زہریلے تیرو
ہدف بناؤں گا میں جانتا ہوں ملکہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں اس کے محافظ کچھ اس طر
ہوتے ہیں کہ اس پر تیر اندازی کرنا بڑا مشکل ہے لیکن اس کے پہلو میں جو محافظ ہو
گے پہلے میں ان کا خاتمہ کروں گا اس وقت تک ملکہ بدحواسی کا شکار ہو گی اس کی ا
بدحواسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اس پر بھی تیر اندازی کروں گا اور مجھے امید ہے
ملکہ ارکالا کی حفاظت کرنے والے محافظوں کا خاتمہ کرنے کے بعد میں ملکہ ارکالا کو
ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

ننتورا اور ایلم! میں تم پر یہ بھی واضح کر دوں کہ جس زہر میں میرے
بجھے ہوئے ہیں یہ زہر میں نے اپنے استاد محترم پشتیم سے حاصل کیا تھا یہ زہر مصنو
ہے اور ایک کیمیاگر کا تیار کردہ ہے میں نے پہلے اس زہر کو کبھی استعمال نہیں کیا لیکن
پشتیم کا کہنا ہے کہ اس زہر میں بجھا ہوا تیر اگر کسی کے لگ جائے تو اسی لمحہ موت
گھاٹ اتر جاتا ہے مجھے امید ہے کہ اس طریقہ کار سے میں ملکہ ارکالا کو ٹھکانے لگانے
کامیاب ہو جاؤں گا۔

ایلم اور ننتورا دونوں سموقان کی اس تجویز سے خوش ہو گئی تھیں اس
ایلم نے گفتگو کا آغاز کیا۔

سموقان تمہاری تجویز بہترین ہے میں تو اسے پسند کرتی ہوں اب ننتورا

ان کے متعلق کیا خیالات ہیں میں نہیں جانتی۔

ایلم مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ ننتورا اس کی بات کاٹتے ہوئے بول پڑی۔

ایلم میں بھی تمہاری طرح اس تجویز کو پسند کرتی ہوں مجھے امید ہے کہ اس
تجویز پر عمل کرتے ہوئے ہم ملکہ ارکالا کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن
جو تم دونوں ابھی اور اسی وقت یہاں سے کوچ کرنے کی تیاری میں ہو تو میں اس سے
اختلاف کرتی ہوں اس وقت شام گہری ہو چکی ہے اگر ہم تینوں اپنی سری قوتوں کو
حرکت میں لاتے ہوئے یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو یقیناً ملکہ ارکالا کے جزیرے میں پہنچ
ر ہمیں کسی سرائے میں قیام کرنا ہو گا اور اگلی صبح یا آنے والی شام کا انتظار کرنا ہو گا
س وقت ملکہ گھڑ دوڑ کے لئے جاتی ہے یا گھڑ دوڑ کے بعد لوٹتی ہے لہذا میری تجویز یہ ہے
ہ رات یہیں بسر کرتے ہیں صبح سویرے یہاں سے کوچ کریں گے اور جو تجویز سموقان
نے پیش کی ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ننتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان پھر بول پڑا۔

ننتورا تمہارا کہنا درست ہے اگر اس وقت ہم ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرہ کی
رف جاتے ہیں تو یقیناً رات بسر کرنے کے لئے ہمیں کسی سرائے میں قیام کرنا ہو گا
ن میں تمہیں اپنے پورے لائحہ عمل سے آگاہ کرنا بھول گیا دراصل میں چاہتا تھا کہ
اں سے کوچ کر کے ہم استاد محترم پشتیم کی طرف جائیں گے وہاں رات بسر کریں
ورا میں پشتیم سے وہاں تمہارا تعارف بھی کرا دوں گا (حالانکہ اس سے پہلے اس بات کا
ر گزر چکا ہے کہ ننتورا اور ایلم پشتیم کے پاس گئی تھیں جب سموقان دوبارہ سالون
قبیلے کی طرف گیا تھا اور اس نے ننتورا کے ہاتھ ایلم، اس کے بھائی اور اس کی منگیتر
زنبیل میں ڈال کر پشتیم کی طرف بھجوایا تھا۔ لہذا ننتورا کا پہلے ہی پشتیم سے تعارف
چکا ہے۔) اور وہیں سے نکل کر آنے والی صبح کو میں اور تم دونوں ملکہ ارکالا کا رخ
یں گے اب بولو تم کیا کہتی ہو۔

ننتورا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس کی گردن جھکی رہی پھر اس نے
ے غور سے سموقان کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

سموقان میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتی فی الحال میں پشتیم سے

نہیں ملنا چاہتی یا یوں سمجھو کہ میں ایک بار ان سے مل چکی ہوں میرے خیال میں اب بزرگ لپشیتم سے ملاقات کی ضرورت نہیں تاہم ان کی خدمت میں حاضر ہونا میں اپنے لئے باعث فخر اور ایک سعادت خیال کروں گی لیکن ایسا میں مناسب وقت پر کروں گی اور وہ وقت مجھے امید ہے کہ بہت جلد آئے گا جس وقت کا مجھے انتظار ہے جب وہ وقت آئے گا تو سموقان میں تمہیں ایک اچھی بلکہ خوشخبری دوں گی میں چاہتی ہوں کہ تینوں رات یہیں بسر کریں اور شب کے آخری حصے میں سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی پہلے یہاں سے ارکالا کے جزیرے کی طرف کوچ کر جائیں شفق پھوٹتے ہی چونکہ ایلم بلی میں تبدیل ہو جائے گی لہذا تم اسے اپنی زنبیل میں ڈال لینا میں نگاہوں سے اوجھل رہتے ہوئے تمہارے اردگرد منڈلاتی رہوں گی اور اگر میری ضرورت پڑی تو میں بروقت تمہاری مدد کر سکوں گی میرے خیال میں میری اس تجویز سے تم دونوں اتفاق کرو گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا خاموش ہو گئی تھی اس کی ساری گفتگو کے جواب میں سموقان اور ایلم نے ایک بار پیار بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر قبل اس کے ان دونوں میں سے ننتورا کی اس گفتگو کا کوئی جواب دیتا ننتورا خود ہی چونک پڑی پھر وہ سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے دوبارہ کہہ رہی تھی۔

سموقان میں ایک بات تو تم سے کہنا بھول ہی گئی تھی اور وہ بات بڑی اہم ہے میرے خیال میں اگر ملکہ ارکالا سے نبٹنے کے بعد ہم اس مہم کا آغاز کریں جو میرے ذہن میں ہے تو میرے خیال میں ہم نہ صرف یہ کہ ساحر انو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں بلکہ اس سے انتقام بھی لے سکتے ہیں۔

سموقان جو میں نے مزید معلومات ساحر انو سے متعلق حاصل کی ہیں ان کے مطابق انو کے دو بیٹے ہیں اس کا ایک بیٹا تو جبل لکام کے اندر سب سے اونچی چوٹی پر ساحر انو کی طرف سے بنائے گئے ایک طلسم کدہ کے اندر رہتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اس طلسم کدہ کے بہت سے محافظ ہیں جو انو کے بڑے بیٹے کے ماتحت کام کرتے ہیں اسی طلسم کدہ کے اندر وہ سحر بھی ہے جسے استعمال کرتے ہوئے انسان کو حیوانی زندگی میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اسی طلسم کدہ کے اندر اس سحر کا توڑ بھی ہے۔

ساحر انو کا ایک اور بیٹا بھی ہے جو اس پہلے بیٹے سے چھوٹا ہے یہ ابھی زیر تربیت ہے میں شاید پہلی ایک ملاقات میں واضح کر چکی ہوں کہ انسانی زندگی کو حیوانی زندگی میں تبدیل کرنے اور پھر اسے واپس لانے کا جو سحر ہے یہ سحر اس وقت صرف دو افراد جانتے ہیں ایک ساحر انو اور دوسرا انو کا بڑا بیٹا جو جبل لکام کے طلسم کدہ کا محافظ ہے۔

انو نے ابھی تک اپنے چھوٹے بیٹے کو اس قوت سے لیس نہیں کیا چھوٹا بیٹا زیر تربیت ہے اگر اس پر ہم گرفت کر لیں تو اگر ہم انو کو اپنے سامنے جھکا نہ سکے تو اسے ایک اذیت ایک ابتلا میں ضرور مبتلا کر سکتے ہیں۔

سن سموقان بحرہ روم کے کنارے جہاں جبل لکام کی سرحدیں ختم ہوتی ہیں وہاں ایک بہت بڑے ٹیلے کے اوپر پرانی اور قدیم طرز کی ایک عمارت ہے اس عمارت میں ایک کیمیاگر رہتا ہے یہ عمارت موجودہ کیمیاگر کے آباء واجداد کی ملکیت ہے ساحر انو بھی اس عمارت میں رہ چکا ہے اس لئے کہ جس کیمیاگر کا میں ذکر کر رہی ہوں وہ کیمیاگر ساحر انو کا استاد بھی ہے انو نے بے شمار علوم کی تربیت اسی کیمیاگر سے حاصل کی ہیں اس کیمیاگر سے اپنے علوم کی تکمیل کرنے کے بعد انو بابل گیا اور وہاں اس نے سحر کی تعلیم حاصل کی بابل سے اس نے نینوا کا رخ کیا اور اپنے آپ کو سری قوتوں سے اس نے مزید لیس کیا اب جس طرح انو تعلیم حاصل کرتا رہا ہے اسی طرح اس نے اپنے بیٹے کو بھی تعلیم سے آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے اپنے چھوٹے بیٹے کو اس نے سے پہلے کیمیاگر کے پاس چھوڑا ہے کیمیاگر نہ صرف اپنے فن کا ماہر ہے بلکہ یہ بہت سے روحانی اور سری علوم کا بھی ماہر ہے ساحر انو کا یہ بیٹا پہلے اسی کیمیاگر سے علم حاصل کرے گا اس کے بعد یکے بعد دیگرے انو اسے بابل اور نینوا کی طرف روانہ کرے گا۔

میں یہ چاہتی ہوں کہ ملکہ ارکالا سے نبٹنے کے بعد ہم بحر روم کے کنارے اس کیمیاگر کے مسکن کا رخ کریں کیمیاگر اور وہاں انو کا بیٹا تمہیں اور ایلم دونوں کو شکل سے جانتے پہچانتے نہیں لہذا تم دونوں اگر بھیس بدل کر اس پرانی عمارت میں داخل ہو جاؤ اور کسی نہ کسی طرح انو کے بیٹے پر گرفت کر کے اسے جزیرہ دلمون میں محترم لپشیتم کے پاس پہنچا دو تو میرے خیال میں انو اور اس کے اہل خانہ کے لئے ایک بہت بڑا دکھ

اور اذیت ہوگی انو کو یہ خبر ہوگی کہ اس کے بیٹے کو اغوا کر لیا ہے تو میرے خیال میں
ثور فلک اور عشتار کو اس کی تلاش میں روانہ کرے گا اگر وہ ایسا کرے گا تو ہم ثور فلک
اور عشتار کے پیچھے پڑ جائیں گے پہلے ان دونوں کا خاتمہ کریں گے اس کے بعد ہم جبل
لکام کے اوپر جو طلسم کدہ بنا ہوا ہے اس کے اندر داخل ہونے کے بعد اس طلسم کا توڑ
حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جو انو نے ایلم اس کے بھائی اور اس کی منسوبہ پر کر
رکھا ہے اس کے بعد ساحر انو کے خلاف ہم نے کیا قدم اٹھانا ہے یہ ان سارے
کارروائیوں کے بعد سوچا جا سکتا ہے اب تم دونوں کہو کیا جو کچھ میں نے کہا ہے اس پر
عمل کرنے کے لئے تیار ہو۔

ننتورا جب خاموش ہو گئی تو سموقان اور ایلم نے ایک دوسرے کی طرف
دیکھا نگاہوں ہی نگاہوں میں دونوں نے مل کے کوئی فیصلہ کیا اس کے بعد ننتورا کی
طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے کہنا شروع کیا۔

ننتورا سب سے پہلے تو میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے ہمیں بڑی
انتہائی اہمیت کی خبریں فراہم کی ہیں میں اور ایلم دونوں تمہاری اس تجویز سے مکمل طور
پر اتفاق کرتے ہیں آنے والی صبح کو ہم یہاں سے ملکہ ارکالا کا رخ کریں گے اس کے بعد
ہم بحر روم کے کنارے کیمیاگر کے مسکن کی طرف آئیں گے اس مسکن میں ہم کیسے
داخل ہوں گے یہ میں اور ایلم باہم مل کے فیصلہ کر لیں گے اب یہ معاملہ طے شدہ ہے
کہ ارکالا سے نبٹنے کے بعد ہم نے کیمیاگر کو مسکن کا رخ کرنا ہے اور ہر صورت میں کوئی
نہ کوئی حیلہ استعمال کرتے ہوئے انو کے چھوٹے بیٹے کو اغوا کر کے جزیرہ دلمون میں
محترم پشیستم کے پاس جانا ہے اب تم دونوں جاؤ جا کے آرام کرو میرے خیال میں صبح
صبح ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔

ننتورا اور ایلم دونوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر آگے بڑھتے
ہوئے ایلم نے ننتورا کا ہاتھ تھام لیا پھر ننتورا کو اپنے کمرے میں لے گئی تھی اگلے روز
شفق پھوٹنے سے پہلے ہی پہلے تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اربک
سے ملکہ ارکالا کے جزیرے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سموقان کا ارادہ تھا کہ جس صبح وہ ملکہ ارکالا کے جزیرے میں پہنچے گا اسی روز

ملکہ گھڑ دوڑ کے لئے نکلے گی تو اس پر تیر اندازی کر کے اس کا خاتمہ کر دے گا۔

لیکن بد قسمتی سے جس روز سموقان ایلم اور ننتورا ملکہ ارکالا کے جزیرے
پہنچے اس صبح ملکہ ارکالا گھڑ دوڑ کے لئے نہ نکلی تھی شفق جب طلوع ہو گئی تو ایلم بلی
صورت اختیار کر گئی اسے سموقان نے اپنی زنبیل میں ڈال لیا تھا جب کہ ننتورا
نگاہ سے روپوش رہتے ہوئے سموقان پر نگاہ رکھے ہوئے تھی۔

سموقان شہر سے باہر نکل گیا اور ادھر ادھر مضافات میں گھومتے ہوئے وقت
گزارنے لگا شام کے قریب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس شاہرہ کے
ایک عمارت کے اوپر نمودار ہوا جس شاہراہ سے گزرتے ہوئے ملکہ ارکالا اپنے
دستوں کے ساتھ گھڑ دوڑ کے لئے نکلتی تھی۔

شام سے تھوڑی دیر پہلے ملکہ ارکالا جب گھڑ دوڑ کے لئے نکلی تو سموقان نے
اپنا نشانہ ہدف بنانا چاہا لیکن اسے مایوسی ہوئی اس لئے کہ جس عمارت پر وہ گھات
بیٹھا تھا وہ شاہراہ کے دائیں جانب تھی سموقان نے دیکھا ملکہ ارکالا کے دائیں
ہی نہیں آگے پیچھے بھی مسلح جوان ایک دیوار بنائے ہوئے تھے یہ سب کچھ ملکہ
کی حفاظت کے لئے تھا اور پھر ان مسلح جوانوں کے پہلو بہ پہلو ایسے گھڑ سوار تھے
اوٹ میں ملکہ ارکالا دکھائی نہ دیتی تھی اس طرح ملکہ ارکالا بحفاظت وہاں سے گزر

گھڑ دوڑ کے بعد سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ملکہ ارکالا جب لوٹی
سموقان پھر اسی عمارت پر بیٹھ گیا جہاں پہلے اس نے گھات لگائی تھی اب اس نے
لیا تھا کہ کسی نہ کسی صورت ملکہ ارکالا کو اپنے تیروں کا ہدف ضرور بناؤں گا۔

اپنے گھوڑے پر سوار ملکہ ارکالا جب عین اس عمارت کے نزدیک آئی تو
نے دیکھا پہلے کی طرح اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں اس کے مسلح جوان ملکہ
کے سامنے دیوار بنائے ہوئے تھے اور ملکہ ارکالا پر تیر اندازی نہ کی جا سکتی تھی۔

یہ صورت حال یقیناً سموقان کے لئے مایوس کن تھی
تہیہ کر رکھا تھا کہ ہر صورت میں ارکالا کو مار گرائے گا۔

کچھ سوچتے ہوئے سموقان نے فوراً کمان پر تیر چڑھایا اس کا ارادہ تھا کہ ملکہ

ارکالا کے سامنے جو محافظ ہیں پہلے انہیں ہدف بنائے گا اور جب سامنے کی طرف سے ملکہ دکھائی دے گی تو تیر ملکہ پر چلائے گا یہ سوچتے ہی یکے بعد دیگرے اس نے تین تیر چلائے اور ملکہ کے سامنے جو تین محافظ تھے وہ ڈھیر ہو گئے تھے اتنی دیر تک ملکہ اپنے گھوڑے سے کود چکی تھی اور اس کے جو محافظ تھے انہوں نے اسے گھیر لیا تھا۔

جس عمارت کی طرف سے سموقان نے تیر چلائے تھے لوگ اس عمارت کی طرف اشارے کرنے لگے تھے جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ کہ لوگوں کو یقین ہو گیا تھا کہ اس عمارت کی چھت سے ارکالا پر تیر اندازی کی گئی ہے کچھ محافظ ارکالا کو اپنی حفاظت، اپنے جلو میں لے کر آگے بڑھنے لگے کچھ محافظ اس عمارت کی طرف بھاگے جس کے اوپر سموقان نے گھات لگا رکھی تھی۔

یہ صورت حال سموقان کے لئے یقیناً خلاف توقع تھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس عمارت کے اوپر سے وہ روپوش ہو گیا تھا ارکالا پر چونکہ زندگی میں پہلی بار حملہ ہوا تھا لہذا وہ بڑی بدحواس او گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی وہ اس نیت سے اپنے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوئی تھی کہ مبادا پھر اس پر کوئی حملہ آور نہ ہو جائے جس جگہ سموقان نے تیر اندازی کی تھی وہیں اپنے گھوڑے کو چھوڑ کر وہ اپنے محافظوں کے ساتھ اپنے قصر کی طرف بھاگی تھی جو وہاں سے قریب ہی تھا۔

اب محافظ مختلف حصوں میں بٹ گئے تھے کچھ اس عمارت کا رخ کئے ہوئے تھے جس کے اوپر سے سموقان نے تیر اندازی کی تھی ان میں سے دو ملکہ ارکالا کے گھوڑے کو لے کر اس کے پیچھے پیچھے ہو لئے تھے کچھ مسلح جوان اپنے مرنے والے ساتھیوں کی لاشوں کو سنبھالنے لگے تھے جس جگہ سموقان نے تیر اندازی کی تھی اس جگہ اور اس کے اطراف میں اس تیر اندازی کے باعث وہاں کے مکینوں اور وہاں سے گذرتے ہوئے لوگوں میں ایک طرح کی افراتفری، وحشت اور دہشت سی پھیل گئی تھی بہر حال ملکہ ارکالا اپنے مسلح محافظوں کے حصار میں اپنے محل کی طرف بھاگی تھی۔

ملکہ ارکالا اسی بدحواسی کے عالم میں اپنے قصر میں داخل ہوئی قصر کی راہ داری میں آنے کے کے بعد اس نے سکھ کا سسانس لیا تاہم ابھی تک اس کے اس کے اردگرد تھے اور قصر کی اس راہ داری کے سارے راستوں کو اپنی حفاظت میں

ہوئے تھے مدور ستونوں والی راہ داری میں ملکہ ارکالا تھوڑی دیر تک کھڑی رہی کچھ اپنے حواس کو اس نے درست کیا پھر اپنے مسلح جوانوں کو وہ مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگی۔

تم میں سے ایک جائے اور یہ پتہ کر کے آئے کہ جس عمارت کے اوپر سے تیر اندازی کی گئی تھی اس عمارت کے اوپر سے کوئی ایسا شخص گرفتار ہوا ہے جس نے تیر اندازی کی ہے باقی لوگ قصر کے اردگرد پھیل جاؤ اور کڑی نگرانی رکھو کسی کو میری اجازت کے بغیر قصر میں آنے کی اجازت نہ ہو گی خواہ آنے والے میرا کوئی کتنا قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو جب تک میں اجازت نہ دو کوئی قصر کی عمارت میں داخل نہیں ہو گا اور جس کو میری طرف سے قصر میں آنے کی اجازت ملے اس کی پوری طرح تلاشی لی جائے اور آج کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا ہتھیار لے کر یا مسلح حالت میں قصر میں داخل نہ ہو گا۔

ارکالا اپنی جگہ مطمئن تھی کہ وہ حملہ سے بچ کر اپنے قصر میں پہنچ چکی ہے کچھ دیر تک مدور ستونوں والی راہداری میں کھڑی ہو کر وہ اپنے محافظوں کو ہدایات دیتی کرتی رہی پھر قصر کے ایک کمرے میں جانے کے لئے جونہی اس کمرے کے دروازے کے قریب وہ آئی اچانک سنسناتا ہوا ایک تیر آیا اور ارکالا کے جسم میں پیوست ہو گیا تھا۔

یہ صورت حال محافظوں کے لئے انتہا درجہ کی پریشان کن تھی ابھی تک وہ نہ سمجھے تھے کہ کیا ہوا ہے کہ لگاتار مزید دو تیر آئے اور ملکہ ارکالا کے جسم میں پیوست ہو گئے ملکہ چیختی ہوئی راہداری میں گر گئی تھی۔

وہ تیر دراصل سموقان نے چلائے تھے جو اس وقت راہ داری کے موٹے گول ستونوں میں سے ایک کی اوٹ میں کھڑا ہوا تھا اور جونہی ارکالا اپنے کمرے میں داخل ہونے لگی اسے تیروں کا نشانہ بنایا وہ تیر چونکہ زہر میں بجھے ہوئے تھے لہذا ارکالا فرش پر گرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد دم توڑ گئی تھی۔

سموقان نے چونکہ ہر حال میں ارکالا کو ٹھکانے لگانے کا تہیہ کیا ہوا تھا پہلے بارے جو ناکامی ہوئی تو وہ انتقامی ہو گیا تھا لہذا جس عمارت کے اوپر اس نے

گھات لگائی تھی اس عمارت کے اوپر سے وہ روپوش ہوا اور ملکہ ارکالا کے قصر میں ستون
کی آڑ میں آن کھڑا ہوتا تھا اور یہاں اس نے تین تیر چلا کے ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر دیا تھا۔

محافظوں نے جب دیکھا کہ ارکالا فرش پر گرنے کے بعد دم توڑ چکی ہے تو تیروں کی سمت کو جان چکے تھے لہذا ان میں سے کچھ اپنی تلواریں سونتے ہوئے اس ستون کی طرف بڑھے جس کے پیچھے سے سموقان نے تیر چلائے تھے لیکن انہیں ناکامی ہوئی اس لئے کہ جونہی وہ اس ستون کے نزدیک گئے ان کی وہاں آمد سے پہلے ہی سموقان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا انسانی آنکھ سے روپوش ہو گیا تھا۔

چند ہی لمحے بعد سموقان بحرہ روم کے کنارے پھلوں کا رس کشید کرنے والی عورت سدوری کی حویلی کے صدر دروازے کے باہر نمودار ہوا جونہی وہ حویلی میں داخل ہوا حویلی کے اندرونی حصے سے صدوری نکلی بہترین انداز میں اس نے سموقان کا استقبال کیا ابھی وہ سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کچھ پوچھنا ہی چاہتی تھی کہ حویلی کے ایک دوسرے کمرے سے پشتیم کا ملاح ارشابی نکلا سموقان کو دیکھتے ہوئے وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہا تھا آگے بڑھ کر وہ سموقان کو گلے ملا پھر سموقان کو اس نے مخاطب کیا۔

عظیم سموقان! کیا میں پوچھ سکتا ہوں تم کہاں سے آ رہے ہو کدھر کا رخ کرنے کا ارادہ ہے؟۔

سموقان کے چہرے پر اس سے گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر ارشابی کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

ارشابی میرے خیال میں پہلے دیوان خانے میں بیٹھتے ہیں اس کے بعد میں پوری تفصیل تم دونوں سے کہتا ہوں سدوری نے اس سے اتفاق کیا تینوں دیوان خانے میں آ کے بیٹھ گئے اس کے بعد سموقان نے بابل شہر میں سالون اور اس کی بیٹی کے خاتمے، جنگ کے دوران حمبابا کے مارے جانے، اتانا کی بدترین شکست، اس کے بعد ملکہ ارکالا کو موت کے گھاٹ اتارنے کے واقعات بڑی تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

سموقان جب خاموش ہو گیا اس کی اس کارگذاری پر سدوری اور ارشابی

بڑی دیر تک خوشی کا اظہار کرتے رہے اس کے بعد سدوری نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بیٹے تمہاری اس کارگذاری سے مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے جس کا اظہار میں الفاظ میں نہیں کر سکتی کیا تم نے اپنی اس کارگذاری سے پشتیم کو بھی آگاہ کیا ہے۔

عظیم سدوری میں ارکالا کا خاتمہ کرنے کے بعد پہلے جزیرہ دلمون گیا وہاں میں پشتیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ساری کارگذاری سے آگاہ کرنے کے بعد ہی میں نے ادھر کا رخ کیا ہے اب میرے سامنے ایک بہت بڑی مہم ہے اور اس سلسلے میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

سدوری کچھ فکر مند ہو گئی تھی اس کے بعد اس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے اب تمہارے سامنے کون سی مہم ہے۔

سموقان کچھ سوچتے ہوئے بول پڑا۔

سدوری میں سحر انو کے گرد روز بروز گھیرا تنگ کرتا جا رہا ہوں اس کے بڑے بڑے ساتھیوں اور حواریوں کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے مجھے امید ہے کہ اب جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ میں اس کے دست راست ثور فلک، اور انو کی بیٹی ارکا کا بھی خاتمہ کر دوں گا جس روز میں نے ایسا کیا میں سمجھتا ہوں کہ اس روز انو اپنے آپ کو اس دنیا میں تنہا و نہتا پائے گا اس کے بعد مجھے جبل لکام کے اندر اس کے طلسم خانے میں داخل ہونا ہے اگر میں طلسم خانہ کی اس مہم میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں براہ راست انو کے پیچھے پڑ جاؤں گا اور جب تک اس کا خاتمہ نہیں کر لیتا دم نہیں لوں گا۔

سدوری فی الحال میرے سامنے جو مہم ہے وہ بحرہ روم کے کنارے کی ہے اصل بات یہ ہے کہ انو کے دو بیٹے ہیں بڑا بیٹا جبل لکام کے طلسم خانے میں کام کرتا ہے اس کا چھوٹا بیٹا بحر روم کے کنارے ایک کیمیا گر کے پاس زیر تربیت ہے کہنے والوں کا کہنا ہے کہ یہ کیمیا گر خود انو کا بھی استاد ہے کیمیا گری کے علاوہ یہ دوسرے بے شمار علوم کا بھی ماہر ہے اور انو نے اس سے بہت کچھ سیکھ رکھا ہے میں اسی کیمیا گر کا رخ کرنا چاہتا ہوں میں اس کیمیا گر اور ساحر انو کے بیٹے کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں چونکہ ساحر انو کا

بیٹا بھی سری قوتوں کا مالک ہے اور کیمیاگر تو ویسے ہی بیشمار علوم کا ماہر ہے لہٰذا ان دونوں کو مجھے کسی طریقے سے ہلاک کرنا ہو گا۔

سدوری اس سارے سلسلے سے متعلق میں پشمیتم سے گفتگو کر کے آیا ہوں اب تمہارے ذمہ یہ کام ہے کہ ہمارے لئے چند روز کا زادراہ تیار کرو اس مہم میں ارشا بنی میرے ساتھ جائے گا میں اسی کی کشتی میں سفر کروں گا اس کی میں پشمیتم سے اجازت لے چکا ہوں کشتی میں ارشا بنی اور میں بحر روم کے اندر کنارے کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے کیمیاگر کے مسکن کا رخ کریں گے میری ایک محسن ننتورا نام کی ہے تم دونوں اس کے متعلق جانتے ہو کیونکہ ایک بار اس نے تم دونوں کی موجودگی میں انو اور ثور فلک کے خلاف میری مدد کی تھی ننتورا کیمیاگر کے مسکن کے محل وقوع سے واقف ہے ننتورا اس وقت میرے اردگرد منڈلا رہی ہو گی ایلیم بھی میرے ساتھ ہے اور بلی کی صورت میں میری زنبیل کے اندر موجود ہے میں چاہتا ہوں کہ تم ہمارے لئے چند دن کا زادراہ تیار کرو اس کے بعد میں ارشا بنی کو لے کر اسی کی کشتی میں کیمیاگر کے مسکن کی طرف کوچ کروں گا۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں سدوری اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بول پڑی۔

سموقان میرے بیٹے! میں ابھی تھوڑی دیر تک تمہارے لئے زادراہ تیار کرتی ہوں تمہارے لئے دعا بھی کروں گا کہ خداوند مہربان تمہیں تمہاری اس مہم میں بھی کامیاب کرے۔

سدوری ابھی یہیں تک کہنے پائی تھی کہ سموقان کو شاید کچھ یاد آ گیا لہٰذا سدوری کو مخاطب کرتے ہوئے وہ فوراً بول پڑا۔

مادر محترم! مجھے ایک اور بات یاد آئی جو میں پہلے تم سے کہنا بھول گیا چھوٹے سے ایک خیمے کا بھی اہتمام کر دینا یہ خیمہ میں اور ارشا بنی کشتی میں لے کر روانہ ہوں گے جس کیمیاگر کا میں نے ذکر کیا ہے اس کا اور انو کے چھوٹے بیٹے کا خاتمہ کرنے کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑے گا۔

میرے بیٹے! میرے بچے تم فکرمند نہ ہو تمہارے لئے زادراہ کے ساتھ ساتھ

ہی تمہارے لئے خیمہ کا بھی اہتمام کرتی ہوں اب تم اور ارشا بنی دونوں بیٹھ کے باتیں کرو اتنی دیر تک میں تمہارے کوچ کا انتظام کرتی ہوں اس کے ساتھ ہی سدوری مڑی اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد سموقان اور ارشا بنی دونوں کشتی میں روانہ ہوئے بحرہ روم کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہو کر کیمیاگر کے مسکن کی طرف بڑھ رہے تھے۔

دن کا جو باقی حصہ رہتا تھا اس میں انہوں نے بڑی تیزی سے سفر شروع کیا جب سورج اپنی روشنی کے سارے حروف سمیٹتا ہوا غروب ہو گیا تب ایلم بلی سے انسانی صورت میں تبدیل ہوئی ننتورا جو اس سے پہلے روپوش رہتے ہوئے سموقان کے اردگرد منڈلا رہی تھی وہ بھی انسانی صورت میں کشتی میں نمودار ہوئی اب چاروں یعنی سموقان ارشابنی، ایلم اور ننتورا کیمیاگر کے مسکن کی طرف بڑھ رہے تھے ننتورا نے چونکہ کیمیاگر کا مسکن دیکھ رکھا تھا لہذا وہ ارشابنی اور سموقان کی رہنمائی کر رہی تھی۔

سورج غروب ہو گیا تب سمندر میں تیز آندھیاں چل نکلیں لگتا تھا جیسے سمندر کی کھولتی سانسوں میں لمحوں کے ابال اور بے ثمر بگولے بھر دیئے گئے ہوں بڑی بڑی لہریں واہموں کے سانپوں کی طرح پھنکارتی ہوئی کنارے کو چومنے کے لئے سر مار رہی تھیں۔ سورج غروب ہوتے ہی اندھیرے اور تاریکیاں آوارہ دھوئیں کی لکیروں کی طرح گمشدہ عکسوں پر اجل تحریریں رقم کرنے لگی تھیں۔ بڑی بڑی لہریں کوہستانوں کی طرح بلند ہوتے ہوئے زندگی سے الجھنے کے ہنر کا مظاہرہ کرنے لگی تھیں۔

سموقان اور ارشابنی بڑی مہارت کے ساتھ بالکل کنارے کے ساتھ ساتھ کشتی شمال کی طرف لے جا رہے تھے۔ لہروں کے شور کے ساتھ رات کی سری قوتیں گم سم تھیں چاروں طرف بے خانماں نکہتوں جیسی خاموشی بے اعتنائی کی رتوں جیسا سکوت اور مقتل کی ویرانیوں جیسی اداسی پھیلی ہوئی تھی لگتا تھا ہر شئے کی ذات کے

ں کی دہلیز پر کرب بے نوا اور کالی رتوں کے بنجر پن ناچ اٹھے ہوں۔

رات کے پچھلے حصے میں چاروں کشتی میں آگے بڑھتے ہوئے، کیمیاگر کے ن کے عین سامنے پہنچ گئے ننتورا نے وہاں کشتی کو روکنے کے لئے کہا۔ سموقان او نی جو چپو سنبھالے ہوئے تھے انہوں نے کشتی کو روک دیا پھر کشتی میں ننتورا کی ہی شہد بھری رازدار سی آواز سنائی دی اس نے سموقان کو مخاطب کیا تھا۔

سموقان! یہاں کشتی روک دو ہم اس وقت کیمیاگر کے مسکن کے عین نے ہیں کیمیاگر کا مسکن یہاں سے ساحل کی طرف چند قدم کے فاصلے پر ہے اب تم تمہارا کیا لائحہ عمل ہے۔

کشتی کے رک جانے کے بعد سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا شاید اس نے کچھ فیصلہ کیا اس کے بعد رازدارانہ سی آواز میں وہ ارشابنی ننتورا اور کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

کیمیاگر اور انو کے چھوٹے بیٹے سے نبٹنے کے لئے میرے ذہن میں ایک ب ہے اور وہ کچھ اس طرح ہے کہ یہاں ہم نے کشتی تو روک دی اب ہمارے پاس یا خیمہ ہے کشتی سے نکل کر ہم خیمہ ساحلی چٹانوں کے اندر نصب کرتے ہیں ہواؤں ابھی تک پہلی سی طوفانی اور شدت آمیز تیزی ہے۔ لہذا چٹانوں کے اندر ہمارا خیمہ ظ رہے گا رات کا جو پچھلا حصہ بچتا ہے وہ ہم خیمے میں آرام کر کے گذاریں گے ابنی، ننتورا اور ایلم تم تینوں سو جانا میں جاگتے ہوئے پہرہ دوں گا۔

اگلے روز ظاہر ہے جب کیمیاگر اپنے قریب ہی خیمہ دیکھے گا اور کنارے پر بھی کھڑی پائے گا تب وہ جستجو میں پڑے گا اور یقیناً یہ جاننے کی کوشش کرے گا کشتی والے لوگ کون ہیں وہ ہماری طرف آئے گا جب وہ ہمارے متعلق استفسار ے تو ہم نے اسے یہ کہنا ہے کہ ہمارا تعلق شمالی لبنان کے شمالی حصوں کی ایک ے ہے اگر وہ مجھ سے مخاطب ہوتا ہے تو میں اس سے کہوں گا کہ میرا ایک بھائی ملکہ ارکالا کے جزیرے میں رہائش پذیر ہے ہم اس سے ملنے کے لئے جا رہے تھے کہ ۓ میں سمندر کی طوفانی موجوں کا شکار ہو گئے کشتی چلانا مشکل ہو گیا لہذا کشتی کو ہم یہاں روک دیا ہمارے پاس خیمہ تھا جو ہم نے ساحل پر نصب کر دیا اور انتظار

کرنے لگے کہ کب سمندری طوفان تھمے اور ہم دوبارہ اپنے سفر کو جاری رکھیں۔

کیمیاگر اگر ہمارے متعلق مزید استفسار کرتا ہے تو میں اپنا نام سموقان بتاؤں گا ایلیم اپنا نام مارتھا کہے گی اس لئے کہ یہ ایسے نام ہیں جو ہم ماضی میں استعمال کرتے رہے ہیں ارشابنی تم اپنا نام ارشابنی ہی بتانا۔ ننتورا بھی اپنا اصلی نام ہی بتائے گی اس لئے کہ ننتورا سے کوئی واقف اور آگاہ نہیں ہے۔ اب ہم نے ایک بات طے کرنی ہے اگر کیمیاگر ہمیں اپنے پاس ٹھہراتا ہے ہمیں پناہ دیتا ہے چند دن یہاں قیام کرنے کی دعوت دیتا ہے تا کہ ہم سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے بعد دوبارہ ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف روانہ ہو سکیں پھر اس قیام کے دوران کیمیاگر ہمارے متعلق مزید استفسار کر سکتا ہے وہ یہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ ہمارے درمیان کیا رشتہ ہے ہمیں آپس میں کیا رشتہ بتانا چاہئے یہ سب مل کے طے کر لو پھر اسی پر عمل پیرا ہوا جائے گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے ایلیم اور ننتورا دونوں کی گردنیں جھک گئی تھیں اس موقع پر ارشابنی بول پڑا۔

ننتورا اور ایلیم میری دونوں بہنو! سموقان کی اس گفتگو کا اگر میں جواب دوں تو تم برا تو نہ مانو گی دراصل ہمیں ہر صورت میں کیمیاگر اور ساحرانو کے بیٹے سے بچنا ہے اور اس کے لئے اگر ہمیں آپس میں کوئی رشتہ جوڑنا پڑتا ہے تو اس کا ہمیں برا نہیں ماننا چاہئے۔ جہاں تک ایلیم کا تعلق ہے تو ننتورا میری بہن یہ پہلے ہی سموقان سے منسوب ہو چکی ہے یہ اپنے آپ کو سموقان کی بیوی بتا سکتی ہے ننتورا جہاں تک تمہارا تعلق ہے میں نہیں جانتا تمہارے کیا جذبات ہیں لیکن ہم اگر تمہیں بھی سموقان کی بیوی بتائیں تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے اس طرح ہم اپنے درمیان ایک محکم رشتہ استوار کرتے ہوئے کیمیاگر اور ساحرانو کے چھوٹے بیٹے سے نبٹ سکتے ہیں۔

ارشابنی کی اس گفتگو سے ایلیم ہی نہیں ننتورا کے چہرے پر بھی خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ننتورا کی آواز سنائی دی۔

مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے یقیناً ہمیں اپنے درمیان رشتہ تو ہر حال طے کرنا ہی ہے ارشابنی جو کچھ تم نے کہا ہے اسی پر عمل کیا جائے گا میرے خیال تو

یہیں ساحل پر خیمہ نصب کرنا چاہئے۔

سموقان نے ننتورا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان کشتی سے اترا، خیمہ اس نے اٹھایا خیمے کا دوسرا سامان ننتورا اور ایلیم نے اٹھا لیا تھا جب کہ ارشابنی کشتی کو باندھنے کے لئے کنارے پر ایک کھونٹا ٹھونکنے لگا تھا کھونٹا ٹھونکنے کے بعد کشتی کو اس نے کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا اتنی دیر تک سموقان، ایلیم اور ننتورا تینوں نے مل کر چٹانوں کے اندر خیمہ نصب کر دیا تھا کشتی کے اندر جو ان کی ضروریات کی اشیاء تھیں اور کھانے کا سامان تھا وہ انہوں نے کشتی سے خیمے میں منتقل کر دیا تھا پھر چاروں خیمے میں داخل ہوئے اس کے بعد سموقان نے ان تینوں کو مخاطب کیا۔

میرے عزیزو! رات تھوڑی رہ گئی ہے تم تینوں آرام کرو میں جاگتا ہوں پہرہ دیتا ہوں اس پر ایلیم فوراً بول پڑی۔

نہیں سموقان ایسا نہیں ہو گا میں چاہتی ہوں کہ چاروں خیمے میں بیٹھیں ہم باتیں کریں اور رات کا جو باقی حصہ رہتا ہے اسے اسی طرح جاگتے ہوئے گزار دیں ارشابنی اور ننتورا نے بھی ایلیم کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر چاروں وہاں بیٹھ کر گفتگو کرنے لگے تھے یہاں تک کہ مشرق سے شفق نمودار ہوئی، شفق نمودار ہوتے ہی ایلیم بلی میں تبدیل ہو گئی اور سموقان کی زنبیل میں چلی گئی تھی سموقان ننتورا اور ارشابنی سورج طلوع ہونے کے بعد خیمے سے باہر نکلے خیمے کے بالکل قریب ہی پرانی طرز کی ایک عمارت تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ننتورا کہنے لگی۔

سموقان یہی اس کیمیاگر کا مسکن ہے میرے خیال میں تھوڑی دیر تک خود کیمیاگر یا اس کے کارندے اور اس کے محافظ ہمارے متعلق جاننے کے لئے ہمارے خیمے کا رخ ضرور کریں گے میں تمہیں شاید پہلے بتانا بھول گئی تھی کہ کیمیاگر یہاں ساحرانو کے بیٹے کے ساتھ اکیلا نہیں رہتا کیمیاگر کے بہت سے دیگر شاگرد بھی ہیں جو یہاں اس عمارت میں قیام کرتے ہیں ساتھ ہی کیمیاگر کے کچھ محافظ بھی ہیں ساحرانو اس کیمیاگر کی مالی طور پر بھی بہترین انداز میں مدد کرتا ہے لہٰذا ان ویرانوں کے اندر کیمیاگر بڑی سہولتوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

تھوڑی دیر تک کوہستانی سلسلے کے اوپر بنی ہوئی اس قدیم اور پرانی طرز کی

عمارت کو سموقان دیکھتا رہا پھر ننتورا کو اس نے مخاطب کیا۔

ننتورا! ایلیم بلی کی صورت میں میری زنبیل میں جا چکی ہے اب ہم تینوں ہیں میں تم اور ارشابنی میرے خیال میں ہمیں اپنے خیمے میں بیٹھنا چاہئے کیمیاگر یا اس کے محافظ اور کارندے یہاں ہماری کشتی اور خیمے کو دیکھ کر ضرور ادھر کا رخ کریں باہر کھڑے ہو کر ہمیں انہیں کسی شک و شبہ میں نہیں ڈالنا چاہئے سموقان کے کہنے پر ننتورا اور ارشابنی دونوں خیمے میں داخل ہوئے ان کے پیچھے پیچھے سموقان بھی خیمے میں داخل ہوا تینوں خیمے میں بیٹھ گئے کچھ دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد سموقان نے گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشابنی جو لائحہ عمل تم نے پیش کیا ہے میں اس میں تھوڑی سی تبدیلی پسند کروں گا ہو سکتا ہے کیمیاگر اور ساحر انو کے بیٹے سے نبٹنے کے لئے ہمیں یہاں کئی روز تک قیام کرنا پڑے میں چاہتا ہوں ایلیم کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے سامنے نہ آئے ہو سکتا ہے وہ دونوں اسے پہلے سے جانتے اور پہچانتے ہوں اس وقت تو ایلیم بلی کی صورت میں میری زنبیل کے اندر ہے اگر ہمارا رابطہ کہیں رات کے وقت کیمیاگر سے ہوتا تو ظاہر ہے ایلیم انسانی صورت میں ہو گی میں ایسی صورت میں ایلیم سے کہوں گا کہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی آنکھ سے روپوش رہے صرف ننتورا ہمارے ساتھ اپنی انسانی شکل میں کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے سامنے جائے ننتورا اگر کوئی پوچھتا ہے یا ہم دونوں سے ننتورا کے متعلق کوئی سوال کرتا ہے تو وقت کاٹنے کے لئیے انو کے بیٹے اور کیمیاگر سے نبٹنے کے لئے ننتورا اپنے آپ کو میری بیوی بتائے ہے۔

سموقان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ ارشابنی بول پڑا۔

سموقان میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتا ہوں ہم تینوں ہی ظاہری طور پر کیمیاگر اور انو کے بیٹے سے ملنے کی کوشش کریں گے ننتورا اپنے آپ کو تمہاری بیوی ظاہر کرے گی میں اپنے آپ کو ننتورا کا بھائی بتاؤں گا اور اپنی منزل ہم پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق ملکہ ظلمات ارکالا کا جزیرہ بتائیں گے۔

سموقان، ارشابنی کی اس تجویز کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ خاموش ہو گیا

کوئی آواز سننے کی کوشش کرنے لگا پھر وہ چونک سا پڑا اس موقع پر ننتورا نے سموقان کو مخاطب کیا۔

عظیم سموقان کیا تم کوئی خدشہ محسوس کر رہے ہو۔

سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا پھر ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمی سی آواز میں کہنا شروع کیا۔

ننتورا میں محسوس کرتا ہوں جیسے ہمارے خیمے کی طرف کوئی آرہا ہے آنے والے یقیناً کیمیاگر کے لوگ ہی ہوں گے پھر بڑی تیزی سے اٹھتے ہوئے سموقان خیمے سے باہر آیا اس نے دیکھا کہ کچھ مسلح جوان کوہستانی سلسلے کے اوپر قدیم طرز کی عمارت کی طرف سے خیمے کی طرف آرہے تھے۔

سموقان نے خیمے کی طرف منہ کرتے ہوئے دھیمی سی آواز میں ننتورا اور ارشابنی کو مخاطب کیا۔

تم دونوں محتاط رہو میرے خیال میں کیمیاگر نے ہمارا یہ خیمہ اور ساحل پر کھڑی کشتی دیکھ لی ہے اور اس نے اپنے مسلح جوان ہماری طرف بھجوائے ہیں دیکھیں وہ کیا کہتے ہیں۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ مسلح جوان خیمہ کے قریب سموقان کے سامنے آن کھڑے ہوئے پھر ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی تم کون ہو کہاں سے آئے اور یہاں تم نے کس مقصد کے تحت خیمہ نصب کیا ہے۔

سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے ان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے بڑی انکساری اور لجاجت میں کہنا شروع کیا۔

میرے عزیزو! میں نہیں جانتا تم کون لوگ ہو اور کس مقصد کے تحت ہماری طرف آئے ہو ہم مسافر ہیں شمالی لبنان کی ایک بستی کے رہنے والے ہیں میرے ساتھ میرا ایک عم زاد اور میری بیوی ہیں ہم شمالی لبنان سے سفر کا آغاز کرتے ہوئے ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے کی طرف جانا چاہتے ہیں وہاں میرا بھائی ملکہ ارکالا کے قصر میں خدمت گار ہے۔

عزیزو! ہماری بد قسمتی کہ گزشتہ شب جب کہ اپنی چھوٹی سی اس کشتی پر ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے ہم سمندر کی بپھری موجوں اور تیز طوفان کا شکار ہو گئے ہم بڑی مشکل سے ڈوبتے ہوئے بچے تاہم کشتی کو ہم نے رات کے پچھلے پہر یہاں کنارے پر لگایا کشتی کو خشکی پر چڑھایا اور یہاں خیمہ نصب کر لیا اور آرام کرنے لگے ہمارا ارادہ یہ تھا کہ جب ہوائیں پرسکون ہو جائیں گی سمندر کی طغیانی تھم جائے گی تب دوبارہ بحرہ روم کے کنارے کے ساتھ ساتھ ہم اپنے سفر کا آغاز کریں گے۔

سموقان دم لینے کے لئے رکا ان مسلح جوانوں پر ایک گہری نگاہ اس نے ڈالی اس کے بعد اس نے اپنی گفتگو کا سلسلہ پھر جاری رکھا۔

عزیزو! کیا تم مجھے بتاؤ گے تم لوگ کون ہو اور یہ سامنے کوہستانی سلسلے کے اوپر جو عمارت ہے یہ کیسی ہے کس کی ہے کون اس کا مالک ہے کون لوگ یہاں رہتے ہیں۔

سموقان کے اس استفسار پر وہ مسلح جوان مسکرانے لگے تھے پھر ان میں سے ایک بول پڑا۔

اجنبی! یہ مسکن دنیا کے شہرت یافتہ کیمیا گر کا ہے تم نے ساحرانو کا نام سن رکھا ہو گا اس کا مسکن لبنان کے کوہستان لکام پر ہے یہ کیمیا گر اس ساحر کا استاد بھی ہے اور آج کل انو کا بیٹا بھی کیمیا گر کے زیر تعلیم ہے کیمیا گر اور انو کا بیٹا آج صبح جب سیر کے لئے محل سے نکلے تو ان کی نگاہ تمہارے خیمے اور ساحل پر کھڑی تمہاری کشتی پر پڑی لہذا کیمیا گر نے ہمیں تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ ہم یہ دریافت کریں کہ تم لوگ کون ہو کیوں اس ساحل پر تم نے اپنی کشتی کو لنگر انداز کیا ہے اب تم ایک مہربانی کرو تم جس قدر لوگ ہو ہمارے ساتھ چلو کیمیا گر نے تمہیں بلایا ہے مجھے امید ہے کہ اپنی باتوں سے تم اسے مطمئن کر سکو گے اب تم ہمارے ساتھ چلو۔

سموقان نے جواب میں کچھ بھی نہ کہا پیچھے مڑتے ہوئے اس نے ارشابی اور ننتورا کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ تینوں چپ چاپ ان مسلح جوانوں کے ساتھ ہو لئے تھے۔

اس عمارت کے صدر دروازے کے قریب وہ مسلح جوان رک گئے اس لئے

صدر دروازے کے قریب ہی ایک بوڑھا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا کھڑے تھے ان طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک مسلح جوان نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی! یہ جو بوڑھا عمارت کے صدر دروازے پر کھڑا ہے یہی کیمیا گر ہے اور کے ساتھ دنیا کے شہرت یافتہ ساحرانو کا بیٹا ہے۔

سموقان محتاط ہو گیا تھا آگے بڑھ کر اس نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے گر کو سلام کہا کیمیا گر نے سر کو ہلاتے ہوئے جواب دیا اتنی دیر تک ایک مسلح ن آگے بڑھا اور اپنا کان کیمیا گر کے کان کے پاس لے جاتے ہوئے کچھ کہنے لگا تھا شاید موقان اور اس کے ساتھیوں کے متعلق تفصیل بتا رہا تھا۔

جب تک وہ مسلح جوان کیمیا گر کے کان میں سرگوشی کرتا رہا کیمیا گر کے ے پر مسکراہٹ کھیلتی رہی قریب ہی کھڑا انو کا بیٹا بھی یہ گفتگو سن رہا تھا اس کے ے پر بھی تبسم کھیل رہا تھا مسلح جوان جب پیچھے ہٹا تب تھوڑی دیر تک خاموشی رہی دوران کیمیا گر بڑے غور سے کبھی سموقان، کبھی ارشابی اور کبھی ننتورا کی طرف لیا۔

تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر کیمیا گر نے سموقان کو مخاطب کرتے شروع کیا۔

اجنبی! مجھے تمہارے ساتھ ہمدردی ہے مجھے دکھ ہے کہ سمندر کے کنارے تے ہوئے تم لوگ طوفان کا شکار ہوئے میرے متعلق یہ محافظ تفصیل کے ساتھ ہے تمہارے متعلق بھی اس نے مجھے تفصیل کے ساتھ آگاہی کر دی ہے طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے تم یقیناً تھکے ہارے ہو گے ساحل سمندر پر جو خیمہ تم نے کیا ہے وہ نہ تم تینوں کے شایان شان ہے نہ تم اس میں آرام کر سکتے ہو جب ی تم قیام کرنا چاہو خواہ وہ قیام ہفتوں مہینوں اور سالوں پر محیط ہو تم اس میں کر سکتے ہو اور جب تم جانا چاہو تو میں ایک شفیق مہربان کی طرح تمہیں کروں گا بہرحال میں اس کہنہ اور قدیم عمارت میں تم تینوں کو خوش آمدید کہتا

کیمیا گر جب خاموش ہوا تو تھوڑی دیر تک سموقان بھی کیمیا گر اور انو کے

بیٹے دونوں کو تیز نگاہوں سے دیکھتا رہا پھر اس نے بڑی عاجزی بڑی انکساری سے گر کو مخاطب کیا۔

ہمارے مہربان میزبان آپ کی گفتگو نے ان اجنبی سرزمینوں میں ا حوصلہ ایک نیا ولولہ دیا ہے آپ نے جس سلوک کا اظہار ہمارے لئے کیا ہے پہلے تو میں اس کا تہہ دل سے شکر گزار اور ممنون ہوں یہاں تک کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد دوبارہ وہ نتتورا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تھا۔

محترم کیمیاگر! یہ جو لڑکی آپ کے سامنے کھڑی ہے اس کا نام نتتورا میری بیوی ہے سفر کے دوران اس کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی اور جب ا سمندری طوفان اور جھکڑوں کو دیکھا تو اس کی طبیعت مزید خراب ہو گئی سرجون ہے میرے ساتھ جو میرا ساتھی ہے یہ میرا چچازاد ہے اس کا نام ارشابن آپ چند روز تک ہمیں یہاں قیام کرنے کی اجازت دے دیں تو میرے خیال ددوران میری بیوی کی طبیعت بھی بحال ہو جائے گی پھر ہم ایک نئے جوش اور کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کر سکیں گے۔

سموقان خاموش ہو گیا کیمیاگر تھوڑی دیر تک اس کی طرف بڑے دیکھتا رہا پھر اس نے انتہائی رازداری میں اپنے پہلو میں کھڑے انو کے بیٹے مشورہ کیا اس کے بعد اس نے پھر سموقان کی طرف دیکھا شاید وہ دونوں باہم کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کر چکے تھے پھر کیمیاگر نے سموقان کو مخاطب کرتے ہو شروع کیا۔

تم لوگ جب تک چاہو اس عمارت میں قیام کر سکتے ہو یہاں سے آ والے اجنبی ہمارے لئے ایک معزز مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں میرے ساتھ آؤ تینوں کو وہ کمرہ دکھاتا ہوں جس میں تم نے قیام کرنا ہے میری طرف سے اجازت ہے تم جب تک چاہو یہاں قیام کر سکتے ہو یہاں قیام کے دوران تم کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا مکمل خیال رکھا جائے گا اور اس سلسلے میں کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا جائے گا۔ اب تم تینوں میرے ساتھ آؤ۔

اس موقع پر سموقان، ارشابن اور نتتورا نے جواب طلب نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کوئی فیصلہ کرنے کے بعد وہ چپ چاپ کیمیاگر انو کے بیٹے کے پیچھے ہو لئے تھے کچھ مسلح جوان بھی ان کے پیچھے پیچھے تھے۔

کیمیاگر اور انو کا بیٹا عمارت کے ایک دروازے کے سامنے رک گئے پھر کیمیاگر نے دروازہ کھولنا ہی چاہا تھا کہ ایک مسلح جوان آگے بڑھا اور اس نے دروازہ خود کھولا۔ کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں اس کمرے میں داخل ہوئے ان کے پیچھے پیچھے سموقان، نتتورا اور ارشابن بھی اس کمرے میں داخل ہوئے کمرہ ایسا لگتا تھا جیسے پرانی قدیم طرز کا کوئی زندان اور قید خانہ ہو تاہم وہ کمرہ آسائش و ضروریات کی ہر شئے سے سجایا ہوا تھا کمرے میں داخل ہونے کے بعد کیمیاگر نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سموقان کو مخاطب کیا۔

یہ تم تینوں کے لئے کمرہ ہے اس میں تم تینوں آرام کرو اگر تم دونوں میاں بیوی علیحدہ رہنا چاہو اور اپنے چچازاد بھائی کی رہائش کا اہتمام کسی دوسرے کمرے میں رکھنا چاہو تو اس کا بھی اہتمام کیا جا سکتا ہے کیمیاگر کی اس پیشکش کے جواب میں سموقان بول پڑا۔

مہربان کیمیاگر اس کی ضرورت نہیں ہے ہم تینوں اسی کمرے میں قیام رہیں گے آپ کا ہم پر یہ کیا کم احسان ہے کہ آپ ہمیں اپنی اس عمارت میں ہر آرام و آسائش مہیا کر رہے ہیں۔

کیمیاگر انو کے بیٹے کے ساتھ مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا ہوا کہنے لگا۔

اب تم تینوں اس کمرے میں آرام کرو میں سورج غروب ہونے کے بعد تم لوگوں سے ملنے کے لئے آؤں گا اور تفصیل سے تم لوگوں کے ساتھ گفتگو کروں گا میں کچھ غلاموں کو بتا دیتا ہوں کہ وہ تمہارے کھانے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھیں گے اس کے ساتھ ہی کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں وہاں سے چلے گئے تھے۔

سموقان ان سب کو اپنے کمرے کے دروازے تک چھوڑنے گیا تھا جب سے وہ عمارت کے دوسرے حصے کی طرف جاتے ہوئے اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے تھے اس وقت تک سموقان اس کمرے کے دروازے پر ہی کھڑا رہا تھا پھر اس نے دروازہ بند کیا اسے اندر سے زنجیر لگائی نتتورا اور ارشابن دونوں کو اپنے قریب آنے کو

کہاوہ اس کے پہلو میں نشستوں پر بیٹھ گئے تب سموقان نے بڑی رازداری سے گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشابن اور ننتورا جو کچھ میں کہنے والا ہوں غور سے سنو جہاں تک میرا اندازہ ہے کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں ہمیں ایک جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ننتورا ایسا وہ صرف تمہارے حسن، تمہارے شباب کی وجہ سے کر رہے ہیں جس طرح ان لوگوں نے ایلم کو اتانا کے لئے پیش کیا اور اس کے نہ ماننے کی وجہ سے اس کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا میرا خیال ہے یہ کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں ہی تمہارے حسن تمہاری خوبصورتی، تمہاری جسمانی ساخت سے متاثر ہیں اور میرا خیال ہے وہ صرف تمہاری وجہ سے ہماری مہمان داری کر رہے ہیں وہ کیا حربہ کریں گے فی الحال تو میں کچھ نہیں جانتا لیکن ان کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی میں ان کے خلاف اپنے کام کی تکمیل کر لینا چاہتا ہوں جو کچھ میں کرنے والا ہوں وہ غور سے سنو۔

یہاں تک کہنے کے بعد سموقان تھوڑی دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس دوران ارشابن اور ننتورا دونوں بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے پھر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اپنی زنبیل سے اس نے بلی کی صورت میں ایلم کو نکال کر ننتورا کی گود میں بٹھایا۔ ساتھ ہی اس نے اپنی زنبیل سے چھری بھی نکالی پھر اس چھری پر اس نے اپنا کوئی سحری اور سری عمل کیا اور اس چھری کے ساتھ اس نے کمرے کے چاروں طرف ایک حصار بنا دیا تھا صرف دروازے کا حصہ اس نے خالی چھوڑا تھا اس کے بعد وہ دوبارہ اپنی نشست پر آ بیٹھا ارشابن اور ننتورا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

ننتورا اور ارشابن میری بات غور سے سنو! ظاہر ہے شام کو کیمیاگر اور ساحر انو کا بیٹا ہم سے ملنے کے لئے آتے ہیں جیسا کہ وہ خود کہہ کے گیا ہے یہ بھی واضح ہے کہ جب بھی وہ کہیں جاتا ہے اس کے محافظ اس کے ساتھ ہوتے ہیں لہذا جب ہمارے کمرے میں آئے گا تو اس کے محافظ بھی اس کے ساتھ ہوں گے اس لئے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب وہ اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کے محافظ اس کے ساتھ ساتھ تھے اب میں نے کمرے کے اطراف میں ایک حصار قائم کر دیا ہے میں نے دروازے کا حصہ خالی کر رکھا ہے اب شام کو اگر کیمیاگر اور انو کا بیٹا آتے ہیں تو میں اٹھ کے ان کا استقبال

کروں گا ساتھ ہی میں اپنی زنبیل سے چھری نکال لوں گا اور اپنے حصار کو دروازے کے سامنے مکمل کر دوں گا۔ اس طرح کمرے میں رہتے ہوئے کیمیاگر او انو کا بیٹا دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اس وقت تک ایلم بھی بلی سے اپنی اصلی صورت میں آ چکی ہو گی لیکن ان کی آمد سے پہلے میں اسے یہ کہہ دوں گا کہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کے غائب رہے انسانی نگاہ سے اوجھل رہے۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ ننتورا نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

سموقان! جو کچھ تم کرنے والے ہو یہ اپنی جگہ درست ہے لیکن جب تم دروازے کے سامنے اپنے حصار کی تکمیل کر جاؤ گے تو جہاں کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے وہاں تم، میں اور ایلم بھی اپنی ساری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اور ایلم بھی ہمارے سامنے آ جائے گی ایسی صورت میں یاد رکھنا ہمارے لئے ابتلاء اٹھ کھڑی ہو گی اس لئے کہ کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے محافظ ان کے ساتھ ہوں گے اور وہ ضرور ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔

ننتورا کی اس گفتگو پر سموقان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ننتورا! اگر تم بیچ میں نہ بھی بولتی تو میں اسی موضوع پر گفتگو کرنے والا تھا سنو! بہرحال جو کچھ میں کہنے والا ہوں غور سے سنو تم نے جو اندیشے پیش کئے ہیں وہ اپنی جگہ انتہائی درست اور معقول ہیں میں جانتا ہوں جس وقت دروازے کے سامنے حصار کی تکمیل ہو جائے گی تو میں، تم، ایلم کیمیاگر اور انو کا بیٹا سبھی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے اور ان قوتوں کو ہم ایک دوسرے کے خلاف حرکت میں نہیں لا سکیں گے۔

جہاں تک ایلم کا تعلق ہے تو اسے میں کہہ دوں گا کہ جس وقت کیمیاگر اور انو کے بیٹے کا آنے کا وقت ہو تو وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس کمرے سے باہر رہے تاکہ جونہی کیمیاگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے اور میں دروازے کے سامنے حصار کی تکمیل کروں تو فی الفور انہیں کمرے میں ایلم دکھائی نہیں دینی چاہئے

اس طرح وہ مزید شبہات میں پڑجائیں گے دراصل ایلم اس وقت کمرے میں آئے گی جب ہم دشمن سے ٹکرائیں گے اب ٹکرانے کا کیا طریقہ کار ہو گا یہ بھی سنو۔

جونہی کیمیاگر اور انو کا بیٹا اس کمرے میں آئیں گے میں کوشش کروں کہ سب سے پہلے میں حرکت میں آؤں اپنی تلوار بے نیام کرتے ہوئے کیمیاگر اور انو کے بیٹے کی گردنیں کاٹ دوں اگر میں اس معاملے میں اکیلا اس کام کو سرانجام نہ دے سکا تو ارشابنی بھی اس سلسلے میں پوری طرح میری مدد کرے گا میرے خیال میں ارشابنی اور میں مل کے انو کے بیٹے اور کیمیاگر کو موت کے گھاٹ اتار دیں تو اس کے بعد ان کے محافظوں سے نبٹنا ہمارے لئے کسی قدر آساں ہو جائے گا انو کے بیٹے کو اغواء کر کے ساتھ نہ لے جائیں گے بلکہ یہیں اسے قتل کر کے قصے کو تمام کر دیں گے۔

سموقان میرے عزیز! تمہاری تجویز بہت اچھی ہے لیکن میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا اس میں خطرات ہی خطرات، اندیشے ہی اندیشے ہیں سموقان کی اس تجویز کے جواب میں ارشابنی نے بولتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا تھا یہاں تک کہنے کے بعد وہ تھوڑی دیر کے لئے رکا اس کے بعد وہ کہتا چلا گیا۔

سموقان! اگر میں اور تم دونوں کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے خلاف حرکت میں آتے ہیں تو یاد رکھنا اس وقت تک کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے محافظ اپنا کام مکمل کر چکے ہوں گے اور یا تو وہ میرے اور تمہارے خلاف حرکت میں آ چکے ہوں گے یا جس وقت ہم انو کے بیٹے اور کیمیاگر کے خلاف حرکت میں آ رہے ہو گے وہ ایلم اور تنتورا کا کام تمام کر چکے ہوں گے لہذا میری تجویز یہ ہے کہ میں اور تم کیمیاگر اور انو کو فراموش کر دیں۔

جونہی دروازے پر تم اپنے سری عمل کی تکمیل کرتے ہو میں اور تم دونوں فوراً ہی محافظوں کے خلاف حرکت میں آجائیں گے اگر ہم محافظوں کا کام تمام کر دیں تو ساحر انو کے بیٹے اور کیمیاگر سے نبٹنا کوئی مشکل نہیں اس لئے کہ وہ دونوں ہی سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہوں گے۔ کیمیاگر بوڑھا ہے سری قوتوں کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا انو کا بیٹا جوان ہی سہی پر وہ بھی سری قوتوں کے بغیر کیا کرے گا میری تجویز یہ ہے کہ میں اور تم دونوں محافظوں کے خلاف حرکت میں آئیں گے ان کا کام تمام کر دیں اتنی

تنتورا اور ایلم دونوں مل کے انو کے بیٹے اور کیمیاگر پر ضرب لگائیں اگر انہیں یہ اپنے سامنے زیر نہ کر سکیں تو کم از کم انہیں اپنے ساتھ الجھائے رکھیں تاکہ وہ کمرے سے باہر نہ جانے پائیں اگر وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھنا وہ اپنی سری قوتوں کو حاصل کر لیں گے اور اگر ایسا ہو گیا تو ہمارے لئے یہ دونوں کئی طوفان کھڑے کر دیں گے اور ہماری یہ مہم نہ صرف ناکام ہو گی بلکہ یہ انو کا بیٹا اور کیمیاگر ہمارے لئے اس عمارت کے اندر طرح طرح کے خطرات بھی شروع کر سکتے ہیں۔

ارشابنی کی اس ساری گفتگو کے جواب میں سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی کچھ دیر اس نے سوچا پھر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے تنتورا بول پڑی۔

سموقان! جو کچھ ارشابنی نے کہا ہے اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں میرے خیال میں اس موقع پر اگر ایلم انسانی صورت میں ہوتی تو وہ بھی میری تائید کرتی جہاں تک کیمیاگر اور انو کے بیٹے کا تعلق ہے تو سموقان تم اور ارشابنی انہیں فراموش کر دو ان دونوں کو میرے اور ایلم کے سپرد کر دو۔ مجھے امید ہے کہ میں اور ایلم دونوں مل کر ان دونوں کو نہ صرف اپنے ساتھ مصروف رکھیں گے بلکہ ان پر ایسی ضربیں لگائیں گے کہ وہ بھاگ نہیں پائیں گے میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ ان دونوں کو اس کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیں گے جہاں تک کیمیاگر کا تعلق ہے اس میرے خیال میں ہم دونوں مل کے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گی اور انو کے بیٹے پر بھی ضربیں لگائیں گے کہ ادھ مواء کر کے رکھ دیں گی میرے خیال میں اس وقت تک تم دونوں مل کر کیمیاگر اور انو کے بیٹے کے محافظوں کا خاتمہ کر چکے ہو گے اگر ایسا ہو تو یاد رکھنا ہماری یہ مہم کامیاب رہے گی اور اگر ارشابنی اور تم دونوں نے ان کو فراموش کر کے کیمیاگر اور انو کے بیٹے پر ضرب لگانے میں پہل کی تو میں سمجھا کرتی ہوں کہ اس طرح ہمارے لئے خطرات اور خدشات اٹھ کھڑے ہوں گے تم جو چاہو کرو ہم ہر صورت میں تمہارے ساتھ ہیں تمہارا فیصلہ ہمارے لئے ہو گا بہرحال تمہاری کسی بھی تجویز کے سامنے اپنی رائے اپنا مشورہ پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

ننتورا خاموش ہو گئی ارشابنی بھی خاموش تھا تاہم وہ دونوں بڑے غور بڑے انہماک کے ساتھ اپنے سامنے بیٹھے سموقان کی طرف دیکھ رہے تھے اس موقع پر سموقان کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھوڑی دیر تک باری باری وہ ننتورا اور ارشابنی دونوں کو توصیفی انداز میں دیکھتا رہا اور اس کے بعد اس نے گفتگو کا آغاز کیا۔

ننتورا اور ارشابنی ! میں تم دونوں کا شکر گذار ہوں کہ تم دونوں نے میرے سامنے اچھی تجویز پیش کی میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اب یہ معاملہ طے شدہ ہے کہ جونہی انو کا بیٹا اور کیمیا گر اپنے محافظوں کے ساتھ آتے ہیں ہم اپنے کام کی ابتداء کریں گے ایلم اور ننتورا کیمیا گر اور انو کے بیٹے کے خلاف حرکت میں آئیں گی میں اور ارشابنی دونوں محافظوں کا خاتمہ کریں گے۔ میرے خیال میں اب یہ فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔

سموقان کی اس ساری گفتگو سے ارشابنی اور ننتورا دونوں خوش ہو گئے تھے پھر اس موضوع کو چھوڑ کر وہ وقت گذارنے کے لئے باہم دوسرے موضوعات پر گفتگو کرنے لگے تھے اس طرح وقت تیزی سے گذرنے لگا تھا۔

سورج اپنی مسافتیں طے کرتا ہوا روپوش ہو گیا تھا جھلملاتی شفق کے شرر، وجود کھو چکے تھے سمندر کی طرف سے آنے والی ہوائیں اپنے اندر بھیگی بھیگی آنچ کی بھولے ہر شئے کے احساس کے دروازوں پر دستک دینے لگی تھیں ہر شئے پر خاموشی اور طاری تھی لگتا تھا ہر گوشۂ گل ہر حصار سنگ انجانے تفکرات میں کھو گیا ہو کبھی سمندر کے انجانے گرداب شور کرتے ہوئے ساحلوں سے ٹکراتے اس کے بعد اس طرف دوبارہ سناٹوں کے کچھ اس طرح صحرا بکھر جاتے تھے جیسے کوئی محرم اسرار مالک اپنے خداوند قدوس کی تلاش میں نکل کھڑا ہو۔ ہر طرف ہر سمت دھوئیں کی حلقہ در حلقہ بولتے اندھیرے کچھ اس طرح پھیل بکھر گئے تھے جیسے گھمبیر راتوں کے راہی انجانی منزلوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

سموقان، ننتورا، اور ارشابنی شام کا کھانا کھانے کے بعد فارغ ہو چکے تھے ہم گفتگو کر رہے تھے ایلم بھی انسانی صورت اختیار کر چکی تھی اور وہ بھی ان کے ہمراہ کھانا کھانے کے بعد اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتی ہوئی کمرے سے باہر جا چکی تھی اب ان تینوں کو بڑی بے چینی کے ساتھ کیمیا گر اور انو کے بیٹے کی آمد کا انتظار تھا اچانک گفتگو کرتے کرتے ننتورا رک گئی اور اپنے سامنے بیٹھے سموقان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سموقان ! اگر میری سماعت دھوکہ نہیں کھا رہی تو انو کا بیٹا اور کیمیا گر

لپنے محافظوں کے ساتھ ہماری طرف آ رہے ہیں اس انکشاف پر سموقان ہی نہیں
ارشابنی بھی چونک اٹھا تھا تینوں اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے سموقان نے اپنا خنجر
لپنے لباس کے اندر چھپالیا تھا اتنی دیر تک کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں لپنے محافظوں کے
ساتھ اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہوئے تھے انہیں دیکھتے ہی سموقان، ارشابنی اور
ننتورا ان کا استقبال کرنے کے لئے دروازے کی طرف لپکے۔

سموقان نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے انو کے بیٹے اور کیمیاگر سے مصافحہ
کیا اس کے بعد ان کے ساتھ ارشابنی مصافحہ کر رہا تھا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر قہر برسا
مسکراہٹ میں ننتورا نے ان کا استقبال کیا تھا ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے ا
سب کو آگے بڑھنے کے لئے کہا کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں آگے بڑھے پیچھے پیچھے ان کے
چار محافظ تھے جونہی وہ دروازے سے تھوڑا آگے گئے۔ سموقان نے لپنے لباس کے اندر
سے اپنا خنجر نکالا اس پر اپنا سری عمل کیا اور جو دروازے کے قریب جو حصار ادھورا رہ
گیا تھا اس کی تکمیل کر دی تھی۔

سحر کی تکمیل ہونا تھی کہ کیمیاگر اور انو کا بیٹا دونوں چونک پڑے حصار کی
تکمیل کے ساتھ انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے ان کے جسم کے اندر برق دوڑا
دی ہو اس موقع پر سموقان اپنے خنجر کو لپنے لباس کے اندر چھپا چکا تھا پھر جب وہ کیمیاگر
کے قریب آیا تو کیمیاگر نے مشتبہ انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھ لیا۔

تم لوگ کون ہو؟ اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد مجھے یوں لگا ہے
جیسے مجھ پر برق گری ہو میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ میں اپنی ساری سری قوتوں سے
محروم ہو چکا ہوں کیمیاگر کی اس گفتگو کے دوران ہی انو کا بیٹا بھی بول پڑا اور کہنے لگا
استاد محترم! آپ کا کہنا درست ہے میں بھی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہوں یہ
کوئی عام لوگ نہیں ہیں۔

انو کے بیٹے کا اتنا ہی کہنا تھا کہ ایک محافظ سموقان کی طرف لپکا اس کی
گردن پکڑ لی اور تحکمانہ انداز میں اس سے پوچھنے لگا۔

تم کون ہو؟ اگر تم نے جھوٹ، دروغ گوئی سے کام لینے کی کوشش کی تو
یاد رکھنا میں اور میرے ساتھی تم تینوں کی گردنیں اڑا کے رکھ دیں گے۔

اس موقع پر سموقان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ارشابنی کو مخصوص اشارہ
اشارہ ملنا تھا کہ ارشابنی ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بے نیام کرتا ہوا لپکا دو
اس کی طرف بڑھے اتنی دیر تک سموقان بھی اپنی تلوار بے نیام کر چکا تھا پھر جس
نے اس کا گریبان پکڑا تھا اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس زور سے پیچھے دھکیلا
کمرے کی دیوار سے کسی بھاری پتھر کی طرح ٹکرایا اور ختم ہو گیا پھر دوسرے ہی
سموقان ان دو محافظوں کی طرف لپکا جو ارشابنی کی طرف بڑھے تھے اور پیچھے سے لپنے
وار سے دونوں کی گردنیں کاٹ دیں تھیں چوتھا محافظ اپنی جگہ پر سہما سہما تلوار
رہا تھا ارشابنی کو بہترین موقع ملا وہ اس کے پہلو کی طرف سے اس پر حملہ آور ہوا اس
نے اس کے وار کو روکا لیکن اتنی دیر تک دوسری طرف سے حملہ آور ہو کر سموقان
اس کا کام تمام کر دیا تھا۔

اس دوران انو کا بیٹا، اور کیمیاگر دونوں کمرے سے باہر بھاگنے کے لئے
ازے کی طرف لپکے تھے لیکن اب ایسا ممکن نہ تھا اس لئے کہ عین اسی لمحہ آندھی اور
اں کی طرح ایلیم کمرے میں داخل ہوئی تھی اندر داخل ہوتے ہی انو کے بیٹے پر وہ
آور ہوئی، ہوا میں اچھلتے ہوئے اس کے پیٹ پر اس زور سے لات ماری کہ وہ بری
لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا اتنی دیر تک ننتورا بھی حرکت میں آچکی تھی اس نے دو تین
زوردار ضربیں کیمیاگر کے شانے اور گردن پر لگائیں کہ کیمیاگر ادھ مواء سا ہو کر
پر گر گیا تھا اتنی دیر تک سموقان اور ارشابنی بھی فارغ ہو گئے تھے۔

سموقان نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر وہ مڑا
دیر تک ننتورا اور ایلیم دونوں کیمیاگر کو بے بس کر چکی تھیں جب کہ ارشابنی، انو
بیٹے کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر باندھ چکا تھا سموقان آہستہ آہستہ فاتحانہ انداز
ان دونوں کے سامنے آیا پھر کیمیاگر کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

شیطان کے گماشتے! تیرا اندازہ درست تھا میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں میں
ناپاک مقصد کے تحت تیرے اس مسکن کی طرف آیا تھا میرا نام سموقان ہے یقیناً
تم نے سن رکھا ہو گا میں صرف ایک خداوند قدوس کا ماننے والا ہوں۔ ابلیس کے
تم نے ساحر انو کے ساتھ مل کر جو بدی کا کھیل رچا رکھا ہے وہ اب زیادہ دیر تک

جاری نہ رہ سکے گا اسی کمرے میں میں تیرا خاتمہ تھوڑی دیر تک کروں گا پر پہلے میں انو کے بیٹے سے گفتگو کر لوں۔

اپنی تلوار لہراتے ہوئے سموقان انو کے بیٹے کی طرف آیا اپنی تلوار کی نوک اس کی گردن پر رکھی اسے مخاطب کیا۔

میں جانتا ہوں تو اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہے اب تو گائے کے چھوٹے بچھڑے کی طرح بے ضرر ہے بتا تیرے باپ انو نے اس سحر کو کہاں محفوظ رکھا ہوا ہے جسے استعمال کرتے ہوئے وہ انسانوں کو جانوروں کے روپ میں تبدیل کر دیتا ہے اس سحر کا توڑ کس جگہ ہے دیکھ اگر تم نے مجھے ٹالنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں اپنی تلوار پر ایسا زور ڈالوں گا کہ میری تلوار کی نوک تیری گردن کے پار ہو جائے گی اور تجھے سسک سسک کر مرنے کے لئے اس کمرے میں چھوڑ دوں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے انو کا بیٹا سہم گیا تھا ہکلاتے ہوئے کہنے لگا۔

میں جھوٹ نہیں بولوں گا میرے باپ نے یہ سحر بڑی مشکلوں سے حاصل کیا تھا یہ سحر اس نے بابل میں رہنے والے ایک آشوری ساحر سے حاصل کیا تھا یہ سحر اور اس کا توڑ دونوں ہی جبل لکام کی سب سے اونچی چوٹی پر بنی ہوئی اس عمارت کے اندر محفوظ ہے جو میرے باپ کے مسکن کی سب سے اہم عمارت خیال کی جاتی ہے اس عمارت کے بہت سے محافظ بھی ہیں اور اس عمارت کا نگہبان اور محافظ میرا بڑا بھائی ہے وہی اس عمارت اور اس کے اندر رکھے ہوئے سحر کی دیکھ بھال کرتا ہے اس کے علاوہ کچھ مافوق الفطرت قوتیں بھی ہیں جو اس عمارت، اور اس سحر دونوں کی حفاظت کرتی ہیں۔

ساحر انو کا بیٹا یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سموقان نے اپنی تلوار تان لی ایک جھٹکے کے ساتھ اسے بلند کرتے ہوئے گرایا اور انو کے بیٹے کی اس نے گردن کاٹ دی تھی پھر وہ پیچھے ہٹا اور اپنی تلوار گراتے ہوئے اس نے کیمیا گر کا بھی خاتمہ کر دیا تھا پھر اس نے مسکراتے ہوئے باری باری ایلم، تنتورا اور ارشا بنی کی طرف دیکھا اور انہیں مخاطب کیا۔

میرے عزیز و رفیقو! جس مہم پر ہم نکلے تھے اس میں ہم کامیاب ہوئے ہیں

کے بیٹے اور کیمیا گر کا خاتمہ کر دیا ہے اور یہ ہم نے ساحر انو پر دوسری ضرب لگائی ہے پہلی ضرب ملکہ ظلمات ارکالا کا قتل تھا اور جب انو کو خبر ہو گی کہ ارکالا کو قتل کر دیا گیا ہے تو اسے بے حد دکھ اور افسوس ہو گا اس لئے کہ ملکہ ظلمات ارکالا اس کی دست راست تھی اب جب اسے اس مسکن کے دوسرے محافظ خبر دیں گے کہ کسی انجانی ن نے کیمیا گر کو ہی نہیں بلکہ اس کے چھوٹے بیٹے کا بھی کام تمام کر دیا ہے تو پھر یہ ساحر انو پر دوسری ضرب ہو گی اب میں ساحر انو پر تیسری ضرب کی تیاری کروں گا اور وہ اس طرح۔

کہ یہاں سے نکلنے کے بعد ہم کشتی میں سفر کرتے ہوئے عین جبل لکام کی ن جائیں گے کشتی کو وہیں کھڑا کر دیں گے صلاح مشورہ کرنے کے بعد جبل لکام کی نابا پر چڑھیں گے اور اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے جس کے اندر نے سحر خانہ بنا رکھا ہے اور وہاں اس نے اپنے قیمتی سحر کو محفوظ کیا ہوا ہے اس عمارت کا نگران چونکہ سحر انو کا بڑا بیٹا ہے لہذا میں اس عمارت کے اندر دو کام سرانجام دوں گا اول یہ کہ اس سحر اور اس کا توڑ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا دوئم ساحر انو کے بڑے بیٹے کو بھی قتل کروں گا میرا یہ کام میرے خداوند نے چاہا تو کامیابی سے ہمکنار ہو گا اور یہ کام یقیناً انو پر میری طرف سے تیسری ضرب ہو گی چوتھی ضرب میں خود ساحر انو کو لگاؤں گا اور جب تک میں اس طرح نہیں کر لیتا دم نہیں لوں گا مجھے امید ہے کہ تم میرے ساتھ اتفاق کرو گے۔

تینوں نے باری باری ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ایلم نے سموقان کو مخاطب کیا۔

میرے عزیز آپ سے تعاون اور اتفاق نہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

ایلم شاید مزید کچھ کہتی کہ سموقان پھر بول پڑا۔

ارشا بنی! اس مہم میں تم ہمارے ساتھ نہیں ہو گے تم اپنی کشتی میں بیٹھ کر مسکن کی طرف واپس چلے جانا اس دوران اگر تمہارا رابطہ میرے استاد محترم سے ہو تو اسے مطلع کر دینا کہ ملکہ ارکالا کے بعد ہم کیمیا گر اور ساحر انو کے بیٹے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اب ہماری منزل انو کا وہ طلسم خانہ ہے جو اس

نے جبل لکام کی چوٹی پر بنایا ہوا ہے اب آؤ یہاں سے کوچ کریں۔

سمندر کے کنارے تک سب اکٹھے جاتے ہیں۔ ارشابنی تم اپنی کشتی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جانا میں، ننتورا اور ایلیم سمندر کے کنارے بیٹھ کر تھوڑی دیر تک انو کے سحر خانے میں داخل ہونے اور اس میں کامیابی حاصل کرنے کے متعلق صلاح مشورہ کریں گے اس کے بعد اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہم جبل لکام کی چوٹی پر نمودار ہوں گے اور اپنی تیسری مہم کو سر کرنے کی کوشش کریں گے اب آؤ یہاں سے چلیں۔

سموقان کے کہنے پر سب اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے سب سے پہلے سموقان اس کمرے سے نکلا باہر برآمدہ نما لمبی راہداری میں آکر اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کوئی بھی نہیں تھا کھنڈر نما اس عمارت میں خاموشی اور سکوت کا عالم تھا اپنے اطراف کا جائزہ لینے کے بعد سموقان نے مڑ کر دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اس نے ایلیم، ننتورا اور ارشابنی کو اپنے پیچھے آنے کے لئے کہا۔

اشارے پاتے ہی وہ بھی تینوں کمرے سے نکلے اور بڑی تیزی کے ساتھ کوہستانی چوٹی کے اوپر بنی اس پرانی بوسیدہ عمارت سے نکل کر ساحل سمندر کی طرف جا رہے تھے۔

چاروں نے ابھی لگ بھگ آدھا ہی فاصلہ طے کی ہو گا کہ سموقان چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا اس کی اس حرکت پر ایلیم، ننتورا اور ارشابنی بھی چونکے وہ بھی مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے تو دنگ رہ گئے اس لئے کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائے ان کے تعاقب میں بڑی تیزی سے آرہے تھے اس موقع پر سموقان نے ان تینوں کو مخاطب کیا۔

میرے ساتھیو! معلوم ہوتا ہے اس عمارت میں کچھ اور بھی محافظ تھے جنہیں کیمیاگر، انو کے بیٹے اور اپنے محافظ ساتھیوں کے قتل کی اطلاع ہو گئی ہے انہیں یہ بھی یقین ہے کہ یہ قتل ہم نے کئے ہیں ذرا تیزی سے اور آگے بڑھو وہ سامنے بڑی بڑی چٹانیں اور پتھر ہیں ان کی اوٹ میں بیٹھ کر ان سے نبٹتے ہیں۔

ایلیم، ننتورا اور ارشابنی تینوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا جب

قدم اور وہ آگے بڑھے پھر سموقان کے کہنے پر وہ سمندر کی طرف جانے والی پگڈنڈی کے دائیں بائیں ہو کے بیٹھ گئے تھے۔ ننتورا اور ایلیم سموقان کے کہنے پر ایک ہی پتھر کی اوٹ میں بیٹھ گئی تھیں اور یہ پتھر سموقان کے پیچھے تھا جب کہ سموقان اور ارشابنی راہداری کے دائیں بائیں دو پتھروں کے پیچھے چھپ گئے تھے انہوں نے اپنی کمانیں اور تیر سنبھال لئے تھے تاکہ تعاقب کرنے والے جب قریب آئیں تو ان پر تیر اندازی کر کے ان کا خاتمہ کر دیں یا کم از کم انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیں۔

تعاقب کرنے والے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائے جب قریب آئے تو ایک انقلاب ایک ابتلا اٹھ کھڑی ہوئی وہ اس طرح کہ پگڈنڈی کے دائیں بائیں جانب سے سموقان اور ارشابنی نے لگاتار تعاقب کرنے والوں پر تیر اندازی کی تھی اس تیر اندازی کے باعث ان میں سے کچھ بری طرح چھلنی ہو گئے، چیخ و پکار کا اک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور باقی تعاقب کرنے والے رک گئے پھر جب تعاقب کرنے والوں نے دیکھا کہ ان کے کچھ ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں تو زندہ بچنے والوں نے اپنے ہاتھوں سے مشعلیں پھینک دیں تاکہ ان کی روشنی میں وہ بھی کہیں تیروں کا نشانہ نہ بن جائیں مشعلیں پھینکنے کے بعد وہ آگے بڑھنے کے بجائے اپنی جانیں بچانے کی خاطر واپس عمارت کی طرف بھاگ گئے تھے۔

سارا معاملہ سموقان کی توقع کے عین مطابق ہوا تھا لہٰذا وہ اٹھ کھڑا ہوا اس طرف دیکھتے ہوئے ارشابنی، ایلیم اور ننتورا بھی اٹھ کھڑے ہوئے دوبارہ وہ سمندر کی جانب بڑھنے لگے کشتی کے قریب آکر وہ رک گئے پھر سموقان نے ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی! پہلے میرا ارادہ تھا کہ تم اکیلے کشتی میں بیٹھ کر اپنے مسکن کی جانب چلے جاؤ گے میں ایلیم اور ننتورا یہیں سے جبل لکام کے مسکن کی طرف کوچ کریں گے اب میں اپنا ارادہ بدلتا ہوں جس طرح چاروں ہم اس کشتی میں بیٹھ کر اس سمت آئے ہیں اسی طرح چاروں اس کشتی میں بیٹھ کر تمہارے مسکن کی طرف جاتے ہیں وہاں ہم کچھ عرصہ قیام کریں گے اس کے بعد جبل لکام کی مہم پر نکلیں گے یہ میں اس خدشے کے تحت کر رہا ہوں کہ اگر ہم تمہیں اکیلا کشتی میں روانہ کر دیں تو ہو سکتا ہے اس عمارت کے محافظ کسی اور راستے سے نکل کر تمہارے تعاقب میں لگ جائیں اور

تمہیں نقصان پہنچائیں۔

تینوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر اپنا خیمہ اور سامان ب
ہوئے وہ کشتی میں بیٹھے اور ارشابنی نے کشتی کو سمندر میں دھکیلتے ہوئے اپنے مسکن
طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اس دوران دو اہم واقعات اور حادثات نمودار ہوئے پہلا واقعہ اور حادثہ انو
ے مسکن میں تھا۔ ساحر انو ایک روز اپنے مسکن کے کمرہ خاص میں اپنی نشست پر چپ
باپ اور خاموش بیٹھا ہوا تھا وہ فکر مند، پریشان حال تھا اس کے پہلو میں اس کی بیٹی
شار اور دوسری طرف اس کا دست راست ثور فلک تھا جب کہ اس کے سامنے اس کے
یگر گماشتے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد
نو نے پہلے اپنی بیٹی عشتار کی طرف دیکھا ایک گہری نگاہ اس نے ثور فلک پر ڈالی اس
کے بعد اس نے اپنے سامنے بیٹھے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

عزیزو! لگتا ہے کہ کچھ قوتیں بڑی تیزی کے ساتھ ہمارا خاتمہ کرنے کے درپے
ں! تم تک یہ خبر پہلے ہی پہنچ چکی ہے کہ کچھ نامعلوم ہاتھوں نے ہماری دست راست اور
ددگار معاون ملکہ ظلمات ارکالا کا خاتمہ کر دیا تھا ارکالا کا خاتمہ ہمارے خلاف اور پشتیم
کے حق میں پڑتا ہے میرا دل کہتا ہے کہ ارکالا کے قتل میں پشتیم کا دست راست اور اس
معاون سموقان ملوث ہے اب تو اس سے بھی بڑھ کر بڑی ہولناک اور ہمیں ڈرا دینے
الی خبر پہنچی ہے وہ یہ کہ ساحل سمندر پر میرا جو استاد کیمیا گر رہتا تھا، اس کا بھی خاتمہ کر
یا گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ بڑھ کر ہولناک خبر یہ کہ میں نے اپنے چھوٹے بیٹے کو
رش کے لئے کیمیا گر کے پاس رکھا ہوا تھا۔ میرے اس بیٹے کو بھی قتل کر دیا گیا ہے
ر یہ قتل یقیناً سموقان نے ہی کیئے ہے۔

عزیزو! تمہاری آمد سے پہلے اس موضوع پر میں اپنی بیٹی عشتار اور اپنے دست راست ثور فلک کے ساتھ تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں میں نے ثور فلک اور عشتار کے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ وہ دونوں حرکت میں آئیں اور ہر صورت میں سموقان پر وارد ہوں اور اس کا سر کاٹ کے میرے سامنے پیش کریں ثور فلک سے میں نے یہ بھی وعدہ کی ہے کہ اگر وہ سموقان کا سر کاٹنے میں کامیاب ہو جائے تو میں اپنی عزیز اور حسین ترین بیٹی عشتار کو اس سے بیاہ دوں گا۔

ثور فلک نے بھی میری اس تجویز سے اتفاق کیا ہے اور اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے میری بیٹی عشتار کو حاصل کرنے کے لئے کہ ہر صورت سموقان کی گردن کاٹے گا اس نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ سموقان کے ساتھ ساتھ وہ حسین ترین لڑکی ایلم کو بھی ٹھکانے لگانے کی کوشش کرے گا اور ہو سکے تو اسے زندہ گرفتار کرنے کی تگ و دو بھی کرے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد انو خاموش ہوا کچھ سوچا پھر وہ اپنے سامنے بیٹھے گماشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہو کہہ رہا تھا۔

میں نے جو کچھ کہنا تھا تم لوگوں سے کہہ دیا ہے اب تم کہو جو تجویز میں نے پیش کی ہے تم میں سے کسی کو اس کے خلاف اعتراض ہے۔

ساحر انو کی اس گفتگو کے جواب میں اس کے سامنے بیٹھے اس کے بدی کے گماشتے باہم تھوڑی دیر تک صلاح مشورہ کرتے رہے پھر ان میں سے ایک اٹھا اور انو کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

آقا! جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست اور مناسب ہے۔ سموقان اب ہمارے خلاف اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اگر ہم نے اس کی راہ نہ روکی اس کا سر قلم نہ کیا تو یاد رکھنا اس سرزمین پر وہ ہمارا جینا ہی ناممکن بنا کے رکھ دے گا بلکہ ظلمات ارکالا کا خاتمہ اس کے بعد کیمیاگر اور آپ کے چھوٹے بیٹے کا قتل ایسے واقعات ہیں جنہیں کسی بھی صورت فراموش نہیں کیا جا سکتا آج اس نے کیمیاگر اور آپ کے چھوٹے بیٹے کا قتل کیا ہے کل آپ کے دوسرے بیٹے پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے اس کے بعد اس کی گرفت ہم تک ہی نہیں آپ کی گردن تک بھی پہنچ سکتی ہے قبل اس کے کہ

دراز دست انسان ہمیں اپنے سامنے بے بس کرنے میں کامیاب ہو جائے ہمیں اس دھرتی کو ہی اس سے پاک کر دینا چاہئے بلکہ ہم نے باہم صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر ثور فلک اور عشتار دونوں کو سموقان اور ایلم کے تعاقب میں نکل جانا چاہئے اور ہر صورت میں ان دونوں کا خاتمہ کر دینا چاہئے ورنہ یاد رکھیں جس طرح سموقان ہمارے خلاف حرکت میں آیا ہوا ہے یکے بعد دیگرے وہ ہم سب کا صفایا کرتے ہوئے اس دھرتی سے ہمارا نام ونشان مٹا کے رکھ دے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ کہنے والا تھوڑی دیر کے لئے رکا، دم لیا، کچھ سوچا پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

سموقان اور ایلم سے نبٹنے کے لئے ہم لوگ ثور فلک اور عشتار کو ایک مشورہ بھی دیں گے پہلا قدم یہ دونوں مل کے اس طرح اٹھائیں کہ دیکھیں ان دونوں سموقان اور ایلم نے کہاں قیام کر رکھا ہے جب یہ اس کے محل وقوع سے واقف ہو جائیں تو اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے دونوں کے ارد گرد منڈلاتے رہیں جو ان کا ٹھکانہ ہو اس کے آس پاس رہیں اور کبھی بھی سموقان پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کریں جب تک ایلم اس کے ساتھ ہو یہ بھی کوشش کی جائے کہ سموقان پر حملہ دن کے وقت کیا جائے اس لئے کہ دن کے وقت ایلم بلی کی صورت میں ہوتی ہے رات کو وہ انسانی شکل و صورت میں آ جاتی ہے جب یہ دیکھیں کہ سموقان اپنے ٹھکانے سے کہیں باہر اکیلا ہے تو دونوں اس پر وارد ہو جائیں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس پر قابو پانے کی کوشش کریں اگر اس کو زندہ گرفتار کر لیں تو یہ ہماری ایسی کامیابی ہو جائے گی کہ ہماری پچھلی ساری زیاں کاری اور نقصان کا ازالہ کر دے گی اگر ایسا نہ کر سکیں تو کم از کم سموقان کی گردن کاٹ کر یہاں لے آئیں۔

میں اس موقع پر یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ کسی بھی صورت سموقان پر رات کے وقت حملہ آور نہ ہوں اس لئے کہ رات کے وقت یقیناً ایلم اس کے ساتھ ہو گی سموقان کی طرح ایلم بھی بے پناہ قوتوں کی مالک ہے اس لئے سموقان اور ایلم دونوں مل کر ایک بڑی قوت بن جاتے ہیں جس کا مقابلہ ثور فلک اور عشتار نہیں کر سکیں گے اگر ثور فلک اور عشتار دونوں مل کر اپنے سامنے اور پشت کی جانب سے حملہ آور ہوں تو

میرے خیال میں اس طرح یہ سموقان پر قابو پا سکتے ہیں ایک بار سموقان کا ہم نے خاتمہ کر دیا تو ہمارے سامنے ایلیم کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی ایلیم کا جب خاتمہ ہو جاتا ہے تو یاد رکھنا اس کے بعد ہمارے سامنے سب سے بڑا ہمارا مقصد پشپتیم ہوگا پشپتیم اپنے آپ کو نیکی اور بھلائی کا نمائندہ خیال کرتا ہے جب تک پشپتیم کا خاتمہ نہیں ہوتا یاد رکھیں اس وقت تک ہم آزادانہ ان سرزمینوں میں بدی کا کھیل نہیں کھیل سکتے۔

کہنے والا یہاں تک کہنے کے بعد خاموش ہو گیا اور رکا تھوڑی دیر تک اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کا جائزہ لیا اس کے بعد دھیمی سی آواز میں پھر بول پڑا۔

میں نے جو کچھ کہنا تھا یا جن خدشات کا اظہار کرنا تھا کر چکا اب آپ لوگ اس لائحہ عمل کو آخری صورت دیں۔

اس موقع پر انو کی حسین اور پر جمال بیٹی زخمی ناگن کی طرح اپنی نشست پر بل کھاتی رہی تھی پھر ایکدم بے پناہ غصے اور آتش فشاں کے پھٹ پڑنے کے انداز میں بول پڑی۔

سموقان میرے ایسے بھائی کا قاتل ہے جسے میں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز خیال کرتی تھی میں نے اپنے باپ کی اس شرط کو بھی دل و جان سے قبول کر لیا ہے کہ ثور فلک اگر میرے ساتھ مل کے سموقان کا خاتمہ کرتا ہے تو میں اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دوں گی اس کی بیوی بن کے رہوں گی اس موقع پر میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ اگر سموقان کا خاتمہ کرتے کرتے میری جان بھی چلی گئی تو میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گی۔ سموقان کا خاتمہ میری زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور میری روح کا انتہا درجہ کا لائحہ عمل بن چکا ہے میں چاہتی ہوں میں اور ثور فلک آج ہی یہاں سے کوچ کریں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے پہلے سموقان اور ایلیم کا خاتمہ کریں ہمیں یہ بھی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ ایلیم بے شک سری قوتوں کی مالک ہے لیکن ابھی تک ایلیم اور سموقان نے شادی نہیں کی سموقان کا ارادہ ہے کہ جب تک میرے باپ کا سحر ایلیم سے اتار نہیں لیا جاتا اس وقت تک وہ ایلیم سے شادی نہیں کرے گا اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ سموقان اس کوشش میں ہے کہ اس سحر کا توڑ حاصل کرنے کی کوشش کرے جو ایلیم، اس کے بھائی اور اس کے بھائی کی منگیتر پر ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس

سحر کے توڑ کے ساتھ ساتھ اس سحر کو بھی حاصل کرنے میں سرگرداں ہو لہٰذا ہمیں اس کی طرف سے محتاط رہنا چاہئے بہرحال میں اور ثور فلک، سموقان سے نپٹنے کے لئے آج ہی یہاں سے روانہ ہونا پسند کریں گے۔

اپنی بیٹی عشتار کی اس گفتگو پر ساحر انو تھوڑی دیر تک دھیرے دھیرے مسکراتا رہا پھر اس نے اپنے سامنے بیٹھے بدی کے گماشتوں پر نگاہ ڈالی آخر میں اس نے اپنی بیٹی عشتار کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میری بیٹی! میں تمہاری تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور اپنے اجلاس کو برخواست کرتا ہوں اور تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تو آج ہی ثور فلک کے ساتھ یہاں سے کوچ کر جا اور دونوں مل کر سموقان کے خلاف حرکت میں آؤ اس کے ساتھ ہی ساحر انو اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھا سب لوگ اس کمرے سے نکل گئے تھے ثور فلک اور عشتار بھی اس کمرے سے چلے گئے تھے۔ دونوں نے اپنی تیاریاں مکمل کیں پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جبل لکام کے اس مسکن سے کوچ کر گئے تھے۔

دوسرا بڑا حادثہ جو پیش آیا وہ عراق کے بادشاہ گلگامش کا تھا۔ گلگامش اپنی بیوی سے بے پناہ اور جنوں کی حد تک محبت کرتا تھا پر اس کی بد قسمتی کہ چند دن بیمار رہنے کے بعد اس کی بیوی فوت ہو گئی اس کے طبیبوں نے اس کا بہترین علاج کیا پھر بھی وہ جانبر نہ ہو سکی۔

گلگامش اپنی بیوی کی موت کے صدمے کو برداشت نہ کر سکا اس پر جنونی سی کیفیت طاری ہو گئی کچھ دن تک وہ یونہی پاگلوں کی طرح روز و شب بسر کرتا رہا اس دوران اس کی ماں نن سون نے اسے بڑا سمجھایا اسے بڑی تسلی دی لیکن گلگامش اپنی بیوی کے دکھ اس کے صدمے کو دل سے نکال نہ سکا۔

کچھ دن تک اس کی ایسی ہی حالت رہی پھر اس نے سوچا کہ انسان یوں ایک دوسرے سے کیوں بچھڑتا ہے اس کا کوئی حل ہونا چاہئے یہ خیال آتے ہی اس نے اپنی مملکت کا سارا کاروبار اپنی ماں نن سون کے حوالے کیا اور خود وہ آب حیات کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اس کا خیال تھا کہ دوسری شادی کرنے سے پہلے وہ آب حیات کو

تلاش کرے گا اور جب وہ آب حیات کو پانے میں کامیاب ہو گیا تب وہ خود بھی اس آب حیات کی وجہ سے غیرفانی ہو جائے گا اور جس سے شادی کرے گا اسے بھی آب حیات کی وجہ سے غیرفانی بنادے گا تا کہ آنے والے دنوں میں اسے کوئی دکھ اور صدمہ نہ برداشت کرنا پڑے بس انہی خیالات کے تحت گلگامش نے اپنی سلطنت کا کاروبار اپنی ماں کے حوالے کیا اور خود وہ آب حیات کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا۔

سموقان، ایلم، ننتورا اور ارشا بنی کیمیا گر اور انو کے بیٹے کا خاتمہ کرنے کے ...پشیتم کی رازدار اور پھلوں کا رس کشید کرنے والی سدوری کی حویلی میں داخل ہوئے ...ں سموقان نے ارشا بنی اور ایلم کے ساتھ قیام کر لیا جب کہ ننتورا کو اس نے ساحر انو ...اس کے گماشتوں پر نگاہ رکھنے کے لئے مقرر کر دیا تھا تا کہ مناسب موقع جان کر وہ ...ستان لکام کی چوٹی پر انو کے اس طلسم خانے پر حملہ آور ہو جس کی حفاظت انو کا بڑا ...کرتا تھا۔

ساحل سمندر پر سدوری کی حویلی میں قیام کے دوران سموقان نے اپنا یہ ...ل بنا لیا تھا کہ سورج غروب ہونے کے بعد جب ایلم انسانی شکل میں آتی تب وہ ...ارشا بنی اور سدوری کو ساتھ لے کر ساحل سمندر کی چٹانوں میں چہل قدمی کرنے ...لئے نکلتا تھا۔ دراصل وہاں قیام کر کے اسے بڑی بے چینی سے ننتورا کا انتظار تھا تا کہ ...کی آمد کے بعد وہ کوئی فیصلہ کر سکے کہ انو کے دوسرے بیٹے اور اس کی طلسم گاہ کے ...پر کب اور کس وقت حملہ آور ہو جانا چاہیئے۔

ایک روز سورج غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد سمندر کے کنارے ...ی کی حویلی کے ایک کمرے میں سموقان، ایلم، سدوری، اور ارشا بنی اکٹھے بیٹھے ...موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ننتورا نمودار ہوئی ایلم اور ...کے قریب ہی وہ ایک نشست پر مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی اسے دیکھتے ہی

سموقان نے بڑی بے چینی کے ساتھ اسے مخاطب کیا۔

ننتورا تمہارے چہرے سے لگتا ہے کہ تم ساحر انو کے بارے میں اچھی خبریں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہو۔

سموقان کے ان الفاظ سے ننتورا کے چہرے پر گہرا دلفریب اور پرکشش تبسم نمودار ہوا ایک مسکراتی، کھلکھلاتی سی نگاہ اس نے سب پر ڈالی اس کے بعد سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

سموقان تمہارا اندازہ درست ہے میں انو کے متعلق بہت مفید خبریں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہوں سنو انو اب تمہاری جان کے درپے ہے وہ میرے متعلق کچھ نہیں جانتا اس وقت اس کا سب سے بڑا مقصد اور مدعا یہ ہے کہ تمہیں اپنے راستے سے ہٹائے اور ایلیم کو زندہ یا مردہ گرفتار کرے انو کو یہ بھی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ ملکہ ظلمات کا تم خاتمہ کر چکے ہو اور یہ کہ کیمیاگر اور انو کے بیٹے کی موت کے بھی تم ہی ذمہ دار ہو اب انو نے اپنے دست راست ثور فلک اور اپنی بیٹی عشتار کے ذمے یہ کام لگایا ہے کہ وہ تمہارا اور ایلیم دونوں کا خاتمہ کر دیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ثور فلک کو ساحر انو نے ایک ترغیب دی ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ تمہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ اپنی خوبصورت اور حسین بیٹی عشتار کو ثور فلک سے بیاہ دے گا۔

اس ترغیب پر ثور فلک بڑا خوش ہے۔ عشتار بھی اس پر رضامند ہے اس لئے کہ عشتار ہر صورت میں تم سے اپنے اس بھائی کا انتقام لینا چاہتی ہے جو کیمیاگر کے ساتھ ہمارے ہاتھوں مارا گیا اب ثور فلک اور عشتار تم پر وارد ہونے کے لئے جبل لکام کے اپنے مسکن سے کئی دن پہلے سے کوچ کر چکے ہیں وہ تم پر حملہ آور نہیں ہو رہے وہ کسی مناسب موقع کی تلاش میں ہیں وہ کس وقت تم پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں اس کی تفصیل سے میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتی ہوں۔

سموقان! اب تم محتاط رہنا ثور فلک اور عشتار دونوں ساحل سمندر کے انہی علاقوں کی طرف منڈلاتے پھرتے ہیں اور وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے تم پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں تم چونکہ سورج غروب ہونے کے بعد ہر روز ایلیم، ارشانی،

[...] کے ساتھ چہل قدمی کے لئے نکلتے ہو جس کوہستانی سلسلے پر تم چہل قدمی کرتے ہو ثور فلک اور عشتار کی بھی نگاہ ہے لیکن تم چونکہ چاروں اکٹھے نکلتے ہو لہذا وہ تم پر حملہ آور ہونے کی ابتداء اور جرأت نہیں کر رہے وہ اس انتظار میں ہیں کہ کسی روز تم اکیلے کوہستانی سلسلے میں چہل قدمی کے لئے نکلو تب ثور فلک اور عشتار بیک وقت تم پر حملہ آور ہوں اور تمہارا خاتمہ کر دیں جب تک ایلیم یا کوئی اور تمہارے ساتھ چہل قدمی میں شامل ہوتا ہے میرے خیال میں ثور فلک اور عشتار تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ فی الحال انو نے تمہارے خلاف یہی کارروائی کی ہے اور وہ امید رکھتا ہے کہ ثور فلک اور عشتار تم پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے اب تم سوچو ثور فلک اور عشتار پر قابو پانے کے لئے ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔

ننتورا کی اس ساری گفتگو سے سموقان تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر سوچتا رہا اس دوران ننتورا ہی نہیں ایلیم، سدوری اور ارشانی بھی بڑے غور سے اس کی طرف دیکھے جا رہے تھے پھر آہستہ آہستہ سموقان نے اپنی گردن سیدھی کی اور اپنے سامنے بیٹھے سب کا جائزہ لیا اس کے چہرے سے لگتا تھا جیسے اس نے ثور فلک اور عشتار سے نپٹنے کا لائحہ عمل تیار کر لیا ہو پھر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ثور فلک اور عشتار سے نپٹنا کوئی آسان کام نہیں اگر وہ ہم سے ٹکراتے ہیں اس کے نتیجے میں انہیں ہزیمت یا شکست اٹھانا پڑتی ہے تو یاد رکھنا وہ دونوں اپنی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنا آپ بچا کر نکل سکتے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ جس وقت میرا ان دونوں کے ساتھ ٹکراؤ ہو اس وقت وہ دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہوں اگر میری بھی ایسی ہی حالت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں میں چاہتا ہوں جس طرح ہم نے ظلمات کی ملکہ ارکالا، کیمیاگر اور انو کے بیٹے کا خاتمہ کر دیا ہے اس طرح ثور فلک اور عشتار کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یاد رکھنا یہ ساحر انو پر ہماری طرف سے تیسرا چرکا ہو گا پہلا زخم ملکہ ظلمات کی صورت میں، دوسرا اس کے بیٹے اور کیمیاگر کے مرنے پر، تیسرا اب اس کی اپنی بیٹی عشتار، اور دست راست ثور فلک کے خاتمے پر ہو گا۔

سموقان کی اس گفتگو پر ایلم اور ننتورا دونوں نے تیز نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اس موقع پر ان کی نگاہوں کے اندر جواب طلبی، تجسس اور استفسار بھی تھا پھر ایلم نے اپنے سامنے بیٹھے سموقان کو بڑی خوش کن اور شہد بھری آواز میں مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے حبیب! شام کے بعد جب ہم کوہستانی سلسلے میں چہل قدمی کے لئے جاتے ہیں تو ظاہر ہے ان علاقوں میں تو ہم عشتار اور ثور فلک کو ان کی سری قوتوں سے محروم نہیں کر سکتے نہ ہی میں آپ کو اس کوہستانی سلسلے کے اندر اکیلا جانے دوں گی اس طرح ثور فلک اور عشتار دونوں آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

ایلم یہیں تک کہنے پائی تھی کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

ایلم! تمہارے اندازے، تمہارے اندیشے، تمہارے تفکرات اپنی جگہ درست ہیں پر جو میں کہنے لگا ہوں پہلے وہ سنو اس کے بعد تم اپنے خیالات کا اظہار کرنا آج تو ہم سب اکٹھے چہل قدمی کر کے لوٹ آئے ہیں آج ثور فلک اور عشتار سے نپٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب میں ننتورا سے چاہوں گا کہ یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے کوہستانی سلسلے کے ایک مخصوص حصے میں حصار کھینچ دے ایسا حصار جس کے اندر داخل ہونے کے بعد ہر کوئی اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائے گا ننتورا اس حصار کا ایک حصہ خالی رہنے دے گی جب میں اس حصار میں داخل ہوں گا تو ننتورا گھات میں رہے گی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں رکھتے ہوئے انسانی نگاہوں سے اوجھل رہے گی جب یہ دیکھے کہ مجھ پر حملہ آور ہونے کے لئے ثور فلک اور عشتار دونوں اس حصار میں داخل ہوں چکے ہیں تب یہ اس حصار کی تکمیل کرے اس طرح میں ثور فلک اور عشتار تینوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جائیں گے۔

یہاں تک کہتے کہتے سموقان کو رک جانا پڑا اس لئے کہ بیچ میں ایلم بول پڑی تھی۔

لیکن میں آپ کو ثور فلک اور عشتار کے مقابلے میں اکیلا نہیں جانے دوں گی

اس موقع پر میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی۔

سموقان نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا اس کے بعد دوبارہ بول پڑا۔

ایلم! ابھی میں نے اپنی بات مکمل نہیں کی جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ سب سنو اس کے بعد اگر تمہیں کوئی اعتراض ہو تو بولو۔

جواب میں ایلم اور ننتورا دونوں مسکرا کر رہ گئی تھیں اس کے بعد سموقان نے پھر کہنا شروع کیا۔

ایلم! سنو ننتورا حصار کھینچنے کی کارروائی اسی علاقے میں کرے گی جہاں ہم روز چہل قدمی کے لئے جاتے ہیں ہماری خوش قسمتی کہ یہ کوہستانی علاقہ ہے اور اس میں داخل ہونے کے لئے ایک درہ ہے جس درے میں داخل ہو کر ہم روز چہل قدمی کرتے ہیں ننتورا جب حصار کھینچے گی تو درے والے حصے پر حصار کو ادھورا رہنے دے گی اس کی تکمیل اس وقت کرے گی جب میں اور میرے ساتھ ثور فلک اور عشتار بھی اس حصار میں داخل ہو جائیں گے جہاں تک تمہارا اور ننتورا کا تعلق ہے تم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی نگاہ سے اوجھل رہو گی جب تم دیکھو گی کہ مجھ پر وارد ہونے کے لئے ثور فلک اور عشتار حصار میں داخل ہو چکے ہیں تو تم صبر سے کام لینا اس وقت حصار میں مت داخل ہو جانا جب وہ دونوں مجھ سے ٹکراتے ہیں تب تم دونوں حصار میں داخل ہونا اور صرف عشتار پر اپنی گرفت مضبوط کرنا یہاں میری ایک بات ذہن میں رکھنا۔

عشتار کو کسی بھی صورت بھاگنے نہ دینا وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے روپوش تو نہیں ہو سکے گی اس لئے کہ سری قوتوں سے تو وہ محروم ہو چکی ہو گی ہاں اگر وہ بھاگ کر حصار سے باہر نکل گئی تو یاد رکھنا اس کی سری قوتیں بحال ہو جائیں گی اور وہ ہماری گرفت سے نکل بھاگے گی میں بھی ایسا ہی کروں گا اپنے سامنے میں ثور فلک کو بھاگ کر حصار سے نکلنے نہیں دوں گا اس طرح اس حصار کے اندر آسانی کے ساتھ ہم تینوں مل کر ثور فلک اور عشتار کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر بڑے غور سے ارشابی نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

اس کارروائی کے موقع پر میرا اور محترم سدوری کا کیا کردار ہو گا جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔

تمہارا کوئی کردار نہیں ہو گا تم دونوں اس حویلی میں رہو گے اور خداوند قدوس نے چاہا تو کل ہم تم دونوں کے لئے ثور فلک اور عشتار کی موت کی خوشخبری لے کے آئیں گے میرے خیال میں اب کھانا لگاؤ اور کھائیں۔ اس پر ایلیم، ننتورا اور سدوری تینوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئیں بڑی تیزی سے انہوں نے اس کمرے میں کھانا سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔

OOO

طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ننتورا نے راتوں رات ہی اس جگہ کے اردگرد حصار کھینچ دیا تھا جہاں وہ ایلیم سموقان سورج غروب ہونے کے بعد چہل قدمی کیا کرتے تھے تاہم اس جگہ میں داخل ہونے کے لئے جو ایک کوہستانی درہ تھا وہاں اس نے حصار کو نامکمل رہنے دیا تاکہ وقت اس کی تکمیل کی جائے جب سموقان کے بعد ثور فلک اور عشتار بھی اس میں داخل ہوں جائیں۔

یوں اس کام کی تکمیل کے بعد اگلے روز سورج غروب ہونے کے سموقان، سدوری کی حویلی سے اکیلا نکلا۔ تاہم اپنی سری قوتوں کی مدد سے انسانی آنکھ سے روپوش رہتے ہوئے ایلیم، اور ننتورا اس اردگرد منڈلا رہی تھیں سموقان درے کے ذریعے اس جگہ چہل قدمی کرنے لگا جس جگہ کے اردگرد ننتورا نے حصار کھینچا ہوا تھا اسے وہاں داخل ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ثور فلک اور عشتار بھی اچانک وہاں آن نمودار ہوئے۔

ثور فلک اور عشتار کو اچانک چاندنی رات میں کوہستانی سلسلے کے اندر اپنے سامنے دیکھتے ہوئے سموقان مصنوعی طور پر ٹھٹکا تھا کچھ دیر تک وہ انہیں بڑی بائوتا اور بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں دیکھتا رہا پھر انہیں مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہتا

تھا کہ ثور فلک نے اسے مخاطب کرنے میں پہل کر دی۔

سموقان! اس کوہستانی سلسلے میں ایک عرصے کے بعد ہماری خواہشوں کے مطابق تم ہمیں اکیلے ملے ہو میں سمجھتا ہوں یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ تجھ اکیلے کا ہمارے ساتھ ٹکراؤ ہو رہا ہے سموقان، لشپتیم کے گماشتے لکھ رکھو اس کوہستانی سلسلے کے اندر ہم تیرے ساتھ یوں ٹکرائیں گے جیسے جھلسی دھرتی پر انگاروں کا کھیل شروع ہوتا ہے میں اور عشتار دونوں تیری پرانی دکھتی چوٹوں پر ایسی ضربیں لگائیں گے کہ تو بے منزل، بے ہدف ہو کر رہ جائے گا سن سموقان اس گہری چمکتی رات میں ہم تیری وہ حالت کریں گے کہ تو سناٹوں کی گونجتی چیخوں میں تنہائی کے ہانپتے سایوں، ٹوٹے سپنوں، بکھری یادوں جیسا ہو کر رہ جائے گا۔

یہاں تک کہتے کہتے ثور فلک کو رک جانا پڑا اس لئے کہ اس کی بات کاٹتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

ثور فلک تم بکتے ہو بکواس کرتے ہو تم پہلی دفعہ مجھ اکیلے سے دو نہیں ٹکرا رہے اس سے پہلے تم اور تمہارا آقا دونوں ایک بار مجھ سے ٹکرا چکے ہو اس ٹکراؤ کے نتیجے میں تم دونوں کو فرار کا راستہ اختیار کرنا پڑا تھا سن! انو کے گماشتے! بدی کے نقیب، اس کوہستانی سلسلے کی چٹانوں کے اندر میرے خداوند نے چاہا تو میں تم دونوں کی زیست کے دریچے دروازے بند کر دوں گا، تمہیں اپنے سامنے پل پل سلگتے لمحوں، لمحہ لمحہ جلتی ساعتوں سا بناؤں گا تمہاری زیست کو سونی گلیوں ویران راستوں بسری راتوں اور بھولی باتوں جیسا بنا کے رکھوں گا۔

ثور فلک! گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے تو نے مجھے لشپتیم کا گماشتہ کہا تھا تو نے میرے لئے غلط لفظ استعمال کیا میں صرف اپنے اللہ صرف اپنے خداوند کا گماشتہ ہوں کہ میں دین ابراہیمی کا ماننے والا ہوں سارے بتوں اور سارے جھوٹے الہوں کو لات مارتے ہوئے میں تو صرف اپنے خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کرنے والا ہوں جو اس سارے جہان کا خالق اور مالک ہے لشپتیم میرا بزرگ ہے تاہم اس کی دعائیں اس کی حمایت میرے ساتھ ہے۔

ثور فلک! میں تو اپنے اس رب کریم کا بندہ اور غلام ہوں جسے جب بھی

میں نے پکارا یہ زمانہ، یہ وقت، یہ زمین، یہ دھرتی، یہ آکاش گواہ ہے کہ اس نے میری مدد کی میں نے اگر اسے بکھرے ساگر، گہرے پانیوں کی تہوں میں بھی مدد کے لیئے پکارا تو اس نے میری مدد کی اب بھی میں تم دونوں کے سامنے اپنے خدائے لازوال کو اپنی مدد اپنی حمایت کے لئے پکارتا ہوں اور سن جسے میں پکارتا ہوں وہ خالق مخلوقات موجودات ہے اس کی بخشش اور سخاوت بے مثال اور بے پایہ ہے۔

ثور فلک! وقت ضائع مت کرو۔ میں اپنے اللہ اپنے مالک اپنے آقا کو مدد کے لئے پکار چکا ہوں تو بھی جس کا گماشتہ ہے اسے مدد کے لئے پکار کے دیکھ کون غالب رہتا ہے۔ ثور فلک میں نیکی، خیر اور بھلائی کا نمائندہ ہوں تو بدی، گناہ اور پستی و ذلت کا نمائندہ ہے آ میرے ساتھ ٹکرا میرے مقابلے میں اپنے ساتھ تو عشتار کو بھی لے آ۔ پھر اس ٹکراؤ کے نتیجے میں دیکھنا کیسے میں تم دونوں کی جھانکتی آنکھوں میں بربادی کے ہیولے بھرتا ہوں کیسے تم دونوں کی حالت اجڑے مناظر کی بستیوں جیسی کرتا ہوں کیسے اس کوہستانی سلسلے کے اندر دہکتی رات میں تم دونوں کے انا کی دھجیاں اور تمہارے جذبوں کی کرچیاں اڑاتا ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد لمحہ بھر کے لئے سموقان رکا، دم لیا اس کے بعد ثور فلک کو اس نے پھر مخاطب کیا۔

ثور فلک اور عشتار! دونوں وقت ضائع مت کرو اس سے بہتر موقع تمہیں میسر نہیں آئے گا اس وقت میں تم دونوں کے مقابلے میں اکیلا ہوں ورنہ اکثر و بیشتر اس چہل قدمی میں ایلیم یا میرے کچھ اور عزیز میرے ساتھ ہوتے ہیں۔ بہر حال اس وقت سے فائدہ اٹھا لو شاید تمہاری بہتری ہو جائے اور اگر آگے بڑھ کر تم مجھ سے نہیں ٹکراتے تو پھر مجبوراً میں آگے بڑھنے لگا ہوں تا کہ تم پر ضرب لگانے کی ابتداء کروں۔

سموقان کی اس گفتگو کے جواب میں ثور فلک اور عشتار نے ایک بار ایک دوسرے کی طرف بڑے غور سے دیکھا رات کی گہری چاندنی میں دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی فیصلہ کیا پھر وہ حملہ کرنے کے انداز میں آگے بڑھے دونوں شانے سے شانے ملائے۔ بپھرے خوک کی طرح جب سموقان کے نزدیک ہوئے تو دنگ رہ گئے اس لئے کہ عین اسی لمحہ اس حصار کے اندر ایلیم، اور نتتورا نمودار ہوئی تھیں دونوں نے

عشتار پر حملہ کر دیا تھا اس وقت تک آگے بڑھ کر ثور فلک، سموقان پر ضرب لگا چکا تھا ایک زور دار مکا اس نے اس کی گردن پر دے مارا تھا اس کے جواب میں سموقان نے ایک قہقہہ لگایا پھر بڑی حقارت سے اس نے زمین پر تھوکتے ہوئے ثور فلک کو مخاطب کیا۔

ثور فلک! تم بھی کیا بیہودہ انسان ہو کہ میرے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے آئے ہو تم نے مجھ پر جو ضرب لگائی ہے اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا ساتھ ہی آگے بڑھتے ہوئے سموقان نے ایسا ہی مکا ثور فلک کے مارا جیسا ثور فلک نے اس کی گردن پر مارا تھا جس کے نتیجے میں ثور فلک انتہائی بے بسی سے زمین پر گر گیا تھا۔

دوسری جانب عشتار، ایلیم اور نتتورا کے سامنے ڈٹ گئی تھی اور اس کی حرکات سے لگتا تھا کہ وہ دونوں کے قابو میں آنے والی نہیں۔ ثور فلک چونکہ اس وقت زمین پر گرا ہوا تھا لہذا اس موقع سے سموقان نے فائدہ اٹھایا آگے بڑھ کر ایک ایسی زور دار لات اس نے عشتار کی پشت پر ماری کہ عشتار بل کھاتی ہوئی زمین پر گر گئی اس کا زمین پر گرنا تھا کہ آگے بڑھ کر ایلیم اور نتتورا نے اسے دبوچ لیا۔

اس موقع پر شاید عشتار نے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ان دونوں سے نجات حاصل کر کے بھاگنا چاہا لیکن جب اس کی سری قوتیں حرکت میں نہ آئیں تب اس نے چیخ و پکار کرتے ہوئے ثور فلک کو پکارا۔

ثور فلک! ہمارے ساتھ دھوکہ او فریب ہو چکا ہے ہم دونوں اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکے ہیں۔

ثور فلک اس وقت زمین پر سے اٹھ رہا تھا اس نے جب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانا چاہا تو ناکام ہوا تب اس کا چہرہ پیلا ہو گیا اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن اس کا پیچھا کرتے ہوئے سموقان نے پشت کی جانب سے اسے پکڑا پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا پہلے چند ضربیں اس کے پیٹ اور منہ پر لگائیں ان ضربوں نے ثور فلک کو پوری طرح بدحواس کر دیا تھا وہ بھاگنے کے قابل نہ رہا تھا۔

اس کے بعد سموقان پر بربریت اور درندگی سوار ہو گئی آگے بڑھا اپنے دونوں ہاتھوں پر اس نے ثور فلک کو اٹھایا پھر انتہائی غضبناکی میں اس نے ثور فلک کو

ایک چٹان پر پٹخ دیا تھا۔ ثور فلک ایک بار چیختے ہوئے تھوڑا سا اوپر اٹھا پھر اس نے ایک ہچکی لی اور ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔

جس وقت ثور فلک مرنے سے پہلے چٹان سے ٹکرایا تھا تو اس نے انتہائی بے بسی میں ایک چیخ بلند کی تھی یہ چیخ اہلیم اور ننتورا نے بھی سنی انہوں نے جب دیکھا کہ ثور فلک کا سموقان نے خاتمہ کر دیا ہے تو سموقان کی پیروی کرتے ہوئے عشتار کو اوپر اٹھایا اور سموقان ہی کی مانند خوب قوت کے ساتھ چٹان پر پٹخ دیا تھا عشتار بھی دم توڑ گئی تھی یوں چاندنی رات میں اس کوہستانی سلسلے کے اندر سموقان، اہلیم اور ننتورا نے ثور فلک اور عشتار کا خاتمہ کر دیا تھا۔

سموقان، ثور فلک کی لاش کے قریب ہی کھڑا تھا کہ عشتار کا خاتمہ کرنے کے بعد ننتورا اور اہلیم بھی تیزی سے چلتی ہوئی اس کے قریب آن کھڑی ہوئیں انہیں اپنے پہلو میں دیکھتے ہوئے سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے کہنا شروع کیا۔

میں تم دونوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ثور فلک اور عشتار کا خاتمہ کر کے ساحر انو کے دل پر ہم نے تیسرا چرکا لگایا ہے اور یہ زخم یقیناً اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گا اب ہمارے سامنے صرف دو ہی مہمات ہیں۔

اول یہ کہ جبل لکام کے اندر ساحر انو نے جو طلسم خانہ بنا رکھا ہے جس کے اندر اس نے انسان کو جانوروں میں تبدیل کرنے یا اس کو دوبارہ اپنی پہلی حالت میں لانے کا سحر محفوظ کیا ہوا ہے اس سحر کو حاصل کریں اور اس طلسم خانے کا خاتمہ کر کے رکھ دیں۔

ہمارا دوسرا ہدف خود ساحر انو ہو گا اس کی طلسم گاہ کا خاتمہ کرنے کے بعد ہم انو پر وارد ہوں گے اور ہمیں ہر صورت میں اس کا خاتمہ کرنا ہو گا جب تک اس کا خاتمہ نہیں ہوتا یوں جانیے بدی کا خاتمہ نہیں ہوتا ہم چونکہ نیکی اور خیر کے نمائندے ہیں لہذا بدی کا خاتمہ کرنے کے لئے ہمیں انو کا خاتمہ کرنا ہو گا اور یہ کام ہمارے فرائض میں سرفہرست ہے۔

ہم چونکہ ثور فلک اور عشتار کا خاتمہ کر چکے ہیں لہذا کل شام کے وقت میں

ساحر انو کی طلسم گاہ کا رخ کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں جہاں اس کا دوسرا بیٹا طلسم گاہ کا محافظ ہے جہاں سے میں انسان کو جانور میں تبدیل کرنے کا طلسم حاصل کرنا چاہتا ہوں وہاں میں اس طلسم گاہ کو بھی برباد کروں گا اور انو کے بیٹے کا بھی خاتمہ کر دوں گا۔

سموقان ذرا رکا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ننتورا آؤ پہلے اس حصار سے نکلیں پھر تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور میرے محترم، میرے استاد پشتیم کو جا کر ساحر انو کے دست راست ثور فلک اور انو کی بیٹی کے خاتمے کی اطلاع کرو۔

ننتورا نے اس تجویز سے اتفاق کیا تینوں اس کوہستانی سلسلے میں چلتے ہوئے اس حصار سے باہر نکلے جو انہوں نے ثور فلک اور عشتاز کو پھانسنے اور مارنے کے لئے بنایا تھا اس حصار سے باہر نکلنے کے بعد ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور سموقان کا پیغام پشتیم تک پہنچانے کے لئے انسانی آنکھ سے اوجھل ہو گئی تھی جب کہ سموقان اور اہلیم بھی دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے بڑی چاہت اور محبت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے واپس سمندر کے کنارے پھلوں کا رس کشید کرنے والی سدوری کی حویلی کی طرف جا رہے تھے۔

لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی رات نارسائی کی لکیروں کی طرح اپنی فوزمندی کی تلاش رائگاں میں بھاگتی جا رہی تھی فضا میں کھلی سفاکیوں کی کہانی کی طرح پاگل ہوائیں چپہ چپہ چھانتی پھر رہی تھیں گہری ہوتی رات میں خاموشی کچھ اس طرح طاری تھی کہ ہر شئے کو بے گیان ہونے کا دکھ لاحق ہو گیا ہو لوگ خواب خواب رات نیند نیند تھی بجھی بجھی مشعلیں سوختہ سوختہ چراغ تھکے تھکے ابدان کی طرح انتظاروں کے داغوں میں ڈوب چکے تھے۔

سموقان اپنی سری قوتوں سے کام لیتا ہوا جبل لکام کی اس چوٹی پر نمودار ہوا جہاں ساحرانو کی طلسم گاہ تھی ایک چٹان کے قریب نمودار ہونے کے بعد اس نے اپنے سامنے گہری رات میں پتھر سے بنی ہوئی اس عمارت کی طرف دیکھا جس پر خاموشی کا لبادہ پوری طرح طاری تھا کچھ دیر تک اس نے اپنے اطراف کا جائزہ لیا کوئی بھی نہیں تھا چاروں طرف خاموشی تھی جیسے وہاں کوئی ذی نفس رہتا ہی نہ ہو۔

اس طرح اطمینان کر لینے کے بعد سموقان اس چٹان سے آہستہ آہستہ دبے پاؤں بغیر کوئی کھٹکا اور آواز پیدا کیے اس عمارت کی طرف بڑھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ عمارت کے صدر دروازے پر نمودار ہوا دروازہ موٹی لکڑی کا تھا جس کے اندر موٹے موٹے کیل لگا کر اسے مضبوط اور مستحکم بنا دیا تھا دروازہ ایسے ہی تھا جیسے کسی قلعہ کا ہو۔

سموقان نے دروازے کو دبا کے اندر دیکھا دروازہ مضبوطی سے بند تھا دروازے کے اندر آنے جانے والوں کے لئے جو چھوٹا دروازہ تھا اسے بھی اس نے کھولنا چاہا لیکن وہ بھی بند تھا۔

اس صورت حال پر سموقان نے سوچا پھر چند قدم پیچھے ہٹا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دوسرے ہی لمحے وہ اس عمارت کے اندر تھا وہ بالکل صدر دروازے کے قریب نمودار ہوا تھا پھر چھوٹے اور بڑے دونوں دروازوں کی آہنی زنجیریں اس نے کھول دیں یہ کام اس نے اس احتیاط کے تحت کیا تھا کہ اگر اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنی سری قوتوں سے محروم کر دیا جائے تو بھی خطرے کی صورت میں وہ اپنی جان بچا کر اس صدر دروازے کے ذریعے بھاگنے میں کامیاب ہو سکے۔

یہ احتیاط مکمل کرنے کے بعد سموقان اب اس عمارت میں آگے بڑھا تھوڑی دیر بعد اچانک وہ ایک جگہ رک گیا اس لئے کہ عمارت کے ایک حصے میں اسے روشنی دکھائی دی تھی یہ روشنی کسی دروازے سے چھن چھن کر باہر آ رہی تھی سموقان کچھ دیر وہاں کھڑا ہو کر اس دروازے کی طرف بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر شاید اپنی سری قوتوں کے ذریعے اپنے دفاع کی تکمیل کی اس کے بعد وہ اس دروازے کی طرف بڑھا جس میں سے روشنی باہر آ رہی تھی۔

دروازے کے قریب جا کو وہ جھکا اور رکا پھر اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی تلوار بلند کی جس کے نچلے حصے میں اس نے موٹے حروف میں اسم اللہ کندہ کر رکھا تھا ساتھ ہی اس نے اپنی ڈھال بھی بے نیام کر لی یوں مسلح ہو کر اس نے بڑی آہستگی سے آواز پیدا کیے بغیر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اندر داخل ہوتے ہی وہ دنگ رہ گیا۔

اس لئے کہ وہ خاصا بڑا کمرے تھا جس کے اندر پوری طرح روشنی ہو رہی تھی کمرے کے چاروں اطراف میں بڑی بڑی مشعلیں جل رہی تھیں دائیں جانب ایک بڑا اونچا میز تھا اس میز کے اوپر تین چیزیں تھیں ایک سفید رنگ کی بلی جو سموقان کو دیکھتے ہی دم ہلاتے ہوئے اپنے منہ سے عجیب قسم کی آوازیں نکالنے لگی تھی۔

دوسری ایک سفید رنگ کی بطخ تھی بطخ نے منہ سے کوئی آواز نہ نکالی تھی لیکن سموقان کی آمد کا اس نے بھی اثر لیا تھا اور وہ بھی بڑی تیزی سے اپنے پر پھڑپھڑانے لگی تھی تیسری چیز ہولناک، انتہائی زہریلا اور جسامت میں کافی بڑا ایک پھن دار سانپ تھا۔

سموقان جس وقت اس کمرے میں داخل ہوا تو سانپ نے اچانک اپنا پھن اوپر اٹھایا اور اپنے منہ سے وہ خوف ناک آوازیں نکالنے لگا تھا۔ سموقان جب آگے بڑھا تو سانپ نے اپنے منہ سے انتہائی ہولناک انداز میں آگ اگلنا شروع کی تھی اس سے بچنے کے لئے سموقان نے نہ صرف اپنی ڈھال بلکہ اپنی تلوار بھی سامنے کر لی تھی۔

سانپ نے جب دیکھا کہ اس کے منہ سے نکلتی ہوئی آگ سے سموقان محفوظ ہے تب وہ میز سے نیچے اترنے لگا اس دوران سموقان نے دیکھا اسی کمرے میں ایک اور دروازہ دوسری سمت میں کھلتا تھا چنانچہ وہ سانپ کو نظرانداز کرتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا۔ اس وقت تک سانپ میز سے نیچے اتر چکا تھا پھر وہ سانپ اس دروازے کے سامنے آن کھڑا ہوا اور اس نے اپنا پھن اوپر اٹھا لیا تھا اور سموقان کو ڈسنے کے لئے مستعد ہو گیا وہ بری طرح پھنکارنے لگا تھا۔

یہ صورت حال سموقان کے لئے غیر متوقع نہ تھی اس لئے کہ اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے جس وقت ان چیزوں کو دیکھا تھا تو وہ اپنے دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہو گیا تھا سانپ جب اس کا راستہ روک کر کھڑا ہوا تب اس نے اپنی ڈھال آگے کر لی پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا ایک دم اس نے اپنی تلوار کو حرکت دی اور اس کی تلوار کی نوک شمع کی طرح جل اٹھی یہ صورت حال شاید اس سانپ کے لئے غیر متوقع تھی وہ ادھر ادھر جھومتے ہوئے پریشانی اور حیرانگی کا اظہار کر رہا تھا کہ عین اسی لمحہ سموقان نے اپنے کام کی ابتداء کی زور سے اس نے اپنی ڈھال سانپ کے منہ پر دے ماری تھی سانپ لڑکھڑایا زمین پر گرا وہ ابھی حرکت میں آنا ہی چاہتا تھا کہ عین اس کے سر کے اوپر سموقان نے اپنی ڈھال پھینکی پھر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنی ڈھال کے اوپر چھلانگ لگا دی تھی سموقان کا وزن جب اس کی ڈھال کے اوپر پڑا تب ڈھال کے نیچے سانپ کا جو سر تھا وہ بری طرح کچلا گیا اور سانپ ہلاک ہو گیا۔

سانپ کا ہلاک ہونا تھا کہ ایک دم بلی نے میز کے اوپر سے فرش پر چھلانگ لگائی اور درمیانی کمرے کے ذریعے بھاگ کر کسی دوسری سمت جانا چاہتی تھی کہ عین اسی لمحے سموقان نے حرکت کی اپنی تلوار لہرا کر اس نے بلی کے دے ماری بلی کا بھی اس نے خاتمہ کر دیا تھا اتنی دیر تک بطخ بھی میز سے نیچے کود چکی تھی۔

سموقان نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ان تینوں چیزوں کا ساحرانو کی سری قوت سے تعلق ہے اور ان کا خاتمہ ضروری ہے تب ہی وہ آگے بڑھ سکتا ہے اپنی تلوار کو ایک بار بلند کرتے ہوئے اس نے بطخ کا خاتمہ کر دیا بطخ کا خاتمہ کرنا تھا کہ عمارت کے اندر ہولناک گھنٹیوں کی سی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

اس پر سموقان تھوڑی دیر کے لئے حیران پریشان ہوا لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ عمارت میں اس کی آمد کی خبر ہو گئی ہے اور ان گھنٹیوں کا بجنا اس بات کی علامت ہے کہ ساحرانو کے بیٹے کو خبر ہو گئی ہے کہ کوئی اجنبی اور غیر شخص اس عمارت میں داخل ہوا ہے یہ سوچتے ہی ایک ہاتھ میں ڈھال دوسرے میں تلوار لئے سموقان فوراً آگے بھاگا اور دونوں کمروں کے بیچ جو دروازہ تھا اس کے ذریعے آگے بڑھا۔

جس دوسرے کمرے میں داخل ہوا وہ خالی تھا سموقان نے دائیں بائیں دیکھا وہاں کچھ بھی نہ تھا احتیاطاً وہ تھوڑی دیر اس کمرے میں رکا جب کوئی رد عمل نہ ہوا تو اس کمرے میں جو ایک دروازہ تھا اس کے ذریعے جب وہ تیرے کمرے میں داخل ہوا تب بھی کوئی رد عمل نہ ہوا آہستہ آہستہ وہ آگے بڑھا لیکن عین جس وقت وہ اس کمرے کے وسط میں آیا ایک انقلاب برپا ہو گیا۔

اس لئے کہ اسی وقت اس کے سامنے چند قدم کے فاصلے پر انو کا بڑا بیٹا کھڑا ہوا اس کی آنکھوں میں زمانے بھر کی قہرمانیاں چہرے پر انتقام کے بدلتے رنگ تھے ساحرانو کا بیٹا شاید پہلے سے جان چکا تھا کہ اس طلسم گاہ میں داخل ہونے والا کوئی اور نہیں بلکہ سموقان ہے بلکہ اس لئے کہ سموقان کو دیکھتے ہی اس نے غراتا اور کھولتا ہوا بڑبڑانے لگا اور پھر سموقان کو اس نے مخاطب کیا۔

سن! لشپتیم کے گماشتے! تو وہ واحد شخص ہے جس نے ہمیں ناقابل برداشت

نقصان پہنچایا ہے یوں جانو اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کے بعد سفر کے جس سنگ میل کی تو تلاش میں تھا وہ تمام ہوا۔ میں جانتا ہوں تو پشتیم کی پہچان کا حوالہ ہے پر اس طلسم گاہ میں میں انو کا بیٹا تیری حالت شہر جاں کی گلیوں میں جلتی عذاب راہوں جیسی بنا کے رکھوں گا سموقان اس سے پہلے ہمارے مختلف گماشتوں اور رفیقوں سے ٹکراتے ہوئے تو صرف دھوپ کے جنگل کاٹتا رہا اب اس طلسم گاہ میں تمہیں ناکامیوں کے مہیب دشت اور تنگ کڑوے لمحوں کی شدت کا سامنا کرنا پڑے گا اپنے دل کے قرطاس پر لکھ رکھ کہ میں تیری آنکھوں میں صحرا کی وحشتیں دل میں تلخی بھری تعبیریں اور کڑواہٹوں کے موسم بھر دوں گا۔

سموقان نے انو کے بڑے بیٹے کی یہ گفتگو بڑے صبر اور تحمل سے سنی پھر اس نے اپنی پشت پر بندھے ہوئے ترکش کے اندر سے لکڑی کا ایک ڈنڈا نکالا اس پر اپنا کوئی سری عمل کیا اس کے بعد اس نے بڑی تیز نگاہوں سے انو کے بیٹے کی طرف دیکھا اور کھولتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

انو کے بیٹے میں تیرے سامنے اپنے خداوند قدوس کا عاجز بندہ ہوں میرا نام سموقان ہے میں تیرے سامنے کاغذ کا کوئی بے جان بدن نہیں ہوں کہ تو جب اور جس وقت چاہے میری آنکھوں میں صحرا کی وحشتیں میرے دل میں تلخی بھری تعبیریں بھر دے۔

اے انو کے بیٹے میں تو اس طلسم گاہ میں اس طرح داخل ہوا ہوں جیسے کروٹیں بدلتی رات میں صبح کی متلاشی ستارے داخل ہوتے ہیں میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اسی طلسم گاہ کے اندر تجھے میرے ہاتھوں بدبختی کے نوحوں اور کرب کی ویرانی کا سامنا کرنا پڑے گا میں خود اس طلسم گاہ میں تیرے ذہن میں حدت دل میں زہر آنکھوں میں آگ بھرتا چلا جاؤں گا۔

انو کے بیٹے تو، تیرا باپ، اور تمہارے سامنے سارے گماشتے بدی کے نمائندے ہو گناہوں کی پیروی اور اس کی تشہیر کرنا تم لوگوں کی فطرت میں شامل ہے جب کہ میں اس سرزمین پر فطرت کے خواب نگر میں روشنی کا سفیر ہوں میں بدی کے بین کرتی تمہاری آرزوؤں میں ضوفشاں سچے حروف کی قندیل بن کر داخل ہو جاؤں گا

انو کے بیٹے شاید تمہیں خبر نہ ہو کہ اس سے پہلے میں ہی ملکہ ارکالا کا خاتمہ کر چکا ہوں جو ملکۂ ظلمات کے نام سے مشہور تھی اس کے بعد میں نے ساحل سمندر پر تیرے باپ کے استاد کیمیاگر اور وہاں تعلیم حاصل کرنے والے تیرے بھائی کا خاتمہ بھی کیا اور چند دن پہلے میں تیرے باپ کے دست راست ثور فلک اور تیری بہن عشتار کا بھی خاتمہ کر چکا ہوں شاید تجھے پہلے دو حادثوں کی خبر ہو لیکن یہ حادثہ یقیناً تیرے لئے نیا ہو گا یہ خبر یقیناً تیرے لئے روح فرسا ہو گی کہ تیری بہن اور ثور فلک دونوں میرے ہاتھوں ختم ہو چکے ہیں اب اس طلسم گاہ میں میں تیرے فکر کی ردا پھاڑ دوں گا تیرے گھمنڈ کی ادا کرچی کرچی کروں گا انو کے بیٹے اس طلسم گاہ میں میں تیرے سامنے زخمی کہانی نوحہ گری کا کہرام بن کے آیا ہوں اور میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اس طلسم گاہ کے اندر میں تیرے جسم اور روح کی رفاقت کو کاٹتا ہوا نکل جاؤں گا۔

سموقان جب خاموش ہوا تو انو کے بیٹے نے پہلے سے بھی زیادہ کھولتی ہوئی اور غراتی ہوئی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تو بکتا ہے بکواس کرتا ہے ذرا اپنی پشت کی طرف دیکھ پھر جو الفاظ تم نے ادا کئے ہیں ان کی ادائیگی پر اس کرے میں تم خود شرم محسوس کرو گے سموقان نے اپنی ایک نگاہ کا زاویہ انو کے بیٹے پر ہی رہنے دیا دوسری نگاہ کے زاویے سے اس نے اپنی پشت کی طرف دیکھا پیچھے دیوار کے ساتھ چار مسلح جوان کھڑے تھے اس موقع پر انو کے بیٹے نے ایک ہولناک قہقہہ لگایا۔

تو کیا سمجھتا تھا کہ اس طلسم گاہ میں تیرے سامنے اکیلا ہوں ابھی میرا ایک اشارہ پاتے ہی میرے چاروں محافظ آگے بڑھیں گے اور تیرے جسم کو لت پت کرتے ٹلے جائیں گے۔

سموقان نے انو کے بیٹے کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا ایک جست کے ساتھ وہ آگے بڑھا اور ہاتھ میں اس نے جو عصا پکڑ رکھا تھا اس نے انو کے بیٹے کے ساتھ مس کیا تھا اس عصا پر چونکہ سموقان نے پہلے ہی اپنا کوئی سری عمل کیا ہوا تھا لہٰذا اس عصا کا انو کے بیٹے کے جسم کے ساتھ مس کرنا تھا کہ وہ اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو کے رہ گیا تھا اس موقع پر سموقان نے ایک زوردار طمانچہ انو کے بیٹے کے منہ پر

مارا اور وہ بل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ سموقان نے اپنا عصا اس کے جسم کے ساتھ ہی مس رہنے دیا تا کہ اس کی سری قوتیں بحال نہ ہوں۔

اتنی دیر تک پشت پر کھڑے چاروں محافظ اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں لئے سموقان کی طرف بڑھے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے انو کے بیٹے کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ اپنی سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہے لیکن جب اس نے پشت کی جانب سے اپنے چاروں محافظوں کو سموقان کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ یہ جان گیا کہ ابھی تھوڑی دیر تک جب اس کے چار محافظ سموقان پر حملہ آور ہوں گے تو سموقان اپنا عصا اس سے علیحدہ کر دے گا اور جونہی وہ اس کے چار محافظوں سے ٹکرائے گا اتنی دیر تک اس کی اپنی سری قوتیں بحال ہو جائیں گی پھر وہ پشت کی طرف سے سموقان پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر دے گا۔

لیکن انو کے بیٹے کی ساری امیدیں اس وقت ماند پڑ گئیں جب عین اسی لمحہ اس کمرے کے اندر ننتورا اور ایلم نمودار ہوئیں شاید یہ ساری کارروائی جو سموقان کر رہا تھا پہلے سے ننتورا اور ایلم کے ساتھ طے شدہ تھی۔

جونہی اپنے ہاتھوں میں تلواریں اور ڈھالیں لئے سپاہیانہ لباس میں ننتورا اور ایلم سموقان کی پشت پر نمودار ہوئیں چاروں محافظ جو آگے بڑھ رہے تھے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے رک گئے اس موقع پر سموقان نے ایلم کو پکارا۔ ایلم بھاگ کر سموقان کے قریب آئی سموقان نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

اس سرگوشی کو سنتے ہی ایلم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پہ اس نے اپنا کوئی سری عمل کیا اور وہ تلوار اس نے انو کے بیٹے کے جسم سے مس کر دی تھی شاید ایلم نے وہی عمل کیا تھا جو اس سے پہلے چھوٹے عصا پر سموقان نے کیا تھا۔

جب ایلم نے اپنی تلوار کی نوک انو کے بیٹے کے جسم سے مس کی تو سموقان نے اپنا عصا ہٹا لیا اور اسے اپنے ترکش میں واپس ڈال لیا اس نے اپنی تلوار سنبھالی اور ننتورا کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تھا ننتورا اسے اپنے پہلو میں دیکھتے ہوئے مسکرائی پھر کہنے

لگی میرے خداوند قدوس نے چاہا تو اس طلسم گاہ سے بھی ہم کامیاب ہو کے نکلیں گے۔

دوسری جانب ایلم نے اپنی تلوار کی نوک ساحر انو کے بیٹے کے جسم سے مس کئے رکھی اور جونہی وہ اٹھنے کی کوشش کرتا وہ تلوار اس کے جسم میں چبھوتی جس پر وہ دوبارہ زمین پر لیٹ جاتا تھا اس طرح ایلم نے ساحر انو کے بیٹے کو اس کی سری قوتوں سے محروم کرتے ہوئے اس زمین پر لیٹے رہنے پر مجبور کیا اس موقع پر کمرے میں سموقان کی آواز گونجی اس نے ساحر انو کے بیٹے کے چاروں محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تمہارے آگے بڑھتے ہوئے قدم رک کیوں گئے چاروں ایک ساتھ پیشقدمی کرو ہم پر حملہ آور ہو اس کے بعد جو تمہارا انجام ہو گا وہ آنے والی نسلوں کے لئے عبرت خیزی کے سوا کچھ نہ ہو گا آگے بڑھ کر مجھ سے ٹکراؤ اور اگر تم نے دیر کی تو میں خود آگے بڑھ کر تم پر حملہ آور ہوں گا۔

قبل اس کے ان چاروں میں سے کوئی جواب دیتا سموقان نے اپنی پہلو میں کھڑی ننتورا سے سرگوشی کی۔

ننتورا! مجھے امید ہے کہ یہ چاروں آگے بڑھ کر ہم سے ٹکرانے کی کوشش کریں گے ایسی صوت میں تو بائیں طرف والے سے ٹکرانا ساتھ ہی ساتھ اپنی سری قوتوں کو بھی حرکت میں رکھنا تا کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں میں بھی ایسا ہی کروں گا اور باقی تین سے ٹکراؤں گا۔ میرے خیال میں ہمیں ان کا خاتمہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

سموقان کو کہتے کہتے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ وہ چاروں بھی آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد آگے بڑھنا شروع ہو گئے تھے وہ اپنے سامنے اپنی تلواریں لہرا رہے تھے ان کے چہروں پر طنزیہ سی مسکراہٹ تھی سموقان اور ننتورا بھی طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق آگے بڑھے۔

قریب جا کر ننتورا صرف بائیں طرف والے مسلح جوان سے ٹکرائی باقی تین پر سموقان حملہ آور ہو گیا تھا کمرے میں تلواریں اور ڈھالیں ٹکرانے سے ایک کہرام سا مچ گیا تھا پہلے ہی حملے میں سموقان نے ان تینوں میں سے ایک کی گردن کاٹ دی تھی پھر وہ

باقی دو پر جان لیوا حملہ کرنے لگا تھا اتنی دیر تک ننتورا بھی چوتھے کو اپنے ساتھ بری طرح مصروف رکھے ہوئے تھی وہ چاہتا تھا کہ وہ ننتورا کو بے بس کر دے لیکن ننتورا اس کے قابو میں نہ آ رہی تھی۔

اپنے ایک ساتھی کے مارے جانے سے باقی بچنے والے دو جو سموقان سے ٹکرا گئے تھے وہ بوکھلا سے گئے تھے کیونکہ ان کا ایک ساتھی مارا گیا تھا جس کا انہیں سخت صدمہ اور افسوس تھا کہ سموقان کے ان پر حملے ایسے خوفناک جان لیوا بے روک تھے کہ ان حملوں کی وجہ سے ان پر بوکھلاہٹ اور بدحواسی سی طاری ہو کر رہ گئی تھی۔

اپنے تیز حملوں سے اب سموقان نے ان دونوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا پھر ایک موقع پر سموقان نے ان میں سے جو دائیں طرف والا تھا اسے چکمہ دیا اور جھکے کے ساتھ ہی اس کی تلوار اس کے شانے پر گری اس کے پیٹ تک کاٹتی چلی گئی اسی کمرے میں ایک چیخ بلند ہوئی پھر خاموشی طاری ہو گئی تھی۔

اب صورت حال یکسر گھمبیر ہو گئی دو محافظوں کے مارے جانے سے باقی دو بچنے والے خوف اور دہشت کا شکار ہو گئے تھے اور انہیں یقین تھا کہ اب دو کے مقابلے میں ہم بھی دو ہی ہیں لہذا یہ اجنبی دشمن بہت جلد ان کا خاتمہ کر دیں گے لہذا ان دونوں نے آنکھوں آنکھوں میں اشارہ کیا اور جونہی بھاگنے کے لئے وہ پلٹے سموقان نے بڑی تیزی سے خنجر نکال کر اس کی پشت پر مارا جو اس سے پہلے ننتورا سے ٹکرا رہا تھا پھر وہ بھاگ کر آگے بڑھا اور چوتھے پر اس نے اپنی تلوار گرا دی تھی اس طرح سموقان نے چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔

سموقان آگے بڑھا اپنا خنجر صاف کر کے میان میں رکھا پھر اپنی تلوار صاف کی پلٹ کر ساحر انو کے بیٹے کی طرف جانا چاہتا تھا کہ اس موقع پر ننتورا نے اسے مخاطب کیا۔

عزیز! سموقان تم واقعی ناقابل تسخیر ہو اور یہ بات ویسے بھی طے شدہ ہے کہ جہاں بدی کی قوتوں کے مقابلے میں کسی کے ساتھ خداوند قدوس کی مدد نصرت اور حمایت ہو کامیابی اسے ہوتی ہے جسے کائنات کے مالک اور خداوند قدوس کی حمایت اور رضامندی حاصل ہو سموقان میں تمہاری شاندار فتح اور کامیابی پر تمہیں مبارکباد دیتی

جواب میں سموقان مسکرا دیا۔

ننتورا تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں اس کامیابی اور زمندی میں تم بھی برابر کی شریک ہو جس طرح میں دشمن سے ٹکرایا اس طرح تم بھی ٹکرائی تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں اب انو کے بیٹے سے بات کرتے ہیں اس طلسم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے لئے ہم نے اس طلسم گاہ میں داخل ہونے کا خطرہ مول لیا ہے جواب میں ننتورا چپ چاپ سموقان کی تجویز سے اتفاق کرتی ہوئی ساتھ ہو لی۔

انو کے بڑے بیٹے کے قریب جا کر سموقان تھوڑی دیر تک بڑے غور سے اس کو دیکھتا رہا الیم ابھی تک اپنی تلوار کی نوک اس کے جسم سے مس کئے ہوئے تھی اور وہ انتہائی بے بسی کے عالم میں فرش پر پڑا ہوا تھا پھر سموقان کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنی تلوار وہ ساحر انو کے بیٹے کی آنکھوں کے قریب لے گیا نوک الی نے اس کی آنکھوں کے نیچے رکھی پھر زمین پر بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

شیطان زادے! میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ تمہارا نام کیا ہے اور اس عمارت کے اندر تم کیا کھیل رہے ہو میں تم سے ایک ہی سوال کروں گا اگر اس سوال کا جواب صحیح دے دو گے تو ذلت بھری موت سے بچ جاؤ گے تم جانتے ہو میں نے تمہیں تمہاری سری قوتوں سے محروم کر رکھا ہے اب تم پوری طرح ہمارے بس میں ہو اور اگر تم نے غلط بیانی سے کام لینے کی کوشش کی تو ایسی موت ماروں گا جس سے متعلق تم سوچ بھی نہیں سکتے ہو۔

سموقان کی اس گفتگو سے انو کے بیٹے کی آنکھوں میں بے بسی، لاچارگی اور خوف و ہراس ناچ اٹھے تھے سموقان کی آواز پھر اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

ابلیس کے گماشتے! اس سے پہلے اپنی حماقتوں کی وجہ سے ملکہ ظلمات ارکالا، تمہارے باپ کا استاد کیمیاگر اور تمہارا چھوٹا بھائی، تمہاری بہن عشتار اور اس سے شادی کی خواہش مند ثور فلک میرے ہاتھوں سے مارے گئے اب اگر تم بھی انہی جیسی حماقتوں سے کام لو گے تو یاد رکھنا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ بھیانک موت ماروں گا۔

میں یہ تو جانتا ہوں کہ تمہارے باپ انو نے اپنے لیۓ جبل لکام کی اس چوٹی پر یہ طلسم گاہ بنائی ہوئی ہے میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس طلسم گاہ میں اس نے وہ طلسم کہاں محفوظ کر رکھا ہے جس سے کام لیتے ہوئے وہ انسانی زندگی کو حیوانوں میں تبدیل کرتا ہے یا اس طلسم کا توڑ کرتا ہے۔

سموقان کے اس استفسار کے جواب میں انو کے بیٹے نے خاموشی اختیار کیے رکھی اس خاموشی کو سموقان نے انتہائی طور پر ناپسند کیا پھر وہ پہلے سے کہیں زیادہ غراتی اور کھولتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہہ اٹھا۔

انو کے بیٹے! میرے ہاتھوں بدترین اور ذلت بھری موت مرنے کی بنیاد نہ رکھو جو کچھ میں نے پوچھا ہے فوراً بتا دو اگر تو انکار کرتا ہے تو پھر میں اپنی جگہ پر اٹھنے لگا ہوں پھر میری تلوار فضاؤں میں گونجے گی اور تمہارے جسم کے کتنے ٹکڑے ہوں گے یہ ابھی تک میں نہیں جانتا جہاں تک طلسم کا سوال ہے تمہارے مرنے کے بعد اس عمارت کے اندر میں کہیں نہ کہیں اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا میرا خیال ہے اب تم اپنی زبان کھولو گے ورنہ پھر میں اپنی تلوار بلند کرنے پر مجبور ہوں گا۔

پھر سموقان نے انو کے بیٹے کو مزید دہشت زدہ کر دیا اس لیۓ کہ وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا اور اپنی تلوار اس نے اپنے سامنے فضا میں بلند کر لی تھی اس حرکت کا خاطر خواہ اثر ہوا انو کا بیٹا فوراً بول پڑا۔

سموقان میں جانتا ہوں جو چیز تو حاصل کرنے آیا ہے وہ حاصل کر کے رہے گا اس لیۓ کہ میرا باپ یہاں سے بہت دور ہے اسے کوئی اطلاع نہیں کر سکتا وہ میری مدد بھی نہیں کر سکتا لہذا جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ کچھ اس طرح ہے اس کمرے کے دائیں جانب جو دروازہ دکھائی دے رہا ہے وہ دروازہ اس دوسرے کمرے میں کھلتا ہے اس کمرے کے گرد اور بھی بہت سے کمرے ہیں لیکن یہ کمرہ چھوٹا ہے یہی میرے باپ کا طلسم خانہ ہے اس کمرے کے دائیں جانب کے کونے میں چھوٹا سا ایک میز رکھا ہے اس میز کے اوپر چمڑے کی اوراق والی ایک چند صفحات کی کتاب ہے اسی کتاب میں وہ سحر اور اس کا توڑ درج ہے جس کے تم متلاشی ہو اس کے علاوہ اس کتاب میں بہت سے سری نسخے لکھے ہوئے ہیں۔

انو کے بیٹے کے جواب پر سموقان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے دھیمے سے لہجے اور سرگوشی کے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا! ذرا ساتھ والے کمرے میں جا کے دیکھو جو کچھ یہ کہہ رہا ہے یہ حقیقت ہے اگر ایسی کوئی کتاب وہاں پڑی ہو تو وہ اٹھا کر میرے پاس لاؤ۔

ننتورا فوراً حرکت میں آئی جس کمرے کی نشاندہی انو کے بیٹے نے کی تھی اس کمرے میں وہ داخل ہوئی دائیں جانب چھوٹا سا ایک میز تھا اس پر واقعی ہی چند صفحات کی ایک کتاب رکھی تھی اس نے وہ کتاب اٹھائی اور سموقان کے پاس لے آئی۔

سموقان نے اس کتاب کو کھولا جو چمڑے کے اوراق پر مشتمل تھی۔ کتاب کے چیدہ چیدہ الفاظ کا اس نے بغور مطالعہ کیا پھر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ کھل گئی تھی جیسے اس نے اپنے گوہر مقصود کو پا لیا ہو اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار بلند ہوئی اور انو کے بیٹے کی اس نے گردن کاٹ دی تھی۔

سب سے پہلے نیچے جھک کر سموقان نے اپنی تلوار صاف کی پھر ایلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلم! اس کے جسم سے اب اپنی تلوار علیحدہ کر کے میان میں ڈال لو اب تو یہ بے جان ہو چکا ہے اس کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ایلم نے فوراً اپنی تلوار میان میں کر لی اس کے بعد سموقان تھوڑے سے توقف کے بعد ننتورا اور ایلم دونوں کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

اب میرے خیال میں ہمیں اس عمارت سے نکل جانا چاہیۓ اس لیۓ کہ ہم اپنا گوہر مقصود حاصل کر چکے ہیں چمڑے کے اوراق پر مشتمل یہ جو کتاب ہے اس میں وہ سارے سحر اور ان کا توڑ درج ہے جس سے ساحر انو کام لیتا رہا ہے اسی سحر کے لیۓ ہم اس عمارت میں داخل ہوئے تھے اب میرے خیال میں ہمیں فی الفور اس عمارت سے نکل جانا چاہیۓ ہو سکتا ہے کہ اس طلسم گاہ کے کچھ اور محافظ بھی ہوں جو ہماری راہ روک کھڑے ہوں اور ہماری اس مہم کو ناکام بنانے کی کوشش کریں آؤ پہلے اس عمارت سے باہر نکلیں پھر میں بتاتا ہوں کہ کیا کرنا ہے۔

ایلیم اور ننتورا دونوں نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا بڑی تیزی کے ساتھ وہ اس عمارت سے باہر نکلے پھر ایک چٹان کے ساتھ کھڑے ہو کر سموقان نے ان دونوں کا مخاطب کیا۔

آؤ اب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور سدوری کی حویلی کا رخ کریں اس کے بعد ہم نے کیا کرنا ہے یہ وہیں طے کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دوسرے ہی لمحے وہ سمندر کے کنارے سدوری کی حویلی کے سامنے نمودار ہوئے تھے صدر دروازے پر سموقان نے دستک دی تھوڑی دیر بعد جب دروازہ کھلا تو کھولنے والا ارشا بنی تھا اس کے پیچھے سدوری بھی کھڑی تھی۔

سموقان، ایلیم اور ننتورا کو دروازے پر دیکھتے ہوئے ارشا بنی اور سدوری دونوں خوش ہو گئے تھے پھر سدوری آگے بڑھی اور سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

سموقان میرے بیٹے تمہارا اس وقت آنا ہی اس بات کی غمازی نہیں کرتا بلکہ تمہارا چہرہ بھی بتاتا ہے کہ جس مہم پر تم تینوں نکلے تھے اس میں تم کامیاب رہے ہو۔

پہلے سموقان، ننتورا اور ایلیم حویلی میں داخل ہوئے اور ارشا بنی نے جب دروازہ بند کیا تب سموقان نے سدوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سدوری تیرا کہنا، تیرا اندازہ درست ہے ہم تینوں اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں تمہارے ہاں روانگی سے قبل ہم تینوں نے مل بیٹھ کے سحر انو کے طلسم خانے پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک لائحہ عمل طے کیا تھا اسی کے تحت میں اکیلا اس میں داخل ہوا ننتورا اور ایلیم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتی ہوئی انسانی نگاہ سے روپوش رہیں بہرحال جو لائحہ عمل ہم نے طے کیا تھا اس کے مطابق ہم اس طلسم گاہ میں کامیاب رہے طلسم گاہ میں انو کا جو بیٹا محافظ ہے اس کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے اور اس سے وہ سحر بھی حاصل کر لیا ہے جس کی ہمیں تلاش تھی اس سحر کے علاوہ اور بھی بہت سے سحری نسخے چمڑے کے اوراق پر محفوظ ہیں اور ان اوراق پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔

سموقان کے اس انکشاف پر سدوری بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی اس نے تینوں کو باری باری مبارکباد دی پھر وہ آگے بڑھے اور دیوان خانے میں بیٹھ گئے تھے قبل اس کے وہاں کوئی گفتگو کا آغاز کرتا سموقان نے خاص انداز میں ننتورا کی طرف دیکھا جس پر ننتورا سنبھل کر بیٹھ گئی ایک گہری نگاہ اس نے ایلیم پر ڈالی جو سموقان کے دائیں پہلو پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ خود ننتورا بائیں طرف تھی پھر ننتورا اپنی جگہ سے اٹھی ایلیم کے پہلو میں آئی پہلے بڑے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! میرے پاس تمہارے لئے انتہائی بری اور تکلیف دہ خبر ہے اس خبر کا مجھے اس وقت علم ہوا جب میں محترم پشمیتم کو انو کی بیٹی عشتار اور ثور فلک کے مرنے کی اطلاع دینے گئی تھی وہیں مجھے اس خبر کی اطلاع دی گئی واپس آکر میں نے اس خبر کا انکشاف سموقان پر کیا لیکن وہ سانحہ وہ حادثہ سموقان نے تم پر ظاہر نہیں کیا مجھے بھی منع کر دیا کہ وہ خبر تم سے نہ کہوں دراصل سموقان وہ خبر تم سے انو کے طلسم خانے کی تسخیر کے بعد ہی کہنا چاہتا تھا۔

ننتورا یہیں تک کہنے پائی تھی کہ بیچ میں ایلیم نے بات کاٹ دی۔

ننتورا تم نے مجھے تفکرات اور پریشانی میں ڈال دیا ہے جو خبر تم کہنا چاہتی ہو وہ صرف میری ذات سے تعلق رکھتی ہے یا اس میں تم اور سموقان بھی ملوث ہو۔

اس بار ننتورا کی بجائے سموقان نے ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

ایلیم! وہ خبر ہم سے بھی تعلق رکھتی ہے لیکن اس کا زیادہ واسطہ تمہاری ذات ہی سے ہے اس پر ایلیم نے گھورنے کے انداز میں سموقان کی طرف دیکھا پھر اس نے پوچھ لیا۔

اگر وہ حادثہ، وہ خبر جو تم لوگ مجھ سے کہنے والے ہو میری ذات سے زیادہ تعلق رکھتی ہے تو پھر اسے مجھ سے کیوں چھپایا گیا اسی وقت مجھ سے کیوں نہ کہہ دیا گیا جس وقت ننتورا کو وہ خبر استاد محترم پشمیتم کے ہاں سے ملی تھی اب مجھے زیادہ الجھن اور پریشانی میں نہ ڈالیں کہیئے کیا معاملہ ہے؟۔

جواب میں سموقان نے ایک پیار بھری نگاہ ایلیم پر ڈالی پھر وہ استفہامیہ انداز میں ننتورا کی طرف دیکھنے لگا ننتورا اس کا مطلب سمجھ گئی وہ حرکت میں آئی ایک بار پھر اس نے اپنا ہاتھ ایلیم کے شانے پر رکھا پھر کہنے لگی۔

جو بری خبر میں تم سے کہنے والی ہوں وہ یہ کہ تمہارا بھائی اریش جو استاد محترم پشتیم کے ہاں مقیم تھا اب اس دنیا میں نہیں رہا پشتیم کے ہاں قیام کے دوران وہ چند روز تک بیمار رہا۔ پشتیم نے اس کے علاج کا بہترین بندوبست کیا لیکن وہ اس بیمای سے جانبر نہ ہو سکا اور ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا تمہارے بھائی کے مرنے کی اطلاع تمہارے باپ لوگل باندہ کو بھی کر دی گئی تھی بس یہی وہ خبر ہے جو میں تم سے کہنا چاہتی تھی ہاں تمہارے بھائی کی منگیتر اراتا ابھی تک پشتیم کے ہاں ہی مقیم ہے اور وہ اس وقت تک وہاں رہے گی جب تک انو کا سحر اس سے دور نہیں کر دیا جاتا۔

ننتورا کے اس انکشاف پر ایلیم کی حالت فوراً بدلنے لگی اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی پھر آنسو اس کی آنکھوں سے ڈھلک پڑے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی ننتورا اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی پھر ننتورا نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا اسے تسلی اور تشفی دینے کی کوشش کی اس موقع پر سموقان بول پڑا۔

ایلیم! میں جانتا ہوں تمہارے بھائی کی موت کی خبر تمہارے لئے ایک بہت بڑا المیہ، تمہارے لئے زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ہے اس لئے کہ تمہارا ایک ہی بھائی تھا جو اب اس دنیا میں نہیں رہا ایلیم جس طرح تمہیں اپنے بھائی کی موت کا صدمہ ہوا ہے یقین جانو ایسا ہی صدمہ مجھے ننتورا، سدوری اور ارشابی کو بھی ہوا ہے۔

اس خبر کی اطلاع ننتورا نے سدوری اور ارشابی کے بعد مجھے دی تھی لیکن میں نے ننتورا کو منع کر دیا تھا کہ یہ خبر تمہیں فی الفور نہ سنائے میں تمہیں اپنے ساتھ ساحر انو کے طلسم خانے میں مصروف کار رکھنا چاہتا تھا پر برا ہو اس خبر کا یہ خبر میں زیادہ دیر تم سے چھپانا نہیں چاہتا تھا لہذا یہاں پہنچ کر میں نے ننتورا کو اشارہ کیا کہ وہ تمہیں اس حادثے کی خبر کر دے اس لئے کہ ہم اپنی ایک بہت بڑی مہم سے فارغ ہو چکے ہیں۔

ایلیم! موت ایک ایسا دشمن ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا ہر ایک کو

اس کے سامنے سرنگوں ہونا ہوتا ہے خداوند قدوس نے اپنے ہر انسان کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہے اور اس وقت مقررہ پر اسے اس دنیا سے کوچ کرنا ہے اس وقت میں نے کوئی کمی کر سکتا ہے نہ بیشی کر سکتا ہے اس لئے کہ موت انسانی زندگی کا وہ حادثہ ہے جس پر اس کا بس نہیں ہے اس لئے کہ موت کا آنا اور طاری کرنا میرے خداوند قدوس کے حکم کے مطابق ہے۔

ایلیم! اپنے عزیزوں اپنے پیاروں کے مرنے کا دکھ اور صدمہ ہر ایک کو ہوتا ہے پھر بھی میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ صبر سے کام لو مجھے امید ہے کہ تم جیسی دلیر اور صابر لڑکی اس صدمے کو برداشت کرتے ہوئے جلد اپنے معمولات پر لگ جائے گی۔

ایلیم! میں چمڑے کے اوراق پر مشتمل اس کتاب کا مطالعہ کر چکا ہوں جس کے اندر ساحر انو نے انتہائی نایاب سحری نسخے محفوظ کر رکھے ہیں آج رات میں تم اور ننتورا اسی حویلی میں قیام کریں گے صبح جب سورج کافی چڑھ آئے گا تب ننتورا یہاں سے اس چمڑے کے اوراق پر مشتمل اس سحری کتاب کو لے کر اپنی سری قوتوں کے ذریعے استاد محترم پشتیم کی طرف روانہ ہو جائے گی یہ کتاب اس کے حوالے کرے گی ہم چند روز تک یہیں اسی حویلی میں قیام کریں گے اس کے بعد ہم تینوں مل کے ساحر انو کے خلاف حرکت میں آئیں گے اس لئے کہ انو کا خاتمہ ہماری زندگی کے مقاصد میں سب سے زیادہ بڑا اور اہم ہے۔

ایلیم! پر میں اس سے پہلے ایک کام کروں گا پہلے تم سنبھلو رونا بند کرو اس کے بعد انو کے طلسم کو جو اس نے تم پر کیا ہے اس کو میں زائل کروں گا جس کا طریقہ چمڑے کی اس کتاب میں درج ہے جسے میں پڑھ چکا ہوں اب وہ مجھے تقریباً زبانی یاد ہو چکا ہے اس کے بعد تم ہماری طرح معمول کے مطابق زندگی بسر کر سکو گی دن کے وقت جو تم پر حیوانی زندگی طاری ہوتی تھی اس کا خاتمہ ہو جائے گا پر تمہارے اوپر ساحر انو نے جو سحر کر رکھا ہے اسے دور اور رفع کرنے کے لئے میری شرط یہ ہے کہ پہلے تم اپنے آپ کو سنبھالو رونا بند کرو اپنا چہرہ صاف کرو اس کے بعد میں اپنے کام کی ابتدا کروں گا۔

سموقان کے کہنے پر ایلیم نے اپنے آپ کو سنبھال لیا رونا اس نے بند کر دیا چہرہ اس نے صاف کر لیا تھا پھر وہ عجیب سی حالت میں سموقان کی طرف دیکھنے لگی تھی

اس موقع پر سموقان نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا اس کے بعد دو تین بار اس کی پیٹھ تھپتھپائی اور اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔

ایلیم! تم جانتی ہو کہ ہم ایسے لوگوں کے خلاف حرکت میں آئے ہوئے ہیں انہی کے تعاقب میں نکلے ہوئے ہیں جو نہ صرف تمہارے، تمہارے بھائی اور باپ کے لئے ایذا رسانی کا باعث بنے بلکہ جنہوں نے خداوند قدوس کی اس دھرتی پر بدی اور گناہ کی تشہیر کا کام شروع کر رکھا ہے ساحرانو کے گماشتوں کو ہم کم کرتے چلے جا رہے ہیں اب میرے خداوند نے چاہا تو انو ہی ہمارا ہدف ہوگا۔

سموقان تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہوا ساحرانو کے چمڑے کی سحری کتاب اس نے لی، اس کا مطالعہ کیا پھر اس نے اس کتاب کی مدد سے اس سحر کو زائل کرنا شروع کر دیا تھا جو انو نے ایلیم پر کیا تھا۔

جب وہ اس کام کو کر چکا تب اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر اس نے ایلیم کو مخاطب کیا۔

ایلیم! اب تم انو کے طلسم سے آزاد ہو چکی ہو جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ چند روز تک ہم یہاں قیام کریں گے۔ میں آج رات اور آنے والے دن کے کچھ حصے میں اس سحری کتاب کو پورے کا پورا یاد کر لوں گا اس میں کچھ سحری نسخے ایسے بھی ہیں جنہوں نے میرے علم میں بڑا اور خوب اضافہ کیا ہے پھر کل دن کے وقت کسی بھی لمحہ ننتورا اس کتاب کو لے کر پشتیم کی طرف روانہ ہو جائے گی اور ان سے کہے گی کہ اس کتاب کے ذریعے ایلیم پر سے انو کے طلسم کو زائل کر دیا گیا ہے اور اسی طرح تمہارے بھائی کی منگیتر ارانا جو ابھی تک پشتیم کے پاس ہی مقیم ہے اس پر سے بھی سحر زائل کر دیا جائے اس کے بعد تمہاری طرح ارانا بھی معمول کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دے گی۔ ایلیم اگر تمہیں میری اس تجویز سے اتفاق نہ ہو تو بولو۔

ایلیم! اب تک اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی اس نے چونک کر سموقان کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔

مجھے آپ سے پوری طرح اتفاق ہے پر میں آپ سے ایک بات پوچھتی ہوں کہ ننتورا جب اس کتاب کو پشتیم کے حوالے کرنے کے بعد لوٹے گی اور ہم یہاں چند

روز قیام کر چکیں گے اس کے بعد ہمارا ہدف اور ہماری منزل کیا ہوگی۔

سموقان نے جواب میں کچھ سوچا اس موقع پر اس کے چہرے پر دور دور تک تلخیاں اور آنکھوں میں انتقام کی چنگاریاں بھڑک اٹھیں تھیں پھر کمرے میں اس کی آواز سنائی دی۔

ایلیم! ننتورا کے لوٹنے کے بعد بھی چند روز تک ہم یہاں قیام کریں گے اس کے بعد ہمارا ہدف خود انو ہوگا انو کی سحری کتاب کو جب میں زبانی یاد کر چکوں گا تو میرے خداوند کو منظور ہوا تو وہ میرے لئے چنداں خطرناک ثابت نہ ہو سکے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ جس طرح اس سے پہلے اس کے مختلف بدمعاشوں کا ہم نے خاتمہ کیا ہے ایسے ہی ایک روز ساحرانو کو بھی ہم ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور جب ہم انو کا خاتمہ کر دیں گے تو یوں جانو ہمارے مقصد ہمارے کام کی انتہا ہو جائے گی اس کے بعد میں اور تم دونوں پشتیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے ساتھ ہی میں ننتورا کو بھی اپنا ایک وعدہ یاد دلاؤں گا۔

اس موقع پر ننتورا کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ کیسا وعدہ؟۔

ننتورا! تمہیں یاد ہوگا اس سے پہلے کئی مواقع پر میں تم سے پوچھ چکا ہوں کہ تمہاری اصلیت اور حقیقت کیا ہے تمہارا اصل نام کیا ہے تم کہاں سے آتی ہو کس کے کہنے کس کی ترغیب پر ہمارا ساتھ دے رہی ہو تمہارا مقصد کیا ہے تمہارے سامنے ہماری مدد کرنے کے لئے کیا مقاصد پوشیدہ ہیں۔

سموقان کی اس ساری گفتگو کے جواب میں تھوڑی دیر کے لئے ننتورا کے چہرے پر بڑی خوبصورت اور پرکشش مسکراہٹ کھیلتی رہی پھر اس نے محبت اور چاہتوں میں ڈوبی ہوئی آواز میں سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان یہ وعدہ یقیناً میں نے آپ سے کیا تھا اور میں اپنے اس وعدے پر قائم بھی ہوں جب ہم اس انو کا خاتمہ کرنے کے بعد پشتیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہاں ان کی موجودگی میں آپ لوگوں پر عیاں کروں گی کہ میں کون ہوں کہاں سے آئی ہوں میری اصلیت کیا ہے کس کے کہنے پر میں آپ کا ساتھ دے رہی ہوں اور کیوں میں اپنے آپ کو تم لوگوں کے ساتھ خطرات میں ڈالے ہوئے ہوں۔

ننتورا کا جواب سن کر سموقان ہی نہیں ایلیم، سدوری اور ارشابنی بھی خوش ہو گئے تھے۔ پھر سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔

میرے خیال میں رات کافی جا چکی ہے اب آرام کرنا چاہئے سموقان کے کہنے پر سب اٹھ کھڑے ہوئے ایلیم اور ننتورا کو سدوری اپنے ساتھ لے گئی تھی جب کہ آرام کرنے کے لئے سموقان، ارشابنی کے ہمراہ ہو لیا تھا۔

○○○

اگلے روز دوپہر کے نزدیک ننتورا انو کی وہ طلسماتی کتاب لے کر پشمیتم کی طرف روانہ ہو گئی تھی اور اس میں سحر کے جس قدر نسخے تھے وہ سموقان نے زبانی یاد کر لئے تھے اور ان میں سے جو زیادہ اہم تھے وہ اس نے ایلیم اور ننتورا کو بھی یاد کروائے تھے شام کے قریب ننتورا لوٹ کر پھر سدوری کی حویلی میں آئی اس وقت سدوری ارشابنی، ایلیم اور سموقان حویلی کے دیوان خانے میں بیٹھے ہوئے کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے ننتورا کو داخل ہوتے دیکھ کر سب نے خوشی کا اظہار کیا پھر سموقان نے ننتورا کو مخاطب کیا۔

ننتورا میرے استاد محترم پشمیتم نے میرے متعلق کچھ کہا یا تمہارے ذریعے مجھے کوئی پیغام بھیجا۔ ننتورا آگے بڑھ کر سموقان کے نزدیک بیٹھ گئی پھر مٹھاس بھری آواز میں کہنے لگی۔

محترم پشمیتم نے آپ سب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انو کے دونوں بیٹوں کے علاوہ کیمیاگر کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کہ ساحر انو کی طلسم گا کو بھی برباد کر دیا گیا ہے اور جس کتاب میں اس نے اپنے سحری نسخے محفوظ کئے ہوئے تھے وہ بھی اس سے چھین لی ہے میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ پشمیتم اپنے جزیرہ دلمون سے نکل کر ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف روانہ ہو چکے ہیں جس وقت میں ادھر آئی وہ اس جزیرے کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

ننتورا شاید مزید کچھ کہتی کہ بیچ میں سموقان نے بولتے ہوئے فوراً پوچھ لیا۔

کیا تم بتا سکو گی کہ ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف جانے سے پشمیتم کا کیا مقصد ہے۔

پشمیتم ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے کی طرف اس خاطر روانہ ہوئے ہیں کہ وہاں خدائے واحد کے دین کی تبلیغ کر سکیں وہاں لوگ صرف بتوں ہی کی پوجا پاٹ نہیں کرتے اس کے علاوہ بہت سی جاہلانہ اور بہیمانہ توہمات کے قائل ہیں۔ پشمیتم اپنے مبلغ شاگردوں کے گروہ کے ساتھ ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے کی طرف روانہ ہوئے ہیں وہاں وہ تبلیغ کا کام سرانجام دیں گے اور لوگوں کو خداوند قدوس کی وحدانیت کی تبلیغ کریں گے ان کا کہنا تھا کہ وہ ملکہ ارکالا کے جزیرے میں بھی بے دینی اور جہالت کی بلا کو ختم کر کے لوگوں کو صرف ایک خدا کی بندگی اور عبادت کی طرف بلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ننتورا کی اس گفتگو سے سموقان ہی نہیں دیگر لوگ بھی مطمئن ہو گئے تھے بلکہ دوبارہ اسی موضوع پر گفتگو کرنے لگے تھے جس موضوع پر وہ ننتورا کی آمد سے پہلے کر رہے تھے ننتورا بھی اس گفتگو میں شامل ہو گئی تھی۔

ایک روز جب کہ سورج غروب ہونے کے بعد اندھیرے چاروں طرف رقص کرنے لگے تھے ساحر انو اپنے مسکن کے اپنے کمرہ خاص میں داخل ہوا اس موقع پر اس کی گردن جھکی ہوئی تھی لگتا تھا وہ گہرے تفکرات میں ڈوبا ہوا ہو کمرے میں اس وقت اس کے مسلح جوانوں کے علاوہ کچھ گماشتے بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ان گماشتوں میں سب سے نمایاں انو کا زندہ بچ جانے والا آخری دست راست اور گماشتہ تیزو تھا جو اس کی نشست کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ تیزو کبھی جزائر انڈیمان کے جنوبی حصے کے شہر بلائر میں جو انو کا مسکن تھا اس کا سربراہ تھا لیکن جب سموقان نے اس مسکن کو برباد کیا تو اس وقت تیزو چونکہ ساحر انو کے پاس مقیم تھا لہذا وہ واپس اپنے مسکن کی طرف نہیں گیا بلکہ ساحر انو کے پاس ہی اس نے مستقل قیام کر لیا۔

انو جب اس کمرے میں داخل ہوا تو تیزو ہی نہیں بلکہ دوسرے مسلح جوان اور چھوٹے گماشتے بھی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے یوں انہوں نے بہترین انداز میں ساحر انو کا استقبال کیا۔ انو آگے بڑھ کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا جو بالکل تیزو کے پہلو میں تھی کچھ دیر تک خاموشی رہی اس دوران تیزو کے علاوہ دیگر گماشتے اور مسلح جوان بڑے غور سے ساحر انو کی طرف دیکھ رہے تھے جس کے چہرے پر ابھی تک گہرے تفکرات اور پریشانیاں رقص کر رہی تھیں اس کے بعد انو نے اپنے سامنے بیٹھے اپنے سارے گماشتوں اور مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

عزیزو! اس میں شک نہیں کہ ہمیں اب تک سموقان کے ہاتھوں بے پناہ ...نمان کا سامنا کرنا پڑا اس نے دنیا کے مختلف حصوں میں جو ہمارے مسکن تھے انہیں ...راب و برباد کیا ہماری دست راست ملکہ ظلمات ارکالا کا خاتمہ کیا میرے استاد کیمیا گر ...میرے چھوٹے بیٹے کو قتل کیا اس کے بعد اس نے میری ہر دلعزیز بیٹی اور میرے سب ...طاقتور محافظ اور دست راست ثور فلک کا بھی خاتمہ کر دیا اب آج ان ساری خبروں ...بڑھ کر ایک اور ہولناک اور بری خبر میرے پاس پہنچی ہے جس کے نتیجے میں اب ...سموقان کے خلاف حرکت میں آنا پڑ رہا ہے۔

جو بری خبر میں تمہیں کہنے والا ہوں وہ یہ ہے کہ گذشتہ دنوں سموقان ...زق الفطرت انداز میں ہماری طلسم گاہ میں داخل ہوا طلسم گاہ میں جو میرا بیٹا وہاں کا ...تھا نجانے کس طریقے سے اس سموقان نے میرے بیٹے اور محافظوں کا خاتمہ کر دیا ...اس طلسم گاہ کے اندر جو میں نے چمڑے کے اوراق پر مشتمل ایک سحری کتاب رکھی ...تھی سموقان اس کتاب کو بھی لے اڑا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر سحر ...رے پاس محفوظ تھے وہ اب سموقان اور پشمیتم کے پاس پہنچ چکے ہیں اور یہ میرے ...ال میں ہمارے لئے سب سے بری خبر ہے۔

اب تک میں سموقان کے خلاف حرکت میں نہیں آیا لیکن اس نے جو ہمیں ...ابل تلافی نقصان پہنچائے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ اس سموقان کا ہر صورت میں خاتمہ ...ہائے میں تم پر واضح کروں کہ میں آج رات ہی یہاں سے افریقہ کی سرزمین کی طرف ...نہ ہو رہا ہوں وہاں میرا ایک دست راست ہے۔ ہم دونوں نے مل کر ایک ہی استاد ...سحری علوم حاصل کئے تھے سحری قوتوں میں وہ بالکل مجھ جیسا ہے اس کے ساتھ میں ...مشورہ کروں گا میرے خیال میں اپنے اس رفیق اپنے اس دست راست کے ساتھ ...میں سموقان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اس کے بعد ہمارا اگلا ہدف ...ہو گا سموقان نے ہمارے خلاف جتنی کارروائیاں کی ہیں یہ یقیناً اسی کے کہنے پر کی ...لئے سموقان کے خاتمے کے ساتھ ساتھ پشمیتم کا خاتمہ بھی ہم پر لازم ہوتا ہے۔

آج رات میری افریقہ کی طرف روانگی کے بعد اس مسکن کا ذمہ دار شخص ...بعد تیزو ہو گا مسکن کا نظم و ضبط اسی طرح چلتا رہے گا جس طرح میری موجودگی

میں چلتا رہا ہے میرے خیال میں سموقان کے پاس جو سری قوتیں ہیں وہ اسے بتا دیں گی کہ میں اپنے مسکن سے نکل کر افریقہ کی طرف چلا گیا ہوں لہذا مجھے امید ہے کہ وہ میرے مسکن کی طرف دھیان نہیں دے گا بلکہ افریقہ تک میرا تعاقب کرے گا تا کہ میرے سارے بڑے گماشتوں کا خاتمہ کرنے کے بعد مجھ پر بھی ہاتھ ڈالے اور جب وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے ایسے جال میں پھنساؤں گا کہ اسے اس کی زیست اور زندگی سے محروم کر کے رکھ دوں گا۔

عزیزو! جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ چکا۔ میں اپنی یہاں آمد سے پہلے اس سلسلے میں اپنے دست راست تیزو کے ساتھ گفتگو کر چکا ہوں میرے بعد جس طرح اس نے اس مسکن کو چلانا ہے وہ سارا لائحہ عمل بھی میں اسے سمجھا چکا ہوں میں اپنے ساتھ کچھ محافظ بھی لے جاؤں گا جو افریقہ میں میری حفاظت کا کام سرانجام دیں گے اور وہ بھی کچھ سری قوتیں رکھتے ہیں میرے بعد جس قدر لوگ ہیں ان سب کو تیزو کے احکامات کی پیروی ایسے کرنی ہوگی جیسے وہ میری کرتے رہے ہیں اس سلسلے میں تم لوگوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہو تو کہے۔

ساحر انو کی اس گفتگو کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا سب نے اپنی گردنیں جھکا دی تھیں جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ وہ سب انو کے ان خیالات اور مقاصد سے اتفاق کرتے ہیں اس صورتحال نے انو کو خوش کر دیا تھا پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر تک وہ تیزو کے کان میں رازدارانہ سی گفتگو کرتا رہا اس کے بعد وہ اس کمرے سے نکل گیا تھا اسی رات ساحر انو اپنے محافظوں کے ساتھ جبل لکام کی چوٹی سے افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اس واقعہ کے چند روز بعد ساحر انو کا قائم مقام تیزو ایک روز جبل لکام کی ایک چوٹی پر کھڑا اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا اس لئے کہ پشت کی جانب سے کسی نے اس کی گردن پکڑ لی تھی اس نے جب مڑ کے دیکھا تو دنگ رہ گیا اس لئے کہ سموقان اس کے پیچھے کھڑا تھا سموقان کے دائیں بائیں ننتورا اور ایلم تھیں سموقان کو اپنے سامنے دیکھ کر تیزو کا رنگ ہلدی ہو گیا تھا چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں زبان ہکلانے لگی تھی اس کی کیفیت دیکھتے ہوئے سموقان نے ایک ہے

...ما قہقہہ لگایا اور کہنے لگا۔

تیزو اگر تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انسانی آنکھ سے ...روپوش ہونا چاہو تو تم ایسا نہیں کر سکتے اس لئے کہ میں تمہاری سری قوتوں کو معدوم ...کر چکا ہوں میرے ہاتھ کا تمہاری گردن سے مس ہونا تمہاری ساری قوتوں کو منجمد کر ...چکا ہے لہذا اگر تم نے کوئی غلط قدم اٹھانے کی کوشش کر تو یاد رکھنا میری تلوار تمہاری ...گردن ناپتی چلی جائے گی۔

تیزو میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں غلط جواب نہ دینا ورنہ بڑے ذلیل و ...خوار ہو گے۔

تیزو تھوڑی دیر تک گھبراہٹ میں باری باری سموقان، ایلم اور ننتورا کی ...طرف دیکھتا رہا پھر ہکلاتے ہوئے بول پڑا۔

پوچھو کیا پوچھتے ہو؟۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اس کے بعد وہ کہنے لگا۔

تم جانتے ہو میں سموقان ہوں میرے دائیں بائیں ایلم اور ننتورا ہیں ایلم ...کو تم جانتے ہو گے ننتورا تمہارے لئے ناواقف ہے۔ اور میں اس سے زیادہ تمہارا ...تعارف بھی نہیں کرانا چاہتا میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بتاؤ تمہارا جہالت اور ...ضلالت بھرا آقا ساحر انو اس وقت کہاں ہے اس لئے کہ میرے پاس جو سری قوتیں ہیں وہ ...مجھے بتا چکی ہیں کہ ساحر انو اس وقت اپنے مسکن میں نہیں ہے۔

تیزو تھوڑی دیر تک کھڑی کھڑی نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتا رہا ...جواب میں سموقان نے جب اس کی گردن پر اپنی گرفت زیادہ مضبوط کی تب دوبارہ ...ہکلاتے ہوئے تیزو بول پڑا۔

سموقان میں جانتا ہوں اس سے پہلے تو ملکہ ارکالا کے علاوہ انو کے استاد اور ...اس کے دونوں بیٹوں، بیٹی اور سب سے بڑے دست راست ثور فلک کا خاتمہ کر چکا ہے ...میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا اور ان ساری حقیقتوں سے انو ...واقف ہے اسی بنا پر اس نے جبل لکام چھوڑ دیا ہے اور افریقہ بھاگ گیا ہے۔ کس جگہ ...گیا ہے؟ اس کی مجھے تفصیل نہیں معلوم تاہم افریقہ میں اس کا کوئی ساتھی، کوئی رفیق

اور دست راست ہے جس نے ساحرانو کے ساتھ ہی سری اور سحری علوم حاصل کیے تھے ساحرانو اس کے پاس قیام کرے گا اس کے بعد شاید وہ تمہارے خلاف حرکت میں آئے۔

تیزدو کا دم لیا اس کے بعد منت کرنے کے انداز میں دوبارہ بول پڑا۔
سموقان جو کچھ میں جانتا تھا حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے کہہ دیا ہے اس سے مزید کچھ نہیں جانتا۔

سموقان نے اس کی گردن پر اپنی گرفت جاری رکھی تاہم اس موقع پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کہنے لگا۔

تمہارا انداز بتاتا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو سن تیزدو میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا اس لئے کہ تو ساحرانو کا دست راست اور کافی بڑا گماشتہ ہے انو کے ساتھ تم بھی بدی، گناہ، ذلت اور مکروہ افعال میں حصہ لیتے رہے ہو لوگوں کی عزت کو خاک میں ملانا گمراہی پھیلانا بدی کے سرکردہ بن کر خداوند قدوس کی زمین پر دندناتا اور شیطانی سحر کرنا تم لوگوں کا مشغلہ رہا ہے اس مشغلے میں چونکہ تم بھی شامل ہو لہذا میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا اس کے ساتھ ہی ایک جھٹکے کے ساتھ سموقان نے اپنی تلوار نکالی بلند کی، گرائی اور تیزدو کا خاتمہ کر دیا۔

سموقان نے پہلے اپنی تلوار صاف کر کے نیام میں کی اس کے بعد ایلم اور ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

جو کچھ تم دونوں کی موجودگی میں تیزدو نے کہا ہے وہ سچ اور حقیقت پر مبنی ہے ننتورا تم مجھے پہلے ہی اطلاع دے چکی ہو کہ جبل لکام کے اس مسکن میں ساحرانو نہیں ہے لہذا تیزدو کا یہ کہنا کہ وہ اپنے مسکن سے افریقہ کی طرف بھاگ گیا ہے یہ بھی سچ ہے اب ہمیں ایک قدم اٹھانا ہے۔

ننتورا تم یہاں سے سیدھا افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر جاؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور یہ جاننے کی کوشش کرو کہ ساحرانو کہاں ہے اس نے کس کے پاس قیام کر رکھا ہے وہ کون سا قبیلہ ہے جس کے ہاں وہ ٹھہرا ہوا ہے اور آئیندہ کے لئے اس کے کیا عزائم ہیں میں اور ایلم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں

لاتے ہوئے سدوری کی حویلی کا رخ کریں گے تم ہم دونوں سے وہیں آکر حاصل کردہ اطلاعات کہنا۔

ننتورا اور ایلم نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ننتورا افریقہ کی سرزمینوں کی طرف چلی گئی جب کہ سموقان اور ایلم سدوری کی حویلی کا رخ کر رہے تھے۔

ملکہ ظلمات کے جزیرے میں محترم یشیتم کے کچھ جاننے والے تھے جنہوں نے یشیتم کو جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی تاکہ وہ بت پرستی اور جاہلیت کے خلاف اس جزیرے میں خداوند قدوس کی واحدانیت کی تبلیغ کریں انہی لوگوں کے کہنے پر یشیتم نے اپنے جزیرہ دلمون سے ملکہ ظلمات کے جزیرے کی طرف سفر کیا تھا۔

تین کشتیوں پر مشتمل یہ قافلہ جس میں یشیتم اور اس کے کچھ نائبوں کے علاوہ محافظ دستے بھی تھے ملکہ ظلمات کے جزیرے کے ایک ساحل پر اترا تھا۔

ساحل پر کچھ لوگوں نے بڑے پرتپاک انداز میں یشیتم کا استقبال کیا تھا یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے یشیتم کو اس جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی۔

جس ساحل پر یشیتم کی کشتیاں لنگر انداز ہوئی تھیں اس ساحل کے ساتھ ساتھ کافی گھنی بستیاں تھیں جن کے دائیں جانب سمندر کے کنارے کنارے اور بستیوں کے اطراف میں گھنا جنگل تھا۔

یشیتم جب ساحل پر اترا تو ایک بزرگ صورت شخص نے سب سے آگے بڑھ کر یشیتم سے مصافحہ کیا اور اپنا تعارف کراتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم یشیتم! میرا نام باگویا ہے میں آپ کو اس جزیرے میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

مصافحہ کرنے کے بعد یشیتم نے باگویا کو گلے لگالیا تھا اس لئے کہ باگویا ہی

وہ شخص تھا جس نے یشیتم کو اس جزیرے میں آنے کی دعوت دی تھی اور سمندر کے کنارے جو بستیاں تھیں ان کا سردار باگویا ہی تھا اس کے بعد باگویا نے اپنے لوگوں سے یشیتم اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کرایا بعد میں یشیتم نے بھی اپنے سارے محافظوں اور نائبوں کا تعارف باگویا اور اس کے آدمیوں سے کرایا پھر قافلے کی صورت میں یشیتم اور اس کے ساتھیوں کو جنگل کے کنارے جو پہلی بستی تھی اس میں لے جایا گیا۔

باگویا اس سارے قافلے کو لے کر بستی میں داخل ہوا پھر سب ایک کھلی اور کافی بڑی حویلی میں داخل ہوئے اس حویلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باگویا نے یشیتم کو مخاطب کیا۔

میرے محترم! یہ حویلی ہی آپ کی رہائش گاہ ہوگی کئی ہفتے پہلے ہی میں اس کی صفائی ستھرائی کا کام مکمل کروا چکا ہوں یہاں کے لوگ بڑی بے چینی سے آپ کی آمد کے منتظر تھے خصوصیت کے ساتھ وہ لوگ جو بت پرستی کے خلاف ہیں اور جو میری طرح خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں۔ وہ زیادہ بے چینی سے آپ کی آمد کے منتظر تھے میں جانتا ہوں اس حویلی میں رہائش کے دوران خطرات بھی ہیں لیکن میں نے ان کا مناسب بندوبست کر رکھا ہے میں دیکھتا ہوں آپ کے ساتھ آپ کے محافظ بھی ہیں یہ سارے محافظ اور آپ کے آدمی یہاں حویلی کے اندر رہیں گے اور حویلی کے اندر یہ آپ کی حفاظت کا کام بھی سرانجام دیں گے اور حویلی کے باہر میرے اپنے پہرہ دار ہوں گے جو کسی بھی غیر ضروری انسان کو حویلی میں آنے نہیں دیں گے اس لئے کہ یہاں کی رسم و رواج بہت عجیب و غریب ہیں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ان سرزمینوں میں ساحروں اور جادوگروں کا راج ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر ایک خدا کی بندگی اور عبادت کریں اور معاشرے میں ان کی عزت و وقار ختم ہو کر رہ جائے۔

باگویا کے خاموش ہونے پر یشیتم نے کہنا شروع کیا باگویا میں تمہارے ان انتظامات پر خوش اور مطمئن ہوں پر تم حویلی کے اندر رہو میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کے بعد میں ان علاقوں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تبلیغ کا کام شروع کروں گا۔

باگویا چپ چاپ پشمیتم کے ساتھ ہو لیا اپنے مسلح جوانوں کو اس نے حویلی کے اردگرد پھیلا دیا تھا باگویا اور اس کے ساتھیوں نے پہلے پشمیتم کے ساتھیوں اور اس کے محافظوں کو حویلی کے اندر لے جا کر ان کے آرام ان کی آسائش کا اہتمام کیا اس کے بعد پشمیتم اور اس کے چند نائب حویلی کے دیوان خانے میں آئے۔ باگویا اور کچھ ساتھی بھی ان کے ساتھ تھے جب وہ دیوان خانے میں بیٹھ گئے تب پشمیتم نے باگویا کو مخاطب کیا۔

باگویا! پہلے مجھے یہاں کے رسم و رواج کے متعلق تفصیل سے بتاؤ لوگوں کا رجحان کس طرف ہے معاشرے میں کس کی زیادہ وقعت اور عزت ہے یہاں کے لوگ کس کی پوجا پاٹ، بندگی اور عبادت کرتے ہیں یہ سب کچھ جاننے کے بعد میں اپنے لائحہ عمل کی ابتداء کروں گا۔

پشمیتم میرے محترم! اس جزیرے میں یوں جانیں ساحروں اور جادوگروں کا راج ہے اور انہی کی حکومت ہے پہلے ملکہ ظلمات ارکالا کی بھی انہیں تائید حاصل تھی اب چونکہ ملکہ ظلمات ارکالا مر چکی ہے لہذا اس جزیرے میں افراتفری کا عالم ہے کوئی حکمران نہیں ہے بس چاروں طرف یہ جادوگر اور ساحر ہی دندناتے پھرتے ہیں۔

یہ جادوگر روحوں کو پھانسنے اور انہیں قبضے میں کر لینے کے دعوے کرتے ہیں اسی بناء پر لوگ ان سے ڈرتے ہیں ان کی ہر بات ماننے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

اس جزیرے کے لوگوں کا خیال ہے کہ روح ایک ایسی ماورائی، نازک اور چھوٹی شئے ہے جو جسم کے قدرتی چھیدوں، حصوصاً منہ اور نتھنوں کے راستے نکلتی ہے اور انسان ختم ہو کے رہ جاتا ہے اسی بناء پر یہاں کے لوگ اکثر و بیشتر اپنے نتھنوں، ناک اور پاؤں سے مچھلی کا کانٹا باندھے رکھتے ہیں تاکہ اگر ان میں سے کسی کی روح بچ کر نکلنے کی کوشش کرے تو اس کانٹے میں اٹک کر رہ جائے۔

یہاں کچھ قبیلے کے لوگ پتھر کا ایک آنکڑہ اپنے پاس رکھتے ہیں اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب تک یہ آنکڑہ ان کے پاس ہے ان کے بدن سے ان کی روح علیحدہ نہیں ہو سکتی۔

یہاں کے لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص جمائی لے تو اس کا

یک ہاتھ کا انگوٹھا ضرور چٹخا دیتے ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ایسا کرنے سے روح منہ کے راستے نکلنے نہیں پاتی۔

روح کو جسم کے اندر محفوظ کرنے کے لئے یہاں کے کچھ قبیلے ایسا بھی کرتے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے پائنچوں اور ٹخنوں میں پیتل کے کڑے پہنا دیتے ہیں تاکہ روح بھاگنے نہ پائے کچھ ایسا بھی کرتے ہیں کہ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس شخص کی آنکھ ناک اور منہ میں مہر لگا دیتے ہیں کہ کہیں اس کی روح ان راستوں سے نکل کر جسم کو محروم کرتی نہ چلی جائے۔

اس جزیرے میں یہ بھی رواج ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا ہے تو لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ مرنے والا ہے تو اس کے منہ اور نتھنے بند کر دیتے ہیں اور اس طرح کوشش کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان راستوں سے بھاگنے نہ دیں۔

محترم پشمیتم! یہاں ایک اور بری رسم بھی ہے وہ یہ کہ جب اس جزیرے میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو بچہ جننے والی عورت (زچہ) کے پائنچوں اور ٹخنوں پر الجھے دھاگے لپیٹ دیتے ہیں تاکہ دردزہ میں جب اس کی روح پرواز کرنے کی کوشش کرے تو ان دھاگوں میں الجھ کر رہ جائے اور بھاگنے نہ پائے اور جو بچہ جنم لیتا ہے اس کے متعلق بھی یہ ایسے خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں بچے کی روح بھاگ کر کسی دوسری طرف نہ چلی جائے بچے کی روح کو بھاگنے سے بچانے کے لئے بڑی احتیاط سے گھر کے سارے کھلے ہوئے حصے یہاں تک کہ تالے کا منہ بھی بند کر دیتے ہیں نیز گھر کے اندر اور باہر جانوروں کے منہ بھی باندھ دئے جاتے ہیں کہ مبادا بچے کی روح کو کوئی جانور ہی نہ نگل لے مزید یہ بھی کیا جاتا ہے کہ زچہ بچہ کے پاس جو لوگ رہتے ہیں وہ اپنا منہ اور ناک بند کر کے رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ نتھنوں کے ذریعے سانس منہ میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اگر روح نتھنوں کے ذریعے داخل ہو تو فوراً خارج بھی ہو جائے اور اسے جسم میں ٹکنے کا موقع نہ ملے۔

محترم پشمیتم! یہاں کے لوگ اکثر صورتوں میں روح کو ایک ایسا چھوٹا طائر تصور کرتے ہیں جو قفس عنصری سے پرواز کرنے کے لئے ہر دم پر کھولے رہتا ہے اس تصور کے نقش غالباً یہاں کی بیشتر زبانوں اور شاعرانہ استعاروں میں بھی ملتے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح اڑتی چڑیا کو چاول کے دانے ڈال کر بہلایا پھسلایا جاسکتا ہے اس طرح روح کو بھی جسم سے نکلنے کے لئے روکا جاسکتا ہے یہاں کے لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ سوتے آدمی کی روح کے متعلق یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنے جسم سے نکل کر آوارہ گردی کرتی ہے اور سچ مچ ان مقامات پر پہنچتی ہے لوگوں سے ملتی ہے اور وہ سارے کام کرتی ہے جو اس آدمی کو خواب میں نظر آتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ خواب میں اگر وہ مچھلی یا کسی اور چیز کے شکار کا سامان دیکھتے ہیں یا درخت کی کٹائی یا جو کچھ بھی اپنے آپ کو خواب میں کرتے دیکھا ہو تو وہ سب کچھ ان کی روح کر کے آتی ہے اور اس دوران میں ان کا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ نیند میں بھی روح کی غیر حاضری خطروں سے خالی نہیں کہ اگر وہ کسی وجہ سے مستقل طور پر جسم سے دور کہیں رکی رہ گئی تو اس شخص کی موت لازمی ہے جو اس طرح اپنی قوت حیات سے محروم ہو جائے گا لوگ سمجھتے ہیں کہ روح سوتے آدمی کے دہن سے چوہیا یا پدی کی شکل میں پھدک کر نکل آتی ہے اور چوہیا پدی یا چڑیا کی واپسی میں رکاوٹ سونے والے کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے چنانچہ اس جزیرے کے بڑے لوگ دوسروں سے کہتے ہیں کہ سوتے میں بچے کا منہ کھلا نہیں رہنا چاہئے ورنہ اس کی روح چوہیا بن کر بھاگ نکلے گی اور بچہ کبھی نہیں جاگ پائے گا۔

نیند کی حالت میں روح کے غائب ہو کر رہنے کے بہت سے اسباب بھی یہ لوگ بیان کرتے ہیں مثلاً خفتہ آدمی کی روح کی کسی دوسرے خفتہ آدمی کی روح سے مڈبھیڑ ہو سکتی ہے ان دونوں روحوں کی آپس میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے جس وجہ سے جس لوگوں کی وہ روحیں ہیں انہیں نقصان پہنچ سکتا ہے۔

یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بھٹکی ہوئی روحوں کو جادوگر اور ساحر اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ جادوگر جسم کے اندر سے بھی روح نکال کر قید کر لیتے ہیں۔ اس جزیرے میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر کوئی مجرم اقبال جرم سے انکار کرتا ہے تو یہاں کے لوگ اسے پکڑ کر ساحر کے پاس لے جاتے ہیں ساحر ایک گلوبند طلب کرتا ہے اس گلوبند کو دیکھ کر بلکہ اس کا نام سنتے ہی مجرم سچ سچ کہنے پر اتر آتا ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس گلوبند میں کچھ بھی نہیں ہوتا یہاں کے لوگ اس

رسم اس رواج سے ایسے ڈرے اور خوفزدہ ہیں کہ سچ بات بتا دیتے ہیں اس لئے کہ ان پر جادوگروں کا بڑا خوف اور دہشت سوار ہے۔

یہاں کے لوگوں کا پختہ یقین ہے بلکہ یوں جانو کہ یہ ان کا ایمان ہے کہ ساحر سب کچھ کر سکتے ہیں بھٹکی ہوئی روحوں کو بھی قابو کر سکتے ہیں اور جسم کے اندر کام کرنے والی روحوں کو بھی نکال کر قید کر سکتے ہیں یہاں کے جادوگر ایسے بد طینت وحشی اور خون خوار ہیں کہ اس جزیرے میں جب کوئی ایسا شخص بیمار پڑتا ہے جس سے جادوگروں کو عداوت ہوتی ہے تو یہ روح گیر جادوگر اپنے جادو کے پھندے اس کے گھر کے قریب لگاتے ہیں اور روح کے پرواز کرنے کا انتظار کیا جاتا ہے ان کا خیال ہے کہ جب روح پروانے کی صورت میں اس کے جسم سے نکلتی ہے تو انہوں نے جو جادو اور سحر کے پھندے اس کے گھر کے قریب لگائے ہوتے ہیں روح ان کے اندر آ پھنستی ہے اور اس روح کو وہ اپنی مرضی اپنی منشاء کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہاں کے ساحر اور جادوگر روح کا کاروبار کرتے ہیں جادوگروں کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا کہ جو روح ان کے ہاتھ لگی ہے وہ کس کی ہے اور اگر روح کا مالک جادوگر کو اپنی روح کی قیمت ادا کر دے تو وہ بخوشی اسے اس کے جسم میں بھیج دیتا ہے۔

بعض جادوگروں نے بھٹکی روحوں کو پکڑ رکھنے کے لئے باقاعدہ روح خانے بنا رکھے ہیں اور اگر اس شخص کو جس کی روح کھوئی ہوئی ہو یا جو اپنی روح کو رکھ کر کہیں بھول گیا ہو مقرر فیس ادا کرنے پر روح خانے سے ہر وقت نئی روح مل سکتی ہے۔

نجی روح خانے کھولے رکھنا یا آوارہ گرد روحوں کو پکڑنے کے لئے پھندے لگانا مذموم فعل نہیں سمجھا جاتا یہ ان جادوگروں کا پیشہ ہے اور ان کے اس کاروبار کی پشت پر نفس و ہوس کا جذبہ نہیں ہوتا لیکن ان میں سے بعض شریر ایسے بھی ہیں جو محض بغض یا مال و زر کے لالچ سے دام بچھا کر اور چارہ لگا کر کسی آدمی کی روح کو پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسے اس برتن میں مقید کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں انہوں نے چارہ لگایا ہوتا ہے اور اس چارے میں چاقو اور نوکیلی کیلیں گڑی ہوتی ہیں تاکہ اگر بے چاری اس دام میں پھنس کر چھلنی ہو جائے یا تو اسی دم اس کا قصہ پاک ہو جائے اور اگر وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے تو چاقو یا نوکیلی کیلوں کی وجہ سے ایسی

بری طرح گھائل ہو کہ بھاگ نہ سکے اور اگر بھاگ جائے تو مالک کے پاس جا کر بیمار پڑ جائے اور زیادہ عرصہ بقائی عمل میں نہ رہ سکے۔

جس شخص کی روح کو ان جادوگروں نے مقید کرنا ہوتا ہے پہلے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس شخص کی من بھاتی اور پسندیدہ غذا کیا ہے لہذا جادوگر جو روح کو پھانسنے کے لئے چارہ لگاتے ہیں اس میں اس شخص کی پسندیدہ غذا بھی رکھتے ہیں تاکہ روح بھاگی بھاگی اس غذا کی طرف آئے او جادو کے پھندے میں پھنس جائے۔ محترم پشپیتم! یہاں کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے گو وہ من گھڑت ہی ہے لیکن میں آپ کو سناتا ہوں اس لئے کہ لوگ اس پر بڑا اعتبار اور یقین رکھتے ہیں۔

یہاں کے ایک شخص کو خواب میں کئی رات تک چٹ پٹے جھینگے کی خوشبو آتی رہی جو کہ اس کی پسندیدہ غذا تھی لہذا اسے یقین ہو گیا کہ اس کی بھٹکتی ہوئی روح کو پھانسنے کے لئے جادوگر نے دام بچھا رکھا ہے اور اس میں چارے کے طور پر اس کا یہ من بھاتا کھاجا بھی لگا دیا ہے اس عمل کے ذریعے اس شخص کو بڑی سخت جسمانی بلکہ روحانی گزند پہنچنی شروع ہوئی۔

اگلی کئی راتوں تک اس نے اپنی روح کو بھٹکنے پھرنے سے روکنے کے لئے بڑے جتن کئے اور وہ اس گرم خطے کی رات کی تپش میں کمبل میں لپٹا پسینے میں نہاتا اور سر سراتا رہتا اس کے نتھنوں اور منہ پر رومال باندھ دیا گیا تاکہ اس کی بیش قیمت روح بھاگنے نہ پائے لیکن چند ہی روز بعد وہ شخص ٹھیک ہو گیا اور لوگوں کا کہنا تھا کہ جس جادوگر نے اس کی روح کو پھانسنے کی کوشش کی تھی اس نے اس کی روح کو چونکہ آزاد کر دیا تھا لہذا وہ شخص بھلا چنگا ہو گیا ہے۔

یہاں کے لوگ روحوں کو قابو کرنے کے لئے دو طرح کا سحر استعمال کرتے ہیں ایک سحر اس روح کے لئے استعمال کرتے ہیں جسے انہوں نے پھانسا ہوتا ہے یا اپنے قبضے میں کرنا ہوتا ہے دوسرا قسم کا سحر وہ ایسی لڑکی یا عورت کے لئے کرتے ہیں جسے وہ اپنے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ محبت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں میں ان دونوں سحروں کا ذکر تفصیل سے آپ سے کرتا ہوں۔

محترم پشپیتم! یہاں کے ساحر اور جادوگر پہلا سحر جو روحوں کو پھانسنے کے لئے

رتے ہیں اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ جب چاندنی رات ہوتی ہے چاند ٹمٹماتا ہ افق کے مشرق سے ابھر رہا ہوتا ہے تو ساحر چاندنی رات میں نکل کھڑے ہوتے ہیں ر اپنے دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنے بائیں پاؤں کے انگوٹھے پر رکھے داہنے ہاتھ کی مٹھی طرم کی طرح منہ پر لگا لیتے ہیں اس کے بعد سحر کی تکمیل کرنے کے لئے اس طرح کے لفاظ ادا کرتے ہیں۔

اوم میرا تیرا کارت جاتا ہے۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ چاند پر اداسی چھائی جاتی ہے۔ میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ سورج گل ہو گیا ہے میرا تیرا کارت جاتا ہے۔
کہ تارے مدہم ہوئے جاتے ہیں لیکن میرا نشانہ سورج۔
نہیں چاند، نہیں تارے نہیں میرا نشانہ دختر انجمن۔
فلاں فلاں کا دل ہے کٹ کٹ فلاں کی روح۔
آ اور میرے ساتھ چل آ آ اور میرے پاس بیٹھ آ اور۔
میرے ساتھ ایک تکیے پر سو کٹ کٹ روح۔

محترم پشپیتم! دوسرا سحر جو یہاں کے جادوگر عورتوں یا لڑکیوں کو محبت میں بتلا کرنے کے لئے کرتے ہیں وہ کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ ساحر اور جادوگر اپنے سر پر یک بڑی پگڑی باندھ لیتے ہیں اس کے بعد پونم کی رات اور اس سے اگلی دو راتوں کو اندنی میں نکل کر وہ چیونٹیوں کے بل پر بیٹھ جاتا ہے اور بخورات جلا کر اپنے سحر کی ہرا کرتا ہے بیٹھنے سے پہلے وہ پہلے ساحر کی طرح اپنی مٹھی کا طرم بنا کر اس میں سحر کی کمیل کے لئے یہ کہتا ہے۔

میں تیرے چبانے کو ایک اعلیٰ قسم کا پتا لایا ہوں۔ اے دختر زمین اس پتے پر اپنے ہونٹوں کی شبنم لگا۔
اور پھر اس پتے کو میرا نام لے کے چبا جا۔
تاکہ تو فلاں فلاں کے عشق اور محبت میں دیوانہ وار بھاگے۔
تم جب اپنے ماں باپ کو یاد کرو تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
تم جب اپنے گھر کو اور گھر کی سیڑھی کو یاد کرو تو فلاں، تمہیں یاد آئے۔

جب بادل گرجیں تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب ہوا سائیں سائیں کرے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب آسمان برسے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب مرغ بانگ دے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب لال چڑیا اپنی کہانی سنائے تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
جب تم آفتاب کی طرف دیکھو تو فلاں تمہیں یاد آئے۔
کیونکہ اسی مہتاب میں فلاں ہے۔
کٹ کٹ کسی کے دل ادھر آ میرے پاس۔
میں اپنا دل تمہیں دینا نہیں چاہتا۔
تو اپنے دل کو میرے دل میں آنے دے۔

میرے محترم! اس سحر کے اندر جہاں لفظ فلاں استعمال کیا گیا ہے وہاں اس شخص کا نام لیا جاتا ہے جس کے ساتھ ساحر نے لڑکی کو محبت یا عشق میں مبتلا کرنا ہوتا ہے۔ ہر رات اس سحر کی تکمیل کے بعد ساحر اپنی پگڑی کا ایک سرا سات مرتبہ چاند کی طرف ہلاتا ہے اور پھر گھر پہنچ کر اس پگڑیا کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیتا ہے اور اگر دن کے وقت اسے پہننا چاہے تو بخورات جلا کر یہ الفاظ ادا کرتا ہے۔

یہ پگڑی جو میری بغل میں ہے میری نہیں بلکہ کسی کی روح کی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد باگویا خاموش ہو گیا تھا پشتیم تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں کھویا رہا شاید جو کچھ باگویا نے کہا تھا وہ اس پر غور کر رہا تھا پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور دوبارہ اس نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا! جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں کہ روحوں کو بیچ میں رکھ کر ان ساحروں اور جادوگروں نے یہاں کے لوگوں کو ڈرا دھمکا رکھا ہے اور ایک طرح سے بے وقوف بنا رکھا ہے پر تم یہ کہو کہ یہاں کے لوگ کس کی بندگی عبادت یا پرستش کرتے ہیں۔

باگویا کچھ دیر سوچتا رہا پھر پشتیم کو اس نے مخاطب کیا۔

محترم پشتیم! یہاں کے لوگ ایک خاص عجیب قسم کے لموترے پتھر کی پوجا

کرتے ہیں یہاں لمبوترے پتھر بے شمار پائے جاتے ہیں جنہیں یہاں کے مقامی ی کھانے والے بھوت کہتے ہیں چونکہ عام خیال کے بموجب ان میں طاقت ور اور ناک روحیں بستی ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کسی پتھر پر کسی شخص کا سایہ پڑ ے تو بھوت اس کی روح کھینچ نکالے گا اور وہ شخص مرجائے گا۔

لہٰذا ایسے پتھر گھر میں حفاظت کے لئے رکھے جاتے ہیں اگر کسی موقع پر گھر میں کوئی قاصد آتا ہے یا کسی قاصد کو بھیجا جاتا ہے تو پہلے وہ گھر کے مالک کو نام ر پکارتا ہے یہ سارا معاملہ اس احتیاط کے تحت کیا جاتا ہے کہ کہیں پتھر کا بھوت یہ ر کہ وہ بری نیت سے آیا ہے اس کے ساتھ کوئی شرارت نہ کر ڈالے۔

اس کے علاوہ بھی یہاں کی الٹی سیدھی رسومات ہیں مثلاً جب کسی میت ابوت کو ڈھانکا جاتا ہے تو مرنے والوں کے قریبی رشتہ داروں کے سوا باقی جتنے وہاں کھڑے ہوتے ہیں چند قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں بلکہ کسی علیحدہ کمرے میں اتے ہیں کیونکہ اگر کسی شخص کا سایہ تابوت میں بند ہو جائے تو یہاں کے لوگوں کا ہے کہ اس کی صحت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

اور جب تابوت قبر میں اتارا جانے لگتا ہے تو اکثر لوگ کچھ فاصلے پر ہٹ ہیں کہ کہیں ان کی پرچھائیاں قبر میں نہ پڑ جائیں اور کہیں انہیں نقصان نہ پہنچ ہاں ساحر اور ان کے نائب قبر کی اس جانب کھڑے ہوتے ہیں جو آفتاب کے رخ ر گورکن اور تابوت بردار کپڑے کی پٹیوں سے اپنی کمریں کس لیتے ہیں تاکہ ان کا کے جسموں سے لگا رہے اور علیحدہ نہ ہونے پائے۔

محترم پشتیم! یہاں کے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر ایسے آدمی پڑ جائے جو کسی کا سوگ منا رہا ہو تو مؤخر الذکر علیل ہو جائے گا یہاں کے لوگ ر ان کی رسوم بلوغت پر ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر کسی عورت پڑنے دیں ورنہ اس کے اثر سے وہ لاغر، کاہل اور علیل ہو جائیں گے۔

میرے محترم! یہاں کے لوگ انسان یا جانور کے سایوں کو جزو حیات تے ہیں اور اس رشتے کو وہ بڑا گہرا اور منظم سمجھتے ہیں جہاں انسان کے سائے ر زندگی کا رشتہ اس قدر گہرا ہو کہ اس کے معدوم ہو جانے سے وہ نحیف اور

زار ہو کر رہ جائے یا مر جائے وہاں یہ خیال پیدا ہونا قدرتی بات ہے کہ کسی کے سائے کا گھٹنا تشویش کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور قویٰ کے انحطاط کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

اسی سائے اور جان کے تعلق کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں کے لوگ عجیب و غریب رسومات کے پیروکار ہیں اگر کسی گھر میں کوئی مر جائے تو آئینوں پر پردے ڈال دیئے جاتے ہیں یا انہیں دیوار کی طرف گھما دیا جاتا ہے اس لئے کہ لوگوں کو یہ خوف رہتا ہے کہ زندہ آدمی کی جان کو جو عکس بن کر اس آئینے پر پڑتی ہے متوفی کی روح اپنے ساتھ لے کر نہ چلی جائے۔

کیونکہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے والے کی تدفین تک اس کی روح گھر کے آس پاس محفوظ رہتی ہے جس کمرے میں کوئی مرتا ہے اس کمرے میں بھی یہ لوگ نہیں سوتے بلکہ گھر کا کوئی فرد بیمار ہوتا ہے تو ہر گھر میں ایک کمرہ ایسا رکھا جاتا ہے جس میں بیمار کو ڈال دیا جاتا ہے اور اس کی موت تک اسے وہیں رکھا جاتا ہے پھر اس کمرے میں کوئی اور نہیں سوتا اس لئے کہ یہاں کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہے کہ اگر کوئی اس کمرے میں سوئے گا تو زندہ آدمی کی روح کی ملاقات مرنے والے آدمی کی روح سے ہو گی اور مرنے والے کی روح زندہ آدمی کی روح کو بھی اپنے ساتھ لے کر چلی جائے گی۔

گھر میں جو شخص بیمار ہوتا ہے تو جس کمرے میں اسے رکھا جاتا ہے اس کمرے میں اگر کوئی آئینہ ہے تو اس آئینے کو ڈھانپ دیا جاتا ہے آئینوں میں جو عکس نظر آتا ہے یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عکس بھی انسانی روح ہے اور اگر بیمار کے کمرے میں آئینہ رکھا جائے تو بیمار کی روح آسانی سے نکل کر جسم چھوڑ سکتی ہے اور بیمار جلد مر جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد باگویا جب خاموش ہوا تب پشیتم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کو کہا اس موقع پر پشیتم کے چہرے پر گہری بلکہ کسی لحاظ سے خوشگوار مسکراہٹ تھی۔ باگویا کے خاموش ہونے پر پشیتم تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر باگویا کو اس نے مخاطب کیا۔

باگویا! تمہاری بڑی مہربانی جو تفصیل تم نے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق

میں یہاں کے لوگوں کے رسم و رواج کو خوب سمجھ چکا ہوں یہاں کے لوگوں پر جو ان ساحروں اور جادوگروں نے گرفت کر رکھی ہے مجھے امید ہے کہ میں اس گرفت کو توڑنے اور کاٹنے میں کامیاب ہو جاؤں گا کوئی بھی ساحر کوئی بھی جادوگر کسی روح کو اپنے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو سکتا ہے نہ وہ کسی کی روح کو جسم سے نکال سکتا ہے باگویا سن رکھنا زندگی اور موت میرے اللہ کے ہاتھ میں ہے اللہ نے ہر شخص کے لئے موت کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے اور اس وقت کو نہ کوئی پہلے لا سکتا ہے نہ کوئی مؤخر کر سکتا ہے اب تم مطمئن رہو میں تمہاری گفتگو کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کے حالات اور عقیدے سے متعلق سب کچھ جان چکا ہوں اب میں اپنے کام کی ابتدا کروں گا اور تم دیکھو کہ بہت جلد میں یہاں کے لوگوں کو نہ صرف یہ کہ شرک سے دور کر دوں گا بلکہ انہیں ساحروں اور جادوگروں کے شکنجے اور گرفت سے آزاد کرتے ہوئے انہیں خداوند قدوس کی بندگی اور عبادت کی طرف لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

پشیتم کی اس گفتگو سے باگویا ہی نہیں اس کے ساتھی بھی خوش ہو گئے تھے یوں پشیتم نے وہاں قیام کر لیا تھا اور اگلے روز سے پشیتم نے زور و شور سے اپنی تبلیغ کے کام کی ابتداء کر دی تھی۔

سموقان اور ارشا بنی سدوری کی حویلی کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کمرے میں سدوری اور ایلیم داخل ہوئیں۔ اس وقت تک سورج غروب ہو چکا تھا۔ چاروں طرف اندھیروں اور تاریکیوں نے اپنے پر پھیلا دئے تھے۔ ایلیم اور سدوری جب کمرے میں داخل ہوئیں تو ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان نے پوچھ لیا۔

کیا ابھی تک کھانا تیار نہیں ہوا میں اور ارشا بنی بھوک محسوس کر رہے ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو اور اس کے اس استفسار کا کوئی جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ عین اسی لمحہ ننتورا اس کمرے میں نمودار ہوئی۔ ایلیم بولتے بولتے خاموش ہو گئی اور آگے بڑھ کر اس نے ننتورا کو گلے لگا لیا تھا۔ ننتورا کی آمد پر سموقان ہی نہیں ارشا بنی اور سدوری بھی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ ہاتھ کے اشارے سے سموقان نے ننتورا کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا۔ ننتورا فوراً آگے بڑھی اور بیٹھ گئی۔ سموقان کی دوسری جانب ایلیم بیٹھ گئی تھی جب کہ ایلیم کے ساتھ سدوری بیٹھی تھی پھر کمرے میں سموقان کی آواز سنائی دی اس نے ننتورا کو مخاطب کیا تھا۔

ننتورا جس مہم پر تم نکلی تھی کیا اس میں تمہیں کامیابی حاصل ہوئی ہے کیا تم ساحرانو کو تلاش کرنے میں کامیاب رہی ہو۔ یا اس کا کوئی اتا پتہ نہیں لگا سکی۔

سموقان کے اس سوال پر ننتورا کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار

ہوئی تھی پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میں مایوس نہیں لوٹی میں ساحرانو کا اتا پتہ اور اس کا محل وقوع جان کر تمہارے پاس لوٹی ہوں میں اس کے متعلق تفصیل سے تمہیں بتاتی ہوں۔

جبل لبنان کے کوہستانی سلسلے لکام سے نکل کر ساحرانو نے افریقہ کا رخ کیا ہے۔ جہاں پہلے سے اس کے جاننے والے ہیں۔ جن کے ہاں اس نے قیام کیا ہوا ہے اس کا قیام ان دنوں ایک ایسے قبیلے میں ہے جو افریقہ میں باگنڈا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس قبیلے کا جو ساحر ہے وہ ساحرانو کا دست راست ہی نہیں بلکہ بہترین اور مخلص ساتھی بھی ہے اور ساحرانو کی طرح وہ بھی مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔ اسی کے پاس ساحرانو نے قیام کیا ہے۔

ننتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان نے پھر اسے مخاطب کیا۔

ننتورا کیا تم کچھ تفصیل سے نہ بتاؤ گی جس قبیلے میں جا کے ساحرانو نے قیام کیا ہے وہ قبیلہ کہاں ہے اس کے کیا رسم و رواج ہیں اور وہاں ساحرانو کی حفاظت کا کیا اہتمام ہے۔

جواب میں ننتورا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی اس دوران شاید اس نے اپنے خیالات کو مجتمع کر لیا پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

سموقان وسطی افریقہ میں ایک جھیل ہے جس کا نام نائنزا ہے اس جھیل کے اطراف میں تین بڑے بڑے قبائل آباد ہیں ایک طرف قبیلہ باگنڈا ہے جس کے اندر ساحرانو نے قیام کیا ہے دوسری جانب موانگا نام کا قبیلہ ہے اور تیسری طرف جو قبیلہ ہے اسے نوبائی کہہ کے پکارا جاتا ہے۔

ان تینوں قبیلوں کے کچھ رسم و رواج آپس میں ملتے ہیں اور کچھ ان کی اقدار آپس میں اختلافات بھی رکھتی ہیں میں تفصیل سے تمہیں بتاتی ہوں۔

جہاں تک باگنڈا قبیلے کا تعلق ہے اس قبیلے کا ایک ماورائی اور ان دیکھے دیوتا پر اعتقاد ہے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا وہ دیوتا بعض اوقات کسی عورت یا مرد کے جسم میں حلول ہو کر آتا ہے۔

جس بھی مرد یا عورت کے جسم میں وہ ماورائی دیوتا حلول کرتا ہے اس

شخص کو وہ اپنا دیوتا تسلیم کرتے ہیں اس مجسم دیوتا سے سب لوگ اور سردار بے حد ڈرتے ہیں۔

جب اس دیوتا کی رسم تشکیل ادا ہو چکی ہوتی ہے تو وہ شخص یا یوں کہیے کہ وہ آدمی جس کے اندر ماورائی دیوتا نے حلول کیا ہو وہ جھیل کے کنارے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر چلا جاتا ہے اور وہاں اپنے مقدس فرائض شروع کرنے سے قبل رویت ہلال کا انتظار کرتا ہے۔

اور جس لمحے چاند نظر آتا ہے تو قبیلے کا سردار اور قبیلے کے سارے لوگ اس کے تابع فرمان رہنے کا عہد کرتے ہیں اس انسانی دیوتا کو باگنڈا قبیلے کے یہ لوگ لوبیر کہہ کے پکارتے ہیں۔

اس لوبیر کو نہ صرف مذہبی معاملات بلکہ ملکی اور حکومتی پالیسیوں میں بھی اختیار کلی ہوتا ہے اسے بڑا کاہن بھی خیال کیا جاتا ہے اور کاہن کی حیثیت سے اس سے مشاورت کی جاتی ہے لوگوں کا خیال ہے اس کے حکم سے امراض پیدا اور دور ہوتے ہیں اس کے کہنے پر قحط پڑ سکتا ہے مشورہ کرتے وقت اسے بڑے تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔

اس انسانی دیوتا کو اس قبیلے کے لوگ خدائی اعزاز اور قوت کا دعویٰ دار بھی خیال کرتے ہیں اور یہ لوبیر نام کا دیوتا بزعم خود، یہ کہتا ہے کہ وہ کھانا نہیں کھاتا اور نہ اسے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے بلکہ وہ یہ تک ظاہر کرتا ہے کہ بحیثیت ایک دیوتا کے اس کی ذات غذا کی احتیاج سے بالاتر ہے اور یہ کہ وہ فقط لطف کی خاطر کھاتا پیتا اور تمباکو نوشی کرتا ہے۔

اس قبیلے میں ایک اور بری رسم بھی ہے اور وہ یہ کہ ان کے ہاں جب کوئی عورت خانہ داری کی فکروں سے اکتا جاتی ہے تو وائی تباہی اور نازیبا حرکتیں کرنے لگتی ہے یہ کیفیت اس پر بقول ان قبیلے والوں کے روح کے آنے کی علامت ہے جس کے ظاہر ہوتے ہی اس کا شوہر اس کے آگے سجدہ میں گر پڑتا ہے اور اس کا انتہا درجہ کا احترام کرتا ہے اس حادثے کے بعد وہ بیوی نہیں کہلاتی بلکہ خداوند کا لقب اختیار کر لیتی ہے خانہ داری کے جھنجھٹ سے بالکل آزاد ہو جاتی ہے اس اس کی رضا خدا کی رضا بن جاتی

۲- دوسرا قبیلہ جس کا نام لوانگا ہے اس قبیلے کے لوگ اپنے سردار کو سامبی یا پانگو کہہ کر پکارتے ہیں جس کے معنی خدا کے ہیں اس قبیلے کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کا یہ خدا جب چاہے ان پر ابر رحمت برسا سکتا ہے اور ہر سال دسمبر میں جب ان لوگوں کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنے خدا سے بارش کی دعا مانگنے آتے ہیں۔

اس موقع پر سردار اپنے قصر پر کھڑا ہو کر ہوا میں تیر چلاتا ہے جس سے وہ سمجھتے ہیں کہ بارش ہو جاتی ہے۔

تیسرے قبیلے کا نام نوبائی ہے اس قبیلے کے لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مقدس سردار کے مکان میں قدم رکھیں تو مر جائیں گے تاہم اس مداخلت بے جا کی سزا سے بچنا ممکن ہے وہ اس طرح کہ مداخلت کا مرتکب اپنا بایاں شانہ ننگا کر کے اس پر بادشاہ کا دست مبارک رکھوائے۔

نیز اگر کوئی شخص اس متبرک پتھر پر بیٹھ جائے جس کو بادشاہ نے اپنی نشست کے لئے مقرر کر رکھا ہو تو ایسا پاپی سال بھر سے زیادہ نہیں پنپ سکتا یہ وہاں کے لوگوں کا کٹر قسم کا عقیدہ ہے۔

اس قبیلے کے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے سردار کی ذات اس قدر مقدس ہے کہ اسے چھونے والا اس کی سحری توانائی سے ہلاک ہو جاتا ہے ان لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس خاص قسم کی توانائی ان کے سردار کے رگ و پے میں جاری ساری رہتی ہے۔

لیکن چونکہ بعض وقت اسے چھوئے بغیر بھی چارہ نہیں لہذا ان لوگوں نے ایک ترکیب ایسی سوچ رکھی ہے جس سے پاپی کی جان بچ سکتی ہے یعنی وہ بادشاہ کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک کر اپنی ہاتھ کی پشت سے، اپنے بادشاہ کے ہاتھ کی پشت چھو لیتے ہیں اور پھر اس کی انگلیاں چٹخا دیتے ہیں اس کے بعد اپنی ہتھیلی بادشاہ کی ہتھیلی پر رکھ کر ایک مرتبہ پھر اس کی انگلیاں چٹخا دیتے ہیں اس عمل کو چار یا پانچ مرتبہ دہراتے ہیں اور اس عمل سے ان کا خیال ہے کہ موت کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

اس قبیلے کے لوگوں کا یہ بھی یقین ہے کہ ان کے قبیلے کا کوئی فرد اگر اپنے

سردار کے جسم یا اس کے بدن کے کسی حصے کو ہاتھ لگا کر انہیں ہاتھوں سے کھانا کھا لے تو اس کا جسم متورم ہو جائے گا اور وہ مر جائے گا۔

سردار کا تقدس گویا ایک سم قاتل ہے جو چھو کے ادنیٰ درجے کے آدمی کے ہاتھ میں لگ جاتا ہے اور کھانے میں مل کر اپنا کام کر جاتا ہے ہاں اگر کسی آدمی کے ہاتھوں میں یہ زہر سرایت کر جاتا ہے تو ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ ایک خاص رسم ادا کرے جس سے وہ زہر زائل ہو جاتا ہے۔

یہ رسم کچھ اس طرح ہے کہ یکے بعد دیگرے وہ شخص جس کے ہاتھوں میں زہر سرایت کرتا ہے اپنی دونوں ہتھیلیوں اور ہاتھوں کی پشت سے اپنے سردار کے تلوے کو چھوتا ہے اور اس کے بعد اپنے ہاتھ پانی میں کھنگال لیتا ہے اگر اس حادثے کے موقع پر پانی میسر نہ ہو تو کیلے کی رس بھری ٹہنیاں اپنے ہاتھوں پر رگڑ لیتا ہے اس کے بعد وہ اس مہلک مرض کے حملے سے بے خوف ہو کر اپنے ہاتھوں سے کھانا کھا سکتا ہے۔

ان قبائل کا پردیسیوں کے متعلق بھی عجیب و غریب عقیدہ ہے کوئی پردیسی یا اجنبی ان قبیلوں میں داخل نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ مقامی لوگ اپنی مقامی رسم ادا نہ کر لیں جب کوئی پردیسی ان قبیلوں میں داخل ہوتا ہے تو اس پردیسی کو وہاں کے باشندوں سے ربط و ضبط پیدا کرنے کی اجازت نہیں جب تک ان پردیسیوں کو جزیرے کے چار مندروں میں سے ہر ایک مندر میں جائے اور دیوتا کو یہ پرارتھنا نہ کر لی جائے کہ وہ ان اجنبیوں کی لائی ہوئی بیماری یا دغا سے محفوظ رکھے پردیسیوں کے آنے پر قبیلوں میں رقص و سرود کی محفل بھی سجائی جاتی ہے قربان گاہوں پر خورد و نوش کی نذریں چڑھائی جاتی ہیں ان رسموں کے دوران پروہتوں اور ان کے خادموں کے سوا کسی کو سامنے نہیں آنے دیا جاتا۔

اگر ان قبیلوں میں کوئی اکے دکے پردیسی کے علاوہ کوئی قافلہ یا کارواں داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے علیحدہ رسم ادا کی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب کوئی کارواں ان قبیلوں کے نزدیک جاتا ہے تو قبیلے کا کوئی شخص آگے بڑھ کر ایک درخت کی ٹہنی توڑتا ہے اور ایک طرف ہٹ کر اس سے سرگوشی کے انداز میں کچھ کہتا رہتا ہے پھر یکے بعد دیگرے قافلے کے تمام افراد کے پاس جا جا کر ان کی پیٹھوں پر کوئی چیز پھونکی

جاتی ہے اور اس ٹہنی سے ان پر ہلکی ہلکی ضربیں لگائی جاتی ہیں۔

آخر میں اس ٹہنی کو جنگل کے سب سے گنجان حصے میں لے جا کر سوکھے پتوں کے نیچے دبا دیا جاتا ہے ایسا کرنے سے ان قبائل کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس رسم کی بدولت قبیلہ اپنے آنے والے ہر قسم کے مکر و فریب اور خطرے سے محفوظ رہے گا۔ غالباً یہ رسم ادا کر کے وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مضر اثرات آدمی سے کھینچ کر ٹہنی میں محفوظ کر دیے جاتے ہیں ار پھر ٹہنی کو پتوں تلے دبا کر اس کو محفوظ کر دیتے ہیں جو پردیسی اپنے ساتھ لے کر آتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد ننتورا خاموش ہو گی تھی اس کی اس ساری گفتگو پر سموقان، ایلیم، سدوری اور ارشا بنی گہری سوچوں میں ڈوب گئے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سموقان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہئ اس کے بعد ننتورا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

ننتورا تم نے ان قبائل کی عجیب و غریب رسموں کے متعلق بتایا ہے تاہم تمہاری گفتگو سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ساحر انو نے باگنڈا قبیلے کے ہاں قیام کر رکھا ہے قبیلے کا ساحر اس کا پرانا کوئی دوست ہے اور اسی کی وجہ سے باگنڈا قبیلے کے اس سردار کے ہاں انو کی بڑی عزت، بڑا وقار اور احترام ہو گا لیکن میں ان قبائل میں بھی ساحر انو سے نپٹنے کے متعلق ایک طریقہ سوچ چکا ہوں اس طریقے سے متعلق روشنی ڈالنے سے پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو۔

سموقان کی اس گفتگو پر ننتورا نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا پھر کمرے میں اس کی آواز سنائی دی پوچھو کیا پوچھتے ہو۔

سموقان تھوڑی دیر تک پھر کچھ سوچتا رہا اس کے بعد اس نے ننتورا کی طرف دیکھا۔

یہ بتاؤ کہ ان قبائل کے سردار جن کی حیثیت اپنے اپنے قبائل میں حکمران اور دیوتا کی ہے کیا یہ شادی بھی کرتے ہیں۔

ننتورا جھٹ سے بول پڑی۔

ہاں یہ لوگ شادی کرتے ہیں ان کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں۔

ننتورا کی اس گفتگو سے اس کے اس جواب پر سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اس کے بعد دوبارہ اس نے کہنا شروع کیا۔

اگر ان سرداروں کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں تو پھر میں بڑی آسانی کے ساتھ باگنڈا قبیلے میں داخل ہو کر نہ اس قبیلے کے سردار کی نظروں میں محترم اور معزز ہو جاؤں گا بلکہ وہاں قیام کے دوران ساحرانو سے بھی انتقام لے سکتا ہوں جو کچھ میں کرنے والا ہوں غور سے سنو۔

اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میں اور ایلم یہاں سے کوچ کریں گے ننتورا تم بھی ہمارے ساتھ ہو گی سدوری اور ارشا بنی حسب سابق یہیں رہیں گے ہم اس قبیلے کے باہر نمودار ہوں گے حالات کا جائزہ لیں گے اس کے بعد میں باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کے خلاف حرکت میں آؤں گا۔

وہ کچھ اس طرح کہ میرے پاس ایک ایسا مادہ ہے اگر اسے تیر پر لگا کر کسی پر چلا دیا جائے اور وہ تیر کسی کو لگ جائے تو اس تیر سے جو انسانی جسم پر زخم آتا ہے وہ ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا سوائے اس نسخے کے جو میرے پاس محفوظ ہے اور اس نسخے کو میرے اور نشیتم کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کو زخمی کرنے کے بعد ہم پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے قبیلے کے باہر نمودار ہوں گے اور قبیلے میں داخل ہونے کی استدعا کریں گے اس موقع پر میں نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا ہو گا۔

اگر میرے ڈھکے ہوئے چہرے پر اس قبیلے کے لوگ اپنی کوئی رسم ادا کرتے ہوئے کوئی اعتراض نہ کریں تو پھر خیریت ہے میں چہرہ ڈھانپ کر ہی اس قبیلے میں داخل ہو جاؤں گا اور اگر انہوں نے مجھے چہرہ ننگا کرنے کے لئے کہا تو میں یہ بتا سکوں گا کہ میں ایک عمدہ قسم کا طبیب حکیم اور کیمیا گر ہوں۔ اور میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں اپنے چہرے سے اپنا نقاب اس وقت ہٹاؤں گا جب کسی مریض کا علاج کرنے میں ناکام ہو جاؤں۔

ظاہر ہے میرے ایسے کہنے سے قبیلے کے لوگ چونکیں گے اس لئے کہ ان کے سردار کا بیٹا عجیب و غریب زخم میں مبتلا ہو گا اور اس کا کوئی علاج بھی نہ ہو گا اور ان

سردار اس سلسلے میں پریشان ہو گا لہٰذا اس موقع پر اگر قبیلے کے لوگ مجھے پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے جائیں تو میں اس کے بیٹے کا علاج کروں گا جب اس کا بیٹا میرے ہاتھوں ٹھیک ہو جائے گا تو جو قدر و منزلت جو عزت وقار میرا باگنڈا قبیلے کے سردار کی نگاہوں میں ہو گا وہاں کسی کا بھی نہ ہو گا اس لئے کہ میں نے اس کے بیٹے کا علاج کیا ہو گا اس کے بعد میں باگنڈا قبیلے میں رہتے ہوئے بڑی آسانی کے ساتھ ساحرانو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا تم میں سے کسی کو اگر میری تجویز سے اختلاف ہو تو بولے۔

جواب میں ایلم، ننتورا، سدوری اور ارشا بنی کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ سموقان کی اس تجویز کو انہوں نے پسند کیا ہے پھر ایلم کی آواز سنائی دی۔

سموقان اس قبیلے میں داخل ہونے، قبیلے کے سردار کی نگاہ میں عزت حاصل کرنے اور وہاں قیام کر کے ساحرانو سے انتقام لینے کی یہ ایک بہترین تجویز ہے میرے خیال میں ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے۔

ایلم کا جواب سن کر سموقان خوش ہو گیا تھا پھر اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا ہم ابھی اور اسی وقت یہاں سے کوچ کریں گے اور میں اپنے کام کی ابتداء کروں گا۔

سموقان مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ بیچ میں ننتورا بول پڑی۔

سموقان باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کے بعد یہ جو آپ اپنا چہرہ ڈھانپ کے رکھنا چاہتے ہیں کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ ساحرانو کے سامنے کھل کر نہیں آنا چاہتے اپنا آپ چھپا کے رکھنا چاہتے ہیں تا کہ اس کے خلاف حرکت میں آسکیں۔

سموقان منہ سے تو کچھ نہ بولا تاہم اس نے اثبات میں گردن ہلا دی تھی جس پر ننتورا پھر بول پڑی۔

اگر ایسا ہے تو پھر ایلم کا کیا بنے گا۔ ساحرانو کم از کم مجھے نہ جانتا ہے نہ پہچانتا ہے میرا اس کا آمنا سامنا ایک بار اس وقت ہوا تھا جب میں پہلی بار تمہاری مدد کے لئے آئی تھی مگر اس وقت میں ایک آتشی گولے کی صورت میں تھی جو بڑی تیزی سے گردش

کرتا تھا لہذا ساحرانو میرا چہرہ نہ دیکھ سکا اس بنا پر وہ مجھے پہچان نہیں سکے گا اگر باگنڈا قبیلے میں میں آپ کے ساتھ کام کرتی ہوں تو ساحرانو میری وجہ سے ساحرانو آپ کو جان پہچان نہیں سکے گا پر اگر ایلیم بھی ساتھ ہوتی ہے تو یاد رکھنا ایلیم کو ساحرانو خوب اچھی طرح جانتا ہے اور پھر میرے خیال میں وہ ہمارے لئے باگنڈا قبیلے میں مشکلات کھڑی کر سکتا ہے۔

ننتورا جب خاموش ہوئی تب سموقان تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا اس کے بعد ننتورا کے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

ننتورا جو کچھ تم نے کہا وہ اپنی جگہ درست ہے پر میں اپنا چہرہ صرف ساحرانو کی وجہ سے ڈھانپ کے نہیں رکھنا چاہتا بلکہ چہرہ ڈھانپنے کا سب سے بڑا اور اولین مقصد یہ ہے کہ یوں باگنڈا قبیلے کے لوگ فی الفور پکڑ کر مجھے اپنے سردار کے پاس لے جائیں۔

سن ننتورا یہاں سے کوچ کرنے کے بعد ہم تینوں باگنڈا قبیلے کے نواح میں کسی سرائے میں قیام کریں گے تم دونوں اسی سرائے میں ٹھہرنا میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے باگنڈہ قبیلے میں داخل ہوں گا اور باگنڈہ قبیلے کے سردار کے بیٹے کو اس خاص مادہ لگے تیر سے زخمی کرنے کی کوشش کروں گا جس کا علاج یوں جانو صرف میرے پاس ہی ہے اس کے بعد میں تم دونوں کے پاس واپس سرائے میں آجاؤں گا۔

سرائے میں، ہم کم از کم پندرہ بیس دن قیام کریں گے اس دوران میرے تیر سے لگا ہوا زخم خوب پھیل جائے گا اس لئے کہ پانچ چھ دن تک وہ زخم اپنے جوبن پر آ جاتا ہے اس کے بعد ہم تینوں دوبارہ باگنڈا قبیلے کا رخ کریں گے میں اپنا چہرہ ڈھانپ کے رکھوں گا تم دونوں اپنی عام حالت میں جانا اگر ساحرانو تم دونوں کو پہچان بھی لیتا ہے تو اس سے تم دونوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بہرحال میں نے اس سے ٹکرانا ہے۔

باگنڈا قبیلے کے لوگ چونکہ اجنبیوں کو اپنی رسومات ادا کرنے کے بعد قبیلے میں داخل کرتے ہیں جب مجھ سے میرا چہرہ ڈھانپنے کی وجہ پوچھیں گے تو میں ان سے کہونگا کہ میں ایک ماہر طبیب ہوں اور قسم کھا رکھی ہے کہ اس وقت اپنے چہرے سے نقاب ہٹاؤں گا جب میں کسی مریض کا علاج کرنے میں ناکام ہو جاؤں گا میں ان پر یہ بھی

ظاہر کروں گا کہ میں زخموں کا علاج کرنے میں مثال نہیں رکھتا۔

اس وقت تک چونکہ سردار کے بیٹے کے زخم عروج پر ہوں گے وہاں کے طبیب اپنی بے بسی کا اظہار کر چکے ہوں گے لہذا مجھے امید ہے کہ باگنڈا قبیلے کے لوگ اپنی رسومات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم تینوں کو فی الفور اپنے سردا کے پاس لے جائیں گے۔

سردا کے ہاں قیام کے دوران ظاہر ہے ساحرانو ہمارے خلاف حرکت میں نہیں آسکتا اس لئے کہ اس کے تعلقات سردار سے نہیں بلکہ اس قبیلے کے ساحر کے ساتھ ہیں اس دوران میں جلد ہی سردار کے بیٹے کو بالکل ٹھیک کر دوں گا اس لئے کہ جو اس زخم کی دوا ہے وہ چند دن میں زخم کو ٹھیک کر دیتی ہے جب سردار کا بیٹا میرے ہاتھوں اچھا ہو جائے گا تو یاد رکھنا اس کی نگاہوں میں میری ایسی عزت اور وقار ہو گا جس کے مقابلے میں ساحرانو کی عزت سردار کی نگاہوں میں نہ ہونے کے برابر ہو گی پھر باگنڈا قبیلے کے سردار کی نگاہوں میں یہ مقام حاصل کرنے کے بعد میں ساحرانو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اگر باگنڈا قبیلے کے ساحر نے اس معاملے میں اپنے ساتھی یعنی ساحرانو کی مدد کرنا چاہی تو پھر باگنڈا قبیلے کا وہ ساحر بھی میرے ہاتھوں نہ بچ سکے گا۔ بہرحال میں نے تہیہ کر رکھا ہے کہ افریقہ کی ان سرزمینوں کے اندر اس ساحرانو کا خاتمہ کر کے رہوں گا اور اس کا خاتمہ میری زندگی کا مقصد، میری زیست کا سب سے بڑا مدعا ہے۔

ننتورا اور ایلیم دونوں نے سموقان کی اس گفتگو سے اتفاق کیا تھا اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

ارشا بنی، اور سدوری ہم تینوں تم دونوں کو خدا حافظ کہتے ہیں ہماری کامیابی کے لئے دعا کرنا۔ میں، ننتورا اور ایلیم اسی وقت یہاں سے کوچ کریں گے اس کے ساتھ ہی ایلیم اور ننتورا بھی اٹھ کھڑی ہوئیں انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کی طرف خاص انداز میں اشارہ کیا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہاں سے روپوش ہونے لگے تھے کہ سدوری بول پڑی۔

سموقان میرے بیٹے میں دخل اندازی کرنے پر مجبور ہوئی ہوں دراصل تم نے میرے سامنے ایک بات کی وضاحت نہیں کی تم تینوں یہاں سے کوچ تو کر رہے

ہو تم تینوں جب باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے تو تم تینوں وہاں کے لوگوں اور باگنڈا قبیلے کے سردار کے سامنے آپس کا کیا رشتہ ظاہر کرو گے۔

سدوری کے اس سوال پر سموقان کی گردن جھک گئی تھی ایلیم اور ننتورا دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اس موقع پر ایلیم نے تھوڑی دیر تک مسکراتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا جس کی گردن تھوڑی جھکی ہوئی تھی پھر ایلیم خود بول پڑی۔

سدوری تمہارا سوال بہت عمدہ اور اچھا ہے پھر اس کا جواب میں جانتی ہوں سموقان نہیں دیں گے میں خود اس کا جواب دوں گی اور باگنڈا قبیلے والے جب یہ سوال کریں گے تب بھی میں ہی جواب دوں گی اگر وہ یہ پوچھتے ہیں کہ ہم تینوں کا آپس میں کیا رشتہ کیا تعلق ہے تو میں کہوں گی میں اور ننتورا دونوں ہی سموقان کی بیویاں ہیں اس پر میرے خیال میں کسی کو کوئی اعتراض بھی نہ ہوگا اور ہم تینوں ایک ساتھ اکٹھے بھی رہ سکیں گے۔

ایلیم کے جواب پر سدوری نہ صرف مطمئن اور خوش ہو گئی تھی بلکہ اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی پھر سموقان نے گردن سیدھی کی پہلے سے خاص انداز میں اس نے ایلیم اور ننتورا کی طرف دیکھا پھر وہ تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہاں سے وہ افریقہ میں باگنڈا قبیلے کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق سموقان ایلیم اور ننتورا نے باگنڈا قبیلے کے نواح میں ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔ ایلیم اور ننتورا کو سرائے میں چھوڑ کر سموقان سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا باگنڈا قبیلے میں داخل ہوا وہاں وہ باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کی تاک میں رہا جب اسے موقع ملا تو اس نے وہ خاص مادہ لپٹے تیر پر لگاتے ہوئے باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کو اس کی ٹانگ پر تیر مار کر اسے زخمی کر دیا تھا اس کے بعد وہ واپس اسی سرائے میں آ گیا تھا جہاں اس نے ایلیم اور ننتورا کے ساتھ قیام کر رکھا تھا۔

پھر کچھ دن کا وقفہ ڈالا گیا اس دوران باگنڈا قبیلے کے سردار کے بیٹے کی ٹانگ پر اس تیر سے جو زخم آیا تھا وہ اب پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ سردار نے سب سے پہلے اپنے قبیلے کے ساحر کی خدمات حاصل کیں اس سلسلے میں ساحر انو نے بھی اس کی مدد کی دونوں نے مل کر اپنا پورا زور لگایا ہر حکمت ہر جتن استعمال کیا پر وہ زخم تھا کہ پھیلتا چلا گیا اور کسی بھی طور مندمل نہ ہوا یہاں تک کہ ساحر انو اور اس کا دست راست باگنڈا قبیلے کا ساحر بالکل عاجز آ گئے پھر قبیلے کے جو دوسرے طبیب تھے ان کو آزمایا گیا لیکن ہر کوئی ناکام رہا اس کے بعد سردار نے جب دیکھا کہ زخم بڑی تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے تو اس نے اپنے نواحی دو قبائل کے طبیبوں کو بلایا اور انہیں اپنے بیٹے کا علاج کرنے کے لئے کہا لیکن زخم مندمل ہونے کی بجائے پھیلتا چلا گیا یہاں تک کہ باگنڈا قبیلے کا

سردار پریشان ہو گیا اس طرح لگ بھگ پندرہ دن گذر گئے اور زخم خطرناک صورت اختیار کرتا چلا گیا تھا یہاں تک کہ باگنڈا قبیلے کے سردار کو اپنے بیٹے کی زندگی کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

عین ان دنوں سموقان، ننتورا اور ایلیم باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے کے لئے آئے سموقان نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا جب وہ باگنڈا قبیلے میں داخل ہونے لگے تو محافظوں نے انہیں روکا اور قبیلے میں داخل ہونے کی وجہ پوچھی۔

سموقان، ایلیم اور ننتورا نے شاید پہلے ہی اپنا لائحہ عمل تیار کر رکھا تھا لہذا سموقان نے باگنڈا قبیلے کے محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میں ایک طبیب ہوں میں شمال کے کوہستانی سلسلے کا رہنے والا تھا سیاحی کے لئے نکلا ہوا تھا یہاں ایک قریبی سرائے میں قیام کیا ہوا تھا کہ مجھے خبر ہوئی کہ باگنڈا قبیلے کا سردار اپنے بیٹے کی وجہ سے پریشان ہے اس لئے کہ اس کے بیٹے کی ٹانگ پر زخم آیا ہے وہ مندمل ہی نہیں ہوتا پھیلتا ہی جا رہا ہے میں اسی سلسلے میں تمہارے قبیلے کے سردار سے ملنا چاہتا ہوں۔

یہ تم نے اپنے چہرے کو کیوں ڈھانپ رکھا ہے ہم کسی بھی ایسے شخص کو اپنے قبیلے میں داخل نہیں ہونے دیتے جو اپنے آپ کو مخفی رکھنے کی کوشش کرے ان محافظوں میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے اعتراض کیا تھا جواب میں سموقان جھٹ بول پڑا۔

عزیزو! میں بنیادی طور پر ایک طبیب ہوں اور میں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اپنے چہرے سے اپنا نقاب اس وقت الٹوں گا جب میں کسی مریض کسی زخمی کو ٹھیک کرنے میں ناکام ہوں گا آج تک میں نے جس کسی کا بھی علاج کیا وہ کامیاب و کامران ہی رہا اور ہر مریض ہی تندرست ہوا اس بنا پر میں نے عہد کر رکھا ہے کہ میں اس وقت اپنے چہرے سے نقاب الٹ دوں گا جب میں کسی زخم، کسی بیمار کا علاج کرنے میں ناکام ہوں گا تاہم چونکہ اس وقت تمہارے قبیلے کے سردار کا بیٹا میں نے سن رکھا ہے کہ بری طرح زخمی ہے اور اس کی جان خطرے میں ہے یہاں میں اپنے عہد کو نرم کرتا ہوں اور میں کچھ اس طرح کہتا ہوں اگر میں تمہارے سردار کے بیٹے کو ٹھیک

کرنے میں کامیاب ہو گیا تو چہرے سے نقاب الٹ دوں گا اگر میں ناکام رہا تو پھر اسی طرح اپنا چہرہ ڈھانپے تمہارے قبیلے سے کوچ کر جاؤں گا یہ میرے ساتھ میری دو بیویاں ہیں یہ بھی میرے طب کے کام میں میری مدد کرتی ہیں۔

سموقان کی اس گفتگو سے وہ محافظ بے حد متاثر ہوئے پھر ان میں سے ایک نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی! تم اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ یہاں رکو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں اس سلسلے میں میں اپنے سردار سے گفتگو کرتا ہوں اس کے بعد سردار کے فیصلے سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی اس محافظ نے اپنے گھوڑے کو موڑا اسے ایڑ لگاتا ہوا اور سرپٹ دوڑاتا ہوا ایک سمت چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا وہ خوش تھا وہ مسکرا رہا تھا پھر اس نے بڑے احترام اور عزت سے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میرے عزیز ہم تمہیں اور تمہاری دونوں بیویوں کو اپنے قبیلے میں خوش آمدید کہتے ہیں جب ہمارے قبیلے میں کوئی اجنبی یا پردیسی داخل ہوتا ہے تو اس کے لئے ہم خاص رسومات ادا کرتے ہیں لیکن اس وقت چونکہ ہمارے سردار کے بیٹے کی جان خطرے میں ہے لہذا سردار نے حکم دیا ہے کہ تمہارے اور تمہاری دونوں بیویوں کے لئے پر کوئی رسم ادا نہیں کی جائے گی ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ چلو سردار نے تمہیں طلب کیا ہے۔

اس محافظ کا جواب سن کر سموقان ایلیم اور ننتورا خوش ہو گئے تھے پھر تینوں اس کے ساتھ ہو لئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک کافی بڑی بستی کے باہر وہ ایک محل نما عمارت کے سامنے رک گئے عمارت تمام کی تمام لکڑی سے بنی ہوئی تھی عمارت کے سامنے رکنے کے بعد محافظ نے سموقان کی طرف دیکھا پھر تعظیماً اسے مخاطب کیا۔

میرے محترم آپ تھوڑی دیر یہاں رکیں میں اپنے سردار کو آپ کے آنے کی خبر کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی وہ اس عمارت میں داخل ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا اور سموقان سے کہنے لگا آپ تینوں میرے ساتھ آئیں

سموقان، ایلم اور نتتورا اس کے ساتھ ہو لئے تھے۔

اس محافظ نے سموقان کو باگنڈا قبیلے کے سردار کے سامنے لا کھڑا کیا اس وقت سردار اپنے اہل خانہ اور لواحقین کے ساتھ لکڑی کے بنے ہوئے ایک بہت بڑے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

سموقان جب اس کے سامنے گیا تب وہ سردار اپنی جگہ پر بیٹھا رہا سموقان سے آگے بڑھ کر اس نے مصافحہ نہیں کیا سموقان نے اس کی اس حرکت کو خاصا محسوس کیا تاہم اس نے اپنے چہرے کے تاثرات سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں ہونے دیا باگنڈا قبیلے کا سردار تھوڑی دیر تک بڑے غور سے سموقان ایلم اور نتتورا کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد اس نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اعلیٰ پائے کے طبیب ہو میرا بیٹا ایک عجیب وغریب زخم میں مبتلا ہو گیا ہے چند روز پہلے جب وہ بستی کے نواح میں کھیل کود کے بعد لوٹ رہا تھا تو کسی کا سنسناتا ہوا ایک تیر لگا وہ تیر اس کی پنڈلی میں پیوست تو نہیں ہوا بس زخم دیتا ہوا آگے نکل گیا وہ زخم پھیلتا چلا گیا ہے اور اب میرے بیٹے کی ٹانگ بیکار ہوتی دکھائی دیتی ہے مجھے اس کی جان کا بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے میرے قبیلے کے ساحروں اور طبیبوں کے علاوہ آس پاس کے قبیلے اور ساحر بھی اس زخم کو دیکھ چکے ہیں اور اس کے علاج سے عاجز ہیں مجھے پتہ چلا ہے کہ تم ایک ماہر طبیب ہو سنو اگر تم نے میرے بیٹے کو چنگا کر دیا تو یاد رکھنا تمہاری عزت تمہارا وقار میرے ہاں اس قدر ہو گا کس کا تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہو تمہارا نام کیا ہے مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارے ساتھ تمہاری دو بیویاں ہیں ان کے نام کیا ہیں؟ اس کے بعد میں تم سے اپنا تعارف کراتا ہوں۔

میرا نام سموقان ہے میری بیوی جو میرے دائیں جانب ہے اس کا نام ایلم اور بائیں جانب والی کا نام نتتورا ہے۔ ہم دور شمال کے کوہستانی سلسلے کے رہنے والے ہیں سیاحی کے لئے نکلے تھے نواحی علاقے میں سرائے میں قیام کر رکھا تھا کہ آپ کے بیٹے کے زخم کے متعلق خبر ہوئی تب میں ادھر چلا آیا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف تین یا چار روز کے اندر اندر میں آپ کے بیٹے کے زخم کو میں بھلا چنگا کر دوں گا اور آپ کا بیٹا پہلے کی طرح بھاگنے کودنے لگے گا۔

سموقان کے ان الفاظ سے باگنڈا قبیلے کے سردار ہی نہیں رشتہ دار لواحقین کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی باگنڈا قبیلے کے سردار کے دائیں جانب جو عورت بیٹھی تھی وہ اس کی بیوی لگتی تھی وہ سب سے زیادہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی اس دوران سردار بول پڑا۔

میرا نام گورس ہے میرے دائیں جانب یہ جو عورت بیٹھی ہے یہ میری بیوی ہے اس کا نام سانبل ہے میرا بیٹا جو اکلوتا ہے اور زخمی ہے وہ تیمورس ہے جس کمرے میں اس وقت ہم بیٹھے ہیں اسکے دائیں جانب جو دروازہ کھلتا ہے میرا بیٹا اس وقت اس کمرے میں ہے کہو اس کے علاج کے لئے تم کس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہو۔

سموقان نے کچھ سوچا پھر وہ سردار گورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے کچھ گبھریلے مہیا کئے جائیں انہی سے میں تمہارے بیٹے کا علاج شروع کروں گا۔

سردار گورس نے پہلے ہاتھ کے اشارے سے سموقان، ایلم اور نتتورا کو بیٹھنے کے لئے کہ جب وہ تینوں بیٹھ گئے تب اسنے اپنے خدام میں سے ایک کو گبھریلے مہیا کرنے کے لئے کہا تھوڑی دیر بعد سردار کے کچھ آدمی گبھریلے پکڑ کے لے آئے۔

سموقان نے اسی کمرے میں بیٹھے بیٹھے ایک بڑا برتن منگوایا اس کے اندر اس نے ان گبھریلوں کو مار جلایا اور ان کی راکھ بنائی جب وہ راکھ تیار ہو گئی تب اس نے گورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

گورس میرے محترم! اب تم مجھے اپنے بیٹے کے پاس لے کر چلو میں اس کا علاج شروع کرتا ہوں گورس اور اس کی بیوی دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے پھر ان کے پیچھے پیچھے ان کے لواحقین بھی کھڑے ہو گئے تھے سموقان ایلم اور نتتورا بھی ان کے ساتھ ہو لئے سب ساتھ والے کمرے میں داخل ہوئے اندر ایک مسہری پر سردار گورس کا بیٹا تیمورس لیٹا ہوا تھا اس کی نگہداری کے لئے وہاں چند لڑکیاں اور کچھ طبیب تھے ہاتھ کے اشارے سے گورس نے ان سب کو پیچھے ہٹنے کے لئے کہا وہ اشارہ پاتے ہی پیچھے ہٹ گئے سموقان آگے بڑھا تیمورس کی ٹانگ کے زخم کا اس نے جائزہ لیا پھر اس نے گبھریلوں کی راکھ اس زخم پر چھڑک دی۔

ایسا کرنے کے بعد اس نے گورس کو مخاطب کیا۔

سردار میں دو تین دن تک تمہارے بچے کا علاج کروں گا اس کے بعد تم خود محسوس کرو گے کہ زخم مندمل اور ٹھیک ہونا شروع ہو گیا ہے۔ سموقان کی اس کارروائی اور گفتگو سے گورس اور اس کی بیوی سانبل بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر دونوں میاں بیوی نے آپس میں کچھ مشورہ کیا اس کے بعد گورس نے سموقان کو مخاطب کیا۔

اجنبی! تم ہمارے لئے ایک نعمت اور رحمت بن کر آئے ہو میں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا ہے جب تک تمہارا یہاں قیام ہوتا ہے تم ہمارے محل کے ایک حصے میں رہو گے اور اگر میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا تو پھر میں تم سے گذارش کروں گا کہ تم ہمیشہ کے لئے ہمارے قبیلے میں رہو میرے بعد اس قبیلے میں سب سے زیادہ تمہاری اور تمہاری بیویوں کی عزت ہو گی اب تم میرے ساتھ آؤ میں تمہارے قیام اور طعام کا بندوبست کرتا ہوں۔

سموقان، گورس اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہو لیا تھا گورس نے اپنے محل کا ایک حصہ سموقان کے لئے وقف کر دیا تھا جہاں اس نے ننتورا اور ایلم کے ساتھ رہائش اختیار کر لی تھی۔

سموقان، گورس کے بیٹے کا علاج کرتا رہا تین دن بعد زخم مندمل ہونا شروع ہو گیا تھا اور پھیلنے کے بجائے سکڑنا شروع ہو گیا تھا قریب آٹھ دس دن بعد زخم بالکل ٹھیک ہو گیا تھا اور جس روز پہلی بار سردار گورس کا بیٹا اپنی مسہری سے اٹھ کر چلا اس روز گورس نے سموقان، ایلم اور ننتورا کو طلب کیا۔

وہ تینوں اسی کمرے میں داخل ہوئے جس میں پہلے روز گورس اور اس کی بیوی سے ملاقات ہوئی تھی کمرے میں داخل ہونے کے بعد سموقان چونکا اس لئے کہ اس روز سردار کے پاس اس کے قبیلے کا سب سے بڑا ساحر اور اس کے ساتھ ساحر انو بھی بیٹھا ہوا تھا۔ انو ایلم کو وہاں دیکھتے ہی چونکا تھا تاہم ننتورا کو وہ نہ پہچان سکا اور اس کی نگاہیں سموقان کے سراپا کا جائزہ لے رہی تھیں سموقان نے اس کی طرف دیکھا نہیں، چپ چاپ سردار کے سامنے آیا سردار نے اسے اپنے سب سے قریبی نشست پر بیٹھنے کے لئے کہا

سموقان جب بیٹھ گیا تب گورس نے اسے مخاطب کیا۔

میرے عزیز میں تمہارا شکر گذار ہوں۔ انتہا درجہ کا ممنون ہوں کہ تمہارے علاج سے میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا ہے آج پہلی بار وہ چلنے پھرنے کے قابل ہوا ہے میرے بیٹے کی صحت یابی کی خوشی میں قبیلے میں جشن منایا جائے گا اس جشن سے پہلے میں تم سے ایک گذارش کروں گا میرے قبیلے میں داخل ہونے سے پہلے تم نے میرے ایک محافظ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم اپنے چہرے کو ڈھانپے رکھتے ہو اور تم نے قسم کھا رکھی ہے کہ اس وقت تک اپنا چہرہ ننگا نہ کرو گے جب تک تم کسی کا علاج کرتے ہوئے ناکام نہیں ہوتے ساتھ ہی تم نے میرے محافظ سے یہ بھی کہا تھا لیکن اس قبیلے میں تم اپنی قسم میں نرمی اختیار کرو گے اور اگر تم میرے بیٹے کو بھلا چنگا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تم اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دو گے تا کہ میں اپنے محسن اپنے مربی کو دیکھ سکوں میرے اہل خانہ، میرے لواحقین اور میرے سبھی لوگ بے چین ہیں وہ سب تمہیں ایک بار دیکھنا چاہتے ہیں تمہارا چہرہ دیکھتے ہوئے تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں آج جو جشن منایا جا رہا ہے اس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے بٹھانا چاہتے ہیں مجھے امید ہے کہ تم میری اس التماس اور گذارش کو ٹالو گے نہیں۔

باگنڈا قبیلے کے سردار گورس کے یہاں تک کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ اچانک اس کا بیٹا تیمورس، سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے بول پڑا۔

عزیز سموقان! آپ میرے لئے ایک نعمت عظمیٰ اور زندگی کی علامت بن کر ان سرزمینوں میں داخل ہوئے ہیں مرا دل میرا ضمیر کبھی بھی یہ گوارا نہیں کرے گا کہ میرا محسن اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ان سرزمینوں میں داخل ہو۔ اور نقاب ڈالے ہی یہاں سے رخصت ہو جاؤ کیا میں اپنے محسن کا چہرہ نہ دیکھ سکوں گا۔

تیمورس یہیں تک کہنے پایا تھا کہ سموقان نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا سموقان کی اس حرکت پر سردار گورس اور اس کا بیٹا تیمورس دونوں ہی خوش ہو گئے تھے تیمورس اپنی جگہ سے اٹھا اور بھاگ کر سموقان سے لپٹ گیا تھا گورس بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور بڑھ کر اس نے پہلے بڑے پرجوش انداز میں سموقان سے مصافحہ کیا اس کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر کہنے لگا۔

میں سمجھا تم بڑی عمر کے ہو گے لیکن تمہارے چہرے پر ابھی تک پوری طرح بچپنا بھی رخصت نہیں ہوا تم تو نوجوان ہو آج سے تمہاری حیثیت میرے ہاں ایک بیٹے کی سی ہے میں سمجھوں گا میرا صرف ایک بیٹا تیمورس نہیں بلکہ دو بیٹے ہیں میرے پاس الفاظ نہیں جو میں ادا کر کے تمہاری کارگذاری کی تعریف کروں۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو یا تم کوئی طلب رکھتے ہو تو بولو جو بھی چیز میرے بس میں ہوئی تمہیں دے کے رہوں گا۔

بیٹا بھی کہتے ہیں شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور میری کارگذاری پر مجھے نوازنا بھی چاہتے ہیں دو کام تو نہیں ہو سکتے جب آپ نے مجھے اپنا بیٹا بنا لیا ہے تو پھر یوں جانے جو کچھ میں نے کیا ہے یہ اجنبی کی طرف سے اجنبی کے لئے نہیں بلکہ یہ تو میں نے اپنے بھائی کے لئے کیا ہے لہذا مجھے اس لسلے میں نہ کوئی طلب ہے نہ اس سلسلے میں میرا کوئی معاوضہ ہے نہ میری کوئی حاجت ہے یوں جانئے میں نے اپنے فرض کی ادائیگی کی ہے سموقان نے بڑے غور سے باری باری گورس اور اس کے بیٹے تیمورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سموقان، سردار گورس اور اس کے بیٹے تیمورس کی یہ ساری گفتگو ساحرانو اور قبیلے کا سب سے بڑا ساحر رقیبانہ انداز میں سن رہے تھے۔ لگتا تھا ساحرانو نے قبیلے کے ساحر کو بھی سموقان کے متعلق بتا دیا تھا لہذا سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے ساحرانو نہیں بلکہ دوسرے ساحر کی بھی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اس موقع پر سردار گورس بول پڑا۔

سموقان میرے عظیم بیٹے اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ جاؤ اور آرام کرو۔ شام کو جب جشن ہو گا تو تمہیں اطلاع دی جائے گیا جشن میں تمہاری شرکت قبیلے والوں کے لیے ایک نیا اور انوکھا سماں باندھ کے رکھ دے گی۔

اس کے ساتھ ہی سموقان اپنی جگہ سے اٹھا ایلم اور ننتورا کے ساتھ وہ داس کمرے سے اپنی رہائش گاہ کی طرف چلا گیا تھا

اسی روز جب سورج غروب ہو گیا چاروں طرف اندھیرے پھیلے، چاند طلوع ہوا تب باگنڈا قبیلے کے سردار کے کچھ ساتھی ایلم، ننتورا اور سموقان کے لے کر بستی سے باہر آئے وہاں جشن کا ایک بہترین سماں تھا۔ بہترین انداز میں سردار گورس اور اس کے بیٹے تیمورس اور بیوی سانبل نے ان کا استقبال کیا۔

وہاں پہنچنے کے بعد سموقان، ایلم اور ننتورا تینوں نے دیکھا کہ باگنڈا قبیلے کے بے شمار مرد اور عورتیں وہاں جمع تھے سب ایک گول دائرے کی صورت میں کھڑے کسی تقریب کے شروع ہونے کے منتظر تھے ان کے درمیان چھ سات سیاہ رنگ کے بیل بندھے ہوئے تھے ایک طرف بڑے بڑے طبل رکھے ہوئے تھے جن کے پاس انہیں بجانے کے لئے کچھ لوگ کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں بجانے کے لئے چمکدار مضراب تھے۔ باگنڈا قبیلے کے سردار گورس کے قریب ہی قبیلے کا بڑا ساحر اور سموقان کا بدترین دشمن ساحرانو دونوں کھڑے تھے۔ ساحرانو اور قبیلے کا جادوگر دونوں بڑی تیکھی اور اذیت ناک نگاہوں سے سموقان ایلم اور ننتورا کی طرف دیکھ رہے تھے سموقان نے انہیں نظر انداز کر دیا اور گورس کے ساتھ ہو لیا پھر گورس نے میدان کے وسط میں آنے کے بعد اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا۔

یہ ہاتھ فضا میں بلند کیا جانا تھا کہ میدان کے باہر سے کچھ لوگ لکڑی کے بڑے بڑے ڈرم لے کی میدان کے وسط میں داخل ہوئے لکڑی کے وہ ڈرم انہوں نے

میدان میں رکھ دیے پھر انہوں نے جو میدان کے وسط میں بیل کھڑے ہوئے تھے انہیں پکڑ لیا اور ان کے منہ انہوں نے بڑی تیزی سے موٹے موٹے کپڑوں کے ساتھ باندھنے شروع کر دیے تھے۔

آن کی آن میں سارے بیلوں کے منہ پر موٹے کپڑے باندھنے کے بعد انہیں رسوں میں جکڑا گیا اور انہیں زمین پر گرا دیا گیا۔ منہ بندھے ہونے کی وجہ سے تھوڑی دیر بعد وہ سارے کے سارے بیل دم گھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اس کے بعد ان جوانوں نے چھریاں سنبھالیں اسی دوران کچھ عورتیں بھاگتی ہوئی میدان میں داخل ہوئی تھیں ان کے ہاتھوں میں چمڑے کی بڑی بڑی چھاگلیں تھیں انہیں دیکھتے ہی ان جوانوں نے بیلوں کی گردنوں پر چھریاں پھیرنی شروع کر دی تھیں اور عورتوں نے چھاگلیں گردنوں کے نیچے رکھ دیں تھیں تاکہ بیلوں کا خون زمین پر نہ گرے۔

بیل ذبح ہوتے رہے عورتیں خون سے چھاگلیں بھر بھر کر لکڑی کے ڈرموں میں ڈالتی رہیں اس طرح انہوں نے وہاں پڑے انگنت ڈرم آدھے آدھے خون سے بھر دیے تھے پھر بیلوں کی چمڑیاں اتار دی گئیں گوشت کے ٹکڑے کیے گئے ایک طرف بہت بڑا الاؤ روشن کیا گیا اور وہاں کچھ لوگ بیلوں کے گوشت کو بھوننے لگے تھے۔

یہ ساری کارروائی ایک طرف بیٹھ کر ایلیم، ننتورا، سموقان، گورس، تیمورس، سانبل، انو اور قبیلے کا ساحر دیکھتے رہے تھے خون کے اندر گرم کھولتا ہوا پانی بھی ڈال دیا گیا تھا تاکہ خون جمنے نہ پائے۔

جب بیلوں کا گوشت بھن چکا تو اس کی اطلاع سردار گورس کو دی گئی سردار گورس اپنی جگہ سے اٹھ کر اس جگہ آیا جہاں خون کے ڈرم رکھے ہوئے تھے وہاں آ کر اس نے پھر اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا جو کسی حکم کا اشارہ تھا یہ اشارہ ملتے ہی کچھ عورتیں میدان میں داخل ہوئیں جو اپنے کندھوں پر کسی چیز کے بھرے ہوئے مشکیزے اٹھائے ہوئے تھیں۔

سموقان اس سارے کام میں دلچسپی لے رہا تھا ایلیم اور ننتورا دونوں کو اس نے وہیں بیٹھنے کیلئے کہا خود وہ اٹھ کر سردار گورس کے پہلو میں آن کھڑا ہوا تھا شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ قبیلے کے لوگ کیا کرنے لگے ہیں اتنی دیر تک وہ عورتیں بھی خون

بھرے ڈرموں کے پاس پہنچ گئیں تھیں جو چھاگلیں وہ اٹھا کر لائی تھیں ان کے منہ کھول کر ان چھاگلوں میں جو مائع تھا وہ انہوں نے خون کے ڈرموں میں الٹنا شروع کر دیا تھا۔

سموقان نے دیکھا وہ عورتیں خون کے اندر شہد اور پھلوں کا رس مشکیزوں کے ذریعے انڈیل رہی تھیں یہاں تک کہ ان عورتوں نے سارے ڈرم شہد اور پھلوں کے رس سے بھر دئے تھے اس طرح خون شہد اور پھلوں اس رس ملا ایک مائع سا تیار ہو کے رہ گیا تھا۔

اس کے بعد سردار گورس سموقان کے نزدیک آیا اور مسکراتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

عظیم سموقان یہ جو خون ملی غذا ان عورتوں نے تیار کی ہے یہ یہاں کے لوگوں کا من بھاتا کھاجا ہے اور یہ خوشی کے موقع پر تیار کیا جاتا ہے چونکہ میرے بیٹے کی صحت یابی کی خوشی میں منایا جا رہا ہے لہٰذا ان کے من بھاتے کھاجے سے ہی ان کی تواضع کی جا رہی ہے کیا تم اس سے لطف اندوز ہونا پسند کرو گے۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جس پر جواب دیتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

نہیں گورس میں اور میری دونوں بیویاں اس غذا کے عادی نہیں ہیں ویسے بھی ہم کھانا کھا کے آئے ہیں ہم لوگ تو تمہارے قبیلے کا جشن دیکھیں گے کھائیں پئیں گے کچھ نہیں اس پر سردار گورس نے اپنے قبیلے والوں کو وہ چیزیں کھانے پینے کا حکم دیا یہ حکم ملنا تھا کہ لوگ پہلے بیلوں کے گوشت پر ٹوٹ پڑے پھر اپنے پیالے ڈرموں سے بھر بھر کر پینے لگے تھے کچھ دیر تک یہ سماں جاری رہا اس کے بعد لوگ ایک طرف ہٹ گئے میدان کے وسط میں جو بڑے بڑے طبل رکھے ہوئے تھے اسے کچھ جوانوں نے بجانا شروع کر دیا ساتھ ہی کچھ نوجوان خوب صورت اور توانا اور نو عمر لڑکیاں میدان میں داخل ہوئیں اور انہوں نے عجیب سا اندھا دھند وحشیانہ رقص شروع کر دیا۔

اس موقع پر سموقان نے دیکھا اس سے ذرا فاصلے پر ساحر انو اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس لئے کہ قبیلے کا ساحر جو تھوڑی دیر قبل اس کے پہلو میں نشست رکھتا تھا وہ اٹھ کر اپنے قبیلے کے لوگوں میں جا شامل ہوا تھا اور رقص و سرود کی محفل سے لطف اندوز ہو رہا

تھا اس موقع کو سموقان نے غنیمت جانا اپنا جگہ سے اٹھا اور ساحرانو کی طرف بڑھا۔

ساحرانو بھی اسے اپنی طرف آتے دیکھ چکا تھا لہذا وہ اپنی جگہ پر بڑی بے پرواہی سے بیٹھا رہا اس نے سموقان کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی سموقان اس کے قریب گیا ساتھ والی نشست پر بیٹھ گیا پھر ساحرانو کو اس نے مخاطب کیا۔

انو! بدی کے گماشتے! شیطان کے نقیب! کیا تو سمجھتا تھا کہ لبنان کے جبل لکام سے فرار حاصل کرنے کے بعد تو ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے گا ہم تیرا تعاقب نہیں کر سکیں گے جبل لکام کو تو نے اپنا مسکن بنایا اور وہاں سے تو نے بدی پھیلانے کے کام کی ابتدا کی۔

انو! میں نے اب تک تیرے ساری حواریوں کا خاتمہ کر دیا ہے تیری بیٹی تیرے دست راست، ثور فلک کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے کے ساتھ ساتھ تیرے دونوں بیٹوں کا بھی خاتمہ کیا ہے۔ حمیت اور غیرت کا تقاضا یہ تھا کہ تو میرے تعاقب میں نکلتا پر تو ایسا بدبخت، کمینہ، بے غیرت انسان ہے کہ مجھے ہی تیرے تعاقب میں آنا پڑا کیا تو سمجھتا ہے کہ تو چھپتا پھرے گا بچ جائے گا۔

انو ہرگز نہیں یاد رکھنا میں اس خدائے واحد اس مقدس ہستی کا ماننے والا ہوں جس جیسا کوئی باریک بین ہے ہی نہیں وہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے اور جب وہ قیامت برپا کرے گا تو باریک سے باریک ذرہ خواہ وہ کسی چٹان کی اوٹ میں ہو زمین اور آسمان کے کسی حصے میں ہو میرا اللہ میرا وہ مالک اسے نکال باہر کرے گا۔

ساحرانو تو کیا سمجھتا تھا کہ جبل لکام سے یہاں آنے کے بعد تو اپنے آپ کو محفوظ کر گیا ہے ہرگز نہیں یاد رکھنا میں تیری موت تک تیرا تعاقب کروں گا اس قبیلے میں ہی چند روز تک میں تیرے خلاف حرکت میں آؤں گا اگر تو انسان کا بچہ ہے اگر تو کمینہ گھٹیا اور ذلیل انسان نہیں ہے تو پھر یہیں رک کر میرا مقابلہ کرنا تاکہ انہی ویرانوں انہی جنگلوں کے اندر نیکی اور بدی کا ٹکراؤ ہو اور یہاں کے لوگ دیکھیں کہ کیسے حق باطل پر نیکی بدی پر غالب رہتی ہے۔

سموقان یہیں تک کہنے پایا تھا کہ اسے رک جانا پڑا اس لئے کہ بے پناہ غصے اور غضبناکی کا اظہار کرتے ہوئے انو بول پڑا تھا۔

سموقان کتے کی طرح بھونک مت پتلے شوربے کی طرح مت پھیل میں جانتا ہوں تو ثور فلک میری بیٹی کے علاوہ میرے دونوں بیٹوں کیمیاگر اور ملکہ ظلمات کا قاتل ہے اس کے علاوہ تو نے میرے دیگر کئی کارکنوں کو بھی ہلاک کیا یاد رکھنا عنقریب ایک وقت آئے گا کہ میں تیرے سامنے آؤں گا اور تم سے تیرے تاریک کاموں کا انتقام ضرور لوں گا تو کیا سمجھتا ہے کہ جبل لکام سے نکل کر ان سرزمینوں میں تم سے چھپ کر بیٹھا ہوں ہرگز نہیں یاد رکھنا تم سے اپنے لواحقین کے قتل عام کا انتقام لینا میں اپنا فرض اولین سمجھتا ہوں اور میں کسی بھی صورت اپنے فرض سے آنکھیں نہیں چرا سکتا۔

سموقان اگر تو نیکی کا گماشتہ بن کر میرے سامنے آتا ہے تو میں ساحرانو ہوں میری سرود قوتوں طاقتوں سے خوب بہرہ مند ہے کوئی موقع آنے دے اگر میں نے تمہیں اپنے سامنے پھونک مار کر اڑا نہ دیا تو مجھے تو انو مت کہنا۔

سموقان میں جانتا ہوں کہ میرے دونوں بیٹوں کے علاوہ میری بیٹی میرے دست راست ثور فلک ملکہ ارکالا کے علاوہ میرے بہت سے کارکنوں کا تو قاتل ہے کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تمہارے اس اقدام کو فراموش کر چکا ہوں مطمئن ہو کر بیٹھ گیا ہوں تم سے چھپتا پھرتا ہوں تاکہ تم سے اپنی جان بچاؤں ہرگز نہیں سموقان اپنے دل کے قرطاس پر لکھ رکھو کہ تیرا میرا سامنا تیرا میرا ٹکراؤ ایک روز خوب ہو گا ہو سکتا ہے کہ وہ ٹکراؤ اسی قبیلے اور ان سرمین میں ہو جس روز ایسا ہوا جانتے ہو اس روز کیا ہو گا۔

میں ساحرانو تمہیں آخر کار اپنے سامنے ایسا بے بس ایسا ذلیل ایسا خوار کروں گا کہ تو جب میری گرفت میں آئے گا تو کسی بے بس کتے کی طرح میرے پاؤں چاٹتے ہوئے تو مجھ سے اپنی آزادی اپنی رہائی کی التجا اور استدعا کرے گا لیکن میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔ تجھ سے اپنے لواحقین کے قتل عام کا بدلہ ضرور لوں گا یاد رکھنا وہ دن تمہاری زندگی، تمہاری زیست کا بدترین دن ہو گا۔

ساحرانو جب خاموش ہوا تو سموقان کھولتے ہوئے لہجے میں بول پڑا۔

بدی کے کتے دنیا کے پلید ترین انسان جو کچھ تو نے کہا ہے میں اسے تیری بکواس سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا انو یاد رکھنا میرا نام سموقان ہے مجھے تو اچھی طرح جانتا

ہے جو گفتگو تو نے کی ہے میں جانتا ہوں ایسی گفتگو تو صرف اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے کر رہا ہے ورنہ ساحرانو جب میں کھل کر تیرے سامنے آؤں گا تو یاد رکھنا جنگل کی تاریک ہولناک رات کی طرح تیرے کھوکھلے تن کی چپ میں صداؤں کا کہرام کھڑا کر دوں گا میں سموقان کسی صحرا کی بھیانک آندھیوں کی طرح تیری ذات کے ہر خانے ہر خلا میں قیامت برپا کر دوں گا۔

انو میں سموقان ایک ایسا عجوبہ ہوں جو تیری راتوں کو ہجر لمحوں، صبحوں کو زخمی ساعتوں میں تبدیل کر سکتا ہوں انو میرے ساتھ گفتگو کرتے ہو وقت احتیاط اور تمیز سے کام لو میں تیرے سامنے ایلیم یا اسکے بھائی جیسا کائی بے بس انسان نہیں ہوں قسم اس وحدہ لاشریک کی جس کے سامنے میں سربسجود ہوتا ہوں میں تیرے جیسے کتے کے سامنے سرابوں کا بھنور بن کر آؤں گا تیری انا کے برف زاروں میں آگ انگارے اور دھوئیں کا زہر کا کھیل برپا کر دوں گا ساحرانو میں تیرے وسوسوں پر زنگ کی یلغار کر دوں گا اور تیرے ولولوں کو راستوں کی خاک جان کر اڑاتا پھروں گا۔

سموقان کی اس گفتگو سے لگتا تھا کہ ساحرانو کسی قدر دبتا جا رہا ہو تاہم اس نے اپنی ظاہری حالت کو قائم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو سنبھالا پھر اس نے غراتی ہوئی آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان تو اکیلا ہے اگر اپنے جیسے ہزار لے کر آئے اور اپنے ساتھ اپنے استاد پشیتم جیسے استاد ملا لے تب بھی تو نہ مجھ پر کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے نہ مجھ پر حاوی ہو سکتا ہے پر ایک بات یاد رکھنا وہ وقت جب تیرا میرا ٹکراؤ ہو گا اگر وہ ٹکراؤ دن کے وقت ہو گا تو اس دن کے لئے تیری زندگی میں کوئی رات نہ ہو گی اگر تیرا میرا ٹکراؤ رات کے وقت ہوا تو یاد رکھنا تیری زیست کی اس رات کی کوئی صبح نہ ہو گی۔

سموقان زیادہ تاؤ کھا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور ساحرانو کی پشت کی جانب سے گردن پکڑتے ہوئے ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے ساحرانو کو اوپر اٹھایا اور کہنے لگا بس یہ ہے تیری طاقت اور قوت ساحرانو غضبناک ہو گیا تھا اور فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا سموقان کو یوں لگا جیسے اس کے ہاتھ میں کسی نے برق بھر دی ہو اس نے فوراً انو کو چھوڑ دیا انو زہریلی مسکراہٹ بکھیرتا ہوا دوبارہ اپنی نشست پر

بیٹھ گیا پھر انو نے طنزیہ انداز میں سموقان کی طرف دیکھا۔

تمہیں میری طاقت اور قوت کا کچھ تھوڑا بہت اندازہ تو ہو گیا ہو گا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں اس جنگلی اور وحشی قبیلے میں میرے ساتھ سری قوتوں کے ٹکراؤ کی ابتداء نہ کرنا یہ مت خیال کرنا اس دھوکے میں بھی مت رہنا کہ اگر اس وحشی قبیلے کے سردار نے تمہارے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے تو میں ساحرانو شفقت کے اس ہاتھ کو کسی بھی وقت اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ہٹا بھی سکتا ہوں لیکن میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اس قبیلے کی بجائے میرے ساتھ کہیں اور ٹکرانا بھلے اپنی تمام سری قوتوں کو استعمال کر لینا پھر میں تم پر ثابت کروں گا کہ پر قوت اور طاقتور میں ہوں یا تم۔

سموقان زہریلی مسکراہٹ مسکراتا ہوا انو کے پہلو میں ایک خالی نشست پر بیٹھ گیا پھر زہریلے انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑا۔

ساحرانو اس وقت کا تعین کون کرے گا جس وقت تیرا اور میرا ٹکراؤ ہو گا کیا وہ وقت تو خود مقرر کرے گا یا ایسا مجھے کرنا پڑے گا۔

سموقان ابھی تو میرے سامنے بالک اور بچہ ہے اتنی تیزی اور جلدی نہ کر شانتی سے کام لے میں نے ابھی اسی قبیلے میں قیام رکھنا ہے تو بھی فی الحال یہیں ہے چند دن تک میں تمہیں بتاؤں گا کہ میرا تیرا ٹکراؤ کب اور کس جگہ ہونا ہے پھر میں تیری ذات کے سارے خلاؤں میں وہ کہرام اور خوف بھر دوں گا جس کا اس وقت تو اندازہ بھی نہیں کر سکتا ساحرانو نے بڑے زہریلے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جواب میں سموقان بھی بول پڑا۔

ساحرانو اگر تیرا قیام یہیں رہنا ہے تو میں بھی یہیں اس وقت تک ٹھہروں گا جب تک تو مجھے وہ وقت اور دن نہیں بتاتا جب تیرا میرا ٹکراؤ ہو گا میں انتظار کروں گا تو بھی انتظار کر پھر دیکھ موت کی ساعتیں اور اجل کے پنجے ہم دونوں میں سے کس کو دبوچتے ہیں پر ایک بات یاد رکھنا سچائی اور حق کے سامنے باطل اور بدی زیادہ عرصہ تک پنپ نہیں سکتے انو اپنے دل کے صفحے پر یہ بھی لکھ رکھنا کہ اس قبیلے کے ساحر کو متنبہ کر دینا کہ وہ میرے اور تمہارے جھگڑے میں ملوث ہونے کی کوشش نہ کرے تم نے تو

میرے ہاتھوں تباہ و برباد ہونا ہی ہے اور اگر تم نے اس قبیلے کے ساحر کو بھی اپنے ساتھ ملا کر میرے سامنے کھڑا کرنے کی کوشش کی تو اپنی بربادی کے ساتھ تم اس کی ستیاناسی کا باعث بھی بنو گے اس کے ساتھ ہی سموقان اٹھ کھڑا ہوا اور اس سمت ہو لیا جہاں ایلم اور ننتورا بیٹھی بڑی بے چینی سے اس کی منتظر تھیں۔

ننتورا اور ایلم کے قریب آ کر سموقان اچانک مڑا اور بائیں طرف چلا گیا اسلئے کہ اسکے سامنے قریب ہی قبیلے کا ساحر اس وقت اکیلا اور علیحدہ کھڑا ہوا تھا سموقان نے شاید اس موقع کو اس کے ساتھ گفتگو کرنا غنیمت جانا ہرا وہ بڑی تیزی سے اس کی طرف بڑھا ساحر نے بھی سموقان کو اپنی طرف آتے دیکھ لیا تاھ لہذا اس کی آمد پر وہ مستعد سا ہو کے رہ گیا تھا سموقان اس کے قریب گیا بڑے پیارے انداز میں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا میرا نام سموقان ہے۔

سموقان کو یہاں تک کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ ساحر طنزیہ سے انداز میں بول پڑا۔

تمہیں اپنا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں جانتا ہوں مجھے یہ بھی خبر ہو گئی ہے کہ تم ساحرانو کے بدترین دشمن ہو اور اس کے ساتھ کئی مواقع پر زیادتیاں بھی کر چکے ہو بلکہ اس کے اہل خانہ اور کئی لواحقین کے قاتل ہو بہر حال میں تمہارے اس فعل کی شاباش دیتا ہوں کہ تم نے کیا خوب حربہ استعمال کرتے ہوئے ہمارے سردار کی نگاہوں میں عزت اور وقار حاصل کر لیا ہے پر تمہاری یہ تعظیم میرے انداز میرے خیال کے مطابق زیادہ دن نہیں چل سکے گی۔

ساحر دم لینے کیلئے تھوڑی دیر رکا اس کے بعد سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔

اجنبی! میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ انو سے نہ ٹکراؤ یہ انگاروں کا کھیل ہے جو تم اس کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو انو جب کسی کے خلاف حرکت میں آتا ہے تو پرانی دکھتی چوٹوں دکھ کے بین کرتی برکھا کی طرح اس پر چھا جایا کرتا ہے اور اپنے مخالفوں کے بے منزل بے ہدف کرتے ہوئے ان کی حالت جھلسی دھرتی سراب سوچوں کے دشت میں بھٹکتی سسکتی تنہائیوں جیسی بنا کے رکھ دیتا ہے۔

قبیلے کے ساحر کی اس گفتگو جبر سموقان نے اسے کھا جانے والے انداز میں دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سن اس وحشی قبیلے کے ساحر میں خود اپنی ذات میں دھند بھرے مٹیالے میدانوں میں پیچ و تاب کھاتا ایک سیل، اندھے کوہستانی جھکڑوں میں برف موسموں کا طوفانی دھارا اور صحرا کی تپتی ہواؤں کا طوفانی خروش ہوں میں خود جب کسی پر آتش کی گرفتہ قیامت بن کر ٹوٹتا ہوں تو اس کے ذہن کے اوطاق میں ویران زیست کی ذلت اور مجروح دل کی معذوریاں بھر دیتا ہوں۔

سموقان کہتے کہتے رک گیا پھر اچانک اپنا ہاتھ اس ساحر کے کندھے پر لے گیا کندھے کی ہڈی کو اس نے اپنی گرفت میں لیا پھر اس قدر زور سے کندھا اس نے دبایا کہ ساحر درد اور تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھا تھا اس کا بدن پسینہ پسینہ ہو کے رہ گیا تھا اس موقع پر وہ سموقان کی مخاطب کرتے ہوئے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سموقان اس کے پہلے ہی بول پڑا۔

سن ساحر میں تیرے ساتھی تیرے رفیق سے خوف کھانے والا نہیں ہوں میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ تو میرے اور اس کے معاملے میں مت پڑنا غیر جانبدار رہ کر میرا اور اس کا تماشا دیکھ پھر تو خود ہی جان جائے گا کیسے میں اس پر برق کی طرح چھاتا ہوں میں نے تیرا کندھا اس زور سے تم پر صرف یہ ثابت کرنے کے لئے دبایا ہے کہ تجھے یہ احساس ہو جائے کہ میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں میں وہ بد بلا ہوں کہ اپنے دشمنوں کی ہڈیوں تک کو چٹخا کر رکھ دیتا ہوں تم نے بھی اگر میرے خلاف ساحرانو کا ساتھ دینے کی کوشش کی تو سن رکھنا میں تیرے جسم کو برباد کر دوں گا اور تیرے بدن کی ساری ہڈیوں کو چٹخا کر رکھ دوں گا تیری بہتری تیری بھلائی اسی میں ہے کہ تو بھلے ساحر اسے ظاہری ہمدردی کر اس کی تواضع کر اس کی میزبانی میں مصروف رہ اس لئے کہ وہ تیرا پرانا رفیق تیرا ایک کہنہ ہمراز ہے پر سن میرے ساتھ ٹکراؤ میں اس کا ساتھ مت دینا ورنہ زندگی بھر کا روگ لگ کے رکھ دوں گا اور روگ بھی ایسا جس کا کوئی علاج نہ ہو گا کل جو کچھ میں نے تم سے کہنا تھا کہہ چکا ایک اور بات اپنے دل کے صفحے پر لکھ لو یہ انو بدی اور گناہ کا محرک ہے میں سچائی اور نیکی کا ایک جھونکا ہوں ایسی بدی کے خلاف

حرکت میں آنا میری فطرت میری سرشت میں لکھا ہوا ہے میں نے ہر صورت میں اس ساحرانو کے خلاف حرکت میں آنا ہے تو ایک طرف بالکل غیر جانبدار بن کے رہنا ایس میں تیری بہتری اور بھلائی ہے مفت میں میرے ہاتھوں نہ مرجانا۔

سموقان نے جو کچھ کہنا تھا اسے کہہ دیا پھر اس کے جواب اس کے ردعمل کا انتظار کیے بغیر وہ پیچھے ہٹ گیا دوبارہ وہ ایلیم اور تنتورا کی طرف گیا جو گفتگو اس نے ان دونوں سے باری باری کی تھی اس کی تفصیل انہیں بتائی پھر انہیں ساتھ لے کر وہ لوگوں کے ہجوم میں گھس کر باگنڈا قبیلے کی عورتوں کے ساتھ وحشی ناچ سے لطف اندوز ہونے لگا تھا یوں سموقان ایلیم اور تنتورا نے باگنڈا قبیلے میں قیام کر لیا تھا اب وہ اس دن کا انتظار کرنے لگے تھے جب انو انہیں ٹکراؤ کے دن سے آگاہ کرے۔

پشمیتم ایک روز ملکہ ظلمات ارکالا کے جزیرے میں اپنی رہائش گاہ کے کمرے ں بیٹھا ہوا تھا کہ ان علاقوں کا سردار نام جس کا باگویا تھا وہ حیران، پریشان اور فکر مند اخل ہوا باگویا جب قریب آیا تو ہاتھ کے اشارے سے پشمیتم نے اسے ایک نشست پر بٹھنے کے لئے کہا باگویا فوراً اس نشست پر بیٹھ گیا پھر اس کمرے میں پشمیتم کی آوز گونج ئی تھی۔

باگویا تمہارا چہرہ بتاتا ہے کہ آج تم پھر کوئی بری خبر لے کے آئے ہو ہارے چہرے کے تاثرات، تاسف دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہو تم کیا کہنا ہتے ہو۔

باگویا تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر بول اٹھا۔

بزرگ پشمیتم لگتا ہے کوئی مافوق الفطرت اور ماورائی قوت ان علاقوں میں رگرم عمل ہو چکی ہے اور وہ اپنی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں میں پہلے ہی بے راہ روی اور جہالت پھیلانا چاہتی ہے۔

بزرگ پشمیتم میں چند دن پہلے بھی آپ کی خدمت میں خاضر ہوا تھا اور آپ الستی کے نواحی جنگل میں رونما ہونے والے حادثے کا ذکر کیا تھا۔

ان علاقوں میں سب سے پہلا شخص جس نے بت پرستی، اور جہالت کو ک کرکے آپ کے ہاتھ پر نیا دین قبول کیا اور خداوند قدوس کی وحدانیت کو قبول کیا

اس کے اندھیرے سے روشنی کی طرف آنے کے دوسرے روز بعد جس وقت وہ جنگل میں کام کر رہا تھا ایک خونخوار چیتا اس پر حملہ آور ہوا اور اس کا خاتمہ کر دیا میں اور مقامی لوگوں نے اسے ایک حادثہ سمجھ کر فراموش کر دیا۔

اس کے بعد جب آپ کی کوششیں مزید رنگ لائیں اور دو اور جوانوں نے بھی بت پرستی ترک کر کے آپ کے ہاتھ پر ہدایت قبول کی جس روز انہوں نے ایسا کیا اس روز وہی چیتا ان دونوں پر حملہ آور ہوا اور ان دونوں کا بھی کام تمام کر دیا اس واقعہ کی بھی اطلاع میں نے آپ کو کر دی تھی آپ فکر مند ضرور ہوئے تھے پر میں نے اس دن بھی آپ سے گذارش کی تھی کہ کوئی قوت دانستہ ایسا کر رہی ہے میں نے مقامی لوگوں کو یہ کہہ کر فراموش کر دیا تھا کہ یہ ایک اتفاقی حادثہ ہے۔

بزرگ پشیتم آج پھر ایک حادثہ پیش آیا ہے گذشتہ دن جن دو میاں بیوی نے اسلام قبول کیا تھا وہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے گئے جس وقت وہ کام میں مصروف تھے ان پر حملہ آور ہونے کے لئے کوئی چیتا نمودار ہوا دونوں میاں بیوی نے چیتے کو دیکھ لیا دونوں بھاگ کے درخت پر چڑھنے لگے بیوی بیچاری زیادہ اوپر نہ چڑھ سکی چیتے نے چھلانگ لگا کر اسے گرایا اس کا کام تمام کر دیا تاہم اس کا میاں درخت کے اوپر کافی چڑھ گیا اس نے اپنی دانست میں اپنے آپ کو چیتے سے محفوظ کر لیا تھا وہ بہت اوپر چلا گیا تھا جہاں چیتا چھلانگ لگا کر نہیں پہنچ سکتا تھا لیکن استاد محترم آج ایک انتہائی بھیانک اور ناقابل یقین حادثہ پیش آیا۔

ان میاں بیوی کے قریب کچھ دوسرے لوگ بھی لکڑیاں کاٹ رہے تھے ان پر وہ چیتا حملہ آور نہیں ہوا لیکن وہ ڈر کر درختوں پر چڑھ گئے تھے آپ کے ہاتھوں ہدایت حاصل کرنے والا جس کی بیوی کا چیتے نے خاتمہ کر دیا جب وہ درخت پر چڑھ گیا تو چیتا اسے چھوڑ کر نہیں گیا بلکہ چیتا اس درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا درخت پر چڑھنے والے نے جب چیتے کی طرف دیکھا تو اس چیتے کی آنکھوں میں ایسی مقناطیسی شعاعیں نکلی جس سے درخت پر چڑھنے والا آپ سے آپ نیچے آ گرا اور چیتا اس کا خاتمہ کر کے چلا گیا اب لوگوں میں یہ بات پختہ ہوتی جا رہی ہے کہ جو بھی آپ کے ہاتھ پر ہدایت قبول کرتا ہے موت کا شکار بھی ہو جاتا ہے لوگ بدگمان ہونے

لگے ہیں بزرگ پشیتم اگر اس کا سد باب نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں ان علاقوں میں ہم خداوند قدوس کے دین کو پھیلانے میں مکمل ناکام ہو جائیں گے۔

بزرگ پشیتم آپ اپنی گفتگو میں اکثر و بیشتر اپنے دست راست سموقان کا ذکر کرتے ہیں اس کی طاقت اس کی قوت کا بھی تذکرہ کرتے ہیں اور یہ بھی اکثر ذکر کرتے ہیں کہ وہ بے پناہ سری قوتوں کا بھی مالک ہے میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ اسے ان سرزمینوں میں بلائیں تاکہ وہ اس ماورائی چیتے کا خاتمہ کرے اگر ایسا ہو جاتا ہے تو پھر ہدایت کا جو کام ہم نے ان علاقوں میں شروع کر رکھا ہے وہ بڑی تیزی سے پھیلے گا۔

آپ جانتے ہیں کہ ان علاقوں کے اکثر لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنی روزی کماتے ہیں اگر کوئی بھی آپ کے ہاتھوں ہدایت قبول کرتا ہے وہ اسی طرح جنگل میں ختم ہوتا رہا تو یاد رکھئے لوگ بالکل آپ کے خلاف ہو جائیں گے اور میرے خیال میں آپ کا یہاں جینا بھی مشکل کر دیں گے لہذا میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ جس قدر ممکن ہو اپنے دست راست سموقان کو یہاں بلائیں میرے خیال میں اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو پھر ہم چیتے کے خلاف کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

باگویا یہیں تک کہنے پایا تھا کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ پشیتم کا ایک سایہ فام محافظ اندر آیا اور اسے تعظیم دینے کے بعد کہنے لگا۔

استاد محترم ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے حاضر ہونا چاہتا ہے نام اپنا گگامش بتاتا ہے۔

گگامش کا نام سن کر پشیتم چونکا اور باگویا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

باگویا اس موضوع پر میں تمہارے ساتھ بعد میں گفتگو کروں گا تم یہیں ٹھہرو یہ جو گگامش ہے عراق کا حکمران ہے یہ مجھ سے اگر ملنے آیا ہے تو اسے کوئی ضرور اہم مسئلہ درپیش ہو گا ورنہ اس قدر طویل سفر یہ طے نہ کرتا پھر محافظ کی طرف دیکھتے ہوئے پشیتم کہنے لگا۔

گگامش کو فوراً اندر لاؤ۔

وہ محافظ باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد اس کمرے میں گگامش داخل ہوا پشیتم

نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اسے گلے لگایا باگویا نے بھی آگے بڑھ کر اس سے پرجوش مصافحہ کیا پھر پشنیتم نے اپنے پہلو میں ہی گلگامش کو بیٹھنے کیلئے کہا گلگامش جب بیٹھ گیا تب پشنیتم بولا۔

گلگامش کہو تم نے اس قدر دور دراز سے یہاں آنے کی زحمت کیسے کی کیا کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے۔

گلگامش کچھ دیر سوچتا رہا اس کے بعد اس نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنی بیوی کے مرنے اس کا غم او دکھ میں مبتلا ہونے اور پھر دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آب حیاب کی تلاش میں کل کھڑے ہوں کے حالات سنا ڈالے اور یہ بھی اضافہ کر دیا تھا کہ مختلف جگہوں سے ہوتا ہوا وہ پشنیتم کے پاس آیا ہے تا کہ پشنیتم اسے آب حیات کی طرف راہنمائی کرے۔

گلگامش کے سارے حالات سننے کے بعد پشنیتم تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا کبھی کبھی وہ عجیب سی ہمدردی میں گلگامش کی طرف دیکھ لیتا تھا پھر نصیحت کے انداز میں گلگامش کو مخاطب کیا۔

میرے بیٹے تو نے ناحق اریک سے یہاں تک کا سفر کرتے ہوئے اذیت برداشت کی دنیا میں اب حیاب نام کی کوئی چیز نہیں یہ ویسے ہی لوگوں نے اپنی طرف سے قصے کہنایاں لکھ کر آب حیات کو مشہور و معروف کر دیا ہے ورنہ نہ کوئی آب حیات ہے نہ کسی شخص کو دائمی زندگی آب حیات کی وجہ سے نصیب ہو سکتی ہے۔

میرے عزیز اس کائنات میں جس قدر ذی حیات اشیاء میں جن میں جنات اور انسان بھی شامل ہیں سب ایک روز فنا ہو جائیں گے باقی صرف میرے اللہ کی ذات رہے گی جو اس کائنات کا خالق مالک اور آقا ہے۔

پشنیتم یہیں تک کہنے پایا تھا کہ گلگامش بول پڑا۔

میرے بزرگ جب انسانی جسم سے روح پرواز کر جاتی ہے تو کیا اسے دوبارہ جسم میں لوٹایا جا سکتا ہے کیا جسم کو پہلے کی طرح توانا کیا جا سکتا ہے۔

گلگامش ہمارے قدیم حکماء کے بقول انسان تین حصوں پر مشتمل ہے ایک اس کا جسم، ایک نفس، تیسری روح۔ نفس انسانی ایک جسم لطیف ہے جو اس

جسم کثیف کے اندر سمایا ہوا ہے اور وہ مادی عناصر اربعہ سے بنا ہے۔

اطباء اسی نفس کو روح کہتے ہیں مگر در حقیقت روح انسانی ایک جوہر مجرد لطیفہ ربانی ہے جو اس طبعی روح یعنی اس نفس کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتا ہے طبعی روح یعنی نفس کی حیات خود اس لطیفہ ربانی پر موقوف ہے گویا اس کو روح الروح کہہ سکتے ہیں۔

اس بات کو کھل کر تم یوں کہہ سکتے ہو کہ جسم کی زندگی نفس ہے اور نفس کی زندگی روح سے وابستہ ہے اور اس روح مجرد اور لطیفہ ربانیہ کے متعلق اس جسم لطیف یعنی نفس کے ساتھ کیا اور کس طرح کا ہے اس کی حقیقت کا علم اس کے پیدا کرنے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور یہ جسم لطیف جس کا نام نفس ہے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک آئینے کی مثال بنایا ہے جو آفتاب کے مقابل رکھ دیا گیا ہو تو آفتاب کی روشنی اس میں ایسے آتی ہے کہ یہ خود آفتاب ہو بیٹھتا ہے۔

نفس انسانی اگر تعلیم وحیٰ کے مطابق ریاضت اور محبت کر لیتا ہے تو وہ بھی منور ہو جاتا ہے ورنہ وہ جسم کثیف کے خاص اثرات میں ملوث ہو جاتا ہے یہی جسم لطیف ہے جس کو فرشتے اوپر لے جاتے یں اور پھر اعزاز کے ساتھ نیچے لاتے ہیں جب کہ وہ منور ہو چکا ہو ورنہ آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے اوپر ہی سے نیچے پھینک دیا جاتا ہے یہی جسم لطیف ہے جس کے بارے میں میرے خداوند کریم نے فرمایا ہے ہم نے مٹی سے بنایا پھر اسی میں لوٹائیں گے پھر اسی سے دوبارہ پیدا کریں گے۔

یہی جسم لطیف اعمال صالح سے منور اور خوشبو دار بن جاتا ہے اور کفرو شرک سے بدبو دار ہو جاتا ہے باقی رہی روح مجرد، اس کا تعلق جسم کثیف کے ساتھ بواسطہ جسم لطیف یعنی نفس سید ہوتا ہے اس پر موت طاری نہیں ہوتی قبر کا عذاب و ثواب بھی اسی جسم لطیف یعنی نفس سے وابستہ ہے اور اس نفس کا تعلق قبر سے ہی رہتا ہے اور روح مجرد علین میں ہوتی ہے روح مجرب اس کے ثواب و عذاب سے بالواسطہ متاثر ہوتی ہے۔

اس طرح اطباء کے قول کے مطابق روح کا قبر میں ہونا بھی بمعنی نفس کے

صحیح ہے اور اس کا عالم ارواح یا علیین میں رہنا بمعنی روح مجرب بھی صحیح ہے۔

گلگامش میں پشتیم جو کچھ روح نفس اور جسم سے متعلق جانتا تھا وہ میں نے تم سے کہہ دیا ہے ایک بار پھر میں تم سے کہتا ہوں کہ آب حیات کا کوئی وجود نہیں ہے نہ کوئی اسے پی کر جاودانی زندگی بسر کر سکتا ہے جو داں صرف میرے خداوند قدوس کی ذات ہے وہ اکیلا معبود ہے باقی سب اس کے عبد یعنی غلام ہیں اس کی ذات کے علاوہ ہر شئے کو فنا ہونا ہے ہر شئے پر موت واقع ہونی ہے ہر شئے نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے لہذا اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ آب حیات پی کر دائمی زندگی حاصل کر سکتا ہے تو یہ جھوٹ اور فریب سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

گلگامش میرے عزیز میں جانتا ہوں تیری بیوی کی موت نے تمہیں متفکر اور غمزدہ اور اس دنیا سے اچاٹ کر کے رکھ دیا ہے سن ایسے موقع پر اپنے خداوند قدوس کو زیادہ سے زیادہ ید کرنا چاہئے اس لئے کہ خداوند قدوس کا ذکر ہی دلوں کے اطمینان کا باعث بنتا ہے گلگامش نہ کوئی آب حیات ہے نہ میں اس کی طرف تیری راہنمائی کر سکتا ہوں ہاں جبل لبنان میں ایک جڑی بوٹی ایسی ضرور ہے جسے اگر کوئی کھائے تو اس کے جسمانی اعضاء وجوارح توانا اور جوان رہتے ہیں لیکن وہ بوٹی اسے اس کی موت سے نہیں بچا سکتی۔

گلگامش جس جگہ سدوری اور ارشا بی بحر روم کے کنارے رہتے ہیں اس سے اگر شمال کی طرف سمندر کے کنارے کنارے سفر کیا جائے تو ایسا موڑ آتا ہے جہاں سمندر دور ہو جاتا ہے کوہستانی سلسلوں کے اندر بلند و بالا دیو دار ہیں اور نیچے تلہٹیوں میں جڑی بوٹیاں ہیں اسی جگہ وہ بوٹی پائی جاتی ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے۔

پشتیم جب خاموش ہوا تو بڑے متجسس انداز میں گلگامش بول پڑا۔

بزرگ پشتیم مجھے اس بات کا بھی یقین آگیا ہے کہ آب حیاب کا کوئی وجود نہیں نہ اسے پی کر کوئی دائمی زندگی حاصل کر سکتا ہے ہر چیز کو فنا ہے لافنا صرف خداوند قدوس کی ذات ہے دراصل میری بیوی کی موت کے غم نے مجھے بھٹکا دیا تھا ورنہ ایک اسلام پسند انسان کی حیثیت سے یہ تو میں پہلے ہی جانتا تھا کہ ہر شئے فانی ہے صرف میرا اللہ میرا مالک مراد آقا ہی غیر فانی ہے پر آپ نے جس جڑی بوٹی کا ذکر کیا ہے میں

سمجھتا ہوں یہ میری مشکل کو حل کر سکتی ہے اگر میں اپنی بیوی کے بعد دائمی زندگی حاصل نہیں رسکتا تو کم از کم اس جڑی بوٹی کو ہی استعمال کر کے اپنے اعضاء وجوراح کو اپنی موت تک جوان توانا رکھ سکتا ہوں پر میں اس کوہستانی سلسلے میں اس بوٹی کو کیسے تلاش کروں گا اس کی پہچان کیا ہے۔

پشتیم تھوڑی دیر تک سر جھکا کر سوچتا رہا اس کے بعد اس نے بڑے غور سے گلگامش کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

گلگامش سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ ان چکروں ہی میں مت پڑو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ دائمی زندگی کسی کو نصیب نہیں ہے ہر ذی روح ہر جاندار کو اپنی طبعی عمر پوری کر کے فنا ہو جانا ہے باقی صرف میرے خداوند کی ذات رہنے والی ہے جہاں تک اس جڑی بوٹی کا تعلق ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے تو یہ ایک چھوٹے سے پودے کی صورت میں ہوتی ہے میں نے اسے خود دیکھا تو نہیں لیکن اس کے متعلق میں نے قدیم حکما اور اطبا کے حوالہ جات پڑھے ہیں سب سے پہلے کہ یہ انتہائی نایاب قسم کی جڑی بوٹی ہے جو بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے۔

قدیم حکماء اور اطباء کا کہنا ہے کہ لبنان کی سرزمین میں یہ بوٹی زیادہ تر اس جگہ پائی جاتی ہے جہاں دیودار کے بڑے جھنڈ ہوں اس لئے کہ قدیم زمانے میں لوگ دیودار کے بڑے بڑے جھنڈوں کو بڑا مقدس معتبر اور قابل احترام خیال کرتے رہے ہیں۔

قدیم حوالوں اور قدیم اساطیر میں اس بوٹی کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ رات کے وقت اس کے پتے یوں روشنی دیتے ہیں جیسے جگنو روشنی دیتا ہے یعنی جلتی بجھتی ایک چمک دی دیتے ہیں بس یہی اس جڑی بوٹی کی پہچان ہے پر ساتھ میں قدیم اساطیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ انتہائی کم یاب بوٹی ہے اور کسی قسمت والے کے ہاتھ ہی لگتی ہے۔

گلگامش اگر یہ جڑی بوٹی تمہیں مل جائے تو میں خیال کرتا ہوں کہ تم خوش قسمت ہو گے ویسے میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ تم واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف جاؤ دوسری شادی کرو اور پہلے کی طرح عراق کے حکمران کی طرح خوش و خرم

زندگی بسر کرو۔

محترم پشمیتم آپ کا کہنا درست ہے شادی میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک میرا بھائی سموقان اپنی مہم سے لوٹ نہیں آتا میں اب شادی اس کے مشورے سے کروں گا جہاں تک اس بوٹی کا تعلق ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے تو واپس جاتے ہوئے لبنان کے کوہستانی سلسلے میں میں اسے تلاش ضرور کروں گا اگر کامیاب رہا تو میری خوش قسمتی ہو گی اگر ناکام رہا تو واپس اپنے مرکزی شہر کی طرف لوٹ جاؤں گا۔

جس جڑی بوٹی کا آپ نے ذکر کیا ہے اگر اس کا پودا مجھے مل گیا تو اس کے پودے کو ہی میں اپنی مرکزی شہر اریک لئے جاؤں گا اس پودے کو وہاں زمین میں لگاؤں گا اور اس پودے سے مزید آگے کئی پودے پیدا کرنے کی کوشش کروں گا گلگامش نے بڑی عقیدت مندی سے پشمیتم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

گلگامش ادھر میری طرف آتے ہوئے کیا تیری ملاقات سموقان سے نہیں ہو سکی۔

محترم پشمیتم اپنے مرکزی شہر اریک سے نکل کر جگہ جگہ گھومتا رہا مرا سب سے بڑا مدعا آب حیات کو تلاش کرنا تھا اس سلسلے میں پہلے میں اپنی سلطنت میں گھوما اطباء اور حکما سے ملا پر مجھے کسی نے بھی آب حیات کی نشاندہی نہ کی مایوس ہو کر میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آب حیات کے متعلق اپنا سوال کروں گا آپ کی طرف آنے سے پہلے میں بحر روم کے کنارے آیا۔

وہاں میں سدوری کی حویلی میں داخل ہو سدوری اور ارشابنی چونکہ میرے جاننے والے ہیں انہوں نے میری بہترین مہمان نوازی کی افسوس میری ملاقات سموقان اور ایلیم سے نہ ہو سکی میرے وہاں پہنچنے کسے کچھ دن پہلے ہی وہ ساحر انو کی تلاش میں افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کر چکے تھے بہر حال مجھے سدوری اور ارشابنی نے بتایا کہ سموقان نے ساحر انو کے خلاف بہترین کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا کہ سموقان اور ایلیم دونوں نے مل کر ساحر انو کے تقریباً سارے ہی لواحقین کا خاتمہ کر دیا ہے اور اب ساحر انو سموقان سے خوفزدہ ہو کر افریقہ کی سرزمینوں کی طرف بھاگ گیا ہے اور سموقان اور ایلیم دونوں اس کے تعاقب

میں نکل گئے ہیں۔

سموقان سے چونکہ ملاقات نہ ہو سکی لہذا میں نے وہاں رکنا پسند نہ کیا میں نے وہاں صرف ایک رات قیام کیا اور ارشابنی کے ساتھ یہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

گلگامش کی اس گفتگو پر پشمیتم چونکا اور گلگامش کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ لیا۔

اگر تم ارشابنی کے ساتھ آئے ہو تو وہ کہاں ہے۔

محترم پشمیتم ارشابنی میرے ساتھ ہی آیا ہے اس وقت وہ اس کمرے سے باہر ہی کھڑا ہے اور منتظر ہے کہ آپ اسے بلائیں گلگامش نے بڑی ارادت مندی سے پشمیتم کیطرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

پشمیتم اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا کمرے سے باہر نکلا باہر ارشابنی کھڑا ہوا تھا اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب طلب انداز میں پشمیتم نے کہنا شروع کیا۔

ارشابنی میرے بیٹے یوں اجنبیوں کی طرح باہر کیوں کھڑے ہو گئے ہو تمہیں گلگامش کے ساتھ اندر آنا چاہئے تھا اسکے ساتھ ہی پشمیتم آگے بڑھا ارشابنی کو گلے لگایا پھر اسے اپنے ساتھ کمرے کے اندر لے گیا پشمیتم نے ہاتھ کے اشارے سے گلگامش کی قریبی نشست کی طرف اشارہ کیا اور ارشابنی وہاں بیٹھ گیا۔

پشمیتم نے پھر گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشابنی تم جانتے ہو کہ گلگامش آب حیات کی تلاش میں نکلا ہے میں نے اسے پہلا مشورہ یہ دیا ہے کہ آب حیات کا کوئی وجود نہیں اس کا ذکر صرف قصہ کہانیوں تک محدود ہے قدیم اساطیری اور مافوق الفطرت کہانیوں میں آب حیات کا ذکر کیا گیا ہے جب کہ حقیقت میں آب حیات کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کہ ہر چیز کو فنا ہے خداوند قدوس ہر شئے کا خالق ہے ہر چیز نے فنا ہو جانا ہے لازوال صرف میرے خداوند قدوس کی ذات ہے لہذا میں نے اسے کہا ہے کہ یہ آب حیات کا خیال ترک کر دے اور اس کی تلاش میں سرگرداں نہ رہے۔

ساتھ ہی میں نے اسے یہ بھی کہا ہے کہ یہ واپس اپنے مرکزی شہر جائے

وہاں دوسری شادی کرے اور پہلے کی طرح خوش و خرم زندگی بسر کرے اس لئے کہ اپنی چہیتی بیوی کی موت نے اسے دکھی اور مغموم کر دیا ہے اسی بناء پر یہ دائمی زندگی چاہتا ہے اور اس مقصد کے لئے آب حیات کی تلاش میں نکلا تھا۔

لیکن گلگامش کا کہنا ہے کہ یہ شادی اب اپنے بھائی سموقان کے مشورے پر کرے گا سموقان چونکہ ان دنوں افریقہ کی سرزمین میں انو کے تعاقب میں لگا ہوا ہے لہذا اسے لوٹنے میں کچھ عرصہ لگے گا۔

گلگامش کو میں نے دوسرا مشورہ یہ دیا ہے کہ آب حیات کا تو کوئی وجود نہیں تاہم لبنان کی سرزمینوں میں ایک ایسی جڑی بوٹی پائی جاتی ہے جسے اگر خوراک کی طرح کھایا جائے تو انسان کے اعضاء و جوارح سدا جوان اور توانا رہتے ہیں اب گلگامش نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ جبل لبنان کی اس جڑی بوٹی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

ارشا بنی میرے بیٹے اس سلسلے میں تو بھی گلگامش کے ساتھ جانا اور اس پودے اس جڑی بوٹی کی تلاش میں اس کی مدد کرنا میں نے گلگامش پر واضح کر دیا ہے کہ وہ جڑی بوٹی میں نے دیکھی نہیں قدیم حوالہ جات میں اور پرانے اطباء حکماء کی کتابوں میں پڑھ رکھا ہے اس کی نشانی یہ کہ رات کے وقت وہ جگنو کی طرح روشنی دیتی ہے اس کے پتے جلتے بجھتے ہوئی روشنیاں دیتے ہیں۔

ارشا بنی اگر گلگامش اس جڑی بوٹی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے تو یہ اس کی خوش قسمتی ہے اگر یہ اسے نہ ملے تو اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ واپس جا کر پہلے کی طرح اپنی مملکت کا کاروبار چلائے گا اور جب سموقان لوٹے تو پھر اپنی دوسری شادی کا اہتمام کرے گا اس کی شادی کے سلسلے میں میں سموقان سے خود بھی مشورہ کروں گا تاکہ سموقان اس کے پاس جائے اور بات کو آگے بڑھائے۔

پشتیم کہتے کہتے کچھ دیر کے لئے رکا کچھ سوچا اس کے بعد اس نے گلگامش کو مخاطب کیا۔

گلگامش میرے بیٹے تم چند روز یہاں میرے پاس رہ کر آرام کرو اس کے بعد ارشا بنی کے ساتھ واپس جانا ارشا بنی کوہستان لبنان میں اس پودے کی تلاش میں

تمہاری مدد کرے گا میرے بیٹے میرے بچے اگر تمہیں آسانی سے وہ پودا مل جائے تو لے کر اریک جانا اگر نہ ملے تو اسکی تلاش میں جبل لبنان میں سرگردان مت رہنا زیادہ وقت ضائع مت کرنا مطمئن ہو کر اپنے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے واپس اریک چلے جانا خداوند قدوس تیرے کاموں میں برکت ڈالے گا اس لئے کہ تو اس پر ایمان رکھتا ہے۔

پشتیم کے خاموش ہونے پر گلگامش بول پڑا۔

محترم پشتیم کیا آپ نے اکیلے ہی یہاں قیام کر رکھا ہے یا آپ کے اہل خانہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

گلگامش میرے بیٹے میرے اہل خانہ بھی یہاں میرے ساتھ ہیں بلکہ ایلیم کا بھائی اریش کو تو تم جانتے ہو وہ فوت ہو چکا ہے اس کی منگیتر ارا تا بھی یہیں میرے پاس مقیم ہے اس کے متعلق میں فیصلہ سموقان کے آنے پر کروں گا اس لئے کہ سموقان اور ایلیم جب دونوں آئیں گے تو میں نہ صرف سموقان اور ایلیم کی شادی کا اہتمام کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں ارا تا کے متعلق بھی ایک بہت بڑا فیصلہ کر چکا ہوں لیکن اس فیصلے کو آخری شکل میں سموقان اور ایلیم سے مشورہ کرنے کے بعد ہی دوں گا میرے بیٹے اب تم اٹھو ارشا بنی اور تمہاری رہائش تمہارے آرام کا بندوبست کرتا ہوں۔

گلگامش اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور ارشا بنی اسے اپنی ساتھ اس کمرے سے باہر لے گیا تھا۔

گلگامش اور ارشا بنی کے جانے کے بعد تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اس کے بعد پشتیم نے اپنے قریب بیٹھے سردار باگویا کو مخاطب کیا۔

باگویا فکر مند نہ ہو اگر کوئی بدی کی طاقت ایمان لانے والوں کے خلاف حرکت میں آئی ہوئی ہے تو عنقریب اس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا میں یہاں کے لوگوں کو مایوس نہیں ہونے دوں گا اسلئے کہ میں بڑی مشکل اور بڑی محبت کرتے ہوئے لوگوں کو خداوند قدوس کی واحدانیت کی طرف بلا رہا ہوں اگر یہاں کوئی ایسی قوت ہے جو واحدانیت کو قبول کرنے والوں کے خلاف حرکت میں آتی ہے تو یقین رکھو وہ زیادہ دیر تک اس جزیرے میں اس بدی کے کھیل اور گناہ کے تماشے کو فروغ نہیں دے سکے گی

میں تمہارے اطمینان کیلئے یہ کہنے والا ہوں کہ عنقریب میں چند سری قوتوں کے ذریعے سموقان کو یہاں بلانے والا ہوں اس کے آنے کے بعد تو دیکھنا وہ قوت جو ایمان لانے والوں کے خلاف حرکت میں آتی ہے اس کا خاتمہ کیسے کیا جاتا ہے۔

پشیتم تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ میں باگویا کی طرف دیکھا اور کہنا شروع کیا۔

باگویا یہ بھی تو دیکھو کہ تم بھی ایمان لا چکے ہو بت پرستی جہالت ترک کر چکے ہو پر اس مافوق الفطرت قوت نے اب تک تمہیں کیوں نقصان نہیں پہنچایا۔

محترم پشیتم آپ کا کہنا درست ہے پر آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ میں ان بستیوں کا سردار ہوں میرے ساتھ ہر وقت مسلح جوان رہتے ہیں میری حفاظت کا کام سرانجام دیتے ہیں مزید یہ کہ آپ کے ہاتھوں اب تک جتنے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ سارے کے سارے لکڑہارے تھے یہ چونکہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے جاتے تھے لہذا چیتے کو ان پر حملہ آور ہونے کا موقع ملتا رہا اور ان کا کام تمام کرتا رہا۔

پر یہ چیتا کوئی عام چیتا نہیں اتھا وجہ کا غیر معمولی ہے جن غیر ایماندار لوگوں نے درختوں پر چڑھ کر اس چیتے کو دیکھا ان کا کہنا ہے کہ اس چیتے کی آنکھوں میں ایک عجیب سی طلسماتی شعاعیں نکلتی ہیں جن کی مدد سے وہ بڑی دور سے اپنے شکار کو اپنی طرف کھینچتا چلا جاتا ہے محترم پشیتم وہ چیتا مجھ پر حملہ آور ہو نہ ہو اس کا ہمیں بندوبست ضرور کرنا پڑے گا۔

ویسے تین چار دن تک میں ایک اور کام کرنے والا ہوں اور وہ اس طرح کے کچھ ایسے لوگ بھی آپ کے ہاتھوں ایمان لا چکے ہیں جو لکڑہارے نہیں اور جنگل میں لکڑیاں کاٹ کر گزر بسر نہیں کرتے میں انہیں اس بات پر آمادہ کروں گا کہ تین چار دن بعد وہ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے جائیں ان دنوں میں اپنے چند مسلح جوان تیار کر لوں گا اور جس جگہ وہ لکڑیاں کاٹنے کے لئے جائیں گے وہاں ان مسلح جوانوں کو گھات میں بٹھا دوں گا چیتا جب حملہ آور ہو گا تو گھات میں چھپے ہوئے وہ مسلح جون اس پر حملہ آور ہوں گے میرے خیال میں اس طرح نہ صرف چیتے کو ہم ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں بلکہ اس کی اصلیت بھی جان سکتے ہیں۔

باگویا کی اس تجویز پر پشیتم بھی کسی قدر مطمئن اور خوش ہو گیا تھا پھر اس نے باگویا کو مخاطب کیا۔

باگویا تمہارا کہنا درست ہے اور تمہاری یہ تجویز بھی بہت اچھی اور قابل عمل ہے اس پر عمل کر کے دکھاؤ اور پھر مجھے اس کے نتائج سے بھی آگاہ کرو۔

پشیتم کے ساتھ گفتگو پر باگویا بھی کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا لہذا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پشیتم کے کمرے سے نکل گیا تھا دو دن بعد گلگامش اور ارشا بنی بھی پشیتم کے ہاں سے بحر روم کے کنارے سدوری کی حویلی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

تین چار دن کا وقفہ ڈالنے کے بعد سردار باگویا نے اپنے کام کی ابتداء کی اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ وہ خود جنگل میں ایک جگہ گھات لگا کے سورج طلوع ہونے سے قبل ہی بیٹھ گیا تھا پھر جب سورج طلوع ہوا تو دیگر لکڑہاروں کے ساتھ ان نوجوانوں نے بھی جنگل کا رخ کیا جنہوں نے نیا نیا پشنیتم کے ہاتھوں ایمان قبول کیا تھا۔

باگویا نے پہلے ہی انہیں چونکہ جگہ کی نشاندہی کر دی تھی لہذا جس جگہ سردار باگویا اپنے مسلح جوان کے ساتھ گھات میں بیٹھا تھا بالکل اسی جگہ ان صاحب ایمان جوانوں نے لکڑیاں کاٹنی شروع کی تھیں۔

ایسا ہو چکنے کے تھوڑی دیر بعد جنگل میں جو غیر صاحب ایمان لکڑیاں کاٹ رہے تھے ان کے اندر ایک شور ہوا واویلا اٹھ کھڑا ہوا اس لئے کہ ایک انتہائی خونخوار چیتا جنگل سے نمودار ہوا تھا اور غراتا ہوا وہ اس سمت بڑھا تھا جہاں دو صاحب ایمان نوجوان لکڑیاں کاٹ رہے تھے سب نے دیکھا تیز دھوپ ہونے کے باوجود چیتے کی آنکھوں میں برقی سی روشنی پھوٹ رہی تھی سب کو نظر انداز کرتا ہوا وہ ان دو نوجوانوں کی طرف بڑھا جنہوں نے پشنیتم کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا تھا۔

چیتے کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ چیخنے چلانے لگے تھے خوفزدہ ہو گئے تھے پر باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ چیتے کے ایک ایک لمحے پر نگاہ رکھے ہوئے تھا چیتا قریب آیا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ چیتے اور ایمان قبول کرنے والے دونوں

جوانوں کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔

چیتے نے جب دیکھا کہ اچانک بہت سے مسلح جوان سامنے آن کھڑے ہوئے ہیں تو وہ بھاگ کھڑا ہوا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

کچھ دیر تک یہ تعاقب جاری رہا باگویا اور اس کے ساتھی اپنے آگے آگے چیتے کو بھاگتا ہوا دیکھ رہے تھے چیتا مڑ کر کبھی کبھی پیچھے دیکھ لیتا تھا پھر سامنے دلدلی سا علاقہ شروع ہو گیا بائیں جانب گھنی جھاڑیاں تھیں اس کے بعد کوہستانی سلسلہ تھا جو ٹیلوں کی صورت میں شروع ہو جاتا تھا۔

دلدل کے قریب جا کر چیتے نے اچانک اپنا رخ موڑا اور جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا کوہستانی سلسلے کی طرف بھاگا تھا باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ جب اس کا تعاقب کرتا ہوا جھاڑیوں کے قریب گیا تو چیتا ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

باگویا اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ کافی دیر تک ان جھاڑیوں کے اندر چیتے کو تلاش کرتا رہا پر اسے ناکامی ہوئی۔ جس کی بنا پر وہ اپنے مسلح جوانوں اور جن جوانوں نے اسلام قبول کیا تھا انہیں لے کر بستی کی طرف لوٹ گیا تھا۔

سہ پہر کے قریب باگویا پشنیتم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ اپنی نشست گاہ میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس نے بڑے پرتپاک انداز میں باگویا کا استقبال کیا اور اسے اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا باگویا جب بیٹھ گیا تب پشنیتم نے پوچھنا شروع کیا۔

باگویا جس مہم کی ابتدا تم نے آج کی تھی اس کا کچھ پتہ چلا جواب میں باگویا نے سارے واقعات تفصیل سے سنا ڈالے تھے۔

سب کچھ سننے کے بعد پشنیتم تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں کھویا رہا پھر اس نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا کیا ان جھاڑیوں میں تم چیتے کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تلاش کرنے میں ناکام رہے کیا تم خیال کرتے ہو کہ جھاڑیوں کی آڑ لیتے ہوئے چیتا کوہستانی سلسلے کی طرف نکل گیا تھا۔

بزرگ پشمیتم میرا دل کہتا ہے ایسا نہیں ہوا جس وقت ہم چیتے کے تعاقب میں بھاگ رہے تھے اس وقت دائیں طرف کی پہاڑیاں اور کوہستانی سلسلے میرے اور میرے ساتھیوں کی نگاہوں میں تھا چیتا اس کوہستانی سلسلے کی طرف گیا ہی نہیں جس وقت جنگل کے اندر سامنے دلدلی علاقہ آگیا تب چیتا دائیں جانب درختوں کے ایسے جھنڈ کی طرف بڑھا جو بغیر کانٹے کے ہیں چیتا یقیناً اسی جھنڈ میں گھسا تھا ان میں سے نکلتا تو ہماری نگاہ اس پر پڑتی اس لئے کہ جھنڈ کے سامنے دلدلی علاقہ تھا اس طرف تو وہ جا نہیں سکتا تھا ایک طرف ہم تھے ادھر بھی وہ نہیں جا سکتا تھا سامنے جھاڑیاں تھیں جو ہماری نگاہ میں تھیں ادھر بھی وہ نہیں گیا تھا۔

بزرگ پشمیتم میرا دل کہتا ہے کہ یہ چیتا کوئی عجیب سی مخلوق ہے یہ عام چیتا نہیں ہے اسکے پیچھے کوئی بہت بڑی قوت کام کر رہی ہے میرا دل یہ کہتا ہے کہ جھاڑیوں میں داخل ہونے کے بعد چیتا عجیب سے انداز میں ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اگر وہ عام چیتا ہوتا تو یقیناً ان جھاڑیوں میں، میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چیتے کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتا اور ہر صوت میں اس کا کام تمام کر کے رہتا پر وہ ہماری نگاہوں سے ایسا غائب ہوا تھا کہ کہیں دکھائی ہی نہیں دیا۔

میرے بزرگ آج میں زیادہ پریشان اور فکر مند ہو گیا ہوں اس لئے کہ پہلے لوگ جو کہتے تھے میں سنتا تھا وہی حالات آپ سے آ کے کہہ دیتا تھا آج سارا معاملہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ گھات میں تھا چیتا میرے دیکھتے دیکھتے جنگل سے نمودار ہوا جس وقت وہ میرے سامنے آیا تو اس کی آنکھوں سے عجیب و غریب اور طلسماتی قسم کی روشنی پھوٹ رہی تھی اس نے ہر شخص کو نظر انداز کیا اور صرف ان لوگوں ان جوانوں کی طرف آیا جو آپ کے ہاتھ پر ایمان قبول کر چکے تھے اس بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ کوئی عام جنگلی چیتا نہیں ہے یہ کوئی بدی کی بہت بڑی قوت ہے جو ان علاقوں میں متحرک ہو گئی ہے اس جنگل میں پہلے بھی درندے پائے جاتے رہے ہیں لیکن وہ اس طرح لوگوں پر حملہ آور نہیں ہوتے رہے لکڑہارے اکٹھے جنگل میں لکڑیاں کاٹتے ہیں اور درندوں کو آج تک کبھی مجال نہیں ہوئی کہ وہ لکڑہاروں پر یوں حملہ آور ہوں پر یہ چیتا تو سیدھا ان لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے جو ایمان

...تے ہیں اگر اس چیتے کا سد باب نہ کیا گیا تو مجھے ڈر اور خدشہ ہے کہ تبلیغ کا جو کام آپ نے ان سرزمینوں میں شروع کر رکھا ہے وہ آگے نہیں بڑھنے پائے گا۔

باگویا کی اس ساری گفتگو سے پشمیتم بھی کسی قدر فکر مند ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک اس کی گردن جھکی رہی اس کے بعد اس نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا چیتا کی تعاقب کرتے ہوئے تم تھکے ہارے ہو جاؤ گھر جا کر آرام کرو مجھے بھی سوچنے کا موقع دو اگر یہ عام چیتا نہیں ہے بدی کی کوئی قوت ہے تو مجھے امید ہے اس پر قابو پانے میں ہم کامیاب ہو جائیں گے تم فکر مند نہ ہو میں نے اپنے دست راست سموقان کو بلا بھیجا ہے آج نہیں تو کل وہ یہاں پہنچنے والا ہے اس کے یہاں پہنچتے ہی تم دیکھو گے کہ اس چیتے کے خلاف ہم فیصلہ کن قدم اٹھائیں گے اور اگر یہ عام چیتا نہیں بدی کی کوئی قوت ہے تب بھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں سموقان اس کا خاتمہ کر کے رہے گا۔

باگویا اب اپنی جگہ سے اٹھا ہی تھا کہ عین اسی لمحہ سموقان، ایلیم اور ننتورا کمرے میں داخل ہوئے تھے انہیں دیکھتے ہی پشمیتم کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اس نے باگویا کو رکنے کیلئے کہا جس پر دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے باگویا کے قدم رک گئے تھے پھر پشمیتم آگے بڑھا اور عجیب سے والہانہ انداز میں اس نے سموقان کو گلے لگاتے ہوئے اس کی پیشانی چومی اس موقع پر سموقان کچھ کہنا چاہتا تھا کہ پشمیتم نے باری باری شفقت بھرا ہاتھ ایلیم اور ننتورا کے سر پر پھیرا پھر اس نے باگویا کو مخاطب کیا۔

باگویا بدی کی جس قوت کے خلاف ہم متحرک ہونا چاہتے ہیں اس کے سدباب کا اب وقت آگیا ہے اس سے ملو یہ میرا دست راست سموقان ہے اس کے ساتھ ایلیم اور ننتورا ہے اور ان دونوں کا ذکر میں پہلے ہی تم سے کر چکا ہوں۔

سموقان کا نام سنتے ہی باگویا ایسا خوش ہوا کہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے سموقان کو گلے لگا لیا تھا اس موقع پر پشمیتم نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے یہ یہاں کا سردار باگویا ہے یہاں عجیب و غریب حالات رونما ہو رہے ہیں جن کی بنا پر میں نے تمہیں یہاں فی الفور طلب کر لیا ہے بیٹھو پہلے تمہیں

پورے واقعات اور حالات سناتا ہوں۔

پشمیتم کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس کے پہلے ہی سموقان بول پڑا۔

استادِ محترم کیا کوئی ایسی ہی بڑی افتاد آن پڑی ہے کہ مجھے آپ نے فی الفور یہاں آنے کے لئے کہا حالانکہ میں ساحرانو کو وہاں پکڑ چکا تھا میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو میں وہیں رہتے ہوئے آپ پر نگاہ رکھنا چاہتا تھا اور افریقہ کی سرزمینوں میں ہی اس کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا اب میرے ادھر چلے آنے سے اسے وہاں گل کھلانے کا موقع مل جائے گا ہو سکتا ہے وہ وہاں کے مقامی سردار اور دوسرے لوگوں کو میرے خلاف کرنے میں کامیاب ہو جائے اس طرح ان کے خلاف ان سرزمینوں میں حرکت میں آنے کے لئے مجھے دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سموقان میرے بیٹے جو افتاد اور مصیبت ان علاقوں میں آن پڑی ہے وہ ساحرانو سے بھی بڑی اور زیادہ ہے اگر اس مصیبت کا خاتمہ نہ کیا گیا تو میرے بیٹے میرے بچے تبلیغ کا جو کام میں نے ان سرزمینوں میں شروع کر رکھا ہے وہ ایکدم ٹھپ ہو کے رہ جائے گا اس کے بعد پشمیتم نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا میرے بیٹے سموقان کو یہاں رونما ہونے والے سارے واقعات سناؤ چیتے کے متعلق بھی اسے تفصیل کے ساتھ سارے واقعات سناؤ۔

پشمیتم خاموش ہوا تب باگویا بول پڑا ان علاقوں میں رونما ہونے والے سارے واقعات اس نے تفصیل کے ساتھ سموقان سے کہہ دئے تھے۔

باگویا کی زبان سے یہ سارے حالات سننے کے بعد جہاں ایلیم اور ننتورا کسی قدر فکر مند اور پریشان سی ہو گئی تھیں وہاں کچھ دیر کے لئے سموقان کی گردن بھی جھک گئی تھی پھر اس نے نگاہ سیدھی کی تھوڑی دیر بڑے غور سے باگویا کی طرف دیکھا پھر پشمیتم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

لگتا ہے قدرت کو ابھی تک ہمارے لئے مزید امتحان مقصود ہیں میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ انو کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس کا خاتمہ کرنے کے بعد ان علاقوں میں جو بدی کی قوتیں ہیں ان کا خاتمہ ہو جائے گا ان کے خلاف ہماری مہم آخری ہو گی لیکن لگتا ہے انو کے علاوہ بھی بدی کی کچھ قوتیں خداوند قدوس کے ماننے والوں کے

خلاف متحرک ہیں اگر آپ نے مجھے ان سرزمینوں میں طلب کر ہی لیا ہے تو پہلے میں بدی کی اس قوت کے خلاف حرکت میں آؤں گا جو چیتے کی صورت میں ایمان لانے والوں پر حملہ آور ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو نظرانداز کرتی ہے اس کا خاتمہ کرنے کے بعد میں دوبارہ افریقہ کا رخ کروں گا اور ساحرانو کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کروں گا۔

باگویا جو حالات تم نے بیان کئے ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حملہ آور ہونے والا چیتا کوئی عام نہیں بلکہ یہ کوئی مافوق الفطرت اور خرق عادت قوت ہے جو بدی کے فروغ کے لئے کام کر رہی ہے اس کی آنکھوں سے جو پھوٹتی ہوئی روشنی تم نے دیکھی ہے یہ بھی اس بات کی گواہ ہے کہ وہ کوئی عام چیتا نہیں اب تم ایک کام کرو۔

جن جوانوں پر چیتا حملہ آور ہوا تھا اور تم نے گھات سے اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ نکل کر ان کا دفاع کیا اور پھر چیتے کا تعاقب کیا ان میں سے ایک جوان کو میرے لئے تیار کرو اس سے کام لیتے ہوئے میں اس چیتے کا تعاقب کروں گا اور اس کی اصلیت جاننے کی کوشش کروں گا اس کا خاتمہ کرنے سے پہلے میں یہ جاننا پسند کروں گا کہ وہ کیا شئے ہے کیا چیز ہے جو یہاں صرف صاحب ایمان لوگوں کے خلاف حرکت میں آئی ہے۔

باگویا میں تھوڑی دیر تک اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے نکل کا رخ کروں گا اور ایک مخصوص جگہ مناسب درخت پر ایک مچان بنا دوں گا اس کے بعد میں واپس آجاؤں گا۔

اگے روز جب سارے لکڑہارے جنگل کا رخ کریں تو میں تمہیں بتا دوں گا کہ وہ کس طرف جائیں ان کا رخ ان درختوں کی طرف ہونا چاہئے جہاں میں نے مچان بنا رکھی ہو گی ان لکڑہاروں میں ایک نوجوان ایسا بھی ہونا چاہئے جو پشمیتم کے ہاتھ پر ایمان قبول کر چکا ہو وہ اس دخت پر مچان کے اندر بیٹھ جائے اور ایک قریبی ٹہنے کو اپنے کلہاڑے سے کاٹنا شروع کر دے میں مچان ہی ایسی جگہ بناؤں گا جہاں ایک ٹہنا قریب ہی ہو گا جو وہ کاٹ سکے اور مچان درخت پر اس قدر بلند ہو گی جہاں چیتا چھلانگ لگا کر نہ پہنچ سکے۔

تمہارا یہ بھی کہنا ہے کہ اس چیتے سے بچ کر اگر کوئی درخت پر چڑھ جائے تو چیتا اوپر دیکھتا ہے اور اگر مچان پر بیٹھا یا درخت پر بیٹھا ہوا کوئی شخص اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملائے تو اس کی آنکھوں سے ایسی روشنی پھوٹتی ہے جس کی بنا پر درخت پر بیٹھا ہوا شخص آپ سے آپ زمین پر گر جاتا ہے۔

یہ جو کھیل میں کھیلنے لگا ہوں یہ کھیل کچھ اس طرح ہو گا کہ دیگر لکڑہارے تو ایک طرف لکڑیاں کاٹتے رہیں گے جہاں میں نے مچان بنائی ہو گی اور اس پر وہ اکیلا صاحب ایمان نوجوان بیٹھے گا اور ایک ٹہنا کاٹنا شروع کر دے گا ساتھ ہی پکار پکار کے بلند آواز میں دوسرے لوگوں سے کہے گا کہ اس ٹہنے کو کاٹنے کے بعد وہ ان کی طرف آتا ہے ظاہر ہے اسے اکیلا دیکھتے ہوئے وہ مافوق الفطرت چیتا ادھر کا رخ کرے گا بلندی پر ہونے کی وجہ سے وہ اس پر حملہ آور نہیں ہو سکے گا پر اس کے نیچے بیٹھ کر اسے اپنی آنکھوں کی کشش اور شعاعوں کے ذریعے زمین پر لانے کی کوشش کرے گا جب ایسا ہو گا تو پھر ایک انقلاب برپا ہو گا۔

وہ اس طرح کہ اس نوجوان کے مچان میں جانے سے پہلے ہی میں اس مچان کے اندر پہنچ چکا ہوں گا میرے پاس ایک رسہ ہو گا اس رسے کو میں نے اس نوجوان کی کمر سے باندھ رکھا ہو گا جب کہ رسے کا دوسرا حصہ میں اس درخت کے ساتھ باندھ دوں گا تا کہ وہ مافوق الفطرت چیتا اگر اپنی آنکھوں سے نکلنے والی جذب و کشش کرنے والی شعاعوں کے ذریعے اس نوجوان کو زمین پر گرانے کی کوشش کرے تو ایسا نہ کر سکے اس لئے کہ وہ نوجوان جب درخت کے ساتھ رسے سے بندھا ہو گا تو وہ زمین پر نہیں گرے گا بلکہ اس کی جگہ میں مسلح حالت میں مچان سے نیچے کود دوں گا میں نے چہرے ڈھانپ رکھا ہوا اور جو بھی چیتے کی شکل میں قوت ہے مجھے پہچانے گی نہیں مجھے امید ہے کہ اگر چیتے نے مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو وہیں میں اس کا کام تمام کر دوں گا اور اگر چیتا بھاگ نکلا تو میں اس کا تعاقب کروں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کہاں جاتا ہے اور کہاں سے نکلتا ہے کیا چیز ہے اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کا شکار کرتا ہے جو صاحب ایمان ہوتے ہیں۔

سموقان جب خاموش ہو گیا تو تب سردار تھوڑی دیر تک عجیب سے انداز

میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر تفکر بھری اس کی آواز سنائی دی۔

عزیز سموقان جو تجویز تم نے پیش کی ہے یہ واقعی بہترین ہے لیکن اس میں مجھے ایک خدشہ اور کمی دکھائی دیتی ہے میں تم سے یہ پوچھتا ہوں جب رات کے وقت تم مچان تیار کرو گے تو کیا اس وقات وہ چیتا تم پر حملہ آور نہ ہو گا اگر چیتا کوئی مافوق الفطرت قوت ہے تو یقیناً اسے خبر ہو جائے گی کہ تم بھی صاحب ایمان ہو لہذا میں ڈرتا ہوں کہ جب تم مچان بناؤ گے تو اسی وقت وہ کہیں تم پر حملہ آور نہ ہو جائے اس لئے میں مشورہ دوں گا کہ مچان بنانے کیلئے تم اکیلے جنگل کا رخ نہ کرو لپنے ساتھ کچھ مسلح جوانوں کو لے جاؤ۔

تمہاری گفتگو جو دوسرا خطرہ میں محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ اگر دن کے وقت تم کسی صاحب ایمان شخص کو مچان میں بٹھاتے ہو اور وہ مچان میں بیٹھ کر درخت کا کوئی قریبی تنا کاٹتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ لپنے قریب کام کرنے والے غیر صاحب ایمان جوانوں کو پکار پکار کر کہتا ہے کہ وہ درخت کا یہ حصہ کاٹنے کے بعد ان کی طرف آتا ہے تو یہ بات تو طے شدہ ہے کہ چیتا اس کی طرف ضرور آئے گا اور اپنی آنکھوں کے اندر جو جذب و کشش کی شعاعیں ہیں اس سے ان نوجوان کو نیچے گرائے گا اس نوجوان کو تو نے چونکہ درخت کے ساتھ باندھ رکھا ہو گا اور اس کی جگہ تو مسلح حالت میں زمین پر گرے گا تو میں ڈرتا ہوں کہ جب تو اکیلا چیتا کے سامنے آئے گا تو چیتا کہیں حملہ آور ہو کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

اس سے بھی اگر آگے بڑھیں اگر وقتی طور پر تمہارے زمین پر کودنے سے چیتا بوکھلا کر بھاگ نکلتا ہے اور تم اس کا تعاقب کرتے ہو تو تعاقب سے تنگ آ کر وہ مڑ سکتا ہے اور بپھر کر تم پر حملہ آور ہو سکتا ہے اور تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے میری اس ساری گفتگو کا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ اس کام میں تمہیں اکیلا نہیں رہنا چاہئے کچھ مزید جوانوں کو بھی مسلح حالت میں لپنے ساتھ رکھنا چاہئے تا کہ چیتے سے مناسب طور پر نپٹا جا سکے۔

با گویا کے خاموش ہونے پر سموقان تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتا رہا پھر با گویا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ بول پڑا تھا۔

سردار باگویا جو خطرات جو خدشات تم نے ظاہر کئے ہیں وہ اپنی جگہ درست ہیں لیکن میں تمہارے ان خدشات کا جواب دیتا ہوں تمہارے کہنے کے مطابق اگر میں مسلح جوان اپنی ساتھ رکھوں تو یاد رکھنا چیتا حملہ آور ہونے کے لئے نہیں آئے گا اس لئے کہ اس سے پہلے ایک بار تم اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کے خلاف گھات لگا کر بیٹھ چکے ہو اب وہ انتہائی محتاط طریقے سے حملہ آور ہو گا۔

دوئم تم ان خدشات کا اظہار کیا ہے کہ اگر میں اکیلا مچان تیار کرتا ہوں تو چیتا مجھ پر حملہ آور ہو سکتا ہے یا درخت سے کودنے کے بعد میں اس کا تعاقب کرتا ہوں تو وہ پلٹ کر مجھ پر حملہ آور ہو سکتا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ وہ ایسا کرے اور میں اس سے نپٹوں۔

جہاں تک مچان تیار کرنے کا تعلق ہے تو وہ میں اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے تیار کروں گا اور اس قوت کو جو چیتے کی صورت میں کارفرما ہے پتہ نہیں چلنے پائے گا کہ میں نے جنگل میں کوئی مچان تیار کی ہے اس کے بعد جب میں چیتے کا تعاقب کروں گا تو اگر خداوند نے چاہا تو وہ چیتا مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا بلکہ میں اس کی اصلیت کا سراغ ضرور لگانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

باگویا سموقان کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی ایلیم بڑے چاہت آمیز انداز میں سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے بول پڑی تھی۔

اگر آپ اپنی رضامندی کا اظہار کریں تو اس موقع پر میں اور ننتورا بھی آپ کا ساتھ دینا چاہیں گی تاکہ تینوں مل کر جنگل کے اندر مچان تیار کریں اس طرح آپ کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی میں اور ننتورا بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آپ کا ساتھ دیں گی اس کے بعد آپ مچان میں صاحب ایمان شخص کے ساتھ اکیلے رہنا چاہتے ہیں تو آپ کے اس فیصلے سے میں اتفاق کرتی ہوں اس لئے کہ مجھے امید ہے کہ اگر چیتا آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اپنی سری قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے آپ اپنا دفاع بھی کر سکتے ہیں۔

ایلیم کی اس گفتگو کے جواب میں سموقان نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اس موقع پر وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی پشتیم بول پڑا تھا۔

سموقان میرے ہر دلعزیز بیٹے ایلیم کا کہنا درست ہے میں اس کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اکیلے جانے کی بجائے مچان کی تیاری میں ایلیم اور ننتورا دونوں کو اپنی ساتھ رکھو جس طرح تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے مچان کی تیاری کا کام کرو گی اس طرح ایلیم اور ننتورا بھی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس کام میں تمہارا ساتھ دیں گی اور اگر اس کے بعد تم چیتے کا تعاقب کرتے ہو تو میرے خیال میں اس میں کوئی خرج نہیں ہے مجھے امید ہے کہ تم اس چیتے پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاؤ گے اب بولو تمہارا کیا فیصلہ ہے۔

استاد محترم اگر آپ بھی ایسا چاہتے ہیں تو مجھے منظور ہے آج سورج غروب ہونے کے بعد جب چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی تو میں ایلیم اور ننتورا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جنگل کا رخ کریں گے اور وہاں مچان تیار کر دیں گے اس کے بعد روشنی میں ہم جو کھیل کھیلیں گے میرے خیال میں اس سے چیتے کی اصلیت ہم پر ضرور ظاہر ہو جائے گی۔

سموقان کے اس جواب پر صرف پشتیم ہی نہیں سردار باگویا بھی خوش ہو گیا تھا ایلیم اور ننتورا بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھیں اس کے بعد پشتیم پھر بول پڑا۔

بیٹے اگر ایسا ہے تو پھر تینوں اٹھو جا کے شام تک آرام کر لو سستا لو اس کے بعد کھانا کھانے کے بعد اپنے کام کی ابتدا کرنا جس کمرے میں بیٹھا ہوں اس کی پشت کی طرف دیکھو ایک دروازہ ہے اس کے اندر جاؤ وہ کافی بڑا کمرہ ہے اندر مسہریاں لگی ہیں وہاں جا کے آرام کرو شام کا کھانا کھانے کے بعد اپنی کام کی ابتدا کرنا۔

اس پر سموقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس دروازے کی طرف بڑھا تھا ایلیم اور ننتورا بھی اس کے ساتھ ہو لی تھیں سردار باگویا تھوڑی دیر تک پشتیم کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرتا رہا اس کے بعد وہ بھی اٹھ کے چلا گیا تھا۔

000

سموقان ایلیم اور تنتورا نے اپنی سری قوتوں کو کام میں لاتے ہوئے راتوں رات جنگل کے ایک حصے میں ایک کافی بڑے درخت پر مچان بنادی تھی پھر اگلے روز کا سورج جب کافی چڑھ آیا تب بستی کے کچھ لکڑہارے جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے روانہ ہوئے ان لوگوں میں چونکہ کچھ لکڑہارے سردار باگویا کے سمجھائے ہوئے بھی تھے لہٰذا وہ انہیں جنگل کے اس حصے کی طرف لے گئے جہاں سموقان نے ایک کافی بڑے درخت پر مچان بنا رکھی تھی اور جو صاحب ایمان جوان تھا فوراً مچان والے درخت پر چڑھ گیا تھا۔

مچان کے اندر پہلے ہی سموقان چھپ کے بیٹھا ہوا تھا وہ جوان جب مچان کے اندر گیا سموقان نے پہلے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا پھر رسے کا ایک سرا اس نے اس کی کمر کے ساتھ باندھ دیا تھا جب کہ رسے کا دوسرا سرا پہلے ہی درخت کے تنے سے بندھا ہوا تھا پھر سموقان نے اس نوجوان سے سرگوشی کی۔

میرے عزیز اس مچان کے اندر تم نے کھڑے نہیں ہونا ورنہ تمہاری کمر کے ساتھ جو رسہ بندھا ہوا ہے وہ دکھائی دے جائے گا اپنا کلہاڑا سنبھالو اور بیٹھے ہی بیٹھے مچان کے اوپر جو کافی بڑی ٹہنی ہے اس پر آہستہ آہستہ ضربیں لگاؤ اور ساتھ ہی جو دائیں جانب بستی کے جو لکڑہارے ہیں انہیں پکارتے ہوئے کہتے چلے جاؤ تم اس ٹہنی کو کاٹنے کے بعد ان کی طرف آتے ہو۔

اس جوان نے سموقان کا کہا مانتے ہوئے اپنے کام کیا ابتداء کی اپنا کلہاڑا اس نے سنبھالا اور مچان کے اندر بیٹھے ہی بیٹھے وہ مچان کے اوپر والے حصے میں جو بڑی ٹہنی تھی اس پر ضربیں لگانے لگا تھا۔ ساتھ ہی وہ کبھی کبھی مڑ کے بستی کے دوسرے لکڑہاروں کی طرف دیکھتا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں انہیں کہتا کہ اس ٹہنے کو کاٹنے کے بعد وہ ان کی طرف آتا ہے۔

اس نوجوان نے مچان کے اوپر والے حصے میں جو کافی موٹی اور بڑی ٹہنی تھی اسے اس نے آدھا بھی نہ کاٹا تھا کہ وہ دنگ رہ گیا اس لئے کہ جنگل میں اسکے قریب ہی ایک انتہائی خونخوار دراز قد کافی لمبا چیتا نمودار ہوا تھا اس کی آنکھیں آگ برسا رہی تھیں مچان میں سموقان بھی گھات لگائے بیٹھا تھا اسنے بھی چیتے کو آتے دیکھ لیا تھا چیتے کو

دیکھتے ہوئے اس نوجوان نے کلہاڑا چلانا بند کر دیا اور چیتے کی طرف دیکھا جونہی اس کی نگاہیں چیتے کی نگاہوں سے چار ہوئیں وہ نوجوان دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس کو محسوس ہوا جیسے کسی ان دیکھی طاقت اور قوت نے اس کے جسم سے بندھا رسا پوری طاقت سے اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا ہو۔

جس رسے سے سموقان نے اس کی کمر درخت کے تنے سے باندھی تھی وہ رسہ بالکل تن گیا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اگر تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی تو وہ رسہ ٹوٹ جائے گا۔

جس جوان کی کمر کے ساتھ وہ رسہ بندھا ہوا تھا وہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے تھوڑی دیر بعد اس کی کمر ٹوٹ کے رہ جائے گی اس لئے کہ پشت کی جانب اسکی کمر درخت سے بندھی ہوئی تھی سامنے کی طرف سے کوئی ماورائی قوت اس زور سے اسے چیتے کی طرف کھینچ رہی تھی کہ وہ پورے دباؤ کو برداشت نہیں کر رہا تھا قریب تھا کہ اس دباؤ کے تحت اس کے منہ سے چیخ نکل جاتی ہے یا وہ واویلا کرنے لگتا کہ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سموقان نے اپنے کام کی ابتداء کی اور اس نے ایکدم مچان سے نیچے چھلانگ لگا دی تھی یہ اس قدر اچانک تھا کہ وہ خونخوار چیتا تھوڑی دیر کے لے دہشت زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا سموقان نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا بائیں ہاتھ میں ڈھال تھی دائیں ہاتھ میں تلوار تھی جس کی چمک دور دور تک جاتی تھی جب سموقان نے عجیب سا بے خوف ہو کر انتہائی بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیتے پر حملہ آور ہونے کے لئے اس کی طرف بھاگا اور اپنی ڈھال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تلوار کو فضا میں لہرانے لگا تب چیتے پر اس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور وہ سموقان پر حملہ آور ہونے کی بجائے بھاگ کھڑا ہوا سموقان بھی بڑی برق رفتاری سے اس کا پیچھا کرتا ہوا اس کے پیچھے بھاگ پڑا تھا۔

چیتا جنگل کے اس دلدلی علاقے کی طرف بھاگا تھا جہاں تک اس سے پہلے سردار باگویا نے اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کا تعاقب کیا تھا دلدلی علاقے کے سامنے جو جھاڑی نما پودوں کے جھنڈ تھے ان میں سے چیتا ہوتا ہوا دلدلی علاقے کی طرف گیا تھا جس وقت چیتا درختوں کے جھنڈ میں گھسا تھا اس وقت تھوڑی دیر کے لئے وہ سموقان کی نگاہوں سے اوجھل ہوا تھا تاہم درختوں کے جھنڈ میں سے گزرنے کے بعد

سموقان جب دلدل کے کنارے آیا تو دنگ رہ گیا چیتا نہ درختوں کے جھنڈ میں تھا نہ دلدل کے کنارے بالکل قریب ہی دائیں جانب کوہستانی سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور اس کوہستانی سلسلہ کی غاریں چند قدم پر صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

اس صورتحال پر سموقان کچھ پریشان ہو گیا تھا چونکہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے درختوں کے جھنڈ میں سے چیتا گزرا تھا لہذا وہ پلٹا اور چیتے کے پاؤں کے نشان دیکھنے لگا جھنڈ میں سے اس نے چیتے کے پاؤں کے نشان تلاش کر لئے پھر ان نشانوں کے تعاقب میں وہ آگے بڑھنے لگا ایک جگہ بالکل سموقان رک کر دنگ رہ گیا اس لئے کہ جب وہ دلدل کے کنارے گیلی ریت ملی مٹی کے پاس گیا تو اسے یوں لگا جیسے اس کے اوسان خطا ہوئے ہوں اس لئے کہ چیتے کے قدموں کے نشانات وہاں ختم ہو گئے تھے اور اس سے آگے بالکل ویسے ہی قدموں کا فاصلہ رکھتے ہوئے کسی انسان کے پاؤں کے نشان شروع ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر تک وہاں کھڑا ہو کر سموقان کچھ سوچتا رہا اس کے بعد چیتے کے پاؤں سے نظر ہٹاتے ہوئے وہ انسانی پاؤں کو غور سے دیکھنے لگا یوں لگ رہا تھا جیسے چیتے کے پاؤں ایکدم انسانی پاؤں میں تبدیل ہو گئے ہوں پھر انسانی پاؤں کے پیچھے پیچھے وہ اس کوہستانی سلسلے کی طرف بڑھنے لگا۔

وہ انسانی پاؤں کوہستانی سلسلے کی ایک غار کی طرف گئے تھے جو بالکل سامنے دکھائی دے رہی تھا سموقان نے دیکھا پاؤں کے وہ نشانات غار کے اندر جاتے ھیں غار کے دہانے پر سموقان کھڑا ہو گیا اس نے دیکھا غار کوئی بڑا نہیں تھا اس کا آخری سرا بھی باہر کھڑے ہو کر دکھائی دیتا تھا باہر کھڑے ہو کر سموقان نے اپنی تلوار پر کوئی سری عمل کیا اس کے بعد وہ غار میں داخل ہوا تھا۔

اپنی تلوار پر کوئی سری عمل کرنے کے بعد سموقان کا اس غار میں داخل ہونا تھا کہ غار انسانی چیخ وپکار سے گونج اٹھا ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ماورائی قوت اس غار سے باہر بھاگ گئی ہو اس موقع پر سموقان نہ جانے کیا سمجھا اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی تھوڑی دیر تک وہ غار کے وسط میں کھڑا رہ کر مسکراتا رہا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار پر ایک اور عمل کیا تلوار سے اس نے غار کے دہانے سے لے

کر غار کے دائیں سامنے بائیں حصے پر ایک حصار کھینچ دیا تھا غار کا دہانہ اس نے خالی رہنے دیا تھا اس ک بعد وہ غار سے نکلا اور واپس اس درخت کی طرف جا رہا تھا جہاں سے وہ چیتے کے سامنے کودا تھا اس کی آمد تک مچان میں بیٹھے اس شخص نے اپنے آپ کو رسے سے آزاد کر دیا تھا تاہم وہ رسے کو لئے ابھی تک مچان میں ہی بیٹھا ہوا تھا سموقان نے اسے ساتھ لیا اور بستی کی طرف چل دیا جو دوسرے لکڑہارے لکڑیاں کاٹنے کے لئے آئے تھے وہ بھی ان کے ساتھ ہو لئے تھے۔

وہ نوجوان تو اپنی گھر چلا گیا سموقان اس حویلی میں داخل ہوا جس کے اندر پشیتم کی رہائش تھی اس وقت پشیتم اپنے ملاقات کے کمرے میں سردار باگویا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ننتورا اور ایلم بھی وہیں تھیں لگتا تھا وہ بڑی بے چینی سے سموقان کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے سموقان جب کمرے میں داخل ہوا تو ہاتھ کے اشارے سے پشیتم نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کیلئے کہا سموقان پشیتم کے پاس بیٹھ گیا پھر جو کچھ جنگل میں پیش آیا تھا اس نے تفصیل کے ساتھ ان سب کے سامنے بیان کر دیا تھا۔

یہ سب کچھ کہنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سموقان خاموش رہا کچھ سوچا پھر وہ اپنا منہ پشیتم کے کان کے قریب لے گیا اور تھوڑی دیر تک اس کے ساتھ کھسر پھسر کرتا رہا اس سرگوشی کے دوران گاہے گاہے پشیتم کے چہرے پر خوشگوار اور اطمینان بخش مسکراہٹ بھی نمودار ہو جاتی تھی جب یہ سرگوشیانہ انداز کی گفتگو ختم ہوئی تب سموقان دوبارہ پیچھے ہٹ کر اپنی نشست پر بیٹھ گیا اس کے بعد اس نے پشیتم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

استاد محترم یہ جو چیتا صرف صاحب ایمان لوگوں پر حملہ آور ہوتا ہے اس سے یہ بات تو طے شدہ ہے کہ وہ کوئی عام جنگلی چیتا نہیں بلکہ یہ ایک مافوق الفطرت قوت ہے جو اس چیتے کے روپ میں آتی ہے اور اس کی حیقیقت کو بھی میں جان چکا ہوں میں نے آپ سے بھی بیان کر دیا ہے فی الحال میں اس کی تفصیل باگویا، ایلم اور ننتورا سے نہیں کہوں گا کیونکہ جو کچھ میں نے اس کے متعلق اندازہ لگایا ہے وہ ابھی پختہ نہیں ہے یہ ہمارا اندازہ ہے اس لئے میں اسے عام نہیں کرنا چاہتا محترم پشیتم جس وقت چیتا میرے آگے بھاگا تو وہ درختوں کے جھنڈ میں داخل ہونے کے بعد دلدلی علاقے کی طرف

گیا تھا میں بھی اس کے پیچھے تھا پلک جھپکتے ہی اس نے اپنا روپ بدلا اور وہ چیتے سے انسان میں تبدیل ہوا اس کی انسانی شکل تو میں نے نہیں دیکھی لیکن اس کے پاؤں کا تعاقب کرتے ہوئے میں اس کے پیچھے تھا وہ غار میں گیا تھا غار میں جا کے جب میں نے اپنا سحری عمل کیا تو چیختا چلاتا باہر بھاگ گیا مجھے دکھائی نہیں دیا تاہم اس غار کے اندر میں اپنا سحری عمل کر کے آیا ہوں غار کے سامنے دائیں بائیں میں نے اپنا عمل کر دیا ہے آئندہ جب میں چیتے کا تعاقب کروں گا تو چیتا بذات خود انسانی شکل میں اس غار کا رخ کرتا ہے تو پھر اس کے پیچھے غار میں داخل ہوں گا غار کے تین اطراف میں پہلے ہی میرا سحر حصار ہو گا غار میں داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر بھی میں حصار کھینچ دوں گا اور غار کے اندر جو بھی چیز ہو گی وہ اپنی اصلی حالت میں آجائے گی اس لئے کہ غار کے اندر اس سحر کی وجہ سے کوئی سحر کوئی بھی شعبدہ بازی نہیں چلے گی پھر میں دیکھوں گا کہ وہ کیا چیز ہے چونکہ میں بھی اس وقت اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو چکا ہوں گا لہذا اس ماورائی قوت کے ساتھ مجھے اپنی جسمانی قوت اور طبعی طاقت کے ساتھ مقابلہ کرنا ہو گا اور مجھے امید ہے کہ میں اس پر غالب رہوں گا میرا اللہ میرا خداوند میرا مالک میرا رازق میرا خالق بھی اس سلسلے میں میری مدد میری استعانت میری نصرت فرمائے گا۔

سموقان دم لینے کے لئے رکا اس کے بعد اس نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھا۔

میں اپنے محترم پشیتم سے تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں انہیں اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کر چکا ہوں میں آج ہی بلکہ ابھی یہاں سے تنتورا اور ایلم کے ساتھ افریقہ کی سرزمینوں کی طرف کوچ کروں گا میں پہلے وہاں ساحرانو سے نپٹوں گا اس کے بعد ان سرزمینوں میں واپس آؤں گا اور اس مافوق الفطرت چیتے کا کام تمام کرنے کی کوشش کروں گا۔

ایسا میں اس لئے کر رہا ہوں کہ آج کے حادثہ کے بعد میرا اندازہ نہیں بلکہ میرا پختہ یقین ہے کہ چند روز تک یہ چیتا کوئی واردات نہیں کرے گا چند روز کا وقفہ پا کر ہم کوشش کریں گے کہ ہم اسے خود کوئی موقع فراہم کریں اس کے بعد بڑی آسانی کے ساتھ اس سے نپٹا جا سکے گا اتنی دیر تک ہو سکتا ہے افریقہ کی سرزمین میں، میں ساحر

انو کو بھی ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو جاؤں اس طرح ہمارے دونوں کام بیک وقت تکمیل پا جائیں گے۔

سموقان کی اس گفتگو کو باگویا بڑی بے چینی اور بڑی پریشانی میں سنتا تھا سموقان جب خاموش ہوا تو باگویا بول پڑا۔

عزیز سموقان جو تجویز آپ نے پیش کی ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا اگر تم کسی قدر اس مافوق الفطرت چیتے کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوئے ہو تو میں تم سے اس استدعا کروں گا کہ واپس افریقہ کی سرزمینوں کی طرف نہ جاؤ یہیں رہو تمہاری غیر موجودگی میں یہ مافوق الفطرت چیتا کوئی بڑی واردات بھی کر سکتا ہے پھر اس کا سد باب کرنے کے لئے ہم تمہیں کہاں تلاش کرتے پھریں گے مجھے امید ہے کہ تمہارے یہاں ہوتے ہوئے چیتا کسی بڑے حادثے کا باعث نہیں بنے گا اور یہاں رہتے ہوئے جب بھی موقع ملے تم اس کا خاتمہ کر سکتے ہو اس کے خاتمے کے بعد ہی میرا مشورہ ہے کہ تم افریقہ کی سرزمینوں میں ساحرانو کے خلاف حرکت میں آؤ۔

باگویا جب اپنی بات مکمل کر چکا تو سموقان تھوڑی دیر تک مسکراتا رہا اس موقع پر خود پشیتم بھی ہلکے ہلکے مسکرا رہا تھا پھر باگویا کی طرف دیکھتے ہوئے سموقان بول پڑا۔

باگویا تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں بلکہ ضمانت دیتا ہوں کہ اس دوران چیتا کوئی حادثہ کوئی واردات نہیں کرنے پائے گا جو لائحہ عمل میں اس کے خلاف تیار کر رہا ہوں اسے میں خفیہ رکھ رہا ہوں اور یہ سارا منصوبہ جو میں نے تیار کیا ہے صرف میرے اور میرے محترم پشیتم کے درمیان ہے تم دیکھو گے کہ کوئی دوسری بڑی واردات کرنے سے قبل ہی میں اس چیتے کو ڈھیر کر چکا ہوں گا باگویا اس چیتے کے متعلق تم فکر مند نہ ہو بلکہ بستی والوں سے بھی جا کے کہہ دو کہ چیتے کے دن اب گنتی کے رہ گئے ہیں باگویا تم جاؤ میں اب یہاں سے کوچ کروں گا۔

باگویا سموقان کی گفتگو سے کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا سموقان شام تک ایلم اور تنتورا کے ساتھ وہیں بیٹھ کر پشیتم سے گفتگو کرتا

رہا شام کا کھانا بھی اسی کمرے میں چاروں نے مل کر کھایا پھر سموقان ایلیم اور ننتورا وہاں سے چلے گئے تھے۔

گلگامش ارشابنی کے ساتھ بحیرہ روم کے کنارے سدوری کی حویلی میں پہنچا ایک رات اس نے وہاں قیام و آرام کیا اگلے روز وہ ارشابنی کے ساتھ جبل لبنان کے اس حصے کی طرف کوچ کر گیا تھا جہاں سے وہ پودا ملنے کی امید تھی جس کی نشاندہی پشنیتم نے کی تھی۔

ارشابنی چونکہ ان سارے علاقوں سے واقف تھا لہذا پوری طرح گلگامش کی راہنمائی کر رہا تھا لبنان کے ان کوہستانوں کے اندر لگاتار کئی روز تک گلگامش اور ارشابنی سرگرداں رہے لیکن انہیں کہیں بھی وہ پودا دکھائی نہ دیا جس کا ذکر پشنیتم نے کیا تھا۔

گلگامش خالی ہاتھ بھی جانا نہ چاہتا تھا وہ ہر صورت میں اس پودے کو حاصل کرنا چاہتا تھا لہذا کوہستانی سلسلے کے اندر اس نے اپنی تلاش کا سلسلہ وسیع کر دیا یہاں تک کہ ایک رات ارشابنی اور گلگامش اس پودے کو پانے میں کامیاب ہو گئے۔

آدھی رات کے وقت جب کہ وہ کوہستانی سلسلے کے اندر سرگرداں تھے انہوں نے حد نگاہ تک جڑی بوٹیوں کی صورت میں پھیلے پودوں کے اندر دیکھا ایک پودے کے پتے جگنو کی طرح روشنی دیتے ہوئے جلتے بجھتے تھے۔

پشنیتم اور ارشابنی کو پہلے یہ خیال گذرا کہ وہ حقیقت میں جگنو ہیں یا جگنو کا

کوئی مسکن ہے اور بے شمار جگنو اپنے مسکن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پر جلنے بجھنے کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

لیکن جب وہ قریب گئے تو دنگ رہ گئے انہوں نے دیکھا کہ وہ جگنوؤں کا کوئی مسکن نہیں تھا بلکہ چھوٹا سا ایک پودا تھا جس کے پتے رات کے وقت جگنو کی طرح جلتے بجھتے ہوئے روشنی دے رہے تھے۔

گلگامش تھوڑی دیر تک عجیب سے جذبے میں اس پودے کی طرف دیکھتا رہا جو بے شمار پودوں کے اندر اکیلا تنہا تھا روشنی دے رہا تھا پھر بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے اپنے پہلو میں کھڑے ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی میرے بھائی میرے عزیز میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری نہیں تیری بھی خوش قسمتی ہے کہ اس پودے کو حاصل کرنے اسے پانے میں ہم دونوں کامیاب ہو گئے ہیں میں تمہارا بھی اس سلسلے میں ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم نے اس سلسلے میں میرا ساتھ دیا ہو سکتا ہے کہ میں اکیلا آتا تو اس پودے کو تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوتا ان اجنبی سرزمینوں میں تم میرے بہترین راہبر اور راہنما ثابت ہوئے ہو۔

ارشابنی اس پودے کو لے کر میں اپنے مرکزی شہر کی طرف جاؤں گا اس پودے سے پھر میں کئی پودے بڑھاؤں گا اور انہیں بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی میں کام میں لاؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی گلگامش زمین پر بیٹھ گیا اس کے کندھے سے جو چرمی خرجین لٹک رہی تھی اس میں سے ایک کپڑا نکالا تھوڑی سی مٹی سمیت پودے کو نکالا اور اس کپڑے کے اندر اس نے باندھ لیا تھا پھر ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی میرے عزیز لگتا ہے رات آدھی سے زیادہ جا چکی ہے آؤ واپسی کا سفر اختیار کریں ہم نے جو کچھ حاصل کرنا تھا کر چکے ارشابنی نے گلگامش سے اتفاق کیا اور اس پودے کو لے کر واپس ہو لئے تھے۔

کوہستانی سلسلے سے نیچے اترنے کے بعد گلگامش اور ارشابنی کو ایک حوض دکھائی دیا جو چاندنی رات میں چمک رہا تھا پانی کے اس حوض کو دیکھتے ہوئے گلگامش نے ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی میں سخت پیاس محسوس کر رہا ہوں اس حوض سے پانی پیتا ہوں تو چلتے ہیں۔

پیاس تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے پچھلی کئی ساعتوں سے میں نے پانی نہیں پیا دونوں پانی پیتے ہیں اس کے بعد تازہ دم ہو کر اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔

جب دونوں اس جوہڑ کے کنارے گئے چاندنی رات میں انہوں نے دیکھا جوہڑ کا پانی گندا اور گدلا ہے دونوں تفکرات میں پڑ گئے پھر ارشابنی نے گلگامش سے کہا۔

گلگامش اس جوہڑ کا پانی نہیں پینا چاہئے لگتا ہے یہاں سے جنگلی جانور بھی پانی پیتے ہیں اسی بنا پر گندا اور گدلا ہو چکا ہے۔

گلگامش جوہڑ کے کنارے بیٹھ گیا اور جس کپڑے کے اندر اس نے پودے کو باندھا تھا اس پر چھینٹے دے کر اسے گیلا کر دیا تا کہ پودا خشک نہ ہو اس کے بعد انہوں نے پھر اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔

دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے تک وہ لگاتار سفر کرتے رہے یہاں تک کہ پیاس سے دونوں نڈھال ہو گئے پھر گلگامش نے ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی اب تو میری پیاس ناقابل برداشت ہو رہی ہے جواب میں ارشابنی مسکرایا اور کہنے لگا۔

گلگامش میرے عزیز میری حالت تم سے مختلف نہیں ہے پر صبر کرو دیکھو اب جن علاقوں میں ہم سفر کر رہے ہیں یہ علاقے میرے جانے پہچانے ہیں۔ ہمیں کسی بستی میں داخل نہیں ہونا چاہئے اس طرح اس پودے کے کھو جانے کا خطرہ ہے ہو سکتا ہے اس پودے کی حقیقت سے کوئی آگاہ ہو اور ہم سے چھین لے یا چرا لے اگر ہم تھوڑا سا مزید آگے سفر کریں تو راستے میں ایک باؤلی آتی ہے اس میں اتر کر پانی پیئیں گے اور وہاں تھوڑی دیر سستائیں گے اس کے بعد اپنے سفر کو پھر جاری رکھیں گے۔

گلگامش نے ارشابنی کی اس تجویز سے اتفاق کیا ارشابنی کی گفتگو اور اس کی باتوں سے گلگامش کو کچھ حوصلہ ہوا تھا لہذا اس نے آگے بڑھنے کی رفتار پہلے سے تیز کر دی تھی ارشابنی پوری طرح اس کا ساتھ دے رہا تھا تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہیں ایک باؤلی دکھائی دی ارشابنی چلا پڑا۔

گلگامش سامنے دیکھو وہی باؤلی ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا اندر سیڑھیاں لگی ہیں سیڑھی سے اتر کر نیچے پانی پیا جاتا ہے اس کا پانی بہترین ٹھنڈا اور شفاف ہے وہاں جو کے پانی پیتے ہیں سستانے کے بعد سفر کا آغاز کریں گے۔

ارشابنی کی اس خوشخبری سے گلگامش بھی خوش ہو گیا دونوں تیز تیز چلتے ہوئے باؤلی کے پاس آئے باؤلی کے کنارے کھڑے ہو کر گلگامش نے پانی میں جھانکا اور خوش ہو گیا تھا جو پودا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا وہ اس نے کنارے پر رکھا پھر پانی پینے کے لئے باؤلی میں اترا ارشابنی بھی اس کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگا تھا۔

دونوں نے جی بھر کے پانی پیا لیکن گلگامش اور ارشابنی کی بد قسمتی کہ جس وقت وہ پانی پینے کے لئے باؤلی میں اترے عین اسی وقت ایک اژدھا نما سانپ نمودار ہوا۔

پانی پینے کے بعد وہ دونوں جب لوٹے تو کنارے پر اژدھے کو کھڑے دیکھا پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اژدھا حرکت میں آیا اور اس پودے کو وہ کھا گیا تھا ارشابنی اور گلگامش دونوں اس اژدھے سے خوفزدہ تھے لہذا انہوں نے اوپر چڑھنے کی اپنی رفتار کم کر دی تھی ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اژدھا وہاں سے چلا گیا تھا دونوں جب کنارے پر آئے تو وہاں پودا نہ تھا کپڑا جس میں پودا بندھا ہوا تھا وہ وہاں ہی پڑا تھا سارا پودا سانپ کھا گیا تھا اور پھر وہ ایک طرف نکل گیا تھا دونوں نے اس احتیاط سے ساتھ اس سانپ کا تعاقب نہ کیا تھا کہ کہیں وہ ان کے لئے خطرے کا باعث نہ بنے۔

گلگامش تھوڑی دیر تک بڑی مایوسی اور پریشانی سے اس کپڑے کی طرف دیکھتا رہا جس میں پودا بندھا ہوا تھا پھر اس کی نگاہیں اس طرف جم گئیں جس طرف اژدھا گیا تھا اس کے بعد اس نے انتہائی مایوسی سے ارشابنی کو مخاطب کیا۔

ارشابنی میرے بھائی اس سانپ نے بھی اسی وقت نمودار ہونا تھا جب میں اور تم پودا کنارے پر رکھ کر باؤلی میں اترے تھے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے ساتھ یہ حادثہ پیش ہونا ہے تو میں پودے کو اپنے ساتھ باؤلی میں لے جاتا ہائے میری بد قسمتی اور سانپ کی خوش قسمتی کہ یہ پودے کو کھا گیا ہے اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں پھر واپس جاؤں اور کئی روز تک لگاتار تلاش اور جستجو کرتے ہوئے اس پودے کو کہیں

اور تلاش کروں۔

ارشابنی ہم اپنا آگے کا سفر جاری رکھیں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پودا میری قسمت میں نہیں تھا یا میرے خداوند قدوس کو یہی منظور تھا کہ اس پودے کو میں اریک نہ لے جا سکوں ہو سکتا پودے کو اگر میں وہاں لے جاتا تو میرے لئے نفع بخش ہونے کے بجائے یہ نقصان دہ ہی ثابت ہوتا بہرحال جو کچھ ہوا میں اسے اپنے خداوند قدوس کی طرف سے ایک امتحان سمجھ کر خاموش اور پرسکوں رہوں ارشابنی اب یہاں سستانے کو دل نہیں کرتا آؤ یہاں سے کوچ کریں۔

ارشابنی خود بھی اداس اور افسردہ اور غمگین تھا اسے بھی پودا کے یوں کھو جانے کا بڑا دکھ اور صدمہ تھا بہرحال گلگامش کی گفتگو نے اسے ڈھارس دی اپنے آپ کو اس نے سنبھالا پھر وہ چپ چاپ گلگامش کے ساتھ ہو لیا تھا یوں دونوں لگاتار سفر کرتے ہوئے سدوری کی حویلی میں پہنچے اور یہاں گلگامش نے سدوری اور ارشابنی کے ساتھ چند یوم تک اس حویلی میں قیام و آرام کا فیصلہ کر لیا تھا۔

چند یوم کا وقفہ ڈالنے کے بعد ایک روز پشنیتم نے سردا باگویا کو طلب کیا۔

اس طلبی کے تھوڑی دیر بعد باگویا جب وہاں داخل ہوا تو پشنیتم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بالکل اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا جب باگویا بیٹھ گیا تو پشنیتم نے کہنا شروع کیا۔

باگویا وہ نوجوان جس نے سموقان کے ساتھ مچان کے اوپر کام کیا تھا اسے کہو کہ کل صبح صبح دیگر لکڑہاروں کے ساتھ لکڑیاں کاٹنے کے لئے جنگل میں جائے۔

پشنیتم اتنا کہنے پایا تھا کہ اسے خاموش ہو جانا پڑا اس لئے کہ باگویا فوراً ہی سہمی ڈری ڈری آواز میں بول پڑا۔

محترم پشنیتم یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ لکڑہارا اس کسے پہلے ایک بار اس عجیب وغریب چیتے کو دیکھ چکا ہے اگر وہ دوسرے لکڑہاروں کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کے لئے جاتا ہے تو یاد رکھئے گا وہ چیتا اس نے بری طرح انتقام لے گا اور اسے بڑی ذلت آمیز موت مارے گا محترم پشنیتم اس وقت سموقان بھی نہیں ہے جو اس مہم میں کم از کم چیتے کا تعاقب کرتا اور اس نوجوان کی جان بچاتا میرے خیال میں وہ نوجوان ڈر اور خوف کے مارے ایسے کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

باگویا کی گفتگو سے پشنیتم کے چہرے پر گہرا تبسم نمودار ہوا تھا پھر ہاتھ کے

اشارے سے اس نے باگویا کو اپنا کان قریب کرنے کو کہا باگویا جب اپنا کان پشنیتم کے منہ کے قریب لے گیا تو تھوڑی دیر تک سرگوشی کرتا رہا جسے سن کر باگویا خوش ہو گیا تھا چہرے پر مسکرہٹ ہی مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر وہ پیچھے ہٹا اور پشنیتم کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے محترم اگر یہ معاملہ ہے تو پھر میرے خداوند میرے اللہ میرے مالک نے چاہا تو آج کا دن اس چیتے کے لے آخری اور موت کا دن ہو گا محترم پشنیتم آپ کی اس تجویز آپ کے اس لائحہ عمل کی میں تعریف کرتا ہوں آپ کی دانش مندی کو سلام کرتا ہوں میرے اللہ نے چاہا تو یہاں کے لوگوں کی جان اس خوفناک چیتے سے چھوٹ جائے گی میں اب جاتا ہوں اس لکڑہارے کو تیار کرتا ہوں تا کہ وہ کل دوسرے لکڑہاروں کے ساتھ جنگل میں لکڑیاں کاٹنے کیلئے جائے اور وہ جو حفیہ بات آپ نے مجھے بتائی ہے یہ بھی میں اس کے کان میں کہہ دوں گا تا کہ کوئی اور نہ سنے اور ہمارا راز افشا نہ ہو اس کے ساتھ ہی باگویا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا محترم پشنیتم میں اب جاتا ہوں پشنیتم نے جب اجازت دی تب باگویا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اگلے روز جب بستی کے لکڑہارے لکڑیاں کاٹنے کے لئے جنگل کی طرف روانہ ہوئے تو ان کے اندر وہ نوجوان بھی تھا جو چند یوم پہلے مچان کے اوپر سموقان کے ساتھ کام کر چکا تھا ان لکڑہاروں کے ساتھ نہ کوئی محافظ تھا او نہ کوئی نگہبان بس وہ کلہاڑے اپنے کندھے پر اٹھائے جنگل کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

جس جگہ اس سے پہلے سموقان نے مچان تیار کرائی تھی اس سے ذرا دور رہتے ہوئے ان لکڑہاروں نے لکڑیاں کاٹنی شروع کی تھیں جو نوجوان صاحب ایمان تھا وہ بھی ان کے بیچ رہتے ہوئے لکڑیاں کاٹنے لگا تھا۔

لکڑیاں کاٹتے ہوئے انہیں تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ان کے قریب ہی انتہائی خوفناک کافی لمبا دراز قد چیتا نمودار ہوا سب نے دیکھا اس کی آنکھوں میں عجیب سی قہرمانی اور مقناطیسی کشش تھی وہ چیتا سیدھا صاحب ایمان شخص کی طرف آیا تھا باقی لکڑہارے چیختے پکارتے خوف کے مارے ایک طرف ہٹ گئے تھے صاحب ایمان نوجوان ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا چیتا جب اس کے قریب آیا تو

ایک انقلاب ایک تبدیلی رونما ہوئی۔

وہ اس طرح کہ اچانک اس چیتے اور صاحب ایمان نوجوان کے سامنے سموقان نمودار ہوا اس حالت میں کہ اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی ڈھال دائیں میں تلوار تھی اپنا چہرہ اس نے ڈھانپ رکھا تھا اپنے منہ سے عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے اپنی تلوار اپنے سامنے لہراتے ہوئے سموقان ایک طرح سے چیتے پر حملہ آور ہوا تھا چیتا یہ منظر دیکھتے ہوئے حملہ آور ہونے کی بجائے بھاگ کھڑا ہوا۔

سموقان پہلے کی طرح اس کے تعاقب میں تھا اب وہ چیتے کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

جنگل کے آخر میں جا کر جہاں گھنی جھاڑیاں تھیں چیتا پہلے کی طرح ان کے اندر گھسا پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے چیتے نے اپنا رخ بدلا اور چیتے سے وہ انسان میں تبدیل ہو گیا اور بھاگتا ہوا اس غار میں داخل ہوا تھا جس غار میں اس کے پاؤں کے نشانات دیکھتے ہوئے اس سے پہلے سموقان گھسا تھا۔

غار کے دہانے کے قریب آکر سموقان رک گیا شاید اس مافوق الفطرت انسان کا غار میں داخل ہونا سموقان کی فتح تھی اس کے چہرے پر اس موقع پر اطمینان بخش مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے اپنی تلوار نکالی اور اس سے پہلے جو غار کے اندر اس نے تینوں اطراف میں حصار کھینچا ہوا تھا غار کے منہ پر بھی حصار کو مکمل کر دیا حصار کا مکمل ہونا تھا کہ غا کے اندر ایک انسان نمودا ہوا اس کی پشت سموقان کی طرف تھی اس کا چہرہ دوسری سمت تھا وہ اپنے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھا۔

عین اسی لمحہ ننتورا اور ایلیم بھی غار کے دہانے پر نمودار ہوئے شاید یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق ہو رہا تھا اتنی دیر تک سارے لکڑہارے بھی اپنے اپنے کلہاڑے اٹھائے بھاگتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے ان میں وہ شخص بھی تھا جو صاحب ایمان تھا اور جس پر وہ چیتا حملہ آور ہوا تھا۔

پھر سموقان نے ایلیم اور ننتورا کو مخاطب کیا تم دونوں میرے ساتھ آؤ غار کے تینن اطراف میں جو پہلے میں نے اپنی قوتوں کا حصار کھنچا ہوا تھا غار کے منہ پر بھی

کھینچتے ہوئے میں نے اس کی تکمیل کر دی ہے اب جو کوئی بھی اس غار کے اندر اپنی سری قوتوں کو استعمال نہیں کر سکتا میں ان لکڑہاروں سے کہتا ہوں یہ سب کے منہ پر کھڑے رہیں اندر کوئی نہ آئے تم دونوں میرے ساتھ غار میں داخل ہوں بات اپنے ذہن میں رکھنا کہ غار میں داخل ہونے کے بعد ہم تینوں بھی اپنی سری سے محروم ہو جائیں گے مجھے امید ہے کہ جو شخص اندر ہے اسے میں بھی جان اور چکا ہوں تم بھی جانتی ہو کہ وہ کون ہے وہ مقابلہ نہیں کرے گا اسے پتہ ہے اگر نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں اس کی گردن کاٹ کر رکھ دوں گا۔

ایلیم اور ننتورا نے سموقان کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر سموقان مڑا اس کے لکڑہارے کھڑے تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے عزیز بھائیو جہاں رکے ہو یہیں رکے رہنا تم میں سے کوئی غار میں نہ ہو میں تم سب کا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تم نے بدی کے اس گماشتے کو نے اور اسے اپنے جال میں پھانسنے میں میری خوب مدد کی اب یہ ان علاقوں میں اپنی کی تحریکوں اپنے گناہ آلود عمل کو جاری نہیں رکھ سکے گا میں اسے اپنے سامنے بے کر کے محترم لششیتم کے سامنے پیش کروں گا پر وہ جو چاہے اسے سزا دے۔

پھر سموقان، ایلیم اور ننتورا کے ساتھ غار میں داخل ہوا سموقان نے اپنی تلوار ہاتھ میں لہرا رکھی تھی اس کے بائیں ہاتھ میں اس کی ڈھال تھی ایلیم اور ننتورا اس کے پیچھے پیچھے تھیں اس شخص کے پاس جا کر تحکمانہ انداز میں سموقان بول

انو اپنے چہرے پر جو تم نے نقاب ڈال رکھا ہے وہ ہٹا دو ادھر میری طرف پھر میر تلوار تم پر برسنے کے لئے بے چین ہے اگر تم نے میری طرف مڑنے اور اپنے سے نقاب ہٹانے میں تاخیر کی تو یاد رکھنا میری تلوار فضا میں بلند ہو کے گرے کی پاؤں تک اترتی چلی جائے گی۔

سموقان نے یہ الفاظ ایسے زور دار ایسے خوفناک انداز میں کہے تھے کہ وہ مڑا چہرے سے جب اس نے نقاب ہٹایا تو وہ واقعی ساحر انو تھا۔

انو نے کوئی مزاحمت نہ کی بالکل کسی بے بس کی طرح اپنی گردن جھکائے

کھڑا رہا سموقان نے اسے مخاطب کیا۔

انو اس غار کو اس سے پہلے تو نے اپنی پناہ گاہ بنا رکھا تھا میں نے آج اسے تیرے لئے شکار گاہ میں بدل دیا ہے انو تو تن تہذیب کا گندہ زخم تاریخ کے اوراق کا کیڑا اور حق و ایمان کی بنیاد کی دیمک ہے اس سے پہلے تو سرابوں کی موجوں سحر کے سیل جلتے ناسور اور سلگتے تخیلات کی طرح بدی کی قوتوں سے لیس ہو کر نیکی کے پرستاروں پر حملہ اور ہوتا رہا پر دیکھ آج میں نے تیری زندانوں کی ظلمت کو مٹا کر تیری زیست میں آگ کے سیلاب بھر دیے ہیں دیکھ آج میں کیسے تیرے دام صلیب میں تیرے حلقہ زنداں میں حق و سچائی کا عرفان بن کے داخل ہوا ہوں سن شب خون انسانیت کے گناہ گار تو آج تک وقت کے سینے پر سیاہ راتوں کے سے جال پھیلاتا رہا ہے جبل لکام میں اپنے مسکن میں تو نغمۂ سیال جیسا خوش اعجاز نفس جیسا پرسکون کہکشان اور انجم جیسا خوش تھا اور بدی کے کام کرتے ہوئے تو ہمیشہ الفاظ و معانی کے نصیب بدل دیتا تھا پر آج اس غار میں دیکھ سموقان نے تیرے رنگین خوابوں کی تعبیروں میں دکھ کے استعارے اور قحط کے آزار بھر دیے ہیں۔

انو تیری بدی تیرے گناہوں کی طویل فہرست کو دیکھتے ہوئے چاہیئے تو یہ تھا کہ میں اسی غار کے اندر تلوار مار کر تیری گردن کاٹتے ہوئے تیرا خاتمہ کر دیتا پر نہیں میں تمہیں لشپیتم کے سامنے پیش کروں گا وہ تجھے سزا دے گا۔

انو تو سب سے بڑا ساحر بنتا تھا بڑا چالاک بڑا عیار انسان اپنے آپ کو سمجھتا تھا پر دیکھ تیرے سحر تیری چالاکی تیری عیاری پر میں نے مٹی اور راکھ ڈال کے رکھ دی جب اس سے پہلے تو جنگل میں میرے آگے آگے بھاگا تھا اور چیتے سے انسان میں تبدیل ہوا تھا اور اس غار کو تو نے رخ کیا تھا غار کے اندر میں داخل ہوا تھا میں نے سحری عمل کیا تھا اور تو چیختا ہوا باہر نکل گیا تھا اس وقت ہی میں تمہیں جان اور پہچان گیا تھا لیکن میں نے اسے راز ار کھا جس وقت میں نے تیرا تعاقب کیا تو بھی جان گیا ہو گا کہ تعاقب کرنے والا یقیناً سموقان ہے۔

اگر میں یہاں اسی بستی میں رہتا گھومتا پھرتا تو تو یقیناً اس طرح دوبارہ حملہ آور نہ ہوتا میں نے لشپیتم کے علاوہ صرف ایلیم اور ننتورا کو اپنا راز دار بنایا اور تمہیں

ایک چکما دیا جس روز میں نے تمہارا تعاقب کیا اسی روز میں افریقہ کی سرزمینوں کیطرف روانہ ہوا وہاں موجود تھا تو نے یہ سمجھا کہ میں افریقہ ہی کی سرزمینوں میں ہوں جس وقت تو ادھر آیا میں بھی ان سرزمینوں کی طرف لوٹ آیا اور لشپیتم کی حویلی میں چھپ کر دن گذارتا رہا آج جب تیرے خلاف جال پھینکا گیا تو دیکھ میں نے کیسے تجھے اپنے سامنے محبوس اور بے بس کر دیا۔

انو اب تو میرے ساتھ لشپیتم کے پاس جائے گا وہاں لشپیتم کے علاوہ ان بستیوں کا سردار با گویا بڑی بے چینی سے تمہارے وہاں پہنچنے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

سموقان کہتے کہتے رک گیا اس لئے کہ اس موقع پر ایلیم اس کے قریب آئی اپنا منہ سموقان کے کان کے قریب کیا پھر پریشان سے لہجے میں کہنے لگی۔

سموقان میرے حبیب اگر انو کو ہم غار سے باہر لے کے جائیں گے تو اس کی سری سحری اور ماورائی قوتیں بحال ہو جائیں گی اور یہ کہیں ہمارے لئے بے قابو ہو کر نہ رہ جائے۔

ایلیم تمہارا اندازہ درست ہے لیکن اس کا بندوبست کرنے کے بعد میں اسے غار سے نکالوں گا ایلیم کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے سموقان نے کہا تھا۔

پھر سموقان نے اپنی زنبیل کے اندر سے دو رسیاں نکالیں دونوں رسیوں پر اس نے اپنا کوئی سحری عمل کیا ایک رسی اس نے انو کے گلے میں ڈالی دوسری رسی سے پشت پر کس کے اس کے ہاتھ باندھ دیے تھے پھر اس نے ایلیم اور ننتورا دونوں سے سرگوشی کی۔

اب تم دونوں فکر مند نہ ہونا میں نے سری عمل کر کے ایک رسی اس کے گلے میں ڈالی ہے دوسری سے اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دیے ہیں ان کی وجہ سے یہ اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو گا ایک انتہائی بے بس اور کمزور انسان کی طرح خاموشی سے ہمارے آگے آگے چلتا رہے گا۔

اس کے بعد سموقان نے اپنی تلوار کی نوک انو کی پیٹھ پر چبھوئی اور تحکمانہ انداز میں اسے مخاطب کیا۔

انو اب غار سے نکلو اور سیدھے ہمارے آگے آگے اس بستی کا رخ کرو جس

میں پشتیم نے قیام کرر کھا ہے تم اس بستی اس حویلی سے بھی اچھی طرح آگاہ ہو۔

انو منہ سے کچھ نہ بولا چپ چاپ سموقان کے آگے ہو لیا ایلم اور ننتورا بھی ساتھ چل دی تھیں جب وہ غار سے باہر نکلا تو سموقان کے اشارے پر سارے لکڑہارے ایک طرف ہٹ گئے پھر سموقان انو کو بستی کیطرف لے کے چلا سارے لکڑہارے بھی ان سب کے پیچھے پیچھے ہو لیئے تھے۔

جس بستی میں پشتیم نے قیام کر رکھا تھا اس کے آس پاس کی ساری بستیوں میں جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی کہ سموقان نے اس ماورائی قوت کو گرفتار کر لیا ہے جو ایک چیتے کی صورت اختیار کر کے لوگوں پر حملہ آور ہوتی تھی بس اس خبر کو سنتے ہی لوگ جوق در جوق گروہ در گروہ اس بستی کے نواح میں جمع ہونے لگے تھے جس میں پشتیم نے قیام کرر کھا تھا سموقان جب بستی کے قریب پہنچا تو دنگ رہ گیا بے شمار لوگ بستی کے باہر جمع تھے جمع ہونے والے ان لوگوں میں باگویا اور پشتیم بھی شامل تھے بستی کے جب وہ قریب پہنچا تو پشتیم اور باگویا دونوں نے آگے بڑھ کر بہترین انداز میں سموقان کا استقبال کیا سب سے پہلے پشتیم نے اسے گلے لگایا اس کی پیشانی چومی پھر باگویا اس سے بغلگیر ہوا اس کے بعد پشتیم نے سموقان کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سموقان میرے بیٹے سوچتا ہوں میں کون سے الفاظ استعمال کر کے تمہاری اس کار گذاری پر اپنے خیالات کا اظہار کروں تو یقیناً ان بستیوں کا جمال اور میری خواہشوں کا جلال ثابت ہوا ہے میرے بیٹے میرے بچے میں تیری حرف فسوں جیسی جرأت مندی وارفتہ سیل محشر جیسی شجاعت اور فشار آتش جیسی تیری بے خوفی کو سلام کرتا ہوں تو یقیناً بدی کی ان قوتوں کے خلاف دکھ نوحہ دست قضا کا قہر او جھتوں کا طوفان بن کے آیا ور بدی کی ان قوتوں کو آشوب کے صحرا میں تبدیل کر کے رکھ دیا سموقان گلگامش میرے بیٹے میرے بچتے ایک بار میں پھر تیرا شکر رہ ادا کرتا ہوں۔

پشتیم جب خاموش ہوا تب سموقان بے بڑی لجاجت اور انکساری سے کہنا شروع کیا۔

استاد محترم آپ میرے باپ ہیں باپ کبھی اپنے بیٹوں کا شکریہ ادا نہیں

کرتے بدی کی قوتوں کے خلاف جو میں نے آپ کے ساتھ عہد کیا تھا آج میں اس عہد کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں میرے خیال میں ہم نے جو لائحہ عمل تیار کیا تھا اب اس کی تکمیل ہو گئی ہے اب اس انو کی سزا تجویز کرینگے اس پر عمل درآمد ہو گا اس نے نوع انسان کے خلاف انتہائی گھناؤنے افعال کیے آج یہ انتہائی بے بستی کی حالت میں ایک قیدی کی طرح آپ کے سامنے ہے آپ اس کی قسمت کا فیصلہ کریں پھر اس فیصلے پر عمل درآمد شروع ہو گا۔

سموقان کی طرف سے ہٹ کر پشتیم انو کے پاس آیا تھوڑی دیر تک سر سے پاؤں تک وہ انو کا جائزہ لیتا رہا اس موقع پر انو کی گردن جھکی ہوئی تھی اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے پشتیم نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا پھر کھولتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کیا۔

انو تیرے جیسے باؤلے اور پاگل کتے ہمیشہ خلاف فطرت فعل کرتے ہوئے ازل سے نسل آدم کے خلاف بدیوں کا مہیب رقص کرتے رہے ہیں تو ہماری قوت ہماری سچائی ہماری حق پرستی کو پس پشت ڈالتا ہوا اپنے سرکش جذبوں میں سرشار رہا اور یہ گمان کرتا رہا کہ کوئی بھی قوت تیرے خلاف نہ حرکت میں آسکتی ہے نہ کامیاب ہو سکتی ہے کیا تو سمجھتا تھا کہ تیرے مقابلے میں ہمارے حوصلے زنگ آلود اور ولودے خاک آلودہ ہو جائیں گے ہرگز نہیں آج دیکھ میرے بیٹے سموقان نے کیسے تیری جنوں کی راہوں کو اجل زدہ خوابوں میں تبدیل کر دیا ہے اور تیری آنکھوں کے کواڑوں کو کھنڈروں کی دہلیز سجا کے رکھ دیا ہے۔

میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ تو نے گناہوں اور بدیوں کا ارتکاب کیا ہے کہ نہیں اس لئے تو دنیا کا مانا ہوا گناہ گار اور چھٹا ہوا بدمعاش ہے میں یہاں سرے لوگوں کے سامنے تیرے قتل کا حکم دیتا ہوں۔

یہہاں تک کہنے کے بعد پشتیم خاموش ہو گیا پھر اس نے اپنے قریب کھڑے باگویا کے کان میں سرگوشی کی جسے سن کر باگویا خوش ہو گیا تھا باگویا پیچھے ہٹا تھوڑی دیر بعد وہ کچھ مسلح جوانوں کو لے کر آیا وہ مسلح جوان انو کو پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور اس کی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی یوں انو کی صورت میں بدی کی جو قوت تھی

اس کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

انو کے خاتمہ کے بعد پشنیتم کے کہنے پر سردار باگویا نے سارے لگوں کو اپنے گھروں کی طرف جانے کو کہا جس پر لوگ چھٹنے لگے اور بڑی تیوزی سے اپنے گھروں کا رخ کرنے لگے اس موقع پر پشنیتم نے باگویا کی طرف دیکھا۔

باگویا تم میرے ساتھ چلو گے ایک اہم کام تو ہم نے نپٹا لیا ہے اب مزید ایک اہم کام میری رہائش گاہ میں جا کے تکمیل پائے گا تم میرے ساتھ چلو۔

باگویا نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر پشنیتم نے سموقان ایلم اور ننتورا کو بھی آنے کے لئے کہا اس پر وہ سب پشنیتم کے ساتھ حویلی کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

حویلی میں داخل ہونے کے بعد وہ اس کمرے میں آئے جس میں پشنیتم بیٹھا کرتا تھا پشنیتم سامنے والی نشست پر بیٹھا ہاتھ کے اشارے سے اس نے سب کو بیٹھنے کے لیئے کہا پشنیتم کے پہلو میں سموقان بیٹھا پھر ایلم ایک نشست پر ہو بیٹھی جب ایلم بیٹھی تو سموقان چونک پڑا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ ننتورا ان کے ساتھ اس کمرے میں داخل نہ ہوئی تھی باگویا ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا تھا اس موقع پر اس کی نگاہیں بڑے تجسس کے انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں اس کی حالت دیکھتے ہوئے پشنیتم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر پشنیتم نے سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان میرے بیٹے لگتا ہے تمہاری نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی ہیں۔

پشنیتم کے اس سوال پر ایلم کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی سموقان چونک پڑا اور کہنے لگا۔

آپ کا اندازہ درست ہے دراصل میں ننتورا کو تلاش کر رہا تھا وہ ہمارے پیچھے پیچھے ساتھ ہی تھی پر اس کمرے میں داخل نہیں ہوئی نہ جانے کہاں چلی گئی میں اس کے متعلق فکر مند ہوں۔

پشنیتم تھوڑی دیر سر ہلاتا رہا پھر اس نے سموقان کی طرف دیکھا۔

سموقان تمہیں ننتورا کے متعلق فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ یہیں ہے میں تمہارے ساتھ ایک اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد وہ یہیں تمہارے پاس آجائے گی۔

پشنیتم کے بولنے سے پہلے ہی سموقان بول پڑا۔

عظیم پشنیتم دراصل میرا اور ننتورا کا ایک معاہدہ ہوا تھا آپ جانتے ہیں مختلف مواقع پر ضرورت کی ہر گھڑی میں ننتورا میری اور ایلم کی مدد کرتی رہی ہے میں نے کئی دفعہ اس سے اپنا آپ ظاہر کرنے کی فرمائش کی اور اس سے التماس کی کہ بتائے کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ کس کے کہنے پر ہماری مدد کرتی ہے؟ اور اس کی اصلیت کیا ہے؟ لیکن ہر بار وہ کہہ دیتی ہے کہ جب انو کا خاتمہ ہو گا تو میں اپنی اصلیت ظاہر کروں گی اب جب کہ انو کا خاتمہ ہو گیا ہے تو میرا دل کہتا ہے کہ وہ یہاں آئے اور ہم پر اپنی اصلیت ظاہر کرے۔

سموقان میرے بیٹے کیا میں یہ سمجھ لوں کہ ایلم کے ساتھ ساتھ تم ننتورا کو بھی پسند کرتی ہو اور دونوں سے شادی کے خواہش مند ہو۔ پشنیتم نے تیز نگاہوں سے سموقان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا سموقان کچھ سوچتا رہا اس کے پہلو میں بیٹھی ایلم مسکراتی رہی تھی تھوڑی دیر تک وہ سموقان کی طرف دیکھتی رہی پھر ایلم خود بول پڑی۔

محترم باپ آپ کا کہنا درست ہے اس سلسلے میں ننتورا سے میری تفصیل کے ساتھ گفتگو ہو چکی ہے اس گفتگو سے آج تک میں نے سموقان کو آگاہ نہیں کیا جس طرح میں سموقان کو پسند کرتی ہوں اسی طرح ننتورا بھی سموقان سے محبت کرتی ہے میرے اور ننتورا کے درمیان معاہدہ طے پا چکا ہے کہ ہم دونوں سموقان سے شادی کریں گی اور خوشگوار زندگی بسر کریں گی اب آپ بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ایلم کی گفتگو پر پشنیتم خوش ہو گیا تھا پھر اس نے دو تین بار اونچی آواز میں ننتورا کو بلایا جواب میں ننتورا پشتی کمرے سے اس بڑے کمرے میں نمودار ہوئی پشنیتم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے سموقان کے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا ایلم سموقان کے دائیں طرف بیٹھی ہوئی تھی ننتورا بائیں جانب بیٹھ گئی پھر پشنیتم نے دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا اس نے سب سے پہلے ننتورا کو مخاطب کیا تھا۔

ننتورا میری بیٹی تیری غیر موجودگی میں ایلم نے یہ طے کیا ہے کہ تم دونوں ہی چونکہ سموقان کو پسند کرتی ہو لہذا تم دونوں کی شادی سموقان سے ہو گی۔ میرا اندازہ

ہے کہ سموقان بھی تم دونوں کو چاہتا ہے تم دونوں سے محبت کرتا ہے لہذا میں امید رکھتا ہوں کہ تم تینوں خوشگوار زندگی بسر کرو گے سموقان کیا میں نے درست کہا ہے۔

سموقان نے جواب میں کچھ نہ کہا ایک درزیدہ سی نگاہ اس نے پہلے ننتورا پر ڈالی پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

سموقان کی اس ادا پر ننتورا اور ایلم ہی نہیں پشیتم اور باگویا بھی خوش ہو گئے تھے اس کے بعد پشیتم نے پھر اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

سموقان میرے بیٹے میں جانتا ہوں تم ننتورا کی اصلیت جاننے کے لئے بے چین ہو اور عجیب سی جستجو میں پڑے ہوئے ہو کہ یہ آخر کون ہے کہاں سے نکل کر تمہاری مدد کرتی رہی ہے کون اسے تمہاری مدد کے لئے بھیجتا رہا ہے یہ کس کی بیٹی ہے سموقان میرے بیٹے میرے بچے تیرے ان سارے سوالوں کا جواب ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ننتورا میری سگی بیٹی ہے میں ہی اسے تمہاری مدد کے لئے بھیجتا رہا ہوں اب تم ننتورا کے متعلق مزید کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھ لو۔

سموقان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر وہ کہہ اٹھا۔

نہیں اب مجھے ننتورا سے کچھ نہیں پوچھنا اس کی اصلیت جان چکا ہوں میں آپ کا انتہا درجہ کا شکر گزار ہوں کہ آپ اپنی بیٹی ننتورا کو میری مدد کیلئے بھیجتے رہے پر استاد محترم جزیرہ دلمون میں آپ کی حویلی میں میں اکثر و بیشتر آتا رہا اس حویلی میں میں نے کبھی ننتورا کو نہیں دیکھا۔

جواب میں پشیتم نے ہلکا سا ایک قہقہہ لگایا وہ کہہ اٹھا۔

سموقان میرے بیٹے تیرا کہنا درست ہے ننتورا کی میں نے عجیب انداز میں پرورش کی تھی اسے میں نے بہترین سری قوتوں سے لیس کیا تھا میرا چونکہ کوئی بیٹا نہیں ہے ایک ہی بیٹی ننتورا ہے اس کی تربیت میں نے بیٹوں کی طرح کی جو کچھ میں جانتا تھا سارا اس کی ذات میں منتقل کر دیا پھر جب تم بدی کی قوتوں کے خلاف اٹھے تو میں نے اسے تمہاری مدد پر مقرر کر دیا میرے بیٹے میرے بچے شروع میں یہ بڑی شرمیلی لڑکی تھی یہ آج تک کسی کے سامنے آئی ہی نہیں یوں جانو اس جزیرے سے نکل کر تم پہلے مرد ہو جس کے ساتھ اس نے کام شروع کیا اس کے ساتھ اس نے گفتگو کا آغاز کیا

اور مجھے آج بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ تم دونوں نے ایک دوسرے کو پسند کیا ہے باگویا کو میں اپنے ساتھ لایا ہوں کہ آج ہی تم تینوں کی آپس میں شادی کی جائے گی اس کے بعد میں چاہوں گا کہ تم تینوں فی الفور یہاں سے روانہ ہو جاؤ اور گگامش سے ملو اس لئے کہ وہ ان دنوں انتہا درجہ کا پریشان اور فکر مند ہے۔

پشیتم کے ان الفاظ سے سموقان چونک پڑا ساتھ ہی کمرے میں اس کی آواز سنائی دی۔

گگامش کو کیا ہوا؟۔

جواب میں پشیتم نے گگامش کی بیوی کے مرنے اسی وجہ سے دکھ اور غم میں مبتلا ہونے اور آب حیات کی تلاش میں نکلنے اور پشیتم کے پاس آنے اور وہاں سے لوٹ جانے کے سارے واقعات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے تھے۔

پشیتم کچھ دیر کا سوچا اس کے بعد پھر اس نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

سموقان اور ایلم میرے بچو میں نے ایک اور بڑا فیصلہ بھی کیا ہے اور اس فیصلے سے پہلے ہی میں نے اپنی بیٹی ننتورا کو آگاہ کر رکھا ہے اگر ایلم کا بھائی اریش زندہ ہوتا تو تمہارے ساتھ میں اس کی شادی بھی ارانا سے کرنے کا اہتمام کرتا چونکہ اریش ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ چکا ہے لہذا ارانا ان دنوں اکیلی ہے میں نے اپنے طور پر یہ ارادہ کیا ہے کہ ارانا کو میں گگامش سے بیاہ دوں گا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خوش و خرم زندگی بسر کر سکے گی۔

گگامش جس وقت میرے پاس آیا تھا تو میں اپنے اس ارادے کا اظہار اس پر کرنا چاہتا تھا لیکن دوران گفتگو اس نے مجھ پر انکشاف کیا کہ وہ شادی ضرور کرے گا لیکن اپنی شادی وہ سموقان تمہارے مشورے کے بعد ہی کرے گا لہذا میں نے سوچ لیا کہ ارانا کے سلسلے میں پہلے تم سے گفتگو کروں گا اس کے بعد اپنے ارادے کو عملی جامہ پہناؤں گا۔

پشیتم کی اس ساری گفتگو سے سموقان انتہا درجہ کا خوش مطمئن دکھائی دیتا تھا پھر پشیتم کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہنا شروع کیا۔

میں آپ کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں ارانا یقیناً گگامش

کے لئے بہترین بیوی ثابت ہوگی ایلیم اس سلسلے میں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟۔

نہیں بلکہ میں تو خوش ہوں گی کہ اگر اراتا کی شادی گلگامش سے ہوتی ہے تو اراتا ایک شہر میں ہمارے ساتھ زندگی بسر کرے گی اسے خوش دیکھتے ہوئے مجھے اطمینان اور خوشی ہوگی۔

ایلیم کے ان الفاظ کے ساتھ ہی پشیتم نے زور زور سے اراتا کو پکارا جواب میں اراتا پشتی دروازے سے نکل کر وہاں آئی ایک نشست پر سموقان نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئی تو اس کے متعلق جو گفتگو ہوئی تھی تفصیل کے ساتھ پشیتم نے اسے کہہ دی تھی اراتا نے اس شادی پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا تھا تب اسی روز سموقان، ایلیم اور ننتورا کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا گیا تھا۔

سموقان، ننتورا اور ایلیم تینوں نے میاں بیوی کی حیثیت سے ایک رات وہاں بسر کی۔ اگلے روز وہ تینوں اراتا کو لے کر وہاں سے سدوری کی حویلی کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○○

گلگامش نے ابھی تک سدوری کی حویلی میں ہی قیام کیا ہوا تھا وہ ابھی تک پریشانیوں، اداسیوں میں گھرا ہوا تھا ایک روز وہ ارشابی کے ساتھ حویلی سے نکل کر ساحل سمندر کی طرف جانے لگا تھا کہ اچانک ان دونوں کے قدم رک گئے اس لئے کہ عین حویلی کے سامنے سموقان، ایلیم، ننتورا اور اراتا آتے دکھائی دیے انہیں دیکھتے ہی ارشابی شور کرنے لگا۔

سدوری محترم بھاگ کر باہر آؤ دیکھو کون آیا ہے۔

ارشابی کے پکارنے پر حویلی کے اندر سے سدوری بھاگتی ہوئی باہر آئی پھر اپنے سامنے ان چاروں کو دیکھتے ہوئے بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہی تھی جب وہ قریب آئے تو سب سے پہلے گلگامش بھاگ کے آگے بڑھا اور سموقان سے بغلگیر ہوا سدوری آگے بڑھ کر ایلیم، ننتورا اور اراتا سے ملنے لگی تھی گلگامش کے بعد ارشابی، سموقان سے بغلگیر

ہوا پر سب حویلی میں داخل ہوئے اور دیوان خانے میں بیٹھ گئے۔

سب سے پہلے سموقان نے گلگامش کو مخاطب کرتے ہوئے اس کی بیوی کے مرنے پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اس کے بعد اس کی تسلی اور تشفی کے لئے کہنے لگا۔

گلگامش مجھے پشیتم نے بتایا تھا کہ اپنی بیوی کے مرنے پر تم دلبرداشتہ ہو گئے تھے اور آب حیات کی تلاش میں نکلے تمہارے متعلق ان سے میری تفصیل سے گفتگو ہوئی میرے عزیز بھائی کائنات کی ہر شئے کو فنا ہونا ہے غیر فانی صرف میرے اللہ کی ذات ہے وہ خالق ہے باقی ہر شئے مخلوق ہے مخلوق نے ایک دن فنا ہو جانا ہے لازوال صرف وہ واحد آقا اور مالک ہے۔

میرے بھائی جب ہر ایک نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے تو پھر جانے والے کے غم میں اپنے آپ کو بھلانے سے کیا فائدہ تم نے خوانخواہ اپنا مرکزی شہر چھوڑا اور آب حیات کی تلاش میں نکلے آب حیات کا کوئی وجود نہیں لہذا ایک بھائی کی حیثیت سے میرا تمہیں سب سے پہلا مشورہ ہے کہ اداس اور افسردہ رہنا ترک کرو پہلے کی طرح اب تم اپنی مملکت کے امور کی طرف دھیان دو گے۔

گلگامش میں تمہارے لئے تین خوشخبریاں لے کے آیا ہوں میرے خیال میں جب تم یہ ساری باتیں سنو گے تو تم اپنے دکھ اور غم بھول جاؤ گے۔

جواب میں گلگامش نے چونکتے ہوئے سموقان کی طرف دیکھا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

سموقان میرے عزیز بھائی تم میرے لئے کیسی خوشخبریاں لے کے آئے ہو اگر ایسی بات ہے تو کہو دیر کا ہے کی ہے۔

سموقان تھوڑی دیر مسکراتے ہوئے گلگامش کی طرف دیکھتا رہا پھر بول اٹھا۔

گلگامش تمہارے لئے پہلی خوشخبری یہ ہے کہ میں نے شادی کر لی ہے یہ ایلیم اور ننتورا جو تمہارے سامنے بیٹھی ہیں یہ دونوں میری بیویاں ہیں۔

دوسری خوشخبری یہ ہے کہ میں نے ساحرانو کا خاتمہ کر دیا ہے اس سے پہلے

اس کے حواریوں کا بھی میں نے خاتمہ کر دیا ہے اس کے بعد ساحر انو کے خاتمہ کی تفصیل بھی سموقان نے کہہ دی تھی۔

گگامش تمہارے لئے تیسری خوشخبری یہ کہ آج ابھی تمہاری شادی کا اہتمام ہو گا اس سلسلے میں ادھر روانگی سے پہلے رات کے وقت میری پشیتم ایلم اور ننتورا سے تفصیل سے گفتگو ہوئی ہم سب نے مل کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اراتا کو تم سے بیاہ دیا جائے اراتا خوب صورت ہے حسین ہے اور تمہارے ملکی امور میں تمہاری معاون اور مددگار ثابت ہو گی یہ صرف میرا ہی نہیں پشیتم ایلم اور ننتورا کا بھی فیصلہ ہے۔

سموقان کی یہ باتیں سن کر گگامش خوش ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ عجیب سے انداز میں سموقان کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے محبت اور اپنائیت سے بھرپور آواز میں سموقان کو مخاطب کیا۔

سموقان اگر یہ فیصلہ پشیتم کے علاوہ تم تینوں نے مل کے کیا ہے تو پھر مجھے اس کے خلاف کیا اعتراض ہو سکتا ہے جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

گگامش کا یہ جواب سن کر سموقان، ایلم، ننتورا اور اراتا ہی خوش نہ ہوئی تھیں بلکہ سدوری اور ارشابی بھی بے پناہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے پھر اسی روز سموقان، ایلم، ننتورا، ارشابی اور سدوری نے مل کر گگامش اور اراتا کی شادی کا اہتمام کیا ایک رات سب نے سدوری کی حویلی میں بسر کی تھی اگلے روز سموقان، گگامش، ایلم، ننتورا، اور اراتا شانتی کے ایک قافلے اور امن کے ایک کارواں کی صورت میں اپنے مرکزی شہر اریک کی طرف جا رہے تھے۔

اسلم راہی ایم اے
غریب پورہ
گجرات